إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ
سیرت ولی کامل
حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ
حصہ دوم
مؤلف
مولانا حبیب الرحمٰن گبول طاہری
إدارة المعرفة
درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو
سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

وادیٔ مہران کی عظیم شخصیت

حضرت سوھنا سائیں قدس سرہ

کی حیاتِ طیبہ پر

سیرۃ ولی کامل حصہ دوم

مؤلف

استاذ العلماء محبوب مرشد شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن گبول طاہری نقشبندی بخشی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

پبلشرز الاصلاح پبلیکیشنز دادو

نام کتاب: سیر قولی کامل حصہ دوم
مولف: مولانا حبیب الرحمٰن گبول طاہری بخشی
اشاعت، اول ۱۹۹۲ء بار دوئم ۲۰۰۳ء
با اہتمام: محمد اقبال طاہری نقشبندی
اقراء بک اینڈ پرنٹنگ پوائنٹ عارف آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

اشاریہ

حضرت پیر مٹھا سے مُراد
خواجہ محمد عبد الغفار قدس سرہٗ رحمتپوری
حضور، حضرت صاحب، سوہنا سائیں سے مراد
حضرت الحاج خواجہ اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ
حضرت صاحبزادہ سجن سائیں مدظلہ سے مراد
حضرت مولانا محمد طاہر صاحب
سجادہ نشین
آستانہ عالیہ اللہ آباد شریف

ملنے کے پتے

ادارۃ المعرفۃ
درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ

الاصلاح کتاب کیسٹ گھر
مچھلی مارکیٹ نزد بخاری پریس دادو سندھ

استاد محترم مولانا محمد ابراہیم طاہری
مرکز اصلاح المسلمین۔ ٹول پلازہ کراچی

قاری حبیب الرحمٰن طاہری
مرکز روح الاسلام بلال ٹاون لاہور کینٹ

فقیر فرقان الحق طاہری
درگاہ طاہریہ نصیر آباد لشادرروڈ نزد کوہ نور مِلز راولپنڈی۔

ہدیہ:
300
روپے

ناشر

الاصلاح کتاب کیسٹ گھر
مچھلی مارکیٹ نزد بخاری پریس، دادو سندھ

فہرست

عرضِ مؤلّف

حَامِدًا مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا :

اما بعد! نبی امی فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ سلم کے نائب حقیقی سیدی و مرشدی حضور شمس العارفین سراج السالکین خواجہ خواجگان حضرت الحاج اللہ بخش نقشبندی فضلی غفاری (عرف سوہنا سائیں) نوراللہ مرقدہ نے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اصلاح نفس کا انقلابی فکر بیدار فرمایا. علماء کرام کو ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم سے مانوس فرمایا اور صوفیاء کرام کے دلوں میں ذکر و شغل کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی طلب پیدا فرمائی اور عوام الناس کو حقیقی زندگی سے روشناس فرما کر صراط مستقیم پر گامزن فرمایا۔

یہ حقیقت ہے کہ تقریر ہو خواہ تحریر سامعین و قارئین کے قلوب واذہان کو اسی قدر متاثر کر سکتی ہے جس قدر اس میں مقرر و محرر کے قلبی جذبات واحساسات کی آمیزش ہوگی. یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات محرر کے انداز تحریر اور مقرر کے ولولہ انگیز خطاب کی جاذبیت یا واعظ سے والہانہ عقیدت و محبت بھی وقتی طور پر جذبات واحساسات میں موج انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ لیکن تجربہ و مشاہدہ گواہ ہے کہ ان کی افادیت قطعی محدود و عارضی ہوتی ہے. اور کچھ ہی دیر بعد الان کما کان (پہلے کی طرح ہو جاتے ہیں) ۔

الغرض متکلم کی علمی و ادبی لیاقت اور فصاحت و بلاغت سے بڑھ کر مفید اور پائیدار چیز اس کا ذاتی کردار. عمل واخلاص ہے. گو بظاہر کسی کے کلمات سادہ و غیر فصیح کیوں نہ ہوں لیکن اگر اس

میں روحانیت کی چنگاری پنہاں ہے تو اس مخفی قوت کی بدولت اس کا کلام قاری و سامع کے قلب و روح کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے کہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود   گرچ از حلقوم عبداللہ بود

جبکہ علوم باطن کے ساتھ علوم ظاہر کا ہونا نور علیٰ نور، سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

الحمدللہ سیدی و مرشدی سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کی ہمہ گیر شخصیت ظاہر و باطن کی جامع، فصاحت و بلاغت، تقریر و تحریر غرض یہ کہ ان تمام اوصاف حمیدہ سے متصف تھی جو کہ ایک مصلح مبلغ، معلم و مربی میں ہونی چاہئیں۔

آپ کے پر تاثیر خطبات و مواعظ دل کی گہرائیوں سے جا ٹکراتے۔ فوری اور دیرپا نیکی و تقویٰ کے لئے سامع کو تیار کرتے۔ تو آپ کے پر مغز مکتوبات اور دل موہ لینے والے پر تاثیر مقالات و مضامین قاری کے قلب و روح میں سرایت کر جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ آپ کے ارشادات اور تحریرات سے استفادہ میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ اللّٰھم زد فزد۔

دادید   تراز   گنج   مقصود   نشان
گرما   نرسیدیم   شاید   تو   برسی

پیش نظر یہ کتاب (سیرت ولی کامل) ان ہی کی سیرت و سوانح حیات پر مشتمل ہے لیکن اس کی اشاعت کا مقصد محض ان کی شخصیت کو نمایاں کرنا نہیں، بلکہ بنیادی غرض و مقصد شریعت و طریقت کے مختلف زاویوں کو حضور نوراللہ مرقدہ کی عملی زندگی کی صورت میں نمایاں کرنا ہے۔ تاکہ قارئین بھی آپ کی طرح اپنی مستعار زندگیوں کو اسلامی احکام کے قالب میں ڈھال کر، ظاہر کے ساتھ اپنا روحانی و باطنی پہلو بھی سنواریں اور اپنے حقیقی معبود و محبوب کی معرفت حاصل کر کے کامیاب و پاکیزہ زندگی بسر کریں۔

اس لئے یہ کتاب حضرت نوراللہ مرقدہ کے مریدین و مسترشدین کے لئے ہی نہیں تمام مسلمانوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت ولی کامل حصہ اول کو (کتابت، طباعت، عکسی تصاویر اور جلد بندی کے سقم کے باوصف) اندرون خواہ بیرون ملک غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی، شریعت و طریقت کے ہزاروں سالکوں نے اس سے استفادہ کیا، علماء اور

ائمہ مساجد نے باقاعدگی سے اس میں سے درس کا سلسلہ شروع کیا اور مختصر سے وقت میں یہ ضخیم کتاب (۶۴۰ صفحات پر مشتمل) نایاب ہوگئی ساتھ ہی طالبان طریقت کی طلب و تشنگی میں اضافہ اور دوبارہ اشاعت کے لئے اصرار ہونے لگا. جو کہ اس عاجز کی ہمت افزائی کے لئے کافی. عنداللہ تعالیٰ شرف قبولیت کی علامت " صالحین بندوں کے ہاں کسی چیز کا مقبول ہونا. اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کی دلیل ہے۔ " اور اکابرین طریقہ عالیہ بالخصوص حضرت صاحب سوانح نوراللہ مرقدہ کی روح پر فتوح کی رضا و خوشنودی کی دلیل ہے. اور یہی کچھ اس عاجز کا مقصود و مطلوب ہے۔ فللہ الحمد۔

اسی اثناء میں حضرت قبلہ صاحبزادہ مولانا محمد طاہر صاحب (عرف حضرت بجن سائیں) دامت برکاتہ کی خصوصی دلچسپی اور عملی تعاون سے اس عاجز نے حضور نوراللہ مرقدہ کے تحریر کردہ چند مقالات. بیش بہا مکتوبات شریفہ. حالات زندگی کے باقی ماندہ کچھ واقعات. تجاویز و ہدایات (جو آپ نے مختلف اوقات میں تحریر فرمائے) منتخب حکایات و واقعات. نیز ملفوظات طیبات خلفاء کرام اور دیگر مقتدر شخصیات کے قابل قدر مشاہدات و تاثرات کا معتد بہ ذخیرہ جمع کر لیا. جسے دیکھ کر حضرت صاحب مدظلہ نے از حد پسند فرمایا. ساتھ ہی اسے شائع کرنے کا امر فرمایا. نیز فرمایا کہ اس کی اشاعت پر خواہ کتنی ہی خطیر رقم خرچ کرنی پڑے لیکن کتابت و طباعت اور جلد بندی کا معیار اعلیٰ سے اعلیٰ تر ہو گو حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ ایسی شخصیت (جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن و سنت پر عمل. اور اشاعت شریعت و طریقت تھا) کی حیات آفرین حالات زندگی کے تمام زاویوں کا احاطہ اسی طرح آپ کی اعلیٰ شان کے مطابق اشاعت کے مراحل طے کرنا اس عاجز ناتواں کی حیثیت سے بدرجہا ماورا ہے۔

لیکن چونکہ حضور دامت برکاتہم العالیہ کی رہنمائی بلکہ ذاتی نگرانی ابتدا تا انتہا حاصل رہی. اور حضور کے اعلیٰ ذوق کے مطابق عام کتابت کی بجائے کمپیوٹر سے کتابت کا اہتمام کیا گیا. نیز طباعت و جلد بندی میں بھی آپ کی رہبری ساتھ رہی ہے۔ اس لئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس کا معیار کافی بہتر ہے پھر بھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

نفس کتاب کے متعلق گزارش ہے کہ بندہ نے حتی المقدور یہ پوری کوشش کی ہے کہ حضور کے سندھی / اردو مقالات اور مضامین کے نقل اور ترجمہ کے وقت ترتیب و معنی میں کسی طرح

کی کمی بیشی نہ ہونے پائے اس لئے کہ بزرگوں کے کلام کی ترتیب بھی باعث تاثیر و برکت ہوتی ہے. تاہم اگر کسی قسم کا سقم نظر آ جائے تو اس کو احقر مرتب کی نا اہلی سمجھ کر غلطی سے مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

آخر میں یہ عاجز بارگاہ الٰہی میں بصد عجز و انکسار دست بدعا ہے کہ اے میرے مولیٰ میری کوتاہیوں کو درگزر فرما کر اپنی محبت و معرفت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت و اتباع سنت نصیب فرما اور مرشد کامل حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ اور حضرت مجن سائیں مدظلہ کی محبت و معیت دنیا و آخرت میں عطا فرما. اور مدۃ العمر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما. اور ان حضرات سے صحیح معنوں میں استفادہ کے ساتھ ساتھ ان کی مثالی دینی خدمات (تبلیغی. تربیتی پروگرامز دربار عالیہ اللہ آباد شریف و دیگر ذیلی مراکز میں ہونے والے ماہوار. ہفتہ وار اصلاحی روحانی پروگراموں نیز ان حضرات کے نورانی خطابات. کرامات و کمالات) کو ضبط تحریر میں لا کر زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس ادنیٰ خدمت کو اس عاجز سیہ کار اور بزرگ والدین کے لئے پروانہ مغفرت بنادے. آمین یارب العالمین بحرمۃ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

لاشئی فقیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری بخشی غفاری

درگاہ اللہ آباد شریف. کنڈیارو سندھ

۲۱/۶/۱۴۱۲ھ

اوقات آں بود کہ با یار بسر رفت

از

عُمدۃ الواصلین ولی بن ولی خلف الرشید

حضرت صاحبزادہ محمد طاہر صاحب عرف سجن سائیں

دامت برکاتہم العالیہ

میرے مرشد مربّی مہربان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امّا بعد! حضرت قبلۂ عالم قلبی و روحی فداہٗ ونور اللہ مرقدہٗ کی ظاہری جدائی کے بعد یہ عاجز ناچیز سخت پریشانی و اضطراب محسوس کرتا، اور اپنی بے قدریوں کو یاد کر کے روتا تھا، خاص کر جماعت کے بیحد وسیع و گراں بار کام کے متعلق سوچ کر اپنی عدم صلاحیت کو محسوس کر کے دماغ ماؤف سا ہو جاتا اور ہمت جواب دے جاتی۔ کسی ایک جگہ ٹھہرنا، بیٹھ جانا مشکل ہو جاتا تھا۔ مسلسل بے چینی کے عالم میں گھر میں ادھر اُدھر ٹہلتا رہتا تھا۔

ان ہی دنوں جب حضرت قبلۂ عالم قلبی و روحی فداہٗ کے وصال کو مشکل ایک مہینہ ہو گزرا تھا کہ دوستوں نے کراچی میں تبلیغی پروگرام رکھے۔ درگاہ اللہ آباد شریف سے باہر جماعت کو قریب سے دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ جماعت نے کثیر تعداد میں مذکورہ پروگراموں میں شرکت کی۔ جمیع جماعت خصوصاً خلفاء کرام کی محبت و نسبت اور تعلق نے اس عاجز کا حوصلہ بڑھایا۔ مجھ جیسے پسماندہ شخص کو اس قدر تعظیم مل رہی تھی، یہ سب حضرت قبلۂ عالم قلبی و روحی فداہٗ کی نسبت، دستِ شفقت اور سایۂ عاطفت کا اثر تھا۔

جب تک میں بِکا نہ تھا کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے مجھے خرید کر انمول کر دیا

مذکورہ تبلیغی دورہ کے دوران اس عاجز کے استادِ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا منتخب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جلسہ میں جو کرمی و مشفقی مولانا محمد رمضان صاحب کی مسجد میں منعقد ہوا تھا شرکت فرمائی۔ اُستاد صاحب میرے مرشد مربی مہربان کے فقراء کی اہلِ ذکر جماعت دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور اس موقعہ پر آپ نے ایک یادگار تقریر فرمائی، جس سے اس عاجز کو مزید حوصلہ عطا ہوا۔ اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ الحمدللہ تائیدِ الٰہی سے تبلیغی اور تنظیمی کام میں استحکام پیدا ہوتا رہا اور ان میں مزید ترقی ہوتی رہی۔

کوئی ایک سال کے عرصہ بعد ایک دفعہ پھر اس عاجز کا تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں کراچی جانا ہوا۔ وقت نکال کر اپنے استادِ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا منتخب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس بار ملاقات کے موقعہ پر حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمایا ہوا ایک جملہ اس عاجز کے واسطے انقلاب آفریں ثابت ہوا۔ ملاقات کے وقت حضرت شیخ الحدیث صاحب درسِ حدیث دے رہے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ عاجز ان کے درس سے فراغت کا انتظار کرتا لیکن ان کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ایک ایسی کشش محسوس ہوئی کہ یہ عاجز بے اختیار استادِ محترم کے قدموں میں جا گرا۔ آپ نے کمال شفقت و پیار سے اُٹھا کر مصافحہ کا شرف بخشا اور غور سے میرے چہرہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی اُن پر محویت و استغراق کی کیفیت محسوس ہو رہی تھی کہ ایک لمحہ کے لیے ان کی نظریں میرے چہرہ سے ہٹ کر خلاء میں گھورنے لگیں۔ پوری محفل خاموش اُن کی گفتگو سننے کی منتظر تھی ...... آخر میں آپ نے اس عاجز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ فرمایا، (اس پر بڑوں کا سایہ ہے) یہ کلمہ سُن کر میرے دل کی دھڑکن

تیز ہوگئی اور آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ اور پورے جسم میں خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ میری تنہائی کا درد ختم ہوگیا اضطراب و پریشانی کافور ہوگئی۔ خوشی سے اُچھلنے کودنے کو جی چاہ رہا تھا کہ دُنیا کے ہر فرد کو بتا دوں کہ اس عظیم مشن میں مَیں تنہا نہیں، لاوارث نہیں؛ میرے وارث ہیں، میرے مرشد مربّی مہربان میرے ساتھ ہیں۔ اگر مجھ جیسے سخت دل انسان کے دل میں ذرّہ بھر درد و فکر پیدا ہوا ہے تو یہ بھی ان کی نظرِ کرم کا اثر ہے۔ اگر جماعت میں جذبۂ عمل بیدار ہے تو یہ بھی آپ ہی کے فیض پُر تاثیر کی بدولت ہے اور اگر نوجوان حضرات آج دین کا پیغام اوروں تک پہنچا رہے ہیں تو یہ آپ کی پُر درد دُعاؤں کا ثمر ہے۔ ورنہ میری کیا مجال، میں مسکین کہاں اور تبلیغ دین کہاں!

نسبی والد تو اپنے بچّوں سے جُدا ہو سکتا ہے لیکن حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہٗ تو صرف نسبی نہیں بلکہ میرے روحانی والد بھی ہیں۔ گو سر کی آنکھوں سے تو دُور ہیں لیکن قلبی آنکھوں کے سامنے ہر دم موجود ہیں۔ آپ کی رہائش میری رُوح میں ہے۔ آپ کی قربت ہی سے میرے جسم میں حرکت اور حرارت پیدا ہوتی ہے اور میں راہِ خدا میں نکل کر دُور دراز کا سفر کرتا ہوں ؎

معیّت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں
رہے تو ساتھ صحرا میں بھی گلشن کا مزا پاؤں

ایک انسان کی کردار سازی میں والدین، اساتذہ اور پیرِ کامل کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ الحمد للہ اس مسکین کو مذکورہ تینوں ہستیاں کامل اکمل ملیں۔ دل تو چاہتا تھا کہ تفصیل سے ہر ایک ہستی کا تذکرہ کروں لیکن یہ مختصر مضمون تو شاید اس کا متحمل نہ ہو سکے۔ تاہم یہاں پر پیرِ کامل کا تذکرہ کیوں نہ کروں جن کے تذکرہ کے بغیر تو میں اپنا صحیح تعارف بھی نہیں کرا سکتا۔

دوستو! میں بڑا خوش نصیب ہوں، مجھے اپنی خوش قسمتی پر فخر ہے۔

میرے فخر کا باعث اور سبب کیا ہے؟ میں آج آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ میں گناہ گار، سیاہ کار، سیاہ رُو سہی، لیکن مجھے ایک کامل و اکمل ہستی کی زیارت نصیب ہوئی ہے، ان کی قربت نصیب ہوئی ہے، چند لمحات ان کی صحبت نصیب ہوئی ہے، ان کے ساتھ سفر و حضر میں رہنے کا موقعہ ملا ہے، بس وہی ساعات اور لمحات میری زندگی کے متاعِ عزیز ہیں میرے لیے قیمتی سرمایہ ہیں اور عزت و افتخار کے باعث بھی۔ یقیناً آخرت میں بھی اسی ایک عمل کی بدولت نجات ملے گی۔ ورنہ میرے اعمال کے تمام دفتر سیاہ ہیں۔ داہنے کندھے پر بیٹھا ہوا فرشتہ فارغ ہی فارغ ہے جب کہ بائیں کندھے پر بیٹھے ہوئے فرشتے کو ایک لمحہ بھی فراغت میسّر نہیں ہے ؎

یہ فخر تو حاصل ہے گو بُرے ہیں یا بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

آپ کے اس عظیم مشن کا مقصد رسمی پیری مریدی، دُنیا داری یا سیاست بازی نہیں، بلکہ بندوں کو اللہ کے ساتھ ملانا، ہمارے آقا و مولیٰ سرورِ دین و دُنیا، فخرِ رسل و انبیاء آنحضرت علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات کے عشق اور تابعداری کا درس دینا اور شریعتِ مطہرہ پر عمل و استقامت، غیر اسلامی و غیر شرعی رسوم و رواج سے روکنا ہے۔

یقیناً خوش نصیب ہیں وہ افراد جو آپ کی پکار پر لبّیک کہہ کر آگے بڑھے، ساتھ دیا، نہ صرف اپنی اصلاح کے لیے کوشاں رہے بلکہ مخلوق خدا کے فائدہ اور اصلاح کے لیے دوڑ دھوپ کرتے رہے۔ بلاشبہ جس نے دردِ دین کو اپنے دل میں جگہ دی وہ دوسرے تمام غموں سے آزاد ہو گیا۔ اصل غم تو دین کا غم ہے دُوسرے غم تو بے سُود ہیں۔

غمِ دین خور کہ غم غمِ دین است

جس کسی بھی صاحبِ ایمان فرد کے دل میں مخلوقِ خدا سے بھلائی کرنے اور فائدہ پہنچانے کا درد سمایا ہوا ہے واقعی وہ اعلیٰ و افضل انسان ہے مخلوقِ خدا کی بھلائی اور فائدہ اس سے بڑھ کر اور کس چیز میں ہو سکتا ہے کہ بندہ اپنے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کی قربت اور رضا حاصل کر لے اور آخرت والی حقیقی، اصلی اور لافانی کامیابی حاصل کر لے۔ میرے مرشد مربی نوّر اللہ مرقدہٗ بھی یہی دردِ دل میں رکھتے تھے اور اپنے متعلقین کے دلوں میں بھی یہی درد بیدار کرنا چاہتے تھے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّو بیاں

اے میرے مرشد مربی کے تیار کردہ علماءؒ! کیا آپ حضرات کے دردِ دل میں کمی آ گئی ہے؟ کیا آپ نے اپنے کیے ہوئے وعدے اور اقرار بھلا دیے ہیں؟ علماء تو دنیا میں بہت سارے ہیں لیکن آپ کی شان امتیازی ہے۔ آپ اللہ کے ایک برگزیدہ، پیارے، صاحبِ دل انسان کے زیرِ تربیت رہ کر پروان چڑھے ہیں۔ آج اگر آپ نے بھی دینِ متین کی تبلیغ سے منہ موڑا، شرعی حدود کی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تو وہ کون سے افراد ہوں گے جن کی طرف ہم دیکھیں، لہٰذا اُٹھو..... جاگو..... قدم آگے بڑھاؤ، میدان تیار ہے..... شہسوار بھی ہر طرح کی صلاحیت سے لیس ہیں..... تو پھر ان میں سستی کیوں ہے؟ بس تمہارے قدم رکھنے کی دیر ہے، میدان تمہارا ہے۔ آپ میدان کے فاتح ہو سکتے ہیں۔ چاہیے کہ آپ روحانی طلبہ جماعت اور اصلاح المسلمین کے کارکنوں سے قریبی رابطہ رکھیں، ان کی راہنمائی کریں۔ خلفاءِ کرام سے فائدہ اور فیض حاصل کریں۔ یہ افراد میرے مرشد مربی کے نائب ہیں اور اپنی زندگیاں دینِ متین کی تبلیغ کے لیے وقف کر چکے ہیں، ان کی صحبت و ہم نشینی سے آپ کو فائدہ اور فیض حاصل ہو گا — اپنے آپ کو عالم نہ سمجھو بلکہ خادم

سمجھو، فقیر سمجھو، ہر ایک انسان سے خود کو کمتر سمجھو، دوسروں پر نکتہ چینی نہ کرو، بلکہ اپنے نفس کے نکتہ چین بنو ؎

نہ تھی حال کی جب ہمیں خبر، رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پہ جب نظر، تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

روحانی طلبہ جماعت کے جانباز سپاہیو! الحمد للہ آپ نے میرے دل کو خوش کیا ہے۔ آپ نے میدانِ عمل میں قدم رکھا ہے...... لیکن منزل ابھی کافی دور ہے۔ برائی جس رفتار سے پھیل رہی ہے، بے دینی عام ہو رہی ہے......

اس اعتبار سے ہماری یہ کوششیں ناکافی اور کم ہیں۔ آپ مجاہد مرد ہیں...... اسلام کے غازیوں، شہیدوں کا کردار ادا کر کے دکھائیں..... اللہ تعالیٰ اور ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات کے فرمودات پر جان و مال قربان ہے..... ایک مرتبہ نہیں سو مرتبہ قربان ہے..... شیطان کے عنکبوتی تانے بانے سے نہ گھبرائیں۔ آپ شاہین ہیں، آپ کی پرواز بلند ہونی چاہیے..... بے دینی کے طوفان..... بے حیائی کے بادِ سموم سے نہ گھبرائیں..... اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہے..... بس اسی کی رضا اور اسی کے حکم پر نظر ہو، کامیابی تمہارا مقدر رہے ؎

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

آپ کی صفوں میں اتحاد و اتفاق ہو، اپنے عمل و کردار پر نظر ہو، دل غیر کی محبت اور خیالات سے آزاد اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو، مراقبہ اور نمازِ تہجد سے اپنی راتوں کو روشن رکھو، خلفاء کرام کا ادب کر کے ان سے فیض حاصل کریں، علماء کے قریب رہو، ان کی رہنمائی کی تمہیں ضرورت ہے۔

اے صلاح المسلمین کے جان نثار کارکنو! آپ کی تنظیم کو یہ اعزاز اور

امتیاز حاصل ہے کہ جملہ تنظیموں سے پہلے یہ تنظیم وجود میں آئی اور نام بھی کتنا خوبصورت اور پیارا ''اصلاح المسلمین'' سبحان اللہ! اسی طرح تمہارا کام بھی خوبصورت اور دل پذیر ہونا چاہیے۔ یہ عاجز اس دن کے انتظار میں ہے جب صلاح المسلمین کے وفود سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد میں پہنچیں اور مؤثر انداز میں کام کریں۔ رُوحانی طلبہ جماعت کی طرح اللہ آباد شریف کے اسٹیج پر کھڑے ہوکر اپنی کارگزاری سنائیں تو دل خوش ہو جائے۔ الحمدللہ سالانہ عرس شریف اور دیگر پروگراموں میں آپ کی خدمت کا جذبہ قابلِ مبارکباد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شعبہ میں آپ کو مزید ترقی عطا فرمائے، ریا اور تکبر سے محفوظ رکھے، ہر ایک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہو ؎

انسان کو لازم ہے رہے دُور ریاء سے
یہ چیز جدا کرتی ہے بندے کو خُدا سے

حضرات خلفاء کرام کی خدمت میں چند معروضات

آپ حضرات حضرت قبلۂ عالم قلبی وروحی فداہٗ ونور اللہ مرقدہٗ کے نائب مناب اور جمیع جماعت میں معتمد علیہ افراد ہیں، آپ کی ذمہ داریاں بھی آپ کی بلند اقبالی و اعلیٰ رتبہ کی طرح بہت زیادہ ہیں، آپ کی عطا کی ہوئی خلافت فقط ایک اعزاز نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا بار اور فریضہ ہے اس اعزاز پر وہی فخر کر سکتے ہیں جو خلافت کے تقاضوں کو بھی پورا کرتے ہیں ورنہ تساہل و سستی کرنے والے افراد عنداللہ تعالیٰ جوابدہ ہوں گے۔

آپ سے یہی توقع کی جا سکتی ہے کہ ہر وقت خدمتِ دین، تبلیغ اسلام کے لیے کمر بستہ رہیں گے، اس عظیم مشن کے پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ جن جن علاقوں میں آپ تبلیغ کرتے ہیں اگر وہ علاقے

دُور دراز ہیں تو بھی مہینہ میں ایک بار ضرور جائیں اور اگر قریب ہیں تو اور بھی جلدی جاتے رہیں۔

تبلیغی مصروفیات کے دوران اپنی اصلاح سے غافل اور لاپرواہ نہ بنیں، بلکہ ہر وقت مستعد اور ہوشیار رہیں مبادا کہیں عدوِ مبین ہمیں تکبر، ریا یا طمع میں ملوث نہ کر ڈالے۔ طریقہ عالیہ کے اصول وضوابط کو ہر وقت اپنے لیے رہبر و رہنما سمجھیں، اس پر عمل کیے بغیر مشائخ کے فیض اور تائیدِ الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔ رسمی اور غیر شرعی کاموں سے نہایت درجہ محتاط رہیں۔ اوامر پر عمل کے ساتھ ساتھ منہیات سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔ باطنی ترقی کا مدار منہیات سے بچنے پر ہے، دیگر کوئی بھی صورت نہیں ہے۔

اکثر خلفاء کرام ماہانہ جلسے سے غیر حاضر رہتے ہیں حالانکہ یہ آپ کی اہم ذمہ داری ہے اس میں کسی قسم کی سستی نہ کریں۔ اگر پہلے سستی رہی ہے تو آئندہ نہ رہے معقول عذر ہونے کی صورت میں بذریعہ خط مطلع کریں۔

اپنی اصلاح کے لیے سال میں مسلسل چند دن نکال کر دربار عالیہ اللہ آباد شریف یا فقیر پور شریف میں آکر رہیں اور لنگر کی خدمت میں دوسروں سے پیش پیش رہیں

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محرُوم شد

سوھنے کی سوانح حیات پر مشتمل یہ سوہنی کتاب موسوم بہ "سیرت ولی کامل رح" ایک عظیم تحفہ کی صورت میں جماعت غفاریہ بخشیہ کے سامنے پیش کی گئی ہے فاضل مصنف نے جو کہ اس عاجز کے فیض رساں محسن استاد ہیں بڑی محنت، جد وجہد سے مواد اکٹھا کیا اور اس کو مرتب کیا ہے۔

حضرت قبلہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کو حضرت قبلۂ عالم قلبی و رُوحی فداہٗ ونور اللہ مرقدہٗ سے جو عقیدت ومحبت حاصل ہے وہ اس

کتاب کی ایک ایک سطر سے عیاں ہے۔ جماعت غفاریہ بخشیہ پر آپ کا یہ عظیم احسان ہے کہ مرشد مربی نور اللہ مرقدہٗ کی سیرت و سوانح حیات سے ہمیں واقف کیا، اور ان کی حیاتِ طیبہ کے جو اہم گوشے ہم سے پوشیدہ تھے ہمارے سامنے واضح ہو گئے اور ہمیں ان کے فکر اور درد سے واقفیت حاصل ہوئی۔ استادِ محترم حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی اولادِ نرینہ سے اب تک محروم ہیں، تمام احباب سے گذارش ہے کہ وہ ان کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک صالح فرزند عطا فرمائے۔ آمین!

ہمیں چاہیے کہ انؒ کی سیرت و سوانح حیات کو پورے انہماک سے پڑھیں ان کے نقشِ قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کریں۔ اس موقعہ پر ہمارے وہ پیارے دوست قابلِ تحسین ہیں جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں ہر طرح سے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ہر مشکل مقام پر ساتھ دیا۔

جنھوں نے خوب سے خوب تر اور بہتر سے بہترین کی تلاش میں اور کتاب کو خوبصورت و دیدہ زیب بنانے میں بڑی مدد کی۔ آفرین ہے ان نوجوانوں پر جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اس عظیم کام کے لیے وقف کیا۔ فجزاھم اللہ عنّی خیراً۔

بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ہم بے قدرے ہیں۔ ان کتابوں کی اہمیت سے ناواقف ہیں، چند روپے خرچ کرنا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ ہماری بے قدری کا ایک واقعہ جو درگاہ فقیر پور شریف میں قیام کے دوران پیش آیا۔ وہ یہ کہ بیدار مورائی صاحب نے حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہٗ و نور اللہ مرقدہٗ کے امر سے جماعت کی بھلائی کے لیے بڑی محنت سے راتیں جاگ کر کتاب تصنیف کی لیکن خریدنے کے لیے کوئی تیار نہ تھا۔ وہ کتابیں پڑی رہیں اور دیمک کی نذر ہو گئیں اور کچھ حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہٗ نے درگاہ فقیر پور شریف کے قبرستان میں دفن کرا دیں۔

الحمدللہ، اس وقت کوئی ایسی صورت نہیں ہے۔ دوستوں میں پہلے کی نسبت بہتر شعور ہے اور کتابوں کے مطالعہ کی اہمیت محسوس کر کے کتابیں خریدتے ہیں لیکن اس شوق اور شعور میں اور بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ اکثر دوستوں کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس کتاب کی اشاعت میں کس قدر محنت ہوئی ہے اور کتنا خرچہ ہوا ہے۔ یہ خبر اُن افراد کو حاصل ہے جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے دن رات جد و جہد کی۔ اور اس کتاب کی قدر ان افراد کو ہو گی جن کو اپنے کامل پیر سے سچا عشق اور پکی نسبت حاصل ہے۔

لوشیئ فقیر محمد طاہر بخشی

لوشیئ فقیر محمد طاہر بخشی
سگِ درِ دربار عالیہ اللہ آباد شریف

۱۷- ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ

بابِ اوّل

- اہتمامِ نماز
- خواتین کی اصلاح
- کشف
- دیگر اصلاحی و تبلیغی خدمات

اہتمام نماز باجماعت

آپ نہ صرف نماز با جماعت کے خود پابند تھے. بلکہ اپنے متعلقین واحباب کو بھی ہمیشہ نماز با جماعت پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے۔ اور سستی کرنے پہ سخت تنبیہ فرماتے تھے. اور اس سلسلہ میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ترک جماعت کے وعید سناکر آئندہ کے لئے سستی نہ کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ نعت خواں خلیفہ مولوی عبدالرسول صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نماز عشاء کے لئے آیا حسب معمول آتے ہی حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دروازے مبارک پہ کھڑا ہو کر نعت پڑھنے لگا. نہ معلوم حضور پہلے ہی تشریف لاچکے تھے اور نماز ہو رہی تھی میں اپنی اس بے خودی و مستی کے عالم میں محو تھا کہ حضور مسجد شریف سے واپس تشریف لائے. اور سخت غصہ کے عالم میں فرمایا. نماز با جماعت میں اتنی سستی کرتے ہو. اور پھر عاشق بنکر نعتیں پڑھتے ہو. آج کے بعد تیری نعتوں کی کوئی ضرورت نہیں. حضرت صاحبؒ کی ناراضگی کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوا۔ میں نے حضرت خلیفہ قبلہ حاجی بخشل صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی معرفت معافی طلب کی. حضور نے میری ندامت دیکھ کر معافی دیدی. اور تہجد کے وقت اپنی ہمشیرہ سے فرمایا کہ فقیر عبدالرسول کی بیوی کو بتادے کہ ہم نے اسے معاف کر دیا ہے. بیشک نعت بھی پڑھے۔

الغرض مجھے یہ اطلاع نہ ملی. میں نے صبح کی نماز کے وقت نعت نہ پڑھی حالانکہ حضور کی تشریف آوری سے پہلے میں دروازہ معلی پر نعتیں پڑھا کرتا تھا میں بڑا پریشان تھا کہ حضور نے بلاکر نہایت پیار سے فرمایا کہ آپ نے آج صبح نعت کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا. حضور نے منع فرمایا تھا اس لئے نہیں پڑھی پھر آپ نے تسلی دیتے ہوئے مجھے قریب بلاکر گلے لگاتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ندامت دیکھ کر ہم نے اسی وقت معافی دے دی تھی۔ اور نعت خوانی کی بھی اجازت دے رکھی تھی لیکن یہ بتانے والوں کی غلطی ہے کہ آپ کو نہیں بتایا۔

یہ حضور کی پر خلوص تبلیغ وحسن تربیت کا نتیجہ ہے کہ آج جہاں کہیں آپؒ کے متعلقین رہتے ہیں. خواہ چھوٹی بستیاں ہی کیوں نہ ہوں جہاں چند افراد آباد ہوں وہاں بھی پابندی کے ساتھ نماز

جماعت سے ہوتی ہے۔ بالخصوص دربار عالیہ اللہ آباد شریف اور دربار عالیہ فقیرپور شریف میں رہنے والے خوش قسمت فقراء کو شریعت و طریقت کے دوسرے امور کے ساتھ ساتھ نماز با جماعت کا یساں تک پابند بنالیا کہ دربار عالیہ پر اذان ہو جانے کے بعد نماز با جماعت پڑھے بغیر کسی کو شہر یا کسی کام سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ایک مرتبہ لنگر کے کسی کام کی وجہ سے سید حاجی عبدالخالق شاہ صاحب سے جماعت رہ گئی، آپؒ اس پر سخت رنج ہوئے اور فرمایا کہ ہمیں ایسے کسی کام کی ضرورت نہیں جس سے جماعت رہ جائے۔ لنگر کا کام ہو یا کوئی دوسرا اہم کام لیکن نماز کے وقت سارے کام چھوڑ کر جماعت میں شامل ہونا سب کے لئے ضروری ہوتا ہے، ہاں بسااوقات کوئی کام ادھورا ہوتا اور نماز کا وقت بھی وسیع ہوتا تو اتنی دیر آپؒ دیر سے مسجد شریف میں نماز کے لئے تشریف لے آتے، یا مقررہ وقت پر آتے اور مسجد شریف میں بیٹھ جاتے، تاکہ کام کرنے والے فارغ ہو کر نماز کی تیاری کر کے پہنچ جائیں۔

اگر اس کے باوجود کسی کی غفلت یا نیند کی وجہ سے جماعت رہ جاتی تو بلا امتیاز بطور کفارہ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح نماز پڑھنی ہوتی اور ایک گھنٹہ بستی کی پاسداری (چوکیداری) کرنا ہوتی، اگر کسی وجہ سے اس کے لئے پہرہ داری کرنا ممکن نہ ہوتا تو پھر کسی اور فقیر کو مزدوری دیکر چوکیداری سے عہدہ برا ہوتا۔

ایک وہم کا ازالہ: ہمارے بعض ناواقف مسلمان بھائی جن کا صوفیاء کرام کے اس مجمع البحرین، کوچہ علم و عمل یعنی راہ سلوک و تصوف سے گزر نہیں ہوا اور وہ دور رہ کر شریعت و طریقت کو ایک دوسرے سے علیحدہ تصور کرتے رہے، وہ یہ پابندیاں سن کر چونک جاتے ہیں کہ شریعت تو آسان ہے اگر کوئی جان بوجھ کر جماعت ترک کرتا ہے، یا کسی وجہ سے جماعت سے رہ جاتا ہے تو اس پر یہ اس طرح کا جرمانہ عائد کرنا غیر ضروری سختی ہے وغیرہ۔ ان حضرات کی تشفی کے لئے سب سے پہلے تو یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ حضور کے دربار عالیہ (جہاں شریعت و طریقت کی عملی تصویر موجود ہے) پر جن کو رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے وہ اسے سرے سے جرمانہ یا کوئی سختی تصور ہی نہیں کرتے۔ اپنی اصلاح کے لئے رضا کارانہ طور پر صلوٰۃ التسبیح پڑھتے ہیں اور پہرہ داری کی خدمت انجام دیتے ہیں، جو بذات خود عبادت اور اجر و ثواب کے کام ہیں۔

دوم: یہ کہ ایسی اہم عبادت کے ترک پر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرامؓ پر جرمانہ عائد فرمایا ہے۔ دیکھئے سنن نسائی شریف ص ۸۹ جلد ثالث۔ اور ابو داؤد شریف ص ۱۵۱ جلد اول میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

یعنی بلا عذر نماز جمعہ ترک کرنے والے کو چاہئے کہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر ایک دینار میسر نہ ہو تو آدھ دینار۔ بعض روایات میں "صَاعُ حِنْطَةٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ" یعنی ایک ٹوپہ گندم کا یا نصف ٹوپہ صدقہ کرنے کے الفاظ وارد ہیں۔ ظاہر ہے کہ ترک جمعہ کے لئے ایک دینار یا نصف دینار بطور کفارہ تو کافی نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے تو احادیث میں "سخت وعیدیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔ مگر ترک جماعت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحۃً مالی جرمانہ عائد کر دیا تاکہ اس کی وجہ سے آئندہ کوئی سستی نہ کرے۔ لہٰذا نماز با جماعت۔ تہجد۔ یا مسواک نہ رکھنے کی بنا پر مذکورہ قسم کے جرمانے۔ عائد کرنا متروک العمل سنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے احیاء کی وجہ سے باعث اجر و ثواب ہو گا۔ اسے خلاف شریعت یا غیر ضروری سختی شمار نہیں کیا جا سکتا۔

چونکہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت بیٹھ کر نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ اس لئے کثیر عوارض جسمانی کے باوجود حتی المقدور حضرت صاحب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور دیگر اہل ذکر فقراء کو بھی یہی تاکید فرماتے تھے کہ عشاء نماز کے آخری دو نفل کے علاوہ تمام نوافل بھی کھڑے ہو کر پڑھا کریں۔

ایک مرتبہ محترم خلیفہ عبد الرسول صاحب فقیر پوری نے بلا عذر ظہر کے وقت نوافل بیٹھ کر پڑھے۔ بقول ان کے میں نے حضور کی کرسی مبارک (جس پر آپؒ عذر کی وجہ سے نماز ادا فرما رہے تھے) کے پیچھے بیٹھ کر نوافل پڑھے۔ اور اپنے تئیں یہ خیال کر رہا تھا کہ حضور مجھے نہیں دیکھ رہے۔ اور بظاہر آپ نے مڑ کر دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آپؒ نے بصارت ظاہری یا بصیرت باطنی اور فراست کاملہ سے میری اس کوتاہی کو دیکھ لیا مجھے اپنی اس غلط فہمی کا پتہ تب چلا جب رات کو تیل کی مالش کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے نہایت شفقت پیار و محبت اور

احساس دلانے کے انداز میں فرمایا میاں عبدالرسول میں تو معذور آدمی ہوں، مجبوراً بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحت وعافیت سے نوازا ہے۔ پھر بھی بیٹھ کر نماز پڑھتے ہو حضور کی اس مشفقانہ تنبیہ کے بعد اسی دن تہیہ کر لیا کہ آئندہ بلا عذر نوافل بیٹھ کر نہیں پڑھوں گا۔
(از میاں خلیفہ عبدالرسول صاحب فقیرپوری)

کرامت! احقر نے مسلسل آپؒ کی صحبت بابرکت میں رہ کر بارہا یہ بات نوٹ کی کہ بارش کے موسم میں، اگر بارش ہو رہی ہوتی، اور حضور نماز کے لئے تشریف لانے والے ہوتے تو عموماً بارش بالکل رک جاتی یا معمولی بوندا باندی رہ جاتی اور آپؒ تشریف لاتے۔ بارہا ایسے بھی ہوا کہ صرف آپؒ کے مسجد شریف میں داخل ہونے کی دیر ہوتی پھر وہی بارش شروع ہو جاتی۔ اسی طرح واپسی کے وقت بھی عموماً بارش رک جاتی تھی یا معمولی رہ جاتی تھی۔ البتہ اگر کبھی بارش نہ رکتی اور سخت کیچڑ بھی ہوتا پھر بھی یہ آپ کی نماز با جماعت سے کبھی مانع نہ بنے۔ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ مسلسل کئی دن تک بارش ہوتی رہی، آپؒ کے مکان، مدرسہ اور جائے نماز کے درمیان کئی انچ پانی جمع ہو گیا، جائے نماز میں اتنی جگہ بھی خشک نہ رہی کہ سارے مل کر وہاں جماعت سے نماز ادا کر سکیں عشاء کا وقت تھا، بارش کے ساتھ ساتھ سخت اندھیرا چھایا ہوا تھا، سرد ہوا چل رہی تھی، ہم نوجوان بھی اپنے کمروں سے نکلنے سے کترا رہے تھے کئی ایک طالب علموں نے اپنے کمروں ہی میں نماز پڑھی، لیکن حضرت صاحب نور اللہ مرقدہ باوجود ضعف، اور کثرت عوارض جسمانی کے پھر بھی نماز کے لئے باہر تشریف لائے، اور دروازہ کے ساتھ والے حجرہ میں جماعت سے نماز ادا کی اس کے بعد بھی کئی بار بارش کے دنوں میں اسی جگہ نماز با جماعت اور مراقبہ کراتے رہے۔ بعض اوقات نماز سے فارغ ہو کر حضور نماز کے نگران (جس کو جمعدار کہا جاتا ہے) کو بلا کر پوچھتے کہ کوئی جماعت سے رہ تو نہیں گیا، اگر کوئی رہ گیا ہوتا تو جمعدار سے اس کے متعلق دریافت فرماتے کہ اس کی جماعت اتفاقیہ رہ گئی ہے یا یہ عادی سست ہے۔ اگر غلطی سے رہ گیا ہوتا تو آپ درگزر فرماتے ورنہ سختی سے تنبیہ فرما کر احساس دلاتے تھے۔

ایک مرتبہ حاجی منظور احمد شر جو قصائی کا کام کرتے تھے جماعت سے پہلے نماز پڑھ کر گوشت بنانے کے لئے چلے گئے، اس دن حضور نے دریافت فرمایا کہ آج کوئی جماعت سے رہ گیا ہے؟ بستی کے ایک فقیر کا بلا عذر اکیلے نماز پڑھ کر دنیاوی کام سے چلا جانا جب حضور کو

معلوم ہوا تو یہ آپ ؒ کے نزدیک غیر معمولی غلطی تھی۔ فوراً حاجی منظور احمد کو بلایا گیا بقول حاجی منظور احمد میں اپنی غلطی پر نادم کانپتا ہوا حاضر خدمت ہوا۔ حضور بہت ناراض تھے۔ انتہائی دردمندی سے مجھے نصیحت فرمائی یہاں تک فرمایا کہ تم یہاں دنیا کمانے آئے ہو؟ نماز با جماعت کی قدر نہیں مراقبہ کا فکر نہیں۔ بس ہمیں ایسے آدمی کی ضرورت نہیں۔ فقیروں کی اس بستی سے چلے جاؤ۔ یہاں پر وہی رہیں جو بستی کے قوانین کی پوری پابندی کرتے ہوں۔ یہ کہہ کہ چند فقراء سے فرمایا اس کے گھر کا سامان باہر نکال دو، یہاں سے چلا جائے۔ میں پریشانی و پشیمانی کے عالم میں سر جھکائے رو رہا تھا۔ ابھی وہ میرے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ حضور نے آدمی بھیج کر ان کو واپس بلا لیا۔ اور ان کے آتے ہی فرمایا! بس تمہاری برادری اور خیر خواہی یہی ہے کہ کسی سے غلطی سرزد ہو جائے تو تم اس کا سامان باہر پھینک دو کہ وہ چلا جائے؟ تمہیں تو چاہئے تھا کہ مجھے نرمی کی تلقین کرتے اور حاجی صاحب کو نصیحت کرتے کہ آئندہ اس سے ایسی غلطی سرزد نہ ہو۔ آخر غلطی انسان ہی سے تو ہوتی ہے۔ کسی کی خیر خواہی تو اس کی اصلاح کرنے میں ہے نہ کہ اس کو علیحدہ کرنے اور نکال دینے میں ہے۔ پھر کافی دیر تک نصیحت فرماتے رہے کہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھ کر اس کی بھلائی کے لئے سوچتے رہیں۔ آجکل ایسے بھائی ایسے پڑوسی کہاں ملتے ہیں۔ جو خاص رضائے الٰہی کی خاطر اپنا وطن۔ کنبہ چھوڑ کر ایک جگہ پر مل کر اللہ اللہ کریں۔ ایسے مخلص بھائی بالفرض اگر صبح و شام کسی وجہ سے جوتے ماریں پھر بھی ایسی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے۔ یہاں تو الحمد للہ ایسے کبھی نہیں ہوا ہے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہو گا مطلب یہ ہے کہ استقامت اتنی ہونی چاہئے۔ (از حاجی منظور احمد شر بلوچ)

واضح ہو کہ نماز با جماعت میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ کرنا بھی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں۔ (سنن نسائی ص ۱۱۳ جلد ۲)

انتظار جماعت۔ عموماً حضور ؒ کے تشریف لانے سے قبل ہی نماز کے لئے جماعت جمع ہو جاتی تھی۔ اور آپ ؒ کے تشریف لاتے ہی جماعت کھڑی ہو جاتی تھی اور کبھی حضور پہلے تشریف لے آتے۔ اور احباب ابھی آنے والے ہوتے تو آپ ؒ بیٹھ جاتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد جماعت میں شامل ہو سکیں۔ اس دوران میں آپ ؒ خاموش بیٹھے رہتے۔ اگر کوئی دنیاوی بات شروع کر دیتا تو بار خاطر ہوتا اگر کوئی پرانا فقیر ہوتا تو اس کو تنبیہ بھی کرتے۔ البتہ بعض اوقات

خود کوئی دینی مسئلہ بیان فرماتے تھے۔ جماعت حاضر ہونے پر جب بتایا جاتا کہ حضور اکثر جماعت پہنچ چکی ہے۔ پھر نماز شروع ہوتی تھی۔ دراصل مسجد میں آکر جماعت کا انتظار کرنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ کی تعمیل کے لئے ہوتا تھا، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل حدیث شریف میں مروی ہے۔

وَالْعِشَآءَ اَحْیَانًا کَانَ اِذَا رَاٰهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ اَبْطَؤُا اَخَّرَ (نسائی ص ۲٦٤)

بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے لئے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا دیکھتے (جلدی آئے ہوتے) تو نماز کے لئے جلدی فرماتے اور اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیر سے آتے دیکھتے تو آپ بھی تاخیر فرماتے تھے (ان کے لئے انتظار فرماتے تھے)۔

نماز کے وقت عمامہ کا اہتمام! عمامہ تو آپ ویسے بھی پابندی سے پہنا کرتے تھے لیکن نماز کے لئے اور بھی زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ اور جماعت کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ حدیث شریف میں عمامہ سے نماز پڑھنے کا ثواب پچیس (۲۵) گنا زیادہ بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض احادیث میں اس سے بھی زیادہ ثواب کا ذکر ہے۔ اس لئے مفت کا یہ ثواب کسی صورت میں ضائع ہونے نہ دیں فرمایا! پہلے کبھی کبھی گھر میں نوافل بغیر عمامہ بھی پڑھتا تھا۔ لیکن جب سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی فتاویٰ رضویہ میں عمامہ کے فضائل اور اہمیت مطالعہ کئے۔ اب تو نماز فرض خواہ نفل کے لئے عمامہ کی پابندی کرتا ہوں۔ اور سنت متواترہ ہونے کی وجہ سے نماز کے علاوہ بھی عمامہ پہنے رکھتا ہوں۔

فتاویٰ رضویہ میں بیان شدہ عمامہ کے فضائل حضور کو اس قدر پسند تھے کہ سالانہ جلسہ ہو یا ستائیسویں کا اس احقر کو ارشاد فرماتے تھے کہ فتاویٰ رضویہ لاؤ اور عمامہ کے فضائل جماعت کو سناؤ۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فضائل بیان کئے جاتے تھے۔ اس کے بعد آپ خود ان فضائل کی وضاحت فرماتے تھے۔ اور سر پر عمامہ رکھنے کی ترغیب اور نہ رکھنے پر سخت تنبیہ فرماتے تھے۔ اور فرماتے تھے سر پر دستار اور مسواک رکھنا ہماری جماعت کی خصوصی علامات سے ہیں۔ لہٰذا نماز کے علاوہ بھی سر پر عمامہ رکھا کرو کہ اس میں سنت ہونے کی وجہ سے ثواب بھی ہے۔ اور مرد کی شان و زینت بھی ہے۔

الحمدللہ آپؒ کے اخلاص، عمل اور نصیحتوں کی بدولت جماعت عالیہ عمامہ کی اس قدر پابندی کرتی ہے کہ عمامہ جماعت غفاریہ نقشبندیہ طاہریہ کی مخصوص علامت تصور کیا جانے لگا. جماعت کے ہزاروں افراد ایسے ہیں جو عمامہ کے بغیر شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا کہ جب یکے بعد دیگرے تین مرتبہ آپ کے آپریشن ہوئے. کمزوری اتنی تھی کہ اپنے ہاتھوں سے عمامہ بھی باندھ نہیں سکتے تھے. اس کے باوجود نماز کے وقت خادم خاص حاجی محمد علی صاحب سے ارشاد فرمایا! میرے سر پر پگڑی باندھیں. میں نے عمامہ کے بغیر کبھی نماز نہیں پڑھی. لہٰذا آج بھی یہ سنت ترک نہ ہونے پائے۔

اوقاتِ مجلس

نماز فجر. تبع سنت عاشق رسولؐ سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نماز فجر کے بعد پابندی سے مسجد شریف میں تشریف فرما رہتے تھے. ذکر الٰہی. وعظ و نصیحت کی یہ نورانی مجلس سورج طلوع ہونے کے کافی بعد دیر تک قائم رہتی تھی. مقیم مسافر، مریدین اور عقیدت مندوں کی خاصی تعداد ہر مجلس میں حاضر رہتی تھی. اتنی دیر اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ماطلعت علیہ الشمس (جہاں تک سورج کی روشنی پہنچتی ہے) سے زیادہ پسندیدہ فرمایا گیا ہے۔ (ابن کثیر ص ۸۰ جلد ثالث)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی معمول تھا. کہ آپؐ فجر نماز کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے تھے. یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

تاخیر فجر. آپؒ ہمیشہ فجر کی نماز تاخیر سے مگر مستحب وقت میں پڑھا کرتے تھے. یعنی یہ خیال ضرور رکھتے تھے کہ خدا نخواستہ اگر کسی وجہ سے نماز لوٹانے کی ضرورت پیش آ جائے تو بسہولت دوسری بار نماز پڑھی جا سکے. یہ تاخیر بھی اس لئے فرماتے کہ زیادہ سے زیادہ جماعت نماز میں شامل ہو سکے. بعض ناواقف لوگ صبح صادق ہوتے ہی نماز پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور

زیادہ دیر ٹھہر کر نماز پڑھنے کو اچھا نہیں سمجھتے. حالانکہ حدیث شریف میں صاف ارشاد موجود ہے "ووقت الصبح مالم تطلع الشمس۔ " کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو فجر کا وقت ہے. اتنی دیر بلکہ اس سے بھی زیادہ تاخیر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ سنن نسائی شریف کی حدیث ہے۔

ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(نسائی ص ۲٦۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن (جبکہ پہلے دن جلدی پڑھی تھی) فجر کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ جب نماز پوری ہوئی کسی کہنے والے نے کہا سورج طلوع ہو چکا یہی نہیں بلکہ فجر کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ سفیدی پھیل جائے اور بھی بہتر اور باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ سنن نسائی شریف میں انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ

(سنن نسائی ص ۲۷۲ ج ۲)

نماز عصر میں تاخیر! اسی طرح نماز عصر کے لئے بھی آپ" محض اس لئے دیر سے تشریف لاتے تھے کہ زیادہ جماعت بسہولت شامل ہو سکے دیگر یہ کہ نماز عصر سے لیکر سورج غروب ہونے تک ذکر خدا میں مشغول رہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد سیدنا اسماعیل علیہ اسلام سے آٹھ غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی محبوب تر عمل فرمایا ہے۔

ہمارے حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ پابندی سے نماز عصر سے مغرب تک مسجد شریف میں خود بھی تشریف فرما رہتے تھے اور اکثر مقتدی بھی بیٹھے رہتے تھے. اور یہ سارا وقت ذکر الٰہی، ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم. وعظ و نصیحت اور تبلیغی خطوط پڑھنے اور دین اسلام کے تبلیغی امور میں صرف ہوتا تھا. (اب بھی حضرت قبلہ سیدی صاحب زادہ صاحب مدظلہ العالی کا یہی معمول ہے) اگر آپ" شروع وقت میں نماز عصر پڑھ کر بیٹھ جاتے تو موجودہ مصروفیات کے دور میں محدود افراد ہی اتنا عرصہ کام، کاج چھوڑ کر مسجد شریف میں بیٹھ سکتے تھے۔

گھر میں نماز! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے گھر میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَدْ تَرَیٰ مَآ اَقْرَبَ بَیْتِیْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً (شمائل ترمذی ص ۱۶۹)
آپ ؐ دیکھتے ہیں کہ میرا گھر کتنا مسجد سے قریب ہے پھر بھی مجھے پسند یہ ہے کہ فرض نماز کے علاوہ تمام نمازیں اپنے گھر میں پڑھوں۔

اسلئے سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ بھی ہمیشہ نوافل اور سنتیں گھر میں پڑھنے کو ترجیح دیتے تھے. شروع میں تو فرض نماز کے سوا صرف ظہر کی سنت مسجد میں پڑھتے تھے کہ ظہر کے بعد دعا اور ملاقات والوں کے ساتھ بیٹھتے تھے. اور نئے وار دین ذکر سیکھتے تھے. لیکن آخری چند برسوں میں مغرب کی سنتیں بھی مسجد شریف میں میں پڑھا کرتے تھے. اس لئے کہ مغرب کا وقت محدود اور فرض کے ساتھ متصل سنت پڑھنے کا حکم ہے۔ اور حضور کے تشریف لے جانے کے وقت فقراء اور مدرسہ کے طلباء بھی دروازہ مصلیٰ تک جاتے تھے اور بعض نا سمجھ لڑکے بات چیت میں شروع ہو جاتے تھے فرض اور سنت کے درمیان فاصلہ ہو جاتا تھا. اس لئے آپ ؒ بجائے گھر کے مسجد ہی میں سنت پڑھتے تھے۔ جبکہ عشاء کے بعد طلبہ عموماً جلدی سنت پڑھ کر مدرسہ چلے جاتے تھے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا. آپ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے کو بہت برا سمجھتے تھے. حویلی مبارک سے تشریف لاتے وقت اگر کوئی آدمی آپ ؒ کے راستے پر نماز پڑھ رہا ہوتا. تو آپ دور پیچھے سے گزرتے۔ اسی طرح نماز پڑھ کر جب جاتے تو بھی اگر کوئی آدمی آپ کے پیچھے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتا یا راستے میں نماز پڑھ رہا ہوتا تو آپ ؒ کافی دیر تک کھڑے رہتے. اگر کوئی نمازی آپ ؒ کا کھڑا ہونا محسوس کر کے جلدی جلدی نماز پوری کر لیتا تو اور بھی رنج ہوتے. اور فرماتے تھے کہ نماز خدا تعالیٰ کا فرض ہے. تو بھی اس کا بندہ ہے اور میں بھی. میں اگر کچھ دیر کھڑا رہا تو کوئی بڑی بات نہیں، آئندہ کے لئے ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا بلکہ نماز آہستگی اور اطمینان سے پوری کرنی چاہئے۔ دربار طاہر آباد شریف میں چونکہ جائے نماز سے مغربی جانب آپ کی حویلی مبارک تھی. اس لئے آپ مغربی دروازہ سے تشریف فرما ہوتے تھے ایک مرتبہ جیسے ہی آپ دروازہ سے داخل ہوئے دیکھا کہ سامنے ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے. دیکھتے ہی وہیں کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس نے دوسری رکعت پوری کی پھر دوسرا شفعہ ملا کر چار رکعت سنت پوری کی اس کے بعد آپ مصلیٰ پر تشریف فرما ہوئے۔

میں نے بہار شریعت کے حوالے سے عرض کی کہ اگر کوئی آدمی بے خبری میں نمازی کے آگے آجائے. تو اسے اسی جانب نکل جانے کی اجازت ہے جس جانب سے آیا ہو. پھر بھی آپ ایسی صورتوں میں کھڑا رہتے تھے۔ اور ہمیشہ اپنی تقاریر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث شریف بیان فرماتے تھے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا ہوتا کہ اس کا کتنا گناہ ہے. تو وہ چالیس برس کھڑے ہونے کو ترجیح دیتا اس سے کہ نمازی کے آگے سے گزرے.
(سنن نسائی ص ۶۶ جلد ثانی۔)

تہجد۔ آپ تہجد نماز کی سختی سے پابندی کرتے تھے. صحت کی حالت میں تو پڑھتے ہی تھے. لیکن سفر یا بیماری کی حالت میں بھی شاید ہی کبھی تہجد قضاء ہوئی ہو۔ یہاں تک کہ آپ کی حیات ظاہری کی آخری نماز. نماز تہجد ہی ثابت ہوئی. باوجود یہ کہ آپ کی طبیعت وضو. اور نماز کی متحمل نہ تھی تاہم آپ نے وضو کر کے نماز تہجد ادا کی اور چند منٹوں کے بعد جان جان آفریں کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ جماعت اہل ذکر کو بھی تہجد نماز کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی مستقل خانقاہوں. اللہ آباد شریف. فقیرپور شریف اور طاہر آباد شریف میں تہجد نماز کی پابندی سے حاضری ہوتی ہے۔ دو بجے سے لیکر چار بجے تک جمعدار مسجد شریف میں بیٹھ کر تہجد پڑھنے والوں سے حاضری لیتا تھا اور بار بار اسپیکر پر تہجد کے لئے اٹھنے کا اعلان کرتا تھا. یہ سلسلہ اب تک جاری ہے. اگر کوئی بلا عذر تہجد نہ پڑھتا تو اسے بطور کفارہ و جرمانہ ایک گھنٹہ دربار عالیہ کا پہرہ دینا ہوتا اور ایک مرتبہ صلوۃ التسبیح (جس کے پڑھنے کا طریقہ اور فضائل شب براۃ کے بیان میں انشاء اللہ ذکر کئے جائیں گے) پڑھنی ہوتی۔ مدرسہ کے طلبہ اور اساتذہ چونکہ کافی دیر تک پڑھتے رہتے تھے اس لئے ان کے ساتھ یہ رعایت فرمائی کہ جس وقت مطالعہ سے فارغ ہوں اس وقت نماز تہجد پڑھ کر سوئیں. ان کے لئے بھی جمعدار مقرر ہوتا تھا مذکورہ بالا خانقاہوں کے علاوہ بعض دیگر مقامات پر بھی آپ کے متوسلین نے یہی طریقہ اپنا رکھا ہے۔

آپ فرماتے تھے کہ نماز تہجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو فرض تھی ہم اور آپ پر فرض تو نہیں لیکن اس کے کثیر ثواب کے پیش نظر تمام اہل ذکر احباب کو چاہئے کہ تہجد کو لازم سمجھیں. اور یاد رکھو تہجد کی نماز میں جو سستی کرے گا. اس سے نوافل اور سنتوں میں بھی سستی ہو جائیگی اور جو سنتوں میں غفلت برتے گا اس سے فرائض میں بھی کوتاہی ہو سکتی ہے. اسلئے تہجد میں سستی

ہرگز نہ کی جائے۔ مورخہ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ کو اوتھل (بلوچستان) کے محترم محمد جنید صاحب سے مخاطب ہو کر تہجد پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا! جماعت کے ہر فرد کو تہجد کی نماز ضرور پڑھنی چاہئے۔ "التہجد بین النومین" یعنی تہجد سے پہلے بھی نیند ہونی چاہئے اور بعد میں بھی، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شروع رات میں آدمی سو کر آرام کرے نصف شب کے بعد اٹھ کر نماز تہجد پڑھے، پیران کبار رحمہم اللہ کا سلسلہ عالیہ پڑھے، اور جملہ لطائف کا ذکر کرے سلوک میں ترقی کا مدار لطائف پر ہے۔ زیادہ وقت لطیفہ قلب کو دینا چاہئے، باقی وقت میں جملہ لطائف کا باری باری سے دور کرے، یہ سردیوں کا موسم (۱۰ نومبر نماز فجر و مراقبہ کے بعد فرمایا) لطائف کے ذکر کے لئے بہتر وقت ہے حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دن رات میں تقریباً چوبیس ہزار سانس ہوتے ہیں، اس لئے چوبیس ہزار بار لطائف سے ذکر کیا جائے تاکہ رات اور دن کے تمام سانس ذکر میں شمار ہوں اگر اتنا نہ ہو سکے تو ۱۲ ہزار مرتبہ تو ذکر کیا جائے۔ اس کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہئے تاکہ تہجد کے لئے بین النومین (دو نیند کے درمیان) پر بھی عمل ہو جائے۔ نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز تہجد کی حاضری کے لئے ۴ بجے تک کا وقت بھی اسی لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ رات کا کچھ حصہ ذکر، مراقبہ لطائف اور اسباق کے دور میں صرف کیا جائے۔ ورنہ ۴ بجے کے بعد بھی کافی دیر تک تہجد کا وقت ہوتا ہے، بالخصوص سردیوں میں تو اور بھی زیادہ دیر بعد صبح صادق ظاہر ہوتا ہے، اور صبح صادق تک تہجد کا وقت ہے۔ آپ ۲ بجے سے ۴ بجے کے درمیان تہجد کے لئے اٹھتے تھے، تہجد کے بعد مختلف اوراد و وظائف (جن کا بعد میں ذکر ہوگا) پڑھ کر عموماً کچھ دیر سو جاتے تھے، اور کبھی کبھی ذکر الٰہی اور مراقبہ میں اتنے محو ہو جاتے تھے کہ صبح کی اذان ہو جاتی تھی۔

یہ سونے کا وقت نہیں ہے: مولانا خدا بخش صاحب نے بتایا کہ حضور ایک مرتبہ چنیسر گوٹھ کراچی میں سید فراخ شاہ مرحوم کے مکان میں قیام پذیر تھے، آپ کی خدمت کے لئے میں اسی مکان میں رہا، آپ نے مجھے فرمایا کہ ڈھائی بجے تہجد کے لئے اٹھانا، ٹھیک ڈھائی بجے میں اٹھا، ابھی بلب جلایا ہی تھا کہ حضور یہ فرماتے ہوئے اٹھے

هي سمهڻ جو وقت نہ آهي، گھڻائي سال ننڊون ڪيون آهن.

(یہ سونے کا وقت نہیں ہے کئی سال تک

نیند کی ہے) تہجد پڑھ کر آپ جیسے ہی مراقبہ میں بیٹھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور نماز فجر کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ سیرۃ رسول عربی فداہ امی وابی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فانی فی الرسول متبع سنت سیدی ومرشدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کا مذکور ارشاد اور اٹھ کر عبادت الٰہی میں مصروف ہونا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی عکاسی کرتا ہے. بروایت حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے لحاف میں لیٹ گئے. لیٹتے ہی تھوڑی دیر میں فرمایا کہ چھوڑیں تو اپنے رب کی عبادت کروں یہ فرما کر کھڑے ہوگئے وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی اور رونا شروع کر دیا. (طویل حدیث ہے جس کے آخر میں ہے) غرض صبح تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لئے بلانے کو آگئے۔ (خصائل نبوی علی الشمائل للترمذی ص ۲۱۵)

فقیر محمد عبدالغفار شر بلوچ نے بتایا کہ ایک مرتبہ جیسے ہی حضور قبلہ سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مصافحہ کیا آپ نے پوچھا تہجد پڑھتے ہو یا نہیں؟ میں نے عرض کیا حضور تہجد پڑھنے میں سست ہوں، اس پر آپ رنجیدہ ہوئے. اور سختی سے تنبیہ کرتے ہوتے ہوئے فرمایا اتنے پرانے فقیر اور تہجد میں سستی. اگر تہجد میں سستی کرتے ہو تو ہمارے پاس نہ آیا کرو. میں قدموں میں گر پڑا رو کر معافی طلب کی کہ میری غلطی ہے. آئندہ سستی نہیں کروں گا. تب جا کر راضی ہوئے معافی دیدی اور دعا فرمائی۔

صلوٰۃ التسبیح: آپ روزانہ صلوٰۃ التسبیح کم از کم ایک مرتبہ نماز ظہر سے پہلے پڑھ کر نماز کے لئے تشریف لاتے تھے. اس کے علاوہ رات کے وقت اور کبھی کسی دوسرے وقت بھی صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے. اور جماعت کو بھی سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت (جس کا ذکر بعد میں ہوگا) کے مطابق روزانہ. یا ہفتہ میں یا مہینہ میں یا کم از کم سال میں ایک بار صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے. بالخصوص رمضان المبارک شروع ہوتے ہی روزانہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی ہدایت فرماتے اور خود کئی بار صلوٰۃ التسبیح پڑھتے تھے. اس کے علاوہ عیدین. شب براۃ اور دیگر مقدس راتوں میں صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کے لئے تاکید فرماتے تھے۔

نماز کے بعد تسبیحات: چونکہ آخری کئی سال کثرت عوارض کی وجہ سے آپ نماز نہیں

پڑھاتے تھے. کوئی دو   اہی نماز پڑھاتا تھا. بعض امام فرض کے بعد جلدی دعا مانگ لیتے تھے. اس سلسلہ میں مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۹۷ اور بعد میں بھی کئی بار امام کو بلا کر فرمایا! جن نمازوں میں فرض کے بعد سنتیں نہیں ہیں. امام کو دعا میں جلدی نہ کرنی چاہیئے. جب تک خود امام اور دوسرے مقتدی تسبیحات فاطمہ یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور اللہ اکبر ۳۴ بار نہیں پڑھ لیتے. دعا نہ مانگے. اور جن نمازوں میں فرض کے بعد سنتیں پڑھنی ہوں جلدی دعا مانگ لے. سنت کے بعد تسبیحات مذکورہ پڑھ کر پھر دعا مانگنی چاہیئے۔

خواتین کی اصلاح

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (الحدیث)

الحدیث (دینی علم حاصل کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کے لئے فرض ہے)

یہ حقیقت ہے کہ موجودہ معاشرہ کی اصلاح اور اسلامی نشاۃ ثانیہ کے لئے مردوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ عورتوں کی اصلاح بھی نہایت ضروری ہے۔ خاص کر اولاد (جن پر ملک و ملت کے مستقبل کا دارومدار ہے) اس کی حسن تربیت و تعلیم کے حوالہ سے تو اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے مگر بدقسمتی سے عوام سے لیکر خواص تک نے اس جانب خاطر خواہ توجہ نہیں دی یہاں تک کہ سینکڑوں خدا کے بندے اولاد اور اہل خانہ کی دینی حالت کا رونا روتے دیکھے گئے ہیں جو خود تو نیک نمازی، صالح ہیں، مگر اولاد نافرمان ہے، گھر میں نماز، روزہ، شرعی پردہ نہیں، اور غیر شرعی رسم و رواج میں اسقدر، حکڑے ہوئے ہیں کہ الامان والحفیظ حالانکہ یہ قصور بڑی حد تک صاحب خانہ کا اپنا ہوتا ہے۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ یعنی تم میں سے ہر ایک سربراہ ہے اور سربراہ سے بروز قیامت زیر دستوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی کہ اس نے صحیح سمت ان کی رہبری کی یا نہیں حالانکہ اسلام جس طرح مردوں کے لئے ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ہے۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے عورتوں کے حقوق اور شرعی احکام بیان کئے بفضلہ تعالیٰ ماسلف مشائخ طریقت کی طرح ماضی قریب میں بھی میرے پیرد مرشد حضرت قبلہ سوہنا سائیں قدس سرہ نے خواتین کی اصلاح اور اسلامی طرز زندگی اپنانے کی راہ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں جن کی ایک مختصر سی جھلک پیش خدمت ہے۔

(۱) آجکل مردوں سے بڑھ کر خواتین نماز و روزہ سے غافل ہیں، مگر میرے پیرد مرشد نور اللہ مرقدہ کی تبلیغی کوشش و محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ کے تینوں درباروں میں مقیم خواتین سو فیصد روزہ نماز کی پابند ہیں، جبکہ ۸ سال کی عمر سے بھی پہلے بچوں اور بچیوں کو نماز کی ترغیب دیجاتی ہے جب کہ دس سال کی عمر میں مار کر بھی پابندی سے نماز پڑھائی جاتی ہے اور یہی سنت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ہے فرض نماز کے علاوہ جملہ خواتین نماز تہجد بھی پابندی سے پڑھتی ہیں۔

(۲) شریعت مطہرہ کی رو سے جن پر روزہ و نماز فرض ہیں، اسی طرح ان کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہیں، چنانچہ دربار عالیہ پر خواتین کے دینی مسائل کا مدرسہ قائم ہے، جہاں خواتین اساتذہ ہی، وضو، نماز اور حیض و نفاس کے مخصوص مسائل زبانی یاد کراتی ہیں، اور وقتاً فوقتاً ان ضروری مسائل کے امتحانات بھی لئے جاتے ہیں۔

(۳) خواتین کے ان ضروری مسائل کے سلسلے میں اس وقت تک جماعت کی طرف سے دو کتابیں چھپ چکی ہیں، ۱ زینت النساء ۲ مسائل نجاسات النساء (یہ کتاب حضور رحمۃ اللہ کے وصال کے بعد چھپی ہے) تاکہ خواتین کتابوں کی مدد سے سہولت سے ضروری مسائل یاد کر سکیں۔

(۴) آجکل مغربی تہذیب کی وبا پھیلنے سے ہمارے ملک میں بھی شرعی پردہ دن بدن ختم ہوتا جارہا ہے، مگر بفضلہ تعالیٰ میرے پیرو مرشد نور اللہ مرقدہ کی جماعت عالیہ میں آج بھی شرعی پردہ نافذ ہے، بلا پردہ بیرون خانہ جانا تو کجا، اپنے رشتہ دار مگر غیر محرم مردوں کو بھی گھر آنے نہیں دیا جاتا، دربار عالیہ پر ۷ سالہ بچہ بھی خواتین کی مخصوص حویلی میں نہیں جا سکتا۔

(۵) خصوصی خطاب حضور سوہنا سائیں قدس سرہ عام وعظ و نصیحت (جو مسجد شریف ہی میں اسپیکر پر فرمایا کرتے تھے) کے دوران خواتین سے مخاطب ہوکر حقوق اللہ اور حقوق العباد کے موضوع پر خطاب فرمایا کرتے تھے، تاہم بعض اوقات خواتین مخصوص حویلی میں باپردہ جمع ہو جاتیں اور حضور بستی کے فقراء اور خلفاء کے ساتھ تشریف لے جاکر پس پردہ ذکر اللہ، حقوق اللہ، خاص کر والدین، خاوند اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق خصوصی خطاب فرمایا کرتے تھے (واضح رہے کہ خواتین کے لئے وعظ و نصیحت کی خصوصی مجالس قائم کرنا بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) دربار عالیہ کے علاوہ تبلیغی سفروں میں بھی بعض مقامات پر خلفائے کرام کے اصرار پر خواتین کو پس پردہ خصوصی خطاب فرمایا کرتے تھے، جس کے نتائج عام وعظ و نصیحت سے بدرجہا بڑھ کر ظاہر ہوتے تھے۔

(۶) آپ خواتین کو خطاب کرتے ہوئے تبلیغ کی تلقین بھی فرماتے تھے کہ تم اپنے اپنے محلہ یا بستی میں کسی مخصوص باپردہ مقام پر پڑوسی خواتین کو جمع کر کے نماز، روزہ کے متعلق نصیحت کرو،

اولاد کی حسن تربیت حقوق خاوند اور خانہ داری کے معاملہ میں خواتین کی لاپرواہی قابل افسوس ہے. ہو سکتا ہے کہ تمہاری کوشش سے کسی کی اصلاح ہو جائے. اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو انکے لئے چائے یا تھوڑا بہت لنگر کا انتظام بھی کرو تاکہ تمہارے یہ جلسے مزید کامیاب رہیں. گو اس سلسلہ میں حضور کی خواہش کے مطابق کماحقہ کام نہ ہو سکا تاہم بعض مقامات پر خواتین کے تبلیغی حلقے قائم ہوئے اور ان کی کوششوں سے سینکڑوں خواتین کو ذکر اللہ، پردہ، نماز، اور حقوق کی بجاآوری کی توفیق حاصل ہوئی اس قسم کے خواتین کے تبلیغی حلقے. نواب شاہ، کراچی اور حیدر آباد میں کام کر رہے ہیں، خاص کر نواب شاہ میں خواتین کے تبلیغی پروگرام بڑی سرگرمی اور پابندی سے ہو رہے ہیں. ان پارسا خواتین (تمام اہل خانہ صوفی محمد سلیم صاحب گولیمار نواب شاہ) کی کوششوں سے نہ معلوم کتنی عورتیں صالحہ باپردہ اور پرہیزگار بن چکی ہیں آگے پھر ان کی کوششوں سے ان کے خاوند بھی نیک و پرہیزگار بن گئے. دور حاضر میں ایسی مثالیں بہت ہی کم ملتی ہیں کہ عورتوں کی کوشش سے مردوں کی اصلاح ہوئی ہو نواب شاہ کی خواتین نے بہاولپور. لاہور اور اوکاڑہ میں بھی اپنی رشتہ دار خواتین میں مثالی تبلیغی کام کیا ہے۔

ایک خاتون کے تاثرات. غالباً ۱۹۷۱ء میں حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے خصوصی ارشاد سے مبلغین کا ایک وفد تبلیغ کرنے سندھ یونیورسٹی پہنچا، جہاں یونیورسٹی اور کالج کے مختلف ہاسٹلوں میں طلبہ کو وعظ و نصیحت کی اور ماروی ہاسٹل میں طالبات کو بھی باپردہ تبلیغ کی، اور واپس درگاہ شریف پہنچے، کچھ دن بعد مسز امینہ خمیسانی ہیڈ آف انگلش. ڈیپارٹمنٹ سندھ یونیورسٹی کا خط حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کی خدمت میں پہنچا، جس میں نہایت ہی عقیدت کے انداز میں تحریر کیا گیا کہ، میں نے آپ کی زیارت تو نہیں کی، تاہم آپ کے چند مرید مبلغ حضرات یہاں تشریف لائے۔ جنہوں نے طلبہ کے علاوہ پردہ میں یونیورسٹی کی طالبات کو بھی وعظ و نصیحت کی جن کے اثرات قابل تعریف ہیں، کہ ان بزرگوں کی نصیحت سے متاثر ہو کر بعض لڑکیاں رو رہی تھیں، جس سے میں یہی سمجھی کہ ان کے مرشد کامل بزرگ ہونگے، اور انکے چلے جانے کے بعد کئی لڑکیوں نے نماز پڑھنا شروع کی، اور اب دوپٹہ اوڑھتی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا تبلیغی مشن ملک و ملت اور قوم کے لئے ازحد نفع بخش ہے، براہ کرم امتحانات کے بعد دوسرا وفد پھر بھیجیں تاکہ یونیورسٹی میں آکر تبلیغ کریں، یہ خط سن کر آپ" بہت خوش ہوئے اور فرمایا دیکھو

اخلاص سے تبلیغ کرنے کا کس قدر عمدہ ثمرہ ظاہر ہوا ہے، آج کل شاگرد طبقہ میں دھریت اور مذہب سے آزادی عام ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طبقہ میں محنت سے تبلیغ کی جائے. دیکھو سیاسی جماعتیں کس قدر محنت سے کام کر رہی ہیں ان کو اصلاح کی فکر نہیں محض سیاسی مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں جبکہ ہمارے بزرگوں کا طریقہ نہایت ہی موثر اور پر امن طریقہ ہے. نوجوان طلبہ مستقبل میں قوم کے معمار بنیں گے۔ اگر ان کی پوری اصلاح ہوگی تو رشوت اور دیگر برائیوں میں کمی واقع ہوگی. مائی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے. اس کی پیش کش کے مطابق امتحانات کے بعد ایک وفد ضرور یونیورسٹی جائے۔ (از مولانا جان محمد صاحب)

کشف

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

مومن کی باطنی بصیرت اور دانائی سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے (التعرف) ۔ یعنی ایسی چیزیں جو عام انسانوں کو نظر نہیں آتیں اور جو عام انسانوں کو نظر آتی ہیں وہ بھی کامل ایمان بندگان خدا، نور خدا سے دیکھتے ہیں چاہے وہ چیزیں عام لوگوں کی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ آخر یہ نعمت ان حضرات کو کیونکر حاصل نہ ہو جو حدیث قدسی کے مطابق مقربان الٰہی ہیں۔

وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّذِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِىْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ لَاُعِيْذَنَّهٗ (مشکوٰۃ المصابیح)

(میرا بندہ ہمیشہ فرائض کی ادائگی کے بعد) نوافل کے ذریعے ہی میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہو جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ یعنی بظاہر ہاتھ۔ آنکھ۔ کان تو ولیٔ خدا کے ہوتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت دیکھنا۔ سننا۔ پکڑنا اور چلنا اس کا نہیں بلکہ اس کے خالق و مالک کا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کی راہ میں ظاہری۔ دنیاوی حجابات ور کاوٹیں مانع نہیں بن سکتیں۔ وہ باذن الٰہی دور سے دیکھتے۔ سنتے اور مدد کرتے ہیں۔ اگرچہ کشف و

کرامت طریقت و تصوف کے نہ تو لازمی حصہ ہیں نہ ہی ان کو خاص اہمیت حاصل ہے البتہ سالکین کی ہمت و حوصلہ افزائی کے باعث ضرور ہیں۔

سیدی و مرشدی حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ بھی صاحب کشف و کرامت ولئی کامل تھے۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے وابستگی خلافت و مسند نشینی کے بعد تو بے شمار خوارق عادات۔ کشف و کرامات آپ سے ظاہر ہوتے رہے۔ مگر اس سے پیشتر بھی آپ سے کئی ایک کرامات صادر ہوئیں۔ غرضیکہ کشف و کرامت کی اتنی کثرت (کہ اگر تفصیل سے واقعات جمع کئے جائیں تو مستقل بڑی کتاب ہو سکتی ہے) کے باوجود آپ کے نزدیک یہ چیزیں معمولی تھیں، اتباع شریعت و طریقت ہی آپ کے نزدیک۔ لازمی اور ضروری تھی۔ ع

بر جام شریعت. بر سندان عشق
ہر ہوسنا کے ندا ند جام وسندان باحق

طالب علمی کے زمانہ میں کشف

طالبعلمی کے زمانہ میں ایک بار چھٹی لیکر گھر پہنچے، معلوم ہوا کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں، فوراً ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ ہمشیرہ صاحبہ کو دیکھتے ہی غصہ کے عالم میں فرمایا! تو نماز میں سستی کرتی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی بھی نہیں کھاؤں گا۔ یہ کہہ کہ نماز کے بارے میں نصیحت فرمائی، جس پر آپ کی پار ساصالحہ ہمشیرہ صاحبہ نے نماز میں سستی کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے آئندہ بروقت نماز کی ادائگی کا وعدہ کیا۔ (از حضرت صاحب مدظلہ)

آپ نہیں جانتے! محترم مولانا عبدالرسول صاحب نے بتایا کہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ میرے والد بزرگوار فقیر قادر بخش ڈیپر کی دعوت پر ہماری بستی جاڑاواہ تحصیل ... تشریف لائے۔ قریب ہی ہماری قوم کے کچھ فقیر رہتے تھے جنہوں نے حضور سے تھوڑی دیر کے لئے اپنی بستی چل کر دعائے خیر کے لئے عرض کی۔ آپ نے ان کی گزارش قبول کی۔ چنانچہ وہ آپ کی سواری کے لئے ایک گھوڑا لے آئے۔ دونوں بستیوں کے درمیان پانی کی ایک چھوٹی سی نہر بہ رہی تھی (جہاں سے وہ روزانہ سوار چلا جاتا تھا) وہاں پہنچتے ہی آپ نیچے اترنے لگے، قبلہ حاجی بخشا، صاحب اور فقیر قادر بخش دونوں نے عرض کی حضور یہ گھوڑے کے لئے معمول کا راستہ

ہے اترنے کی کوئی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی آپ یہ کہتے ہوئے نیچے اترے۔ آپ لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ آپ پیدل اس نہر سے پار گئے۔ نہر بالکل معمولی نوعیت کی تھی۔ اسلئے ساتھیوں نے گھوڑے سے تل بنوں نہیں اتارے۔ چند قدم ہی آپ آگے بڑھے کہ وہاں سے گزرتے ہوئے گھوڑا بدک کر گرا۔ تل وغیرہ بھیگ کر خراب ہوگئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی ہم نہیں جان رہے تھے اور آپ کو من جانب اللہ پہلے ہی گھوڑے کے گرنے کا پتہ چل گیا تھا۔ (فقیر عبد الرسول ڈیپر)

واضح ہو کہ مذکورہ علاقہ میں تبلیغ کرنے کے بعد واپسی پر حاجی بخشل صاحب رحمۃ اللہ علیہ، فقیر قادر بخش اور دیگر فقراء بھی حضرت سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کے ساتھ رحمت پور شریف گئے تھے جن میں سے ایک نے وہاں ہونے والے غیر معمولی جذبات و بے خودی کا ذکر کیا۔ جسے سن کر حضرت سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کی طرف متوجہ ہو کر عجیب محبت کے انداز میں پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولوی صاحب! اے سندھی آدمی بن انہانکوں اتنا توجہ نہ ڈے۔ جیکر بکڑا سندھی مرید تہ ایڈے آدٗ سن ای کونہ۔

حاجی محمد حسین شیخ نے بتایا کہ میں کراچی کے تبلیغی سفر میں حضور کے ساتھ تھا۔ ایک دفعہ اچانک مجھے فرمایا: حاجی صاحب آپ آج لاڑکانہ چلے جائیں۔ میں نے عرض کیا حضور کو کتابیں خریدنی ہیں میں بھی خدمت میں ساتھ رہوں گا اور جلدی گھر جانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ فرمایا فی الحال آپ گھر چلے جائیں کسی دوسرے موقعہ پر کتابیں خریدیں گے۔ حسب فرمان میں گھر پہنچا تو والد صاحب سخت بیمار تھے۔ شدت سے میرا انتظار کر رہے تھے۔ مجھے فرمایا اگر آج تو نہ آتا تو کل تیرے لئے کراچی کوئی آدمی بھیج کر تجھے بلاتا۔

کشف اور تقویٰ: مولوی نذیر احمد صاحب نے بتایا ہم چند طلبہ فقیر پور شریف سے حضرت صاحب نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں دین پور شریف جا رہے تھے۔ بیروں کا موسم تھا۔ راستے میں بلا اجازت بیر کھاتے گئے (عموماً بیر کھانے سے اندرون سندھ منع نہیں کیا جاتا) نماز ظہر پر حضور تشریف لائے۔ آپ کی طبیعت پر کافی بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ ہم مصافحہ کر کے بیٹھے ہی تھے کہ آپ نے فرمایا: یہ بیر کا موسم ہے یاد رکھو جو بلا اجازت کسی کے بیر کھائے گا وہ ہمارا فقیر نہیں ہے۔ اسی طرح اس وقت چنے مٹر کی پھلیاں بھی عام ہیں۔ لیکن کوئی فقیر بلا اجازت

ہر گز نہ کھائے نہ ہی ہمارے لئے اسی قسم کی مشتبہ چیزیں لے کر آؤ۔ خالص اپنے حصہ کے مڑ چنے کی پھلیاں کوئی لے آئے تو اور بات ہے کسی دوسرے کے کھیت سے ہرگز نہ لے کر آئے۔

کیوں رو رہے ہو؟ حافظ مولوی احمد علی صاحب سابق متعلم مدرسہ جامعہ غفاریہ اللہ آباد شریف نے بتایا کہ ایک مرتبہ دوران تعلیم میں تکلیف کی وجہ سے اپنے کمرے میں اکیلے بلا آواز رو رہا تھا کہ اچانک حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب (جمن سائیں مدظلہ) تشریف لائے اور فرمایا کہ حضور سوہنا سائیں (نور اللہ مرقدہ) نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ جاکر حافظ صاحب سے پوچھو کہ کیوں رو رہے ہو، کیا پریشانی ہے۔ حالانکہ میں نے اپنی اس پریشان حالی اور رونے کو اس حد تک مخفی رکھا تھا کہ قریبی کمرے میں رہنے والے طلبہ کو بھی پتہ نہیں تھا۔

اسی طرح انہی دنوں اپنے ایک رشتہ دار جو کہ مسمریزم، علم جعفر وغیرہ بخوبی جانتا ہے کہ تجربات دیکھ کر مجھے بھی مسمریزم سیکھنے کا شوق ہوا۔ اکیلا کمرے میں رہتا تھا۔ تین دن مسلسل محنت کرتا رہا۔ مسمریزم کے ابتدائی کامیاب تجربات بھی کئے تھے کہ حضور نے مجھے بلا کر فرمایا حافظ صاحب ہوش کر تو دینی مدرسہ کا طالب علم تیرا مسمریزم سے کیا واسطہ؟ آئندہ اس کے قریب نہ جانا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ آپ کی ناپسندیدگی دیکھ کر میں صدق دل سے تائب ہو گیا اور مسمریزم کے مزید تجربات نہ کئے۔ (حافظ مولوی احمد علی صاحب صوبھو دیرو ضلع خیرپور میرس)

گھر چلے جائیں: حاجی محمد حسین نے بتایا کہ میں پنجاب کے تبلیغی سفر میں حضور کے خدمت میں حاضر تھا۔ جب ننکانہ صاحب پہنچے حضور نے فرمایا حاجی صاحب آپ سندھ چلے جائیں اور درگاہ فقیرپور شریف کے لئے گندم خریدیں۔ میں نے ساتھ رہنے کے لئے اصرار کیا، آپ خاموش ہوگئے۔ مولانا بشیر احمد صاحب بھی سفر میں ساتھ تھے انہوں نے کہا حضور کا فرمان حکمت سے خالی نہیں آپ کے لئے واپس جانے میں بہتری ہے۔ جب بنوں جانے کیلئے لاہور سٹیشن پر پہنچے میں نے مولوی صاحب کے کہنے کے مطابق عرض کیا اگر حضور میرے واپس جانے میں خوش ہیں تو میں جانے کیلئے تیار ہوں فرمایا بڑی خوشی ہوگی۔ اس بار گندم خریدنے کا بھی نہیں فرمایا صرف معلومات کرنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ میں سیدھا گھر لاڑکانہ پہنچا، گھر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گھر میں اس دن سے ایک انتہائی سنگین مسئلہ درپیش تھا جس دن ننکانہ صاحب میں حضور نے واپس جانے کا فرمایا تھا اور وہ مسئلہ میری مداخلت اور کوششوں کے بغیر حل بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۳ بعد نماز فجر ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب (ٹنڈو آدم) نے حیدر

آباد جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے رمضان المبارک کی تبلیغ کے سلسلہ میں محترم خلیفہ خالد مغل صاحب کے نام پیغام دینا شروع کیا۔ چند کلمات ارشاد فرماکر اچانک طرز کلام تبدیل کرتے ہوئے فرمایا خالد صاحب خود آجائینگے تو ہم ان کو خود کہہ دیں گے آپ کا یہ ارشاد سنتے ہیں اس عاجز کو تو یقین ہو گیا کہ خالد صاحب آنے والے ہیں۔ بمشکل دو ڈھائی منٹ گزرے ہوں گے کہ حیدر آباد سے فقراء کی ایک سوزوکی آگئی خلاف معمول ارشاد فرمایا دیکھو کون ہیں (عموماً آپ کسی آدمی یا کسی گاڑی کے آنے پر پوچھتے نہیں تھے کہ کون آئے ہیں) دیکھنے پر معلوم ہوا کہ خالد صاحب جماعت لے کر آئے ہیں اور انہوں نے نماز فجر بھی دربار شریف پر آکر ادا کی۔

واضح ہو کہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کو اس قدر کشف کامل حاصل تھا کہ کئی بار ایسا ہوا کہ کئی معترض ذہن کے آدمی محض تجسس کی غرض سے دربار پر آتے یا کسی فقیر کے دل میں کوئی وہم و خدشہ پیدا ہوتا اور وہ شرم کے مارے عرض بھی نہ کرتا تھا، یا کسی قسم کی مشکل میں پھنسا ہوتا اور دعا کرانے کی ہمت بھی نہ ہوتی (آپ ؒ کے خداداد رعب کی وجہ سے کم ہی لوگوں کو بلا تکلف کچھ کہنے کی ہمت ہوتی تھی) تو آپ ؒ از خود دوران تقریر ان کے اعتراضات کا مختصر، مثبت اور مناسب جواب دیدیتے تھے کہ پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی تھی۔ اسی طرح سامع کی مشکل کا بیان فرماکر دعا مانگتے تھے۔ ع

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا   میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

والد کو راضی کیا ہے؟ خلیفہ حاجی محمد آدم صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ کسی بات پر والد صاحب مجھ سے ناراض ہوگئے۔ خواب میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی زیارت ہوئی۔ مجھے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے والد صاحب تم سے ناراض ہیں، جاؤ اور جاکر ان سے معافی مانگو اور راضی کرلو۔ بیدار ہونے پر قبلہ والد صاحب سے معذرت کی وہ راضی ہوگئے۔ چند دن بعد جب میں حرمین شریفین جانے کے لئے اجازت لینے دربار عالیہ پر حاضر ہوا تو مجھے فرمایا: اپنے والد کو راضی کرلیا ہے۔ میں نے عرض کیا جی حضور وہ مجھ سے بالکل راضی ہیں۔ تب مجھے خوشی سے اجازت مرحمت فرمائی۔ واضح ہو کہ ظاہری طور پر والد صاحب قبلہ نے خود یا کسی اور نے اس ناراضگی کا ذکر یا شکایت حضرت صاحب نور اللہ مرقدہ سے نہیں کی تھی، محض اپنی باطنی نگاہ سے بطور کشف معلوم کرکے میری اصلاح فرمائی۔ (خلیفہ محترم حاجی محمد آدم صاحب کراچی)

کشف اور کرامت۔ خلیفہ مولانا حاجی حسین بخش شیخ صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ شاہی بازار لاڑکانہ کے ایک تاجر کے لوٹے جانے کے سلسلہ میں تمام دکانداروں نے ہڑتال کی، جلوس نکالے، جلسے کئے جن میں ہم فقیر بھی شامل تھے۔ جلسے میں حکومت کے خلاف تقاریر کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ جمعہ کے دن میں حضور کی خدمت میں فقیرپور شریف چلا گیا۔ ہفتہ کی صبح اجازت طلب کی مگر حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے جانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ٹھہرو آپ سے مشورہ کرنا ہے۔ میں ٹھہر گیا۔ مگر کوئی خاص مشورہ بھی نہیں کیا گیا۔ دوبارہ اجازت چاہی مگر آپ نے پھر بھی رکنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح مسلسل ایک ہفتہ تک مجھے جانے کی اجازت نہ دی۔ ایک ہفتہ بعد فرمایا: آپ اب بیشک چلے جائیں۔ لاڑکانہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ جن تاجروں نے میرے ساتھ تقاریر کیں وہ گرفتار کر لئے گئے اور گرفتار کئے جانے والوں کی فہرست میں میرا نام بھی تھا۔ مگر گھر موجود نہ ہونے (اور دربار شریف پر ہونے) کی وجہ سے گرفتاری سے بچا رہا۔ اس وقت کا ڈی سی ہمارا ہم قوم تھا۔ میرے بھائی نے اس کی معرفت میرا نام خارج کرانے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ دوبارہ جب بھائی صورتحال معلوم کرنے گئے تو ریکارڈ میں میرا نام نہیں ملا حالانکہ اسی ریکارڈ کے تحت ایس۔ پی صاحب کی سختی کی وجہ سے ڈی۔ سی نے تعاون کرنے سے معذرت چاہی تھی۔

(خلیفہ حاجی محمد حسین صاحب لاڑکانہ)

محترم حاجی محمد آدم صاحب نے بتایا کہ میں نے سروس ملتے وقت مکمل کاغذات جمع نہیں کرائے تھے اور بعد میں بھی میری غفلت کی وجہ سے ملازمت کے کاغذات نامکمل رہے۔ ایک مرتبہ اچانک سروس بک وغیرہ جمع کرانے کا آرڈر مل گیا۔ وقتی طور پر تو میں بڑا پریشان ہوا مگر بعد میں خیال آیا کہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کراؤں گا۔ دربار عالیہ اللہ آباد شریف حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، مصافحہ کے بعد خاموش بیٹھ گیا۔ حضور نے چند بار میری طرف دیکھ کر فرمایا مولوی صاحب ابھی ملازمت ہے۔ میری تصدیق کرنے پر حاضرین مجلس سے فرمایا مولوی صاحب کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مشکل کو بسہولت حل فرمائے۔ میرا مقصد تو تھا ہی دعا کروانا۔ میں اجازت لے کر کراچی چلا آیا اور دوسرے ماسٹر صاحبان کے ساتھ سروس بک میں نے بھی بھیج دی۔ حضور کے صدقے اللہ تعالیٰ کی ایسی مہربانی ہو گئی کہ ہمارے ایسے ماسٹر صاحبان کے کاغذات بلاوجہ رد ہو کر آئے جن کے کاغذات مکمل

درست تھے جن میں ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی شامل تھے اور میرے کاغذات نامکمل ہونے کے باوجود درست تسلیم کر لئے گئے۔ پھر جب میرے بڑے بھائی میاں عنایت اللہ صاحب دربار شریف پر گئے تو حضور نے ان کو فرمایا حاجی محمد آدم صاحب آئے تو دعا کے لئے تھے مگر مانگنے کے لئے کہا تک نہیں۔

سید محمد مشعل شاہ صاحب (قاضی احمد) نے بتایا کہ ایک دن حضور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق بھی حضور سے کچھ سنوں۔ بس ادھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ادھر از خود آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق کتب حدیث کی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا مزید یہ بھی فرمایا کہ وہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے وابستہ ہوں گے اور ان پر ولایت کی انتہا ہوگی۔

حاجی محمد حسین نے بتایا کہ شروع شروع میں جب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے مجھے خلافت عطا فرمائی تھی میں تبلیغ کرنے جاتا تھا لیکن قدرے سستی اور کوتاہی کرتا تھا۔ ان ہی دنوں اپنے گھر (لاڑکانہ) میں حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح حیات پڑھتے ہوئے جب ان کی یہ بات زیر نظر آئی کہ ان کو جب حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھل فروٹ کا میوہ سر پر اٹھا کر دیہات میں جا کر بیچو (حالانکہ وہ پہلے گورنر تھے گورنری کو خیرباد کہہ کر تصوف و فقیری کو اپنایا تھا اور حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے اعظم خلفاء میں سے ہو گزرے ہیں) تو حسب فرمان انہوں نے فروٹ کا ٹوکرا اٹھایا اور بیچنے لگے۔ میں یہ سوچنے لگ گیا کہ اگر مجھے میرے مرشد حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ٹوکرہ لے کر بیچنے کا حکم فرماویں تو میں تعمیل کروں گا یا نہیں؟ خیر یہ بات آئی اور ذہن سے چلی گئی۔ کوئی ایک ہفتہ بعد جب درگاہ فقیر پور شریف میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو صبح دوران تقریر میری طرف دیکھ کر فرمایا! (برادر! فروٹ کا ٹوکرا لے کر چلنے اور بیچنے سے کیا فائدہ تبلیغ اسلام کا ٹوکرا لیکر نکلو اور در در پر نام خدا کے اعلان کرو اور لوگوں کو نام خدا کا طالب اور خریدار بناؤ) جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور آخرت کا فائدہ۔ آپ کا یہ ارشاد اور کشف میری اصلاح کا عمدہ ذریعہ ثابت ہوئے۔ اس کے بعد تبلیغ میں کافی چستی پیدا ہو گئی۔ (حاجی محمد حسین صاحب)

محترم مولانا محمد بلال صاحب (ملیر کراچی) نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں کراچی سے بذریعہ

ٹرین فقیر پور شریف آیا۔ دوران سفر پیاس لگی اور کھلا ہوا شربت لے کر پیا۔ اسی وقت دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ نہ معلوم یہ شربت ان لوگوں نے کس طرح بنایا ہو گا، میرا یہ فعل تقویٰ کے خلاف ہے۔ جب دربار شریف پہنچا، تقریر فرماتے ہوئے از خود یہ ارشاد فرمایا کہ ہمارے فقیروں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ چلتی ٹرین میں کھلا ہوا شربت لے کر پئیں۔ ایسا شربت پینا تقویٰ اور فقیری کے خلاف ہے۔ واضح ہو کہ شربت کی مروجہ کمپنی کی بنی ہوئی بند بوتلیں جیسے سیون اپ۔ فانٹا وغیرہ ان سے حضور منع نہیں فرماتے تھے البتہ ہاتھ سے جو شربت گلاب، صندل وغیرہ بنائے جاتے ہیں اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بنانیوالے کون ہیں، کس قدر احتیاط رکھا ہے، ایسے شربت پینے سے منع فرماتے تھے۔

تشریف آوری کی برکت: حاجی محمد حسین صاحب نے بتایا کہ لاڑکانہ میں میں نے ایک نئی جگہ خریدی تھی۔ بدقسمتی سے اس میں پہلے سے جن رہتے تھے۔ طرح طرح سے ہمیں بھی پریشان کر رکھا تھا، خوش قسمتی سے ان ہی دنوں حضور لاڑکانہ تشریف لائے، میں نے کچھ بتائے بغیر اس نئی جگہ میں قیام کے لئے عرض کی آپ ؒ نے اسی مکان میں رات قیام فرمایا صبح مجھے بلا کر فرمایا: اس مکان میں تو جن رہتے ہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں رہتے تو ہیں لیکن حضور کی تشریف آوری کے بعد ہمیں جن کیا کریں گے۔ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا کہ اس دن سے ہمیں جنوں نے تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ (حاجی محمد حسین صاحب)

باوجودیکہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ عالم فاضل تھے مگر چونکہ مروجہ طریقے کے مطابق تکمیل کر کے دستار بندی نہیں کی تھی اس لئے اپنے علم پر نازاں سجاول (ٹھٹھہ) کے ایک عالم دین جو آپ کی شخصیت اور دینی خدمات سے متاثر ہوتے ہوئے بھی بیعت ہونے سے ہچکچاتا تھا۔ جیسے ہی حضور کی خدمت میں طاہر آباد شریف آیا بقول اس کے جو جو اعتراضات میرے دل میں تھے بن پوچھے حضور نے تمام کے تسلی بخش جواب دیئے۔ خاص کر جب حضرت خواجہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ بانی درس نظامی کی بیعت کا واقعہ بیان فرمایا کہ وہ حضرت عبدالرزاق بانسوی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے، جو ظاہری طور پر تو پورا قرآن شریف بھی پڑھے ہوئے نہ تھے مگر ضروری دینی مسائل سے پوری طرح باخبر عامل اور صاحب تقویٰ بزرگ تھے۔ آپ کے ان ارشادات عالیہ سے میرا سابقہ وہم بھی دور ہو گیا اور عقیدت میں بھی اضافہ ہوا۔ بالآخر حضور سے ذکر سیکھ کر بڑی عقیدت اور محبت سے رخصت ہوا۔ (مولانا محمد عظیم صاحب رہڑو شریف)

محترم عبدالغفار شر صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حاجی فیض محمد صاحب کے گوٹھ (نزد میرپور خاص) سے حضور کی خدمت میں طاہر آباد شریف نزد ٹنڈو اللہ یار حاضر ہوا مصافحہ کیا ہی تھا کہ حضور نے پوچھا گھر کب جاؤ گے۔ میں نے کہا گھر سے آئے ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں فی الحال جانے کا ارادہ نہیں ہے۔ فرمایا نہیں آپ آج ہی چلے جائیں۔ میں نے کہا جی ہاں حضور ابھی جاتا ہوں۔ مزید سبب پوچھنے کی جرأت بھی نہ کر سکا۔ سیدھا گھر چلا گیا۔ دیکھا بچہ سخت بیمار ہے۔ اسے شام کے وقت ہسپتال بھی لے گیا مگر وہ اسی رات فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد میں سمجھا کہ حضور نے من جانب اللہ کشف سے معلوم کر کے مجھے گھر جانے کا حکم فرمایا تھا۔

کشف قبور (قبر والوں کے حالات معلوم کرنا): جس طرح اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے مقرب بندوں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاءاللہ کو لوگوں کے دلوں کے احوال بتاتا ہے اور ظاہری اسباب سے معلوم نہ ہونے کے باوجود کئی ایسے معاملات و مسائل کی خبر دیتا ہے جن کا عام لوگوں کو علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض اوقات ان مقربین کو قبر والوں کے حالات سے بھی مطلع فرما دیتا ہے۔ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر والوں کے متعلق یہ بتانا کہ فلاں صاحب قبر کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا۔ اور فلاں قبر والا چغل خوری کرتا تھا اسی لئے عذاب الٰہی میں مبتلا ہے۔ پھر ان قبروں پر کھجور کی شاخیں گاڑ دینا ہی کشف قبور کے ثبوت کے لئے کافی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ سینکڑوں ماسلف بزرگان دین کا بھی قبر والوں کے حالات معلوم کر کے بتانا ثابت ہے۔

آپ کا کشف: اگرچہ ولایت و فقیری کے لئے کشف قبور ہونا کوئی اہم یا ضروری چیز نہیں ہے پھر بھی دیگر کئی بزرگان دین کی طرح حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کو بھی کئی صالح قبر والوں کے حالات معلوم ہوئے بلکہ آپؒ کے صدقے آپؒ کے کئی خلفاء کرام کو بھی نیک قبر والوں کے حالات معلوم ہوئے ان کی طرف سے قابل ذکر ارشادات و ہدایات بھی ملیں جن کا مختصر تذکرہ بھی پیش کیا جائے گا۔

محترم مولانا بخش علی صاحب (حیدر آباد) نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ بستی عباس کو ندر تبلیغ کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ پھر وہاں سے محترم قاضی دین محمد صاحب کی دعوت پر خانواہن جانا تھا۔ صبح کو قاضی صاحب

موصوف لینے کے لئے حاضر ہوئے۔ جاتے وقت حضور نے ان سے فرمایا کہ فقیر شیر محمد صاحب جن کا قریب میں وصال ہو چکا تھا) بڑا صالح نیک شخص تھا لہذا اس کے مزار پر چل کر ختم شریف بخشنے کے بعد آگے چلیں گے۔ جب مزار پر پہنچے۔ حضور کے ساتھ میں بھی ختم شریف پڑھنے بیٹھ گیا۔ مگر قاضی صاحب لکڑیاں جمع کرنے لگے ہم ختم شریف پڑھ کر باہر آئے۔ تو قاضی صاحب بھی آملے۔ حضور نے ان کو فرمایا آپ کے دوست فقیر شیر محمد صاحب آپ کے لئے بڑے دکھ اور افسوس کا اظہار کر رہے تھے کہ اس وقت جب دوسرے دوست میرے پاس آئے قاضی صاحب کو بھی آنا چاہئے تھا مگر وہ میرے پاس آنے کی بجائے لکڑیاں جمع کرنے میں لگ گئے۔

میاں نذیر احمد شیخ نہایت صالح نوجوان فقیر تھا جب ان کی وفات ہو گئی اور ان کو قبرستان لے گئے اکثر فقراء ساتھ تھے۔ لحد میں اتارے جانے کے بعد ایک فقیر مراقب ہوا۔ مراقبے میں میاں نذیر احمد متحیر نظر آئے اور اسی وقت پھر حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ تسلی دیتے ہوئے نظر آئے جس کے بعد وہ خوش اور پر سکون نظر آئے ساتھ ہی ان کے ہاتھ میں انگور کا ایک گچھا بھی نظر آیا۔ (حاجی محمد حسین صاحب شیخ)

ان ہی حاجی محمد حسین صاحب نے بتایا کہ میرے والدین کی قبریں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ عموماً میں والد صاحب کے مزار کے قریب بیٹھ کر ختم شریف کا ثواب دونوں کو ایصال کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ جیسے ہی والد صاحب کے مزار کے پاس جا بیٹھا والدہ صاحبہ کی آواز سننے میں آئی کہ کیا میں نے تجھے دودھ نہیں پلایا۔ میرے پاس آکر کیوں نہیں بیٹھتا۔ اس کے بعد جب بھی قبرستان جاتا ہوں والدہ صاحبہ کے مزار پر بھی کچھ دیر بیٹھ کر ختم شریف بخش کر واپس ہوتا ہوں۔

محبّت اور کشش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ اَحَبَّہُ اللّٰہُ (کنز العمال ص۱۱۵ ج ۳)

یعنی جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ صرف ذاکر ہی نہیں بلکہ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (خدا کے ولی وہ ہیں جن کو دیکھتے خدا یاد آجائے) کے تحت اولیاء کاملین کے زمرہ میں شامل تھے۔ گو آپؒ شہرت و ناموری کے مطلق خواہاں نہ تھے مگر ارشاد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔ پس جبرئیل امین علیہ اسلام اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اس کے بعد آسمان والوں میں یہ اعلان عام فرما دیتا ہے کہ بلاشبہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے تم بھی اسے دوست رکھو۔ پس آسمان والے اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور اس کے بعد زمین میں اس کے لئے مقبولیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ (صحیح بخاری و تفسیر مظہری صفحہ ۱۲۲ جلد ۶) کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ازخود لوگوں کے دلوں میں آپؒ کی محبت، عقیدت اور مقبولیت عامہ عطا فرمائی تھی عموماً آپ کی مجلس میں جو بھی ایک بار عقیدت و محبت سے حاضر ہوتا وہ آپ کی محبت، خلوص اور للہیت سے متاثر ہو کر حلقہ عقیدت میں شامل ہو جاتا۔ اور آمدورفت کا سلسلہ جاری رکھتا۔ قریب رہنے والے تو جلدی جلدی حاضر ہوتے ہی تھے مگر دور رہنے والے بھی زیادہ دیر آپ کی صحبت سے دور نہیں رہ سکتے تھے۔ یہاں تک کہ صوفی ثناء اللہ صاحب (بنوں صوبہ سرحد) جن کے ہر ہفتے دو چار خط حضور کی خدمت میں پہنچتے تھے اور خود بھی وقفے وقفے سے حاضر خدمت ہوتے تھے۔ ایک بار خط میں لکھا کہ یہاں دل نہیں لگتا۔ جی چاہتا ہے کہ ہر ہفتہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہوں۔ میری اس راہ میں دوری سفر حائل نہیں۔ مگر کیا کروں والدہ

صاحبہ ضعیف العمر ہیں، ان کی خدمت آنے سے مانع ہے۔ موصوف کا یہ زبانی دعویٰ نہیں بلکہ دل کی ترجمانی معلوم ہوتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اتفاقیہ طور پر جن کو حضور کے قریب بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ایک مرتبہ ٹنڈو اللہ یار سے کراچی جاتے ہوئے ہم صرف تین چار آدمی ہی حضور کے ساتھ تھے۔ میرپور خاص سے جب ٹرین ٹنڈو اللہ یار پہنچی تو کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ بمشکل حضور کے بیٹھنے کے لئے ایک سیٹ ملی۔ جب ٹرین حیدر آباد میں رکی اور حضور دوسرے ڈبے میں تشریف لے گئے تو ایک شخص جو حضور کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، پوچھنے لگا۔ یہ کون بزرگ تھے۔؟ کہاں جارہے ہیں وغیرہ۔ میرے بتانے پر کہا۔ واقعی یہ کامل بزرگ ہیں۔ دراصل جیسے ہی یہ بزرگ (حضور سوہنا سائیں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے سامنے والی سیٹ پر بیٹھے، مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ ان کی طرف سے کوئی چیز میرے سینے میں داخل ہورہی ہے۔ حیدر آباد تک یہی کیفیت رہی۔ جس سے میں از خود سمجھا کہ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔

کس قیامت کی کشش اس جذبہ کامل میں ہے
تیر ان کے ہاتھ میں پیکاں ہمارے دل میں ہے

بورے والہ پنجاب کے محترم حاجی فقیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے اپنی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میں بادشاہی مسجد لاہور میں تبرکات عالیہ کی زیارت کرنے گیا تھا۔ زیارت کے بعد جیسے ہی مسجد شریف میں داخل ہوا، عمامہ باندھے ہوئے چند نیک صورت بزرگ بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ ان میں ایک نورانی چہرہ والے بزرگ کو دیکھتے ہی دل میں اتنی کشش اور محبت پیدا ہوئی کہ جاکر مصافحہ کیا، دعا کرائی۔ اس وقت تک میں نے داڑھی بھی نہیں رکھی تھی۔ آپ نے مجھے مختصر نصیحت فرمائی اور ذکر کا طریقہ سمجھایا۔ مجھے بڑا ہی سکون محسوس ہوا۔ یوں محسوس ہورہا تھا کہ میرے دل میں کوئی چیز بھری جارہی ہے۔ بہرحال میں آپؒ سے رخصت ہوکر گھر آیا۔ از خود نیکی کا شوق اور گناہوں سے اس قدر نفرت پیدا ہوئی کہ میں حیران تھا۔ میری حیرانگی اور پریشانی اس وقت اور بھی زیادہ ہوئی جب دل چاہا کہ بزرگوں کی دوبارہ جاکر زیارت کروں، نصیحت سنوں۔ مگر میں نے ان سے نام اور پتہ تک نہیں پوچھا تھا۔ محلہ کے امام سے جو پیروں فقیروں کو مانتے ہی نہیں تھے، جب میں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا تو حیران ہوکر کہنے لگے۔ یہ تو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے کامل بزرگ معلوم ہوتے

ہیں۔ ایسا شخص رسمی پیر نہیں ہو سکتا۔ یہ کامل اور سچا بزرگ ہے۔ ایسے شخص سے غیر متوقع طور پر بزرگ کی تعریف سن کر اور بھی عقیدت میں اضافہ ہوا۔ لاہور چلا گیا. بڑی تلاش کی مگر کوئی پتہ نہ چلا۔ آخر کافی عرصہ پوچھ گچھ کے بعد پورا پتہ ملا اور اللہ آباد شریف حاضر ہوا۔ یہ بزرگ میرے پیرومرشد حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ تھے جن کے صدقے میں میں نے داڑھی رکھ لی. بیڑی سگریٹ کی دکان چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج کی ادائیگی کی بھی توفیق بخشی۔ الحمد للہ

برادر محترم مولانا امام علی چانڈیو صاحب (حال کراچی) نے بتایا کہ حضورؒ کے بلوچستان کے آخری تبلیغی سفر میں میں ساتھ گیا تھا۔ کراچی سے بلوچستان جاتے ہوئے راستے میں چند افراد جو اپنی گاڑیوں پر سوار اور شکل و شباہت میں قبائلی سردار یا رئیس نظر آرہے تھے. گزرتے ہوئے حضور کے نورانی چہرہ کی ایک جھلک دیکھ کر پیچھے چلے آئے۔ رکنے پر مصافحہ کیا اور بتایا کہ آپ کو (حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ) دیکھتے ہی دل میں اس قدر کشش پیدا ہوئی کہ زیارت و ملاقات کے بغیر آگے جانے کو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔ اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ بہر حال وہ بیعت ہوئے۔ حضورؒ نے مختصر نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد رخصت ہو کر چلے گئے۔

يَزِيْدُكَ وَجْهُهٗ حُسْنًا اِذَا مَا زِدْتَهٗ نَظَرًا

(جس قدر زیادہ آپ اسے دیکھیں گے اسی قدر اس کے چہرہ کا حسن بھی تجھے زیادہ نظر آئے گا) کے مطابق جو حضورؒ کی خدمت میں جتنا زیادہ حاضر رہتا آپؒ کی نورانیت میں اتنا ہی اضافہ محسوس کرتا اور آپ سے عقیدت و محبت میں بھی بے اختیار اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا۔ بقول محترم جناب حاجی محمد سلام صاحب وزیر (کسٹم آفیسر بنوں صوبہ سرحد) حضور کے چہرہ انور کی کشش اور نورانیت تو ہربار غیر معمولی محسوس ہوتی تھی مگر آخری بار جب ۹ نومبر ۱۹۸۳ء کو میں اور حاجی رسول زمان صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مجھے پہلے سے کہیں زیادہ حضور کے چہرہ مبارک کی نورانیت دکھائی دی۔ جیسے ہی واپس بنوں پہنچا تو تمام فقراء کو بتایا اور اپنے گھر بھی بتایا کہ اس بار حضور کے فیوض و برکات. انوار و تجلیات اس قدر زیادہ نظر آئے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ یہی تاثر حاجی رسول زمان صاحب بھی لے کر گئے اور اپنے ملنے والوں کو بتاتے بھی رہے۔

قابل ذکر ایک واقعہ :۔ محترم مولانا خدا بخش صاحب (سائٹ کراچی) نے بتایا کہ ایک بار میں کسی کام سے ڈاکٹر فاضلی صاحب کے پاس گیا تھا۔ واپسی پر جیسے ہی بس آرام باغ کے قریب پہنچی، اچانک دل میں خیال آیا کہ آرام باغ کی جامع مسجد میں جاکر پانی پیئوں اور تھوڑی دیر وہیں آرام بھی کرلوں۔ حالانکہ یہ میرے آرام کرنے کا وقت بھی نہیں تھا اور میں نے کرایہ بھی مہاجر کیمپ تک کا دیا تھا۔ بہرحال مسجد شریف میں پہنچ کر میری حیرانی کی انتہا ہوگئی کہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ تن تنہا چہرہ مبارک پر ہاتھ رکھے ہوئے فرش مسجد پر لیٹے ہوئے ہیں۔ میں حضور کے سامنے کی جانب باادب بیٹھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے حیرانی کے عالم میں فرمایا: آپ کیسے آئے آپ کو کس نے بتایا؟ میں نے مذکورہ تفصیل بتائی۔ اس کے بعد آپ ؒ نے از خود میری حیرانی کو (کہ کراچی میں حضور کے ہزاروں مریدین موجود ہیں، معلوم نہیں کیوں حضور کسی کے پاس تشریف نہیں لے آئے) رفع کرتے ہوئے فرمایا! یہ عاجز علاج کے سلسلے میں کراچی آیا ہے۔ حاجی گل حسن صاحب میرے ساتھ تھے۔ ابھی کسی کام سے گئے ہیں۔ کراچی کے کسی فقیر کے پاس اس لئے نہیں گئے تاکہ عام جماعت کو پتہ نہ چلے اور میری وجہ سے کسی قسم کا تکلف نہ کریں۔ بہرحال جب حضور ؒ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب (حضور ؒ کے دوست اور مخلص معالج) کے پاس جانے کیلئے اٹھے تو اپنے ایک دست مبارک میں سامان کی ٹوکری لے لی۔ اور سردہ جو ڈاکٹر صاحب کے لئے لے جارہے تھے وہ بغل میں دبایا اور نعلین دوسرے ہاتھ میں لے لئے۔ میں نے از حد منت و سماجت کی کہ حضور ؒ سامان مجھے دیدیں، میں لے چلتا ہوں، نہیں تو کم از کم نعلین مبارک تو مجھے دیدیں۔ میرے انتہائی اصرار کے باوجود فرمایا: یہ میرا ذاتی کام ہے۔ آپ کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ جو بات کہیں مانیں۔ میں خاموش ہوگیا۔ حضور ؒ اپنا سارا سامان خود ہی اٹھائے لے جارہے تھے۔ میں از حد شرم محسوس کرتے ہوئے حضور کے پیچھے چلا۔ ڈاکٹر صاحب اٹھ کر باادب ملے۔ وہاں سے فارغ ہوکر میرے اصرار پر حاجی گل حسن صاحب کے پاس جہاں حضور قیام فرما تھے ساتھ لے گئے۔ چار دن تک وہاں قیام فرمایا۔ مگر کراچی کے فقراء کو محض اس لئے اطلاع نہ دی گئی کہ آمدورفت کی ان کو تکلیف ہوگی۔

حجازِ مقدس کا مُبارک سفر

حضور شمس العارفین سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے ۱۹۶۹ء میں فریضہ حج ادا فرمایا۔

آپ کی حجاز مقدس کے لئے روانگی، کراچی میں مختصر قیام، طویل بحری سفر، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کی حاضری، قیام، زیارات، خواہ واپسی کے تفصیلی احوال، فریضہ حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ کے توکل، تقویٰ، خوف خدا، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تبلیغ اسلام کا عظیم شاہکار ہیں۔

کراچی تک کافی فقراء آپ کو الوادع کہنے کے لئے ہمراہ گئے۔ اس زمانہ میں شہر کراچی میں آپ کی جماعت کا تبلیغی کام محدود نوعیت کا تھا (جبکہ بعد میں آپ کا حلقہ بیسیوں مساجد و مدارس تک وسیع ہو چکا ہے) کراچی میں آپ کا جتنے دن بھی قیام رہا، چنیسر گوٹھ میں قیام فرما رہے جہاں روزانہ نئے نئے آدمی آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے رہے، کئی فاسق و فاجر لوگ بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر تائب ہوئے۔ چنانچہ محترم محمد ایوب چنہ صاحب (کھنڈو گوٹھ کراچی) نے بتایا جو اب باشرع متقی، پرہیز گار اور حضور کے مخلص خادم ہیں، انہوں نے بتایا کہ بنیادی طور پر میرا اصل تعلق کنڈیارو سے ہے مجھے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے تعارف تو تھا ہی مگر آپ سے بیعت نہیں ہوا تھا، ہمدرد دواساز کمپنی میں ملازمت کے علاوہ ایک مشہور گلوکار سے موسیقی اور گانے بجانے کی تربیت حاصل کرتا تھا، کلب کا ممبر تھا۔ سینما دیکھا کرتا تھا، نماز نہیں پڑھتا تھا، داڑھی مونڈھتا تھا، چونکہ محترم حاجی عبداللطیف چنہ صاحب میرے رشتہ دار تھے اس لئے میں ان کو ملنے گیا اور ان کے کہنے پر حضورؒ سے ذکر سیکھا، حضورؒ نے مختصر الفاظ میں نصیحت فرمائی، الحمد للہ حضور کی نظر کرم سے اسی دن سے نماز شروع کی ڈاڑھی رکھ لی کلب اور سینما میں جانا بند کر دیا اب دوسروں کو بھی تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔

احقر نے سفر حج کی درج ذیل تفصیلات حضور کے خادم خاص اور مخلص رفیق سفر و حضر حضرت سید عبدالخالق شاہ صاحب سے پوچھ کر تحریر کی ہیں جبکہ دوسرے دونوں مخلص ساتھی حضور کے خصوصی معالج اور مخلص مرید ڈاکٹر حاجی عبداللطیف صاحب چنہ اور بزرگ صفت محترم فقیر حاجی

غلام حیدر ڈاہری حضور کے سانحہ ارتحال سے پہلے ہی راہی ملک بقا ہو چکے ہیں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔

حجاز کا ادب: محترم حاجی عبدالخالق شاہ صاحب نے بتایا کہ روانگی سے قبل حضور نے مجھے فرمایا کہ استنجاء کے لئے ڈھیلے یہاں سے اٹھانا. جتنا عرصہ حجاز میں قیام رہے گا ہم وہاں کے ڈھیلے یا پتھر استعمال نہیں کریں گے. آخر ایسے ہی کیا گیا. پاکستان واپسی تک وہی ڈھیلے استعمال کرتے رہے۔ پاکستان کے سب سے بڑی بحری جہاز سفینہ حجاج کے ذریعے حضورؒ حجاز مقدسہ تشریف لے گئے تھے۔

تقویٰ: چونکہ جہاز میں کھانا گورنمنٹ ٹھیکیداروں کی طرف سے دیا جاتا تھا اور حضور نیک نمازی متقی آدمی کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا کھانے کے عادی تھے. اس لئے حضور کے کراچی کے میزبان سید فراخ شاہ صاحب نے (جن کے ٹھیکیداروں سے مراسم تھے) ٹھیکیداروں سے میری ملاقات اور حضور کا تعارف کرایا کہ وہ آپ کے ملازمین کا تیار کردہ کھانا نہیں کھائیں گے. نہ ہی بازاری گوشت تناول فرمائیں گے. گھی، مرچ مصالحے بھی اپنے ذاتی استعمال کریں گے. اس لئے جس وقت بھی یہ شاہ صاحب آجائیں ان کو سبزی بھی دیدیا کریں اور منشاء کے مطابق کھانا پکانے دینا. آخر ایسے ہی ہوا آخر تک حضور جہاز میں بھی پرہیزو تقویٰ کے مطابق کھانا تناول فرماتے رہے. اسی طرح واپسی پر بھی شاہ صاحب ہی جہاز میں حضور کے لئے کھانا پکاتے تھے جہاز میں بھی پابندی سے نماز باجماعت ادا فرماتے رہے. حضور کے کمال درجہ تقویٰ و پرہیزگاری کا سن کر کئی آدمی حضور سے ملنے آئے. چند افراد جو پنجابی معلوم ہوتے تھے حضور سے ملاقات کے بعد اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت بھی ہوئے. اسی جہاز پر سوار ایک پیر صاحب اور چند علماء کرام بھی حضور سے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے اور حضور سے مختلف موضوعات پر سوالات بھی پوچھے. آپ کے جوابات اور اس سے بڑھ کر آپ کے اخلاق سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے جہاز میں بھی بعض اور آدمیوں کو بھی تبلیغ فرمائی تھی۔

ساتویں دن جہاز عدن پہنچا اور وہاں ۸ ۔ ۹ گھنٹہ کا اسٹاپ بھی کیا ذی الحجہ کی کوئی دوسری یا تیسری تاریخ ہوگی کہ عصر کے وقت جہاز جدہ پہنچ کر لنگر انداز ہوا. غلطی سے حضور کا شام کا کھانا میں نے تیار نہیں کیا تھا. گھر سے جو پکی روٹی بنوا کر ساتھ لے گئے تھے اسی پر گزارہ کیا رات جدہ

میں قیام کے بعد دوسرے دن مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما پہنچے. مکان پر سامان رکھ کر حرم شریف جانے کی تیاری کی. طواف اور سعی کے بعد حضور نے لباس احرام اتار لیا کہ آپ نے عوارض کی وجہ سے تمتع کا احرام باندھا تھا. جبکہ ہم نے حج قران کے لئے احرام باندھا تھا اور ہم کو قران کی ترغیب بھی حضور ہی نے دی تھی۔ سعی کے بعد پھر طواف شروع کیا نماز ظہر تک طواف کرتے رہے. نماز کے بعد پھر طواف شروع کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوا. ہم جوان ہوتے ہوئے بھی تھک چکے تھے مگر حضور کی وجہ سے ہم بھی طواف کرتے رہے آخر عصر کے بعد حضور نے بلا کر فرمایا! آپ حضرات چل کر کھانا تیار کریں. شاید کسی کو بھوک لگی ہو۔ ہم کھانا تیار کر کے نماز مغرب کے وقت حاضر ہوئے دیکھا حضور صبح کی طرح استغراق و محویت کے عالم میں مصروف طواف ہیں۔ مغرب کے بعد فرمایا اس عاجز کو تو بھوک نہیں لگی آب زم زم پی لیا ہے اسی سے سیر ہو گیا ہوں. بہر حال پھر بھی ہمارے ساتھ مکان میں تشریف فرما ہو تھوڑا بہت کھانا تناول فرمایا وضو کر کے نماز عشاء کے لئے حرم شریف آگئے چونکہ نماز میں ابھی کچھ وقت رہتا تھا طواف شروع کیا ہم نے بھی ساتھ طواف کیا نماز عشاء پڑھ کر پھر طواف شروع کیا کافی دیر تک طواف کرنے کے بعد مکان پر تشریف لے گئے اور آرام کیا. تہجد پڑھ کر پھر طواف شروع کیا نماز فجر پڑھ کر پھر طواف شروع کیا. یہ عرصہ ہم بھی اکثر و بیشتر طواف میں ساتھ تو تھے مگر تھک چکے تھے مکہ مکرمہ میں آمد کا یہ دوسرا دن تھا. حضور ہماری حیثیت سے تو واقف تھے ہی. آخر مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو بلا کر فرمایا! آپ اس عاجز کے ساتھ طواف نہیں کر سکیں گے. یہ عاجز طواف کرتے بالکل نہیں تھکتا. اس لئے جب بھی آپ تھک جائیں مکان پر جا کر آرام کریں میری طرف سے آپ کو بخوشی اجازت ہے. باقی یہ عاجز زیادہ وقت یہیں رہے گا. نہ معلوم دوبارہ یہاں حاضری کا موقعہ ملے یا نہ ملے؟ ہم دونوں چلے گئے. تقریباً گیارہ بجے ڈاکٹر صاحب حضور کو لینے گئے مکان پر آکر کھانا کھایا اور قیلولہ بھی کیا. نماز ظہر کے لئے پھر حرم شریف پہنچے. نماز کے بعد کچھ دیر تک تو ہم بھی طواف کرتے رہے مگر بعد میں ہم مکان پر چلے آئے اور حضور عصر تک طواف کرتے رہے. غرضیکہ جتنے دن بھی مکہ مکرمہ میں قیام رہا حضور کے اکثر اوقات حرم میں کعبۃ اللہ المشرفہ کا طواف کرتے ہوئے گزرے. گو حضور کی نسبت ہم جوان تھے. صحت بھی اچھی تھی طواف کا شوق بھی تھا مگر حضور کے ہمراہ مسلسل طواف کرنے کی ہم میں سے کسی

میں سکت نہ تھی۔ جبکہ حضور اگر تھک جاتے تھے تو چند منٹ بیٹھ کر پھر طواف شروع کرتے تھے۔

ادب:۔ چونکہ ایام حج کی وجہ سے رش بہت زیادہ تھا حضور کو جسمانی عوارض بھی کافی تھے۔ اس لئے بکثرت طواف کرنے کے باوجود آپ کو حجراسود کو بوسہ دینے کا موقعہ نہیں مل رہا تھا۔ استسلام (ہاتھ سے اشارہ کرکے ہاتھ کو بوسہ دے دینا) پر اکتفا کرتے تھے۔ اور ہمیں بھی فرما دیا تھا کہ بھیڑ میں کسی کو تکلیف پہنچا کر حجراسود تک پہنچ کر بوسہ دینے سے بہتر ہے کہ استسلام کریں۔ بہر حال ہم سے تو رہا نہ گیا۔ چند بار گھس کر حجراسود تک پہنچے تھے۔

چونکہ حضور رات کافی دیر طواف کرنے کے بعد ہی آکر آرام فرما ہوئے تھے اور تہجد کے بعد پھر طواف کرنے چلے جاتے تھے۔ ایک رات تقریباً ایک ڈیڑھ بجے جاگ جانے پر میں وضو کرکے طواف کرنے چلا گیا۔ حضور کو اس لئے نہ جگایا کہ تھکے ہوئے ہیں کچھ دیر زیادہ آرام کریں۔ حالانکہ حضور نے ہمیں فرمایا تھا کہ خواہ ایک ڈیڑھ بجے جاگو ہمیں ضرور جگانا۔ بہرحال میں جو حرم شریف پہنچا رش کم تھا۔ بڑی سہولت سے حجراسود کو بوسہ دینے کا موقعہ ملتا رہا۔ اس وقت انڈونیشی حجاج کرام کے علاوہ دوسرے ممالک کے حاجی بہت کم طواف کر رہے تھے۔ تہجد کے بعد حسب معمول حضور طواف کرنے تشریف لے آئے۔ صبح کو میں نے اپنے رات کے طواف کا تذکرہ کیا تو فرمایا آپ کو چاہئے تھا کہ مجھے بھی اٹھاتے حجراسود کو بوسہ دینے کا دن بھر میں موقعہ نہیں ملتا۔ دوسری رات معمول سے پہلے طواف کرنے چلے آئے اور آپ کو حجراسود کو بوسہ دینے کا موقعہ مل گیا۔

مناسک حج کی ادائیگی کے لئے جن جن مقامات پر حاضر ہوئے ہر جگہ نماز با جماعت ادا کرتے رہے۔ چونکہ ہمارے شیخ طریقت ہونے کے علاوہ ہم میں عالم دین بھی حضور ہی تھے اس لئے طواف کے آداب دیگر مقامات کے آداب اور مسنونہ دعائیں پڑھنے کی تعلیم بھی حضور ہی دیتے تھے۔ خاص کر مقام عرفات پر ہمیں فرمایا توبہ قبول ہونے کے لئے عرفات کا منفرد مقام ہے۔ اس لئے دل و جان سے تائب ہوکر اپنے لئے رشتہ داروں اور دوست احباب کے لئے دعائیں مانگیں۔ اور خود بھی کافی دیر تک دعائیں مانگتے رہتے اپنے لئے اپنے اہل و عیال اور تمام جماعت کے لئے بار بار دعائیں مانگتے رہتے۔ عرفات سے مزدلفہ اور منیٰ تک پیدل گئے۔ شیطان کو کنکریاں مارنے کا صحیح طریقہ بھی ہمیں حضور نے سمجھایا۔ سخت رش کے باوجود حضور کنکریاں

مارنے خود جاتے تھے. ایک بار حضور کو بھیڑ میں کافی تکلیف بھی ہوئی آپ کے نعلین مبارک بھی وہیں گر گئے. پھر بھی کنکریاں مارنے خود جاتے تھے منیٰ میں میں بیمار ہو گیا ڈاکٹر صاحب نے دوائی دی اور کہا تجھے دل کی تکلیف ہے مگر حضور نے فرمایا فکر نہ کریں کثرت ذکر سے سینہ میں گرمی پیدا ہوئی ہے اور کچھ نہیں آپ نے دم بھی فرمایا. حرم شریف میں پہنچ کر مجھے فرمایا سیر ہو کر زمزم پیؤ. یہی تمہارا علاج ہے پھر زمزم شریف کی بہت تعریف فرمائی کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر بھوک کے وقت آدمی زمزم پیئے گا تو سیر ہو جائے گا اگر پیاس کے وقت پیئے گا تو پیاس ختم ہو گی. یہ زمزم شریف کی امتیازی خصوصیت ہے کہ پانی ہونے کے علاوہ ایک گونہ طعام کی خاصیت بھی اس میں موجود ہے۔ اور ہوا بھی ایسا ہی کہ زمزم شریف پیتے ہی ٹھیک ہو گیا. حالانکہ پہلے مجھ سے چلا نہ جاتا تھا۔

مدینہ منورہ کی حاضری:۔ صرف آٹھ دن کے لئے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما جانے کی اجازت ملی تھی جس وقت وہاں پہنچے نماز کا وقت ہو رہا تھا. حرم شریف ہی میں سامان رکھ کر نماز پڑھی نماز کے بعد انتہائی وارفتگی کے عالم میں بارگاہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے. جالی مبارک کے سامنے باادب کھڑا ہو کر گریہ و بے خودی کی حالت میں کافی دیر تک صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ مدینہ عالیہ کے قیام کے دوران آپ اکثر اوقات ریاض الجنۃ میں اگر وہاں جگہ نہ ہوتی تو کسی اور جگہ نوافل پڑھتے ذکر مراقبہ کرتے اور طویل ترین دعائیں مانگتے رہتے تھے. اور بار بار صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لئے حاضر ہوتے تھے. موقعہ ملنے پر جالی مبارک کو بوسہ دے دیتے تھے ورنہ ہاتھ رکھ کر چوم لیتے تھے عموماً تہجد کے بعد حرم شریف میں آتے تھے اور ریاض الجنۃ میں جگہ مل جاتی تھی، پھر آپ وہاں سے ہٹتے نہیں تھے. یہ آپ کا روزانہ کا معمول تھا مگر افسوس کہ حضور کی یہ تمنا اور خواہش پوری نہ ہو سکی کہ مزید کچھ دن مدینہ عالیہ میں ٹھہرتے اور جلد ہی مکہ مکرمہ واپسی ہو گئی. عین واپسی کے وقت بھی حضور صلوٰۃ و سلام پڑھ کر آئے تھے جبکہ میں تیاری کرتے کرتے رہ گیا تھا۔

غار ثور کی زیارت:۔ فرمایا غار ثور کی زیارت کے لئے چلنا ہے، دشوار گزار راستہ ہے طبیعت کسی تکلیف کی متحمل بھی نہیں مگر بار بار ایسے مواقع نہیں ملتے بہرحال پانی وغیرہ اپنے ساتھ لیکر روانہ ہوئے. تقریباً آدھ فاصلہ طے کیا ہو گا کہ حضور چلنے سے عاجز آگئے سر

نے جاکر غار ثور کی زیارت کی اندر بیٹھ کر نوافل پڑھے میں نے تبرک کے طور پر چند چھوٹے پتھر بھی وہاں سے لے لئے ہماری آمد تک حضور وہیں بیٹھے رہے رات گزار کر دوسرے دن پھر ہمیں جبل نور کے فضائل بتا کر فرمایا یہ عاجز تو مجبور ہے آپ جاکر زیارت کر آئیں. جبل نور کا وہ مقام جہاں قبل النبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیا کرتے تھے اور مقام شق الصدر دونوں کی زیارت کی۔

کمال استغناء:۔ حضور کے استاد محترم حضرت علامہ الحاج مولانا رضا محمد بلوچ صاحب عرصہ سے مستقل طور پر مکہ مکرمہ میں مقیم تھے اور وہاں عطر فروشی کا کاروبار کرتے تھے. حضور سے ان کو از حد محبت تھی. چند بار حضور کو دعوت دے کر اپنے مکان پر لے گئے اور بہت خاطر تواضع کی. دراصل وہ حضور کی طالبعلمی کے زمانہ کی نیکی اعلیٰ اخلاق اور غیر معمولی صلاحیتوں سے انتہائی متاثر تھے پاکستان میں مولانا موصوف. تعلیم کے ساتھ طب وحکمت کا کاروبار بھی کرتے تھے. اور سونا بنانے کا ایک نسخہ بھی ان کے پاس تھا ذاتی اخراجات کی حد تک سونا بنایا کرتے تھے. اور دیسی دوائیں بنانے میں بڑی حد تک حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ان سے تعاون کرتے تھے. بہرحال میری موجودگی میں مولانا موصوف نے حضور کو کہا کہ میں نے تو آپ کو تعلیم کے زمانہ میں بھی کہا تھا کہ سونا بنانے کا نسخہ مجھ سے لے لیں قیمتی چیز ہے آپ کے لئے اچھا رہے گا لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا. اس وقت تو کوئی خاص بوجھ آپ کے سر تھا نہیں اب تو اتنی جماعت اور مدارس کے غیر معمولی بوجھ آپ کے سر ہیں اس لئے چند دن میرے یہاں رہ کر تحفۃً نسخہ سیکھ لیں۔ حضور نے بڑے ادب سے فرمایا. مجھے طالبعلمی میں بھی سونے چاندی سے دلچسپی نہیں تھی. نہ اب ہے. اب تو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے مزید مستغنی کر دیا ہے انہوں نے (یہ سمجھ کر کہ شاید حضرت صاحب مکہ مکرمہ میں قیام کے ایام طواف. عبادت کے علاوہ کسی اور مصروفیت میں گزارنا نہیں چاہتے) کہا تو پھر آپ شاہ صاحب یا ڈاکٹر صاحب میں سے کسی کو حکم کریں. میں اسے سکھا دیتا ہوں. اس پر فرمایا نہ مجھے سونے کی ضرورت ہے نہ ان میں سے کسی کو ضرورت ہے. بس آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ سن کر مولانا موصوف کی حیرانی انتہا کو پہنچ گئی فرمایا مجھے آپ کی یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جس چیز کے لئے لوگ سرگرداں پھریں اور جو شیاسی ایسے نسخے جانتے ہیں وہ کسی کو سمجھاتے نہیں اور آپ کو اتنی منت کے ساتھ نسخہ دیتا ہوں پھر بھی انکار کر رہے ہیں وجہ کیا ہے؟ جواباً ارشاد فرمایا سونا چاندی

کے لئے وہی سرگردان رہتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح محتاج ہوتے ہیں۔ بالکل غریب و تنگ دست آدمی یا زیادہ حریص آدمی جو بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی زیادہ کے لئے فکر مند ہوتے ہیں. مجھے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں سے محفوظ رکھا ہے میں اس قسم کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا.

حضور کے اس استغنا اور توکل کو دیکھ کر علامہ موصوف کی آپ سے محبت و عقیدت میں مزید اضافہ ہوگیا اور عرض کی یا حضرت مجھے اور میرے اہل خانہ کو بھی اپنے خداداد باطنی فیوض و برکات سے مستفیض فرمائیں، چنانچہ حضور کی کمال انکساری اور انکار کے باوجود از حد اصرار کر کے علامہ موصوف خود بھی آپ سے بیعت ہوئے اپنے صاحبزادہ (جو آج کل طائف میں رہتے ہیں) اور اہل خانہ کو بھی پردہ میں ذکر کی تعلیم دلائی۔

دیگر مقامات مقدسہ کی حاضری: حضور نے حجاز مقدسہ کے مختصر قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ مقدس مقامات و مزارات کی زیارت کی کوشش کی. مثلاً مسجد ذوالقبلتین، مسجد قبا، مسجد ابوبکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی، مسجد فاطمہ رضی اللہ عنہم باغ اور بیر (کنواں) عثمان رضی اللہ عنہ مقام شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، خندق، جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کی تفصیلی زیارت کی جنت المعلیٰ کے خاطر خواہ ادب و احترام نہ ہونے کی وجہ سے بہت افسوس کا اظہار فرمایا کئی مقدس مقامات پر چند بار بھی تشریف لے گئے کئی ایک مقامات پر مراقبہ بھی کیا۔

جملہ مقامات مقدسہ پر اپنی ذات اہل خانہ جملہ جماعت بالخصوص مبلغ خلفاء حضرات، مدرسہ کے اساتذہ، طلبہ اور دربار عالیہ کے مقیم فقراء کے لئے خصوصی دعائیں فرماتے رہے، اور وہاں سے نصیحت آمیز اور دعائیہ خط بھی ارسال فرماتے رہے (افسوس یہ کہ حجاز مقدس سے تحریر کردہ خطوط فی الوقت میسر نہیں ہوسکے) وہاں کے دینی کتب خانوں سے بھی استفادہ اور تبادلہ خیالات کرتے رہے واپسی پر کئی ایک نایاب قابل قدر کتابیں مثلاً تفسیر مظہری عربی تفسیر روح البیان (جو اس وقت پاکستان میں نہیں ملتی تھیں) خرید کر لائے۔

غرضیکہ تقریباً ۵۵ دن مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً میں رہ کر انوار و تجلیات، فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد جب واپس کراچی پہنچے،

بڑی تعداد میں بیرونی فقراء بھی اپنے آقا کے استقبال اور زیارت کے لئے حاضر تھے. اور جب پروگرام کے مطابق بذریعہ ٹرین رادھن اسٹیشن پر پہنچے. تو مذکورہ اسٹیشن کی تاریخ میں پہلی بار اتنی کثرت سے مشائخ علماء اور فقراء آپ کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے جو کافی دیر پہلے سے پلیٹ فارم پر اسپیکر لگا کر حمد و نعت کے علاوہ ہجر و فراق پر مبنی منقبتیں پڑھ رہے تھے۔

محترم حاجی احمد حسن صاحب کی استقبالیہ منقبت:

وڄ ڪونڄ مديني طرف تڪي ..... هڪ ٻئي کي مبارڪ ڏيو اڄ ڪلي..

جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم پر رکی

آپ سفید لباس میں ملبوس اپنی نورانی وضع قطع کے ساتھ مزید فیوض و برکات انوار و تجلیات لئے ہوئے پلیٹ فارم پر تشریف لائے. مستانہ وار مریدین کا انبوہ آپ کے گرد جمع ہو گیا. مصافحہ تو در کنار محض زیارت کے لئے فقراء ایک دوسرے پر گر رہے تھے. گو تھوڑی دیر کے لئے آپ پلیٹ فارم پر ہی کرسی پر بیٹھ گئے اور کچھ آدمیوں نے مصافحہ کیا مگر ہجوم کی وجہ سے دربار تک انتظار کا کہہ کر انتظامیہ نے مصافحہ سے منع کیا دربار عالیہ تک فقراء آپ کے پیچھے پیچھے نعتیں منقبتیں پڑھتے آئے۔

اسراف اور رسم سے نفرت: حضور کی آمد کی خوشی میں مدرسہ کے طلبہ اور فقراء نے آپ کے دروازہ سے لیکر کافی دور تک راستے کے دونوں طرف کاغذ کی جھنڈیاں لگا رکھی تھیں. جسے دیکھ کر سخت غصہ کے لہجہ میں فرمایا اس کی کیا ضرورت تھی؟ یہ اسراف نہیں تو اور کیا ہے؟ یہی نہیں بلکہ جب اپنے دروازہ مبارک پر پہنچے تو اپنے دست مبارک سے چند جھنڈیاں پھاڑ کر پھینک دیں اور بقیہ جھنڈیوں کے ہٹانے کے لئے خلیفہ محترم حاجی محمد صدیق صاحب کو تاکید فرمانے کے بعد گھر تشریف لے گئے. جنہوں نے اسی وقت آپ کے ارشاد کی تکمیل کی۔

گو حضور سوہنا سائیں قدس سرہ باوجود اشتیاق کے دوسری بار حرمین شریفین تشریف نہ لے جاسکے تاہم حجاز میں مقیم فقراء حضور کی جانب سے منیٰ میں قربانی اور بارہا عمرے کرتے رہے. چنانچہ حضور کی حیات ظاہری کے آخری سال مورخہ ۱۲/۲/۱۴۰۳ھ احقر مؤلف کے ایک خط کے جواب میں محترم حاجی عبدالغفور لاشاری صاحب نے تحریر کیا آپ کا ایک خط جس میں آپ نے کسی بزرگ کے حوالہ سے محترم حاجی احمد حسن صاحب کے نام تحریر کیا تھا کہ ان کے مریدین نے ان کی طرف سے اتنے حج اور عمرے کئے اور آپ حضرات بھی حضور سوہنا سائیں

مدظلہ العالی کی جانب سے حج اور عمرے کرتے رہیں. آپ کا یہ خط مکہ مکرمہ میں مقیم جملہ فقراء کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوا کہ خط سنتے ہی تمام احباب حضور کی جانب سے عمرہ کے لئے تیار ہوگئے. خوش قسمتی سے رمضان المبارک کا مہینہ بھی تھا. ہرایک فقیر نے کئی کئی بار حضور دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے عمرے کئے. اس عاجز نے بھی دس عمرے کئے اور ان تمام کا ثواب حضور کے سپرد کیا. میں نے اس سال حج بھی حضور کی جانب سے کیا تھا. جبکہ محترم چچا حاجی احمد حسن حاجی محمد قاسم گانجو حاجی محمد بخش. حاجی الٰہی بخش. حاجی علی گوہر اور حاجی محمد پناہ گانجو صاحب نے حضور کی جانب سے منیٰ میں قربانی کی اس نیک کام کی ترغیب پر مکہ مکرمہ میں مقیم ہم تمام فقراء از حد آپ کے مشکور ہیں فقط فقیر عبدالغفور از مکہ مکرمہ۔

صُوبہ بلوچستان کا تبلیغی سفر

حضور شمس العارفین سوہنا سائیں قدس سرہ نے حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے وصال کے بعد کم از کم چار مرتبہ صوبہ بلوچستان کا تبلیغی دورہ کیا جبکہ حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے ہمراہ بھی ہر سال کوئٹہ تشریف لے جاتے رہے. اس سلسلہ میں محترم مولانا جان محمد صاحب نے جو مواد فراہم کیا پیش خدمت ہے۔

حضور کے پیارے مجاہد خلیفہ مولانا فضل محمد رحمتہ اللہ علیہ صوبہ بلوچستان کے شہروں خواہ دیہاتوں میں عرصہ دراز سے مثالی تبلیغی خدمات انجام دے رہے تھے. چونکہ وہاں کے عوام الناس سفر کی دوری اور غربت کی وجہ سے زیادہ تعداد میں حضور کی خدمت میں سندھ نہیں آسکتے تھے اس لئے انہوں نے حضور سے عرض کی کہ وہاں تشریف لے چلیں تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمی مستفیض ہوسکیں. چنانچہ حضور نور اللہ مرقدہ نے فقراء و خلفاء کی معیت میں بلوچستان کا تبلیغی دورہ منظور فرمایا. اس تبلیغی دورہ میں آپ مختلف مقامات پر تشریف لے گئے مگر مرکزی حیثیت سے مستونگ کے قریب شمس آباد میں قیام فرمارہے. جہاں کے فقیر محترم محمد امین صاحب از حد صالح مخلص اور بہت سی زبانوں کے ماہر حضور کے خادم و مریدین میں سے ہیں۔ انہوں نے یہاں تک گذارش اور کوشش کی کہ حضور یہاں اپنا مستقل مرکز قائم فرمادیں. فقراء کے علاوہ مدرسہ کے طلبہ اور اساتذہ کو بھی ہر سال یہاں لے آئیں۔

حضورؒ کی کرامت. قلات کے دیہی علاقے نہایت سرسبز و شاداب. چشموں کا سرد اور میٹھا پانی. عمدہ قسم کے دلفریب باغات اور عوام سیدھے سادے دینداروں سے محبت رکھنے والے از حد مخلص تھے۔ محترم حاجی امام بخش صاحب جو خان آف قلات کے ملازم خاص رہ چکے تھے بڑے ہوشیار باتونی قسم کے آدمی تھے. جب حضور تبلیغی سلسلے میں ان کی بستی تشریف لے گئے کافی لوگ حضور سے بیعت ہوئے. دوسرے دن حاجی صاحب مذکور نے حضور کی دو کرامات بیان کیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ رات آسمان سے لیکر حضور کی قیام گاہ تک مجھے نور کی روشنی نظر آئی۔ یقین نہ آنے پر

مکان کے چھت پر چڑھ کر دیکھا پھر اہل خانہ کو اٹھا کر دکھایا انہوں نے بھی تصدیق کی۔

۲۔ رات مجھے کھیتوں کو پانی دینا تھا مگر حضور کی خدمت میں ہونے کی وجہ سے نہ جاسکا. صبح معلوم ہوا کہ رات پانی آگیا تھا اور میرے نہ جانے کے باوجود کھیت سیراب ہوچکے تھے. حضور کی یہ کرامات دیکھ کر حاجی صاحب پر گریہ طاری تھا. اور بار بار کہہ رہا تھا " آج تو حضرت صاحب نے مجھے ذبح کر دیا ہے کہ زیادہ بول ہی نہیں سکتا۔ "

چونکہ بلوچستان کے دیہی عوام سندھی یا اردو کم ہی سمجھتے تھے اس لئے حضور کی خصوصی ترغیب پر سندھ سے بلوچ اور بروھی فقراء بھی وفد میں شامل ہوئے. تاکہ مقامی زبان میں لوگوں کو دعوت دے سکیں. جتنے دن حضور شمس آباد میں مقیم رہے. ہم فقراء و خلفاء قریہ قریہ بستی بستی جاکر خانہ بدوش بلوچوں اور بروھیوں کو دعوت دے کر حضور کی خدمت میں لاتے رہے.

شمس آباد کے ڈاکٹر عبداللہ صاحب اور ان کا خاندان مذکورہ علاقہ میں جماعت اسلامی کے سرگرم کارکن تھے مگر حضور کی نورانی جماعت اور مخلصانہ تبلیغ کا طریقہ کار دیکھ کر حضور سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوگئے تبلیغی سلسلہ میں از حد تعاون کیا. اپنے متعلقین واحباب کو بھی حضور سے بیعت کرایا. ان کی محبت عملی تعاون اور عرض کرنے پر دوسری اور تیسری بار بھی بلوچستان کے تبلیغی سفر میں شمس آباد ہی مرکز رہا۔

گو بہت سارے. بلوچ اور پٹھان حضور کی تقریر نہیں سمجھ رہے تھے تاہم متاثر اس قدر تھے کہ بار بار حضور کی زیارت وملاقات کے لئے حاضر ہوتے تھے. کئی ایسے آدمی حضور کے خطاب سے متاثر ہوکر روتے ہوئے میں نے دیکھے کہ بار بار کہہ رہے تھے مہربانی. شکریہ الحمدللہ وغیرہ حضور سوہنا سائیں اور آپ کے خلفاء کرام کی محنت وکوشش سے نہ معلوم کتنے ایسے افراد بھی نماز وروزہ کے پابند اور تہجد گزار بن گئے جنہوں نے شائد ہی کبھی پہلے نماز پڑھی ہو۔

قصبہ کلی قاضیان میں بھی بہت سارے آدمی طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے مذکورہ بستی میں بعد از نماز عصر حضور نے سکون قلب اور ذکر اللہ کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی ٹیچرز ٹریننگ کالج مستونگ کے پرنسپل بھی مذکورہ جلسہ میں شامل تھے وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ حضور سے گزارش کی کہ براہ کرم میری دعوت قبول فرمائیں! مجھے امید ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے کالج کے اساتذہ اور طلبہ ضرور مستفیض ہوں گے چنانچہ از راہ شفقت آپ نے دعوت منظور فرمائی

۔۔۔

اور اگلے دن ٹریننگ کالج مستونگ تشریف لے گئے پرنسپل صاحب نے تمام اساتذہ اور طلبہ کو اکٹھے کیا۔ سبھی طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے. ذکر کا طریقہ سمجھانے کے علاوہ آپ نے مسلمانوں کی موجودہ پست حالی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! آپ حضرات جو کچھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں شوق سے پڑھیں. محنت کریں ہمارے مقدس مذہب اسلام میں جس قدر حصول علم کی تاکید کی گئی ہے اتنی تاکید کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتی یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّينِ

علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین ہی میں ملے یعنی دور تک کا سفر کرنا پڑے تو بھی علم کی خاطر چلے جاؤ مگر یاد رکھو محض علم پڑھنا مقصد نہیں. پڑھنے سے اصل مقصد اسلام کی سربلندی اور ملک وقوم کی ترقی ہونی چاہئے قوم کے خادم بن کر یہاں سے نکلو چاہئے کہ تم میں سے صلاح الدین ایوبی اور سلطان محمود غزنوی علیہما الرحمہ جیسے غزی و مجاہد پیدا ہوں آج ملک و قوم کو ان جیسی ہستیوں کی سخت ضرورت ہے۔ جن کے دم قدم سے اسلام کا بول بالا و دنیا بھر میں اسلام کی روشنی پہنچے عام طالبعلم کی حیثیت سے ہٹ کر ایک مسلمان کی حیثیت سے جو تمہاری ذمہ داریاں ہیں ان کو نہ بھلاؤ. اساتذہ کا ادب و احترام حصول علم کی راہ میں انتہائی ضروری ہے. ساتھ ہی بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ذکر اللہ کرتے رہنے سے مذکورہ تمام مقاصد کے حصول میں آسانی اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔

آخر میں انہوں نے چائے وغیرہ پیش کی. چائے پسند نہ ہونے کے باوجود ان کی دلجوئی کی خاطر تھوڑی سی نوش فرمائی. مذکورہ علاقہ میں لوگ ایک دو گھر کی صورت میں اپنی اپنی زمینوں پر رہتے تھے اسلئے خلفاء کرام ایک دو فرد کے یہاں بھی پہنچ کر تبلیغ کرتے رہے مولانا محمد شریف بروہی صاحب تو تبلیغ کے لئے جاتے ہوئے ایک انتہائی بلند پہاڑی سے گر گئے کافی دور تک پھسلتے چلے گئے بالآخر ایک بڑے پتھر سے ٹکرا کر رک گئے. تاہم تائید الٰہی شامل حال رہی زخم وغیرہ سے بچ گئے پھر سے آگے تبلیغی سفر جاری رکھا۔

خلفاء کرام کے علاوہ خود حضور سوہنا سائیں قدس سرہ درج ذیل مقامات پر تشریف لے گئے تھے

۱۔ شہر کوئٹہ سوسائٹی برما ہوٹل وغیرہ ۲۔ چشمہ بہرام شہی ۳۔ سیر کی ۴۔ عشقفنہ ۵۔ پردل

٦۔ مستونگ شہر ۷۔ بستی فقیر محمد امین ۸۔ بستی عطا محمد ۹۔ شمس آباد ۱۰۔ کلی قاضیان دوسرے اور تیسرے سال جب حضور تشریف لے گئے تو سینکڑوں کی تعداد میں بلوچ حضرات پھولوں کے ہار لئے حضور کے استقبال کے لئے کوئٹہ اسٹیشن پر موجود تھے۔

حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کی زندگی کا بلوچستان کا تفصیلی آخری تبلیغی دورہ بھی لسبیلہ اوتھل، شاہ نورانی کے علاقوں کا ثابت ہوا۔

تبلیغ کی ضرورت اور طریقہ کار

مورخہ ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۰۳ھ بعد نماز عصر تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کے متعلق ارشاد فرمایا! یہ خاموش بیٹھے رہنے کا وقت نہیں ہے. الحاد و بے دینی دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ دہریت کا دور دورہ ہے. مذہب دشمن تنظیمیں بڑی محنت سے مصروف عمل ہیں. خاص کر ہمارے سندھ میں جی. ایے سندھ تحریک کھلے عام مذہب اور اہل مذہب کے خلاف کام کر رہی ہے ان کے علاوہ مذہب کے نام پر بھی کچھ آدمی اہل حق کے خلاف بڑے. نظم و ضبط سے کام کر رہے ہیں. غیر مقلدوں کو دیکھو. اہل تشیع کو دیکھو کتنا کام کر رہے ہیں. تو کیا ایسے وقت میں ہم اہل حق بیٹھے رہیں؟ نہیں نہیں، بلکہ یہ کام کا وقت ہے بیٹھنے کا نہیں. میرے پیر و مرشد حضرت پیر مٹھار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے گھر کو چاروں طرف سے آگ گھیر لے. مشرق. مغرب. شمال. جنوب. سے آگ ہی آگ پھیل جائے. کیا ایسے وقت میں صاحب مکان بیٹھا رہے گا. ہرگز نہیں. بلکہ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوگا. ہر طرح سے آگ بجھانے کی کوشش کرے گا. یقین کریں کہ دین اسلام کے لئے آج ایسا نازک وقت آن پہنچا ہے. پھر بھی ہم مسلمان غفلت کی میٹھی نیند سوئے رہیں. یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔ تبلیغ پیار و محبت سے کی جائے. سختی. ترش روئی سے کوئی معمولی کام بھی نہیں بنتا. بڑی محنت اخلاص اور لگن کی ضرورت ہے. اس سلسلے میں میرے پیرو مرشد حضرت پیر مٹھار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک سیدھے. سادے دیہاتی آدمی نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ

وسلم میں پیشاب کر دیا بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے روکنا چاہا. مگر حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا! اسے پیشاب کرنے دو۔ اگر اسے پیشاب کرتے ہوئے اٹھایا جائے گا تو اس کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہے. جب پیشاب کر کے فارغ ہوا تو اسے بلا کر نرمی سے سمجھایا کہ بھائی یہ جگہ تعظیم کے لائق ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے. ایسی جگہ پیشاب کرنا اچھی بات نہیں آپ نے ایک گنوار کی صحت کا اس قدر خیال رکھ کر ہمیں تبلیغ کا طریقہ سمجھایا ہے مگر آج کل ہمارے ملا. مولویوں کا طریقہ ہی کچھ اور ہے. چنانچہ نقل ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا. مولوی صاحب دیکھ کر بڑے گرم ہوئے. طیش میں آکر اسے برا بھلا کہا کہ تو کوئی بڑا بے حیاء اور بے شرم آدمی ہے کہ مسجد میں پیشاب کرنے لگا ہے. وہ بھی کوئی سرکش قسم کا آدمی تھا. کہا جی ہاں پیشاب کرتا ہوں. آپ خاموش ہو کر چلے جائیں ورنہ مزید گندگی پھیلاؤں گا. مولوی صاحب نے کہا مسجد میں پیشاب کیا ہے. اس سے بڑھ کر اور کیا گندگی پھیلائے گا. جلدی اٹھ اتنے میں اس نے پاخانہ بھی کر دیا. اس سے مولوی صاحب بھی آپے سے باہر ہو گیا. اور اسے برا بھلا کہا. اس پر کہنے لگا مولوی صاحب پھر بھی آپ کو کہتا ہوں کہ آپ خاموش ہو کر چلے جائیں مجھے تنگ نہ کریں ورنہ اور بھی گندگی پھیلا دو نگا. مولوی صاحب نے کہا حد ہو گئی. پہلے پیشاب کیا پھر پاخانہ بھی کیا اس سے بڑھ کر اور کونسی غلاظت ہو سکتی ہے مولوی صاحب کے سمجھانے کے اس بے ڈھنگے طریقے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر میں پاخانہ لیکر مسجد میں بھی ادھر ادھر پھیلا دیا اور مولوی صاحب کو بھی لگایا. اس قسم کی تبلیغ سے بجائے فائدہ کے نقصان ہی حاصل ہوتا ہے. آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو گداگر فقیر کسی کے دوازہ پر بھیک مانگنے جاتے ہیں تو وہ اماں. جی جاں کہہ کر بڑے اخلاق سے مانگتے ہیں ان کو بھیک ملتی ہے. لیکن ایک اناڑی سائل نے جب اماں کی بجائے میرے باپ کی بیوی کہہ کہ پکارا تو اسے مار کھانی پڑی. حالانکہ اماں کے معنی اور میرے باپ کی بیوی کے معانی ایک جیسے ہی ہیں مگر موقع محل اور استعمال کے طریقہ کا فرق ہے اسی طرح اگر آپ کسی کو اے داڑھی مونڈھ اے بے نمازی کہہ کہ کچھ سمجھانا چاہیں گے تو وہ بجائے اس کے کہ آپ کی نصیحت سے اثر قبول کرتا الٹا آپ کی مخالفت کرے گا۔

تبلیغی سرگرمیاں

آپ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ہمہ وقت مستعد و متفکر رہتے تھے. اور نت نئی تجاویز سوچتے رہتے تھے. جب بھی کوئی ایسی بات ذہن میں آجاتی، کسی کاپی، کاغذ کے ٹکڑے، یا لفافہ کی پشت پر لکھ لیتے تھے اور وقتاً فوقتاً خلفاء کرام کے سامنے پیش کر کے فرماتے کہ یہ ہیں تو ہمارے شیخ چلی کی طرح کے خیالی پلاؤ، مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ہو سکتا ہے کہ ہمیں ان تجاویز پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں عملی جامہ پہنانے کی سعادت سے نوازے، اور نہیں تو کم از کم اس درویش کی طرح ہمارے نامہ اعمال میں اس سوچ بچار کا ثواب لکھا جائے تو بھی غنیمت ہے. جو دنیا میں ریت کے ڈھیر دیکھ کر یہ تمنا کرتا تھا کہ کاش یہ اناج اور شکر، چینی کے ڈھیر بن کر میری ملک ہو جائیں اور میں غریبوں، مسکینوں کو بلا بلا کر دیتا رہوں، اگرچہ اس نے اتنی خیرات و صدقات نہیں کئے ہوتے مگر قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ریت کے ڈھیر کے برابر ثواب لکھا ہوگا وہ حیران ہو کر پوچھے گا کہ الہٰ العالمین میں نے تو اتنے اعمال نہیں کئے. جواب ملے گا واقعی ظاہری طور پر تو تو نے اتنے صدقات خیرات نہیں کئے تھے مگر چونکہ تو نے صدق دل سے یہ ارادہ کر لیا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تجھے ان کا ثواب مل رہا ہے۔

بعض اوقات فرماتے تھے، کہ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بعض اوقات میں نماز میں بھی جہاد کی تدبیریں سوچتا رہتا ہوں. اسی طرح کبھی کبھی اس عاجز کو بھی بے اختیار نماز میں تبلیغ دین کے خیالات آتے ہیں کہ کس طرح اشاعت اسلام کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے دینی دعوت کے سلسلے میں جو کچھ سوچا، اسے عملی جامہ بھی پہنایا، ملک کے طول و عرض میں شہروں سے لیکر گاؤں صحراؤں، کھیتوں کھلیانوں تک، تھرپارکر کے ریگستانوں سے کھیر تھر اور بلوچستان کے کوہستانوں تک، کراچی سندھ سے لیکر ایک طرف بنوں (صوبہ سرحد) تک دوسری طرف کوئٹہ اور مستونگ (بلوچستان) تیسری طرف سیالکوٹ اور چک امرو (پنجاب پاک بھارت سرحد پر واقع ہے) بذات خود تبلیغی سفر کئے۔

مَنْ يَهْتَدِيْ فِي الْفِعْلِ مَالَا يَهْتَدِيْ　　فِي الْقَوْلِ حَتّٰى يَفْعَلَ الشُّعَرَآءُ

عمر رسیدہ ہونے کے باوجود راہ حق میں اس قدر کاوشیں کرنا آپ ہی کا حصہ تھا، اس راہ میں آپ کو کبھی پریشان اور دل برداشتہ ہوتے نہیں دیکھا گیا، بلکہ ہر قدم پر یک گونہ راحت اور قلبی اطمینان و سکون محسوس کرتے تھے. اتفاقاً اگر پروگرام طے ہونے کے بعد یا درمیان

سفر میں آپ کی صحت خراب ہو جاتی اور خادمین پروگرام منسوخ کرنے کی تجویز پیش کرتے تو بھی حتی المقدور یہ کہہ کر پروگرام بحال رکھتے کہ نہ معلوم یہ زندگی کہاں تک وفا کرے، یہ جو چار روزہ زندگی عطا ہوئی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے ایسے مواقع پر عموماً اپنے مرشد کامل حضرت پیر فضل علی قریشی قدس سرہ کے آخری تبلیغی سفر کا حوالہ دیتے تھے جب آپ کی موجودگی میں حضرت قریشی علیہ الرحمہ کو سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا گیا تھا پھر بھی جالندھر تک کا تبلیغی سفر کیا تھا البتہ اگر مرض میں زیادتی کا قوی اندیشہ ہوتا اور ڈاکٹر صاحبان سفر کو نقصان دہ قرار دیتے تو اس صورت میں متعلقہ خلیفہ اور علماء کرام کو پروگرام کے تحت جلسہ کرنے کا حکم فرما کر خود مجبوراً رک جاتے۔ صوبہ سندھ کا تو شاید ہی کوئی ایسا قابل ذکر مقام ہو جہاں حضور تبلیغی سلسلے میں تشریف نہیں لے گئے ہوں صرف محترم مولانا جان محمد صاحب نے احقر مرتب کو سوا سو سے زائد مقامات کی فہرست دکھائی جہاں مولانا موصوف حضورؒ کے رفیق سفر رہے تھے۔

بزرگوں کے مزارات پر حاضری: حضور سیدی و مرشدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ وقتاً فوقتاً مشائخ طریقت کے ایصال ثواب اور استفاضہ کے لئے ان کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہوتے تھے، اس کے علاوہ بھی اگر کسی ایسے شہر یا مقام پر مدعو ہوتے جہاں کوئی اللہ والا آرام فرما ہوتا تو اس کی زیارت اور ایصال ثواب کے لئے مزار شریف پر حاضر ہوتے تھے اور پہلے سے ہم سفر خادمین کو تاکید فرماتے تھے کہ مزار شریف کے قرب و جوار میں میرا کسی طرح کا امتیازی ادب و احترام نہ کرنا، میں خود خادم اور سائل بن کر ان کے حضور جا رہا ہوں عموماً ایک ڈیڑھ گز کے فاصلہ پر بیٹھ کر ختم شریف پڑھتے اور بعض مزارات پر ایصال ثواب کے بعد کافی دیر تک مراقبہ بھی کرتے تھے اور بعض اوقات آپ پر گریہ وجد و جذب کی حالت بھی طاری ہو جاتی تھی، بعض مشائخ کے اسماء مبارکہ جن کے مزارات پر حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ایک یا زائد بار حاضر ہوتے رہے۔

۱۔ آپ کے پیرو مرشد حضرت قبلہ پیر مٹھار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاڑکانہ ۲۔ مرشد اول حضرت قبلہ پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ ۳۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ لاہور ۴۔ حضرت خواجہ محمد طاہر بندگی قدس سرہ لاہور ۵۔

حضرت سید عبدالطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ بھٹ شاہ ضلع حیدر آباد ٦۔ حضرت غوث بہاء الحق زکریا رحمتہ اللہ علیہ ملتان شریف ۷۔ حضرت رکن الدین رکن عالم رحمتہ اللہ علیہ ملتان شریف ۸۔ حضرت شاہ محمد سلیمان چشتی و حضرت خواجہ اللہ بخش چشتی و دیگر مشائخ تونسہ شریف قدس اللہ اسراھم العلیہ ۹۔ حضرت شیخ عبدالرحیم گرھوڑی رحمتہ اللہ علیہ ضلع سانگھڑ ۱۰۔ حضرت عارف شہید رحمتہ اللہ علیہ نزد فقیرپور شریف ۱۱۔ حضرت قبلہ شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ ۱۲۔ حضرت قلندر لعل شہباز عثمان مروندی قدس سرہ سیہون شریف ۱۳۔ حضرت غوث مخدوم محمد نوح رحمتہ اللہ علیہ ہالا ضلع حیدرآباد ۱۴۔ حضرت شیخ بھرکیو آچاری رحمتہ اللہ علیہ ضلع حیدر آباد ۱۵۔ حضرت پیر شیر محمد عرف پیر متارو نزد نوڈیرو ضلع لاڑکانہ۔

آپ کو خلفاء کرام میں سب سے زیادہ عزیز وہی ہوتا تھا جو دعوت و تبلیغ کا زیادہ کام کرتا. دوران خطاب ایسے خوش نصیبوں کے نام لیکر دعائیں دیتے. بلکہ ان کے وسیلہ سے اپنے اور حاضرین مجلس کے لئے بھی دعا فرماتے تھے۔ خلفاء کرام کو فرمایا کرتے تھے کہ تبلیغ کے لئے یہ انتظار نہ کرو کہ آدمی دعوت دیکر اپنے یہاں لے جائیں. کرایہ دیں. یا جہاں پہلے سے واقفیت ہو وہاں جایا جائے. بلکہ تعارف کے بغیر للہ فی للہ نکل جائیں اور جگہ جگہ تبلیغ کریں. نیز اپنے تبلیغی کام کو مساجد تک محدود نہ رکھیں بلکہ سرعام بازاروں چوراہوں بس اسٹاپوں ریلوے اسٹیشنوں. پلیٹ فارموں. بلکہ ٹرین کے ڈبوں او بسوں میں جاکر دعوت کا کام کریں اگر کوئی دوسرا ساتھی شامل ہو جائے تو بہتر ہے. تمہارے لئے دل جمعی اور اس کے لئے تربیت کا فائدہ ہو گا ایسے ساتھیوں کو دینی مسائل سکھانا تقریر و تبلیغ سے واقف کرنا خلیفہ صاحب کی ذمہ داری ہے. یہی وجہ ہے کہ آپ کے طویل تبلیغی سفروں میں جو فقراء شامل ہوتے تھے صبح و شام ان کی علمی عملی اور اخلاقی تربیت ہوتی تھی۔

فرماتے تھے کہ مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ تنگ نظر یا محدود ذہنیت کا نہ ہو بلکہ ہر قسم کے افراد جن سے تبلیغ میں عموماً واسطہ پڑتا ہے. اس کے مزاج کے مطابق کلام کرے پیار سے سمجھائے. انشاء اللہ تعالی تمہارے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر وہ ضرور فائدہ حاصل کریں گے خدا نہ خواستہ اگر کوئی بھی نہ مانے تو اس کو منوانا تو تمہارے ذمہ نہیں ہے. چنانچہ ایک مرتبہ محترم مولانا خیر محمد کان نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک مرتبہ سکھر (سندھی ثقافت کے

گجھارت. پرولی. ڈور بیت بازی) وغیرہ جاننے والے حضرات کی محفل میں چلا گیا. چونکہ میں پہلے سے ان کے فن سے پوری طرح باخبر تھا میں بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا اور آخر میں ان پر غالب بھی آگیا نتیجۃً وہ مجھے داد دینے لگے میں نے موقعہ کو غنیمت جان کر ان کو نماز وغیرہ کی تبلیغ کی وہ بڑے متاثر ہوئے جب حضور کے دربار کا نقشہ اور فیوض و برکات کے متعلق سنایا تو کہنے لگے ایسے بزرگوں کی صحبت میں ہم بھی چلیں گے۔ ان کا مذکورہ خط سن کر حضور بڑے خوش ہوئے اور فرمایا مولوی صاحب. ہر فن مولا مبلغ ہے اس کی حسن تدبیر ہی کا نتیجہ ہے کہ ایسے آدمی متوجہ ہوئے. اگر یہ ہم جنس ہوئے بغیر عام واعظوں کی طرح تبلیغ کرتے تو اتنے اثرات نہ ہوتے واضح رہے کہ مذکورہ مولوی صاحب کی تبلیغ سے چند ایک گھڑ (بیت بازی جاننے والے) حضرات نیک صالح اور حضور کے پکے غلام بن گئے۔ مبلغین پر حضور کی خصوصی نظر کرم اور شفقت تھی کہ ظاہری طور پر بھی مبلغین کو ہر جگہ کامیابی ہی حاصل ہوئی ہزاروں بے نمازی فاسق وفاجر اور ظالم لوگ ان کے وعظ و نصیحت سے تائب ہو کر خائف خدا بنے. اور روحانی و باطنی مدارج میں بھی نمایاں ترقی ہوتی رہی بیداری میں اور خوابوں میں مقبولیت کے آثار اور بشارتیں بھی ملتی رہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام واہل بیت عظام و ماسلف بزرگان طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی زیارتیں ہوتی رہیں. اس قسم کے چند واقعات اور تبلیغی خطوط درج ذیل ہیں۔

جہنم سے رہائی: نوڈیرو ضلع لاڑکانہ سے حضور کے پیارے خلیفہ مولانا حاجی محمد عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں پیر کی رات رمضان المبارک میں سحری کھا کر میں جیسے ہی سو گیا. خواب میں حضور قبلہ سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ تشریف فرما نظر آئے تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد تمام جماعت کو چلنے کا حکم فرمایا میں مولانا عبدالرحیم صاحب اور بھی کافی احباب آپ کے پیچھے جا رہے تھے. سامنے ایک بہت بڑا تالاب نظر آیا جہاں حضور رک گئے. تالاب کا پانی نہایت غلیظ اور بدبودار تھا اور اس میں مچھلی پکڑنے کا ایک بہت بڑا جال تھا. جال میں کافی رسیاں بندھی ہوتی تھیں. آپ نے فرمایا رسیوں کو پکڑ کر کھینچو جب ہم نے کھینچ کر جال کو باہر نکالا تو اس میں مچھلی کی مانند بعض چیزیں نظر آئیں. جن کو پوری طرح پہچانا نہیں جاسکتا تھا اس کے بعد آپ قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور فرمایا یہ تالاب جہنم تھا. اور اس میں مچھلی کی مانند جو چیزیں تمہیں نظر آئیں یہ وہ لوگ

تھے جو شروع میں رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتے تھے اور آپ حضرات کی تبلیغی کوششوں سے انہوں نے روزے رکھنے شروع کئے ا. جنہ ۔ رہائی کے حقدار بن گئے. اب اور روزے رکھ کر جنت کے پانی سے نہا دھو کر جنت کے حقدار بن جائینگے. اس کے بعد تبلیغ کے موضوع پر کافی دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔

تمام مبلغین حضرات پر خاص کر رمضان المبارک میں تبلیغ کرنے والوں پر تو ہمیشہ غیر معمولی مہربانیاں ہوتی رہی ہیں. چنانچہ نواب شاہ کے مجاہد و مبلغ صوفی ظریف خان پٹھان کو کئی بار رمضان المبارک میں تبلیغ سے واپسی پر خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی. اسی طرح تبلیغ سے واپسی پر محترم مولانا مقصود الٰہی کو ایک ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی زیارت کا شرف حاصل ہوا. کئی اور مبلغین کو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مشائخ طریقت رضی اللہ عنہم کی زیارات ہوئیں الحمد اللہ حضور کے غلاموں کی تبلیغ سے ہر سال سینکڑوں غافل مسلمانوں کو روزے رکھنا نصیب ہو رہے ہیں. خاص کر جیلوں میں اور بھی عمدہ کام ہوتا ہے اور ہر سال دس بارہ ضلعی اور مرکزی (ڈسٹرکٹ اور سینٹر) جیلوں کے خصوصی پرمٹ لیکر تبلیغ کی جاتی ہے الحمد اللہ حضور کے غلاموں کی تبلیغ سے کئی چور ڈاکو نماز و روزہ کے پابند بن گئے. یہی نہیں بلکہ کئی ایک سچے دل سے تائب ہوئے ذکر اللہ کا وظیفہ سیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت داڑھی بھی رکھ لی۔ اس اصلاحی تبلیغ سے متاثر ہو کر ہر سال جیل حکام تائیدی اور تعریفی سرٹیفکیٹ بھی دیتے ہیں جو ریکارڈ میں موجود ہیں۔

محترم خلیفہ مولانا محمد عمر صاحب نے بتایا کہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کا یہ ارشاد کہ آپ تبلیغ کے لئے نکلیں. اپنے مرشد کامل کو اپنے ساتھ تصور کریں (جسے اصطلاح صوفیاء میں رابطہ شیخ کہا جاتا ہے) تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر قدم پر تائید الٰہی تمہارے شامل حال ہوگی میں نے بارہا آزما کر دیکھا ہر قدم پر حضور کی نظر عنایت سے تائید شامل حال رہی. چنانچہ ایک بار سخت سردی کے موسم میں رات کو تقریباً ایک بجے بذریعہ بس دریجی پہنچا. بس سے اتر کر ابھی مسجد کے دروازہ پر پہنچا ہی تھا کہ گل محمد نامی مسجد کے مؤذن باہر نکل آئے اور بڑے خلوص سے گلے ملے اور میرے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے خواب میں نورانی چہرے والے بزرگوں کی زیارت ہوئی. جن میں

سے ایک کو میں نے پہچانا وہ حضرت سوہنا سائیں اللہ آبادی تھے. آپ نے مجھے فرمایا مولانا محمد عمر صاحب آرہے ہیں، اٹھ کر ان کو بستر دیدیں. کہیں ان کو سردی سے تکلیف نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور تائید! نیز مولانا صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں اور فقیر امیر بخش دونوں تبلیغ کرتے سوڑھ کے علاقہ میں پہنچے. رات کو مولانا محمد مبارک صاحب کی مسجد میں تبلیغ کی اور سوگئے. خواب میں فقیر امیر بخش کو مسجد تشریف شق ہوتے نظر آئی. جہاں سے انتہائی خوبصورت نورانی بزرگ تشریف لائے امیر بخش نے بتایا کہ میں سراپا محو حیرت بن کر ان کی زیارت میں مگن تھا کہ انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ میرا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے میں تمہیں مبارک باد دینے آیا ہوں کہ تم سوہنے سائیں کے مرید ہو. جس نے میرے دین کی خدمت کے لئے تمہیں بھیجا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت. محترم خلیفہ مولانا حاجی عبدالستار صاحب نے حضور قبلہ خواجہ خواجگان سیدی سوہنا سائیں کی خدمت میں درج ذیل عجیب وغریب خواب تحریر کیا جو من وعن تحریر کیا جاتا ہے. لکھتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ــ بعد از آداب ونیاز واقدام بوسی معروض باد کہ یہ عاجز حسب فرمان رات دن تبلیغ دین میں مصروف رہتا ہے. حال ہی میں تی پنوں کے علاقے کا تبلیغی دورہ کرکے واپس آیا ہوں. تمام پروگرام بے حد کامیاب رہے ہر جگہ حضور کے فیوض وبرکات کی بارش برستی نظر آئی بہت سے بے نمازی اب پکے نمازی بن گئے ہیں ـــــ ساکھانی قبیلہ کے ہاں شادی کی ایک تقریب میں بھی شریک ہوئے جہاں یہ عاجز فقیر حاجی محمد مرید. فقیر گل حسن اور بھی کافی فقراء شامل ہوئے تھے. ڈھول اور دیگر غیر شرعی رسم ورواج بند کروائے گئے سارا پروگرام ایک جلسے کی صورت میں جاری رہا. لوگ بھی دور دور سے آئے تھے. وہاں ہم نے وعظ نصیحت کی لوگ بہت متاثر ہوئے. اس کے بعد یہ عاجز اور فقیر حاجی محمد مرید صاحب دونوں روانہ ہوئے راستے میں متعدد مقامات پر وعظ ونصیحت کے بعد پروگرام کے تحت حسن ہٹ اسٹاپ کے قریب نورانی مرکز پہنچے جہاں جلسے میں شرکت کے لئے دور دور سے آدمی آئے ہوئے تھے ہمارے علاوہ اور بھی ۹ مقررین حضرات نے خطاب کیا طریقہ عالیہ کے مطابق حلقہ مراقبہ بھی کیا گیا۔

اس جلسہ میں سردار محمد صالح صاحب کی مسجد کے امام مولانا گل محمد صاحب بھی آئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں ایک رات نماز تہجد پڑھ کر سوگیا، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنوب سے ایک

بہت بڑی نورانی جماعت اللہ۔ اللہ کا ورد کرتے ہوئے آرہی ہے جماعت کے پیشرو آقا و مولا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہیں، اور حضرت سوہنا سائیں (قدس سرہ) بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ جماعت میں شامل بعض فقراء نے مسجد کے قریب واقع ہندو کی دو کان کو پتھروں کا نشان بنالیا اسی درمیان حضرت سوہنا سائیں (نور اللہ مرقدہ) نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ اس بستی میں آپ کے ایک غلام رہتے ہیں (میرے نام فرمایا) جو ہمارے پاس بھی آتے رہتے ہیں، اتنے میں میں آگے بڑھ کر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بوس ہوا، اس کے بعد حضرت سوہنا سائیں سے بھی ملا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا! فقیر صاحب کیوں دربار پر آمد و رفت بند کی ہے؟ میں نے عرض کی حضور مسجد میں امامت کراتا ہوں۔ اور مجھے عشرو زکوۃ کا چیئرمین بھی مقرر کیا گیا ہے ان مصروفیات کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکا۔ اس پر فرمایا حسن آباد کا مرکز بھی ہمارا ہی ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں ہمارے خلفاء وہاں آتے رہتے ہیں۔

اتنے میں خواب کا نقشہ اور تبدیل ہو گیا حضرت قبلہ سوہنا سائیں قدس سرہ کے قریب حضرت قبلہ صاحبزادہ مولانا محمد طاہر صاحب مدظلہ بھی نظر آئے۔ ساتھ ہی اور بھی بہت سارے فقراء نظر آئے آپ نے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب مدظلہ کو فرمایا آپ دروازہ پر کھڑے ہو جائیں کسی کو باہر جانے نہ دیں۔ اور آپ خود فقراء کے مختلف وفد بنا کر بیرونی ممالک روانہ کر رہے تھے امریکا۔ افریقہ اور بہت سے ملکوں کی طرف فقراء کے قافلے بھیج دیئے فقیر صاحب نے بتایا کہ اس تفصیلی خواب کے بعد مجھے نیند نہ آئی اور حسن آباد کے اس مرکز میں آ حاضر ہوا، جہاں حضور کے پیارے خلفاء اور فقراء سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ (حقیر فقیر حاجی عبدالستار بخشی از کراچی)

[illegible]

دبئی سے حضور کے پیارے خلیفہ مولانا حاجی محمد اکرم صاحب لکھتے ہیں

بعد از آداب ......

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ...... غلام اپنے آقا کے دیدار کے لئے آنکھیں فرش راہ کئے ہوئے ہے. اور خادم کو کسی پل چین نہیں ہے. پہلے بھی خادم کئی ایک خط لکھ چکا ہے. بہر حال خادم اپنی رپورٹ پیش کرتا ہے کہ ـــــ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبلہ عالم کا فیض سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہے۔

میرے پاس ایک عیسائی کلرک ہے اس کو ذکر دیا ہوا ہے وہ دل جمعی سے ذکر کرتا ہے. اور اسکا قلب ذاکر ہے اب اس کے خیالات اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں. باقی حضور کے فیض کی تو بات ہی کیا ہے؟ جو لوگ ذکر کی طلب رکھتے ہیں یہ خادم ان کو گھر جاکر ذکر کی تلقین کرتا ہے. ابھی پچھلے دنوں دو گھرانوں نے فقیر کو بلایا تھا. اس عاجز نے ان کو ذکر دیا اور مراقبہ بھی کرایا ان پر اس قدر مہربانی ہوئی کہ دوسرے دن ان میں سے ایک عورت کو خواب میں عرش سے لیکر فرش تک ہر طرف سے ذکر کی آواز سنائی دیتی رہی. اسی طرح ایک اور فیملی جو گھر آتی جاتی تھی. وہ لوگ ہر روز ایک فلم دیکھ کر سوتے تھے ایک دن کہنے لگے کہ ہمارے دل تو ابھی تک ذکر نہیں کرتے میں نے حضور کی طرف متوجہ ہو کر ان پر توجہ کی تو دونوں میاں بیوی کے دل ذکر میں مشغول ہو گئے. مائی صاحبہ پر تو جذب کی کیفیت طاری ہو گئی ......

فقیر محمد اکرم فور مین الامارات العربیۃ المتحدۃ دبئی U A E ۸۴-۳-۳

دبئی سے حضور کے ایک اور پیارے خلیفہ مولانا محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں

بعد از آداب ......

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ...... بعد از اقدام بوسی احوال یہ کہ الحمد للہ حضور کی نوری نگاہ سے روزانہ تبلیغ کرتا ہوں کبھی دو کبھی چار اور کبھی زیادہ نئے افراد طریقہ عالیہ میں بھی داخل ہوتے رہتے ہیں. جہاں کہیں دو چار افراد سے ملاقات ہوتی ہے شریعت و طریقت کی چند باتیں ضرور بتاتا ہوں

ُ وہ پسند کریں یا نہ کریں. خواہ کسی غیر مذہب سے تعلق رکھتے ہوں مگر یہ عاجز ان کو بھی یہ پیغام پہنچاتا ضرور ہے. الحمد اللہ فائدہ سے خالی نہیں رہتے. چنانچہ سابقہ خط میں میں نے پانچ ہندوؤں کے متعلق عرض کیا تھا کہ وہ مجھ سے ذکر کا وظیفہ سیکھ چکے ہیں۔

ان کے ۱۵ اور ساتھیوں نے ذکر سیکھنے کا وعدہ کیا ہے. الحمد اللہ ان میں سب سے پہلے جس نے ذکر کا وظیفہ سیکھا تھا. اللہ تعالیٰ کے ذکر کی برکت سے وہ کفر سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے. الحمد اللہ ثم الحمد للہ امید یہی ہے کہ جو بعد میں ذکر سیکھ چکے تھے عنقریب وہ بھی مسلمان ہو نگے حضور یہاں کے اوقاف کے سیکریٹری جنرل عرب ہیں ان سے حضور کے غلام فقیر مسرت حسین نے حضور کے فیوض و برکات اور اس عاجز کا ذکر کیا. تو وہ کہنے لگے میں بھی نقشبندیہ سلسلہ سے وابستہ ہوں کبھی فقیر صاحب (میرے نام) کو میرے پاس لانا ان سے ملاقات کروں گا بہرحال جب یہ عاجز ان کے پاس گیا تو مسرت حسین کے علاوہ فقیر محترم اللہ بخش صاحب کو بھی ساتھ لے کر گیا جس کا دل زندہ و ذاکر ہے. ذکر کی طرف توجہ کرنے سے ظاہر ظہور اس کا دل جاری ہو جاتا ہے. یہ عاجز زیادہ عربی جانتا نہیں اس لئے میں اردو میں حضور کے فیوض و برکات. ذکر اللہ. اور طریقہ عالیہ کے متعلق بتاتا رہا محترم مسرت حسین صاحب عربی میں ترجمانی کرتے رہے. آخر میں وہ اوراد و وظائف کی ایک کتاب لے آئے اور پوچھا آپ حضرات قلبی ذکر کرتے ہیں یا زبانی؟ جواباً میں نے فقیر صاحب کو ذکر کی طرف متوجہ ہونے کے لئے کہا توجہ کرتے ہی اس تیز رفتاری سے اس کا دل ذکر کرنے لگا کہ سیکریٹری صاحب حیران ہو کر کہنے لگا. ایسا ذکر تو پہلے سنا تک نہیں تھا مجھے یہ ذکر سمجھائیں. اسے ذکر سمجھا کر ہم واپس آئے اسی طرح ایک اور مرتبہ میں کسی کام سے محترم مسرت حسین کے پاس گیا. ان کے پاس پہلے سے ایک انگریز اور ایک پاکستانی بیٹھے ہوئے تھے. میں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ترجمانی کے لئے مسرت صاحب کو کہا اور اردو میں وعظ نصیحت شروع کی وہ انگریزی میں ترجمانی کرتے رہے. تھوڑی ہی دیر نصیحت سننے کے بعد بڑی خوشی سے دونوں طریقہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔

ایک مرتبہ ابو ظہبی کا ایک آفیسر صفا میں میرے پاس ملنے آیا اور بتایا کہ دو آدمی آپس میں قلبی ذکر کا تذکرہ کر رہے تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے آپ کا پتہ دیا ہے لیکن چھٹی نہ ملنے کی

وجہ سے آپ کے یہاں ۱۵ منٹ سے زیادہ ٹھہر نہیں سکتا. میں نے کہا پرواہ نہ کریں. اتنی ہی دیر میں آپ میرے پیرومرشد کے فیض سے مستفیض ہوسکتے ہیں. میں نے اس کے قلب پر انگلی رکھ کر ذکر کی تلقین کی اور مختصراً نصیحت کی تو وہ جذب میں آکر رونے لگا اور کہنے لگا بلاشبہ یہ زود اثر فیض ہے. ایسا فیض کہیں بھی نہیں دیکھا بلکہ سنا تک نہیں ہے حضور آپ کی نوازشات فیوض و برکات سمندر کی لہروں سے بھی اوپر موجزن ہیں. میں اس کا بیان تک نہیں کر سکتا. للہ تعالیٰ میرے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت اور اتباع کی دعا فرماویں. اور یہ کہ بروز قیامت حضور کی معیت نصیب ہو۔

دیگر گزارش یہ کہ شاید یہ میرے گناہوں کی شامت اور بدنصیبی ہے کہ تاہنوز ہم حضور کو عرب امارات لانے سے قاصر رہے. دیگر جماعتیں اپنے پیشواؤں کو یہاں تبلیغ کے لئے لے آتی ہیں. اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ شفاء عاجلہ عطا فرمائے کہ حضور یہاں تشریف فرما ہوں. خلیج کے لوگ حضور کے فیوض سے مستفیض ہوں. تمام فقراء کی پرنم نگاہیں دربار عالیہ پر مرکوز ہیں. اللہ تعالیٰ حضور کو خضری حیاتی عطا فرمائے اور ہم گنہگاروں کی دعائیں قبول فرمائے. دوبارہ پھر میں نے ویزے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے امید ہے کہ حضور ہم گنہگاروں کی دعوت منظور فرما کر اجازت دیدیں گے۔ (فقیر عاجز محمد صدیق از صفا دبئی یو۔ اے۔ ای)

اے میرے مرشد کامل آپ کی نوری نگاہ سے آج کل تبلیغ کا کام خوب ہو رہا ہے. اور خلیج کی ریاستوں میں یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ یہاں ایک کامل بزرگ کے مرید رہتے ہیں جن کے دل ذکر اللہ سے جاری رہتے ہیں یہاں حضور کے مریدین میں چار مرد اور دو عورتیں ایسے ہیں جن کے دل باقاعدہ حرکت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں. جنہیں دیکھ کر لوگ عبرت و حیرت میں پڑ جاتے ہیں. وجد و جذبہ کی تو حد ہی نہیں ہے بعض لوگ جذبہ کو جادو سمجھ کر ڈر جاتے ہیں. خا ، کر عرب حضرات کے لئے قلبی ذکر تو ایک بالکل نئی بات ہے. جبکہ بیرونی ممالک کے لوگ زیادہ مستفیض ہوتے ہیں۔ حضور آجکل درج ذیل ہفتہ وار جلسے پابندی سے ہو رہے ہیں ۱۔ جمعہ کے رات دبئی میں جلسہ ہوتا ہے۔ ۲۔ ہفتہ کی رات میرے پاس صفا میں۔ ۳۔ سوموار کی رات قصیص میں۔ ۴۔ منگل کی رات عجمان میں فقیر محمد شریف صاحب کے پاس۔ ۵۔ بدھ کی رات عجمان میں فقیر غلام حسین کے پاس۔ جبکہ پہلے قصیص میں تین مقامات پر جلسے کرتے

تھے مگر اب سہولت کے پیش نظر ایک ہی جگہ جلسہ ہوتا ہے۔ جہاں تمام فقراء اکٹھے ہوتے ہیں۔

حضور کا ادنیٰ غلام فقیر محمد صدیق۔ صفایو۔ اے۔ ای

مرکز روح الاسلام بیدیاں روڈ لاہور سے مولانا خلیفہ انوار المصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں

حضور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی نورانی توجہ باطنی کے طفیل لاہور میں تبلیغ کا بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس جمعہ کو عورتوں کا خصوصی پروگرام طریقہ عالیہ کے مطابق باپردہ رکھا گیا تھا جس میں تیس چالیس عورتیں شامل ہوئیں تمام خواتین کو ذکر کی تلقین کی گئی مراقبہ کرایا گیا۔ حضور کی نگاہ کرم سے اس کا نتیجہ اس قدر دور رس ثابت ہوا کہ دوسرے دن ان کے گھر والے اس عاجز کو کہنے لگے کہ آپ مہربانی فرماکر عورتوں میں تبلیغی کام کرتے رہیں آپ کے مختصر سے جلسے سے واپسی پر ان میں کافی دین داری کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے اسی جمعہ کو گلبرگ میں مولوی عبدالستار صاحب کی مسجد میں بھی کافی اچھا کام ہوا کئی نئے آدمی طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ حضور یہاں پر مراقبہ اور درس دو وقت ہوتا ہے۔ جس سے کافی نئے دوست محبت والے بنتے جا رہے ہیں۔

لاشئی فقیر انوار المصطفیٰ بخشی

لاہور ہی سے محترم منظور حسین ساگر صاحب لکھتے ہیں

بعد از آداب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم و احسان ہے کہ اس گمراہی کے دور میں ہم جیسے گنہگاروں کو آپ جیسے خدا والوں کا ساتھ نصیب ہوا۔ ماضی کے حالات سے صاف ظاہر ہے کہ اگر آپ کی صحبت بابرکت حاصل نہ ہوتی تو نہ جانے ہمارا حال کیا ہوتا۔

حضور جب سے آپ نے حضرت انوار المصطفیٰ صاحب کو لاہور بھیجا ہے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کا کام عروج پر ہے۔

خدا کے فضل و کرم اور آپ کی نوری نگاہوں کے طفیل اب تک لاہور میں ۹ مراکز پر زبردست کام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں جب لاہور میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہوگا فقیروں کی دعوت پر ایسے ایسے لوگ بھی ذکر کے حلقوں میں آتے ہیں جنہوں نے کبھی مسجد کا منہ بھی نہ دیکھا تھا۔ درجنوں چرس۔ شراب۔ بھنگ اور دوسرے کبیرہ گناہوں میں مبتلا لوگوں کو کثیر فائدہ ہوا ہے۔ گلبہار کالونی جو پورے لاہور میں بدنام کالونی ہے یہاں ہم نے جلسہ

مقرر کیا ارد گرد کے لوگوں کو آنے کی دعوت دی خصوصاً گوالمنڈی کے لوگوں کو جو حکومت کا بھی مقابلہ کرتے ہیں پولیس وہاں جانے سے کتراتی ہے. وہاں کے بہت سارے لوگ آئے اور بہت زیادہ متاثر ہوئے. اس کے علاوہ اور بھی کئی جلسے حیرانگی کی حد تک کامیاب ہوئے اسی طرح فوج کے پانچ یونٹوں میں بروز جمعرات جلسہ ہوتا ہے. فوجی بھائی بہت پیار سے بیٹھتے ہیں۔

۱۴۰۱ھ فقط آپ کے دیدار کا طالب فقیر منظور حسین ساگر بخشی گل بہار کالونی لاہور

مورخہ ۸۳ـ ۷ـ ۸ جیکب آباد سے حضرت مولانا سید جینل شاہ صاحب جیلانی لکھتے ہیں

بعد از آداب......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور بہ سلسلہ علاج ۱۴ دن مسلسل جیکب آباد میں رہنا پڑا ایسی حالت میں بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا. ہسپتال کے دو کمپاونڈر بنام محمد رمضان اور حمید محمد طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے. قبل بذا یہ دونوں شراب کے عادی تھے مگر اب توبہ تائب ہو کر اور آئندہ شراب نہ پینے کا عہد کرلیا ہے. اسی طرح عبدالستار نامی ریڈیو. ٹی وی. مکینک بھی جو شراب کے علاوہ کئی اور ایسے گناہوں کا مرتکب تھا کہ لکھتے شرم آتی ہے. اس نے بھی تہ دل سے توبہ کی داڑھی مبارک رکھ لی. یہی نہیں بلکہ اس کی تبلیغ سے کئی اور آدمی بھی راہ راست پر آگئے ہیں جن میں عبدالستار کے دھریہ استاد بھی شامل ہیں جو ذات باری تعالیٰ کا منکر اور انتہائی گستاخ قسم کا آدمی تھا مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی نگاہ با اثر سے فرضی نمازوں کے علاوہ تہجد بھی پڑھنے لگا ہے. یہی عبدالستار اور فقیر ارباب علی تبلیغی محنت و کوشش کر کے ایک ہندو لڑکا میرے پاس لے آئے جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا. اور ذکر بھی حاصل کیا. اس کا والد جیکب آباد کا با اثر سیٹھ آدمی ہے اس کے سامنے اب تک اسلام کا اظہار نہیں کر سکتا مزید اس کے متعلق جو حضور کا ارشاد ہو گا اسی کے مطابق کریگا انشاء اللہ تعالیٰ. حضور اس عاجز بلکہ ہمارے خاندان کے سہارہ آپ ہی ہیں. ہمارے اعمال سے صرف نظر کر کے اپنی خصوصی رحمت و شفقت فرماتے رہیں۔

فقط طالب دعا خاکپا بندہ محمد جینل شاہ

حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے پیارے خلیفہ مولانا حاجی محمد علی بوز دار صاحب جو کئی کئی ماہ مسلسل دور دراز خاص کر سمندر کے کنارے کے قصبوں میں اور کبھی جزیروں تک تبلیغ کرنے چلے جاتے تھے اور حضور اس سلسلہ میں ان کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ ان کے بہت

سے خطوں میں سے ایک خط کے اقتباسات ....

بعداز آداب ....

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ...... اقدام بوسی کے بعد معروض باد کہ کراچی میں حضور سے یہ عاجز اور مولوی محمد عالم رخصت لیکر تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ لیٹ نامی بس اسٹاپ پر اتر کر، رند، جو ...ہ اور شورہ قوم کی بستیوں میں ایک ہفتہ برابر تبلیغ کرتے رہے سینکڑوں کی تعداد میں مرد اور عورتیں طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے. نماز شروع کی اور منشیات سے تائب ہوئے.وہاں سے روانہ ہوکر بہارہ کے علاقہ میں پہنچے دس بارہ دن تک اس علاقہ میں تبلیغ کی گئی جس سے چند ویران مسجدیں آباد ہوگئیں کچھ آدمی تو تہجد کا طریقہ سیکھ کر تہجد بھی پڑھنے لگے. اس کے بعد گاڑھو نامی شہر گئے جہاں ایک سال پہلے ۳۲ ہندوؤ اپنے باطل مذہب سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے اور حضور کے غلام مولوی محمد عالم صاحب کی کوشش سے طریقہ عالیہ میں بھی داخل ہوگئے اور تمام کے تمام مرد اور عورتیں پابندی سے نماز پڑھتے ہیں. ہم رات ان کے پاس ٹھہرے. ذکر مراقبہ اور وعظ ونصیحت کی گئی اس کے بعد فقیر محمد آدم اور فقیر عبدالرحیم کی بستی پہنچے اس بستی میں حضور کے پرانے خادم رہتے ہیں یہاں کے فقراء حضور کی زیارت کے لئے کراچی بھی گئے تھے یہاں گھر میں باپردہ عورتوں کو تبلیغ کی گئی. ان کی بستی سے متصل دریا واقع ہے کشتی وغیرہ نہ ہونے کیوجہ سے ہم دوسرے کنارے نہ پہنچ سکے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اسپیکر پر وعظ و نصیحت کی آواز دوسرے کنارے کی بستیوں تک پہنچ رہی تھی. اور وہاں سے لوگوں نے تقاریر سن کر نماز شروع کردی ہے. ان کی خواہش کے مطابق فقیر صاحب کی بستی سے اسپیکر پر ہی ان کو ذکر کا طریقہ سمجھایا گیا. اس کے بعد ایک سو میل کے فاصلہ پر فتح محمد بلوچ کی بستی گئے. جو کہ ۱۰۔ ۱۲ سال پہلے کیٹی بندر میں مقیم تھا اور وہاں ذکر سیکھا تھا اس نے بتایا کہ آپ سے ذکر سیکھنے کے بعد مرد. عورتیں اور بچے پابندی سے نماز پڑھتے ہیں دوسرے دن چار بستیوں میں مختصر مختصر وقت قیام اور وعظ کیا گیا اس کے بعد محمد صدیق جت کی بستی میں جاکر وعظ کیا گیا. اس بستی کے امام فقیر حاجی خمیسو جو ۸ ـ ۱۰ سال پہلے درگاہ شریف پر آکر حضور سے قلبی ذکر سیکھ چکا ہے اس دن سے لیکر اس کا دل ذکر کرتا ہے. جس کی حرکت دوسرے لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔

حضور تبلیغی سفر میں ایک ماہ تیرہ دن گزر چکے ہیں. دور افتادہ علاقہ ہونے کی وجہ سے سواری

کی معقول سہولت نہیں ایک ۔ ۵ میل سے لے کر دس میل تک پیدل سفر کرنا پڑتا ہے پھر بھی تبلیغ میں لطف اتنا کہ گھر بار کی یاد تک نہیں، کیتی بندر تک جانے کا پروگرام ہے۔ اس کے بعد واپسی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ سیدھے سادے عوام کے یہ علاقے تبلیغ کے لئے ازحد موزوں ہیں، یہاں تک کہ کئی ایک صرف ٹیپ ریکارڈ پر تقاریر سن کر نمازی بن گئے ہیں، ہر بار تقاریر کی کیسٹیں بھرتے ہیں خود بھی سنتے اور اوروں کو بھی سناتے ہیں قرآن شریف کی تعلیم کے لئے بھی یہ عاجز تاکید کرتا رہتا ہے، الحمدللہ بہت سے مقامات پر تعلیم قرآن کے مدارس شروع ہوچکے ہیں، جن میں تعلیم البنات کے مدارس بھی شامل ہیں، ایک بستی کی مسجد شریف جو اسقدر کسمپرسی کا شکار تھی کہ اپنے ہاتھوں سے ہم نے گوبر اٹھا کر مسجد صاف کی لوگوں کو مسجد میں بلاکر تبلیغی محنت کی بڑے متاثر ہوئے ان ہی میں سے ایک کو اس عاجز نے امامت کے لئے مقرر کیا۔ اور بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک بوڑھی عورت کو مقرر کیا گیا پندرہ دن بعد اس بستی کا ایک آدمی ملا۔ اس نے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد بھی مسجد شریف نمازیوں سے بھر جاتی ہے، قرآن شریف کی تعلیم کا مدرسہ بھی جاری ہے الحمدللہ حضور کی مہربانی توجہ و عنایات سے ہر جگہ مثالی کام ہوا ہے۔ اس تبلیغ میں ایک دو سے لیکر آٹھ فقراء تک پورے سفر میں شامل رہے ہیں۔

فقط حضور کا غلام لاشئی فقیر محمد علی سگدر سوہنا سائیں

دربار حبیبیہ سانواں ضلع مظفر گڑھ سے

حضور کے پیارے خلیفہ مولانا محمد معصوم صاحب لکھتے ہیں

بعد آداب و نیاز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ...... نیاز بے انداز و قدم بوسی کے بعد عارض ہوں کہ حضور کی نور بھری محفل سے واپسی کے چند دن بعد بندہ کی طبیعت ازحد خراب ہوگئی، عیدالبقر سے چند روز پہلے حضور نے خواب میں مہربانی فرمائی کہ اپنے دست مبارک سے شربت کا ایک گلاس پلایا جس سے قلبی فرحت حاصل ہوئی، اور صبح جب تہجد ادا کرنے لگا تو حضور کی کرم نوازی سے طبیعت ایسی اچھی تھی کہ گویا بیمار ہوا ہی نہ تھا۔ پندرہ ذوالحجہ کو دس فقراء کے ہمراہ تھل کے ریگستانی علاقہ میں پیدل سفر شروع کیا، اسی طرح پندرہ سولہ بستیوں میں حضور کا پیغام پہنچایا اور بہت فائدہ ہوا۔

حضور اس سفر میں ایک ایسی بستی میں بھی گئے جسکے تقریباً دو تین صد گھر ہونگے اور تین چار ہزار کی آبادی ہوگی. بستی کے ایک طرف مسجد تھی. ہم جب مسجد میں داخل ہوئے تو ویران اور خستہ حال نظر آئی کوڑا کرکٹ اتنا تھا کہ خدا معلوم کب سے مسجد کی صفائی نہیں ہوئی اور جب اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد میں کتیا نے بچے جنم دے رکھے ہیں. بس فوراً آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے. مسجد کو ملکر فقیروں نے صاف کیا جھاڑو مار کر صاف ستھرا کرکے عصر کی اذان دی چند دیہاتی بھی آئے عصر کے بعد چند فقیر بستی میں گئے اور لوگوں کو بلا بلا کر لانے لگے کہ ذرا مسجد میں چل کر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں سنیں. عشاء کے بعد بستی کے نمبردار سے ملاقات ہوئی۔

اس کو حضور کا نوری پیغام سنایا تو اس پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی روتے ہوئے کہنے لگا ہمیں ملاؤں نے برباد کر دیا خدا اور رسول سے دور کر دیا وغیرہ پھر اس نے مفصل احوال اس طرح بتایا کہ میں نے بڑے شوق اور کوشش سے یہ مسجد تعمیر کرائی. علماء کو دعوت دے کر لے آیا مگر انہوں نے دیوبندی، بریلوی اختلافات چھیڑ کر عوام کو بلکہ مجھ کو بھی اس راہ پر لا کھڑا کیا کہ جب عالموں کا یہ حال ہے تو ہم کو نماز و روزہ سے کیا فائدہ ہوگا. چنانچہ آج بیس سال کا عرصہ ہوچکا ہے کہ ہم نے مسجد کا منہ تک دیکھنا ترک کر دیا تھا۔ بہرحال اسی نمبردار نے متاثر ہوکر منادی کرادی صبح کی نماز پر پوری مسجد لوگوں سے بھر گئی وعظ کیا گیا نمبردار سمیت تمام کو ذکر کا وظیفہ بھی سمجھایا گیا حلقہ مراقبہ بھی کرایا گیا وہ بڑا خوش ہوا اس نے کرایہ کا لاؤڈ اسپیکر منگوالیا چنانچہ تین دن تک اس بستی میں قیام رہا پانچوں وقت اذان نماز با جماعت اور نعت خوانی ہوتی رہی. اس طرح دو اور بستیوں میں گئے جہاں اکثریت شیعہ مسلک والوں کی تھیں. شہادت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اہل بیت کی دینداری کا ذکر کیا گیا حضور کا ایسا کرم ہوا کہ سب شیعوں نے ذکر لیا اور نماز بھی اہل سنت کے مطابق ادا کی۔

حضور کا خادم فقیر محمد معصوم بخشی

(اوتھل بلوچستان سے حضور کے مخلص غلام فقیر محمد جنید خان جنکی مخلصانہ کوششوں سے مذکورہ ضلع میں تین چار دینی مدارس نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کی خدمت میں تبلیغی احوال پر مشتمل درج ذیل خط ارسال کیا)

بعد آداب السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔
گزارش ہے حضور کی نگاہ کرم سے ضلع لسبیلہ خصوصاً اوتھل میں بڑی تیزی سے تبلیغی کام کو آگے بڑھایا جارہا ہے حضور یہاں کے دیہاتوں میں جہالت و بے دینی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ دین داری کا ان کو پتہ تک نہیں ہے. بس جانوروں کی مانند جنگلوں میں بکریاں چرا کر عمریں ختم کر دیتے ہیں۔
تحصیل سومیانی ضلع لسبیلہ میں ایک قبیلہ ہے جو دین سے بالکل ناواقف ہے جب ان سے پوچھا گیا کہ اس دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے تو کہنے لگے ہمیں اور تو کچھ پتہ نہیں. ہم تو بس مویشی چرانا اور کھانا پینا جانتے ہیں اور بس. اور جب پوچھا گیا کہ کس کے بندے ہو؟ تو کہنے لگے وڈیرہ حاجی مراد کے بندے ہیں اور جب رسول کے بارے میں پوچھا گیا کہ کس کے امتی ہو؟ تو جواب ملا وڈیرے کے بیٹے عبدالرحمان کے. جو لوگ اس قدر جہالت اور بے دینی میں مبتلا محض نام کے مسلمان تھے. حضور کے دعاؤں اور نظر کرم سے کافی ایسے لوگ بھی دین داری کے طرف مائل ہوتے جارہے ہیں. بہر حال ان لوگوں کو سمجھا بجھا کر ان کے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دلانے کے لئے اوتھل لے آئے. ساتھ ہی انگو سکول میں بھی داخلہ دلوایا گیا نتیجہ یہ نکلا کہ ان بچوں اور ان کے والدین میں بھی دین کا شعور پیدا ہوا اور اپنے خالق و مالک کو پہچاننے لگے اب اس بستی میں پکی مسجد بنوائی گئی ہے اور وہاں بچوں کو تعلیم دلوانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے. لسبیلہ میں کئی مسجدیں ویران تھیں. اب دوبارہ نماز و ذکر سے آباد نظر آرہی ہیں. حضور کے کراچی کے دورہ کے موقعہ پر یہاں سے کافی آدمی حاضر ہوکر ذکر سیکھ چکے ہیں۔

فقیر کی حالت میں بھی جو تبدیلی آئی ہے. اس کو دیکھ کر بھی کافی دوست متاثر ہوئے ہیں اور حضور کی غلامی اختیار کر چکے ہیں اور ایک دن باتوں باتوں میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر صاحب لسبیلہ نے فقیر سے پوچھا. کیا آپ کے دماغ پر کوئی برا اثر تو نہیں پڑا میں نے کہا کیا آپ نے مجھے کوئی ایسی حرکت کرتے دیکھا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ میرا دماغی توازن درست نہیں. اس پر کہا اور تو نہیں. البتہ یہ دیکھا ہے کہ آپ نے اچانک بیڑی پان. نسوار ترک کر دیئے. داڑھی رکھ لی اور تبلیغی کام شروع کر دیا ہے. اس سے پہلے میں نے ایسے آدمی دیکھے ہیں جنہوں نے ڈسٹرکٹ آفس میں آکر داڑھیاں صاف کیں ایسا کوئی نہ دیکھا جس نے اس آفس میں آنے کے بعد

داڑھی رکھ لی ہو میں نے کہا جناب یہ حقیقت ہے کہ پہلے میرا دل دینی کاموں سے نفرت کرتا تھا. لیکن ان گنہگار آنکھوں نے ایسی باکمال ہستی کو دیکھا ہے جنہوں نے لاکھوں انسانوں کی تقدیر کو بدل دیا ہے. تو ایسی ہستی کی صحبت سے اگر میری قسمت تبدیل ہو گئی اور اچانک یہ انقلاب آیا تو تعجب کی کونسی بات ہے. تب وہ مانا کہ واقعی اولیاء اللہ کی زیارت اور وعظ و نصیحت میں اتنی تاثیر ہے حضور یہ فقیر روزانہ بعد نماز عشاء مراقبہ کراتا ہے. شامل ہونے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے. حضور کی نظر کرم سے مل ایریا میں فقیر نے ایک انجمن بنائی ہے جو کہ ۶۰ _ ۷۰ ممبران پر مشتمل ہے. ان کی مسجد میں یہ فقیر درس دینے جاتا ہے. ماہوار جلسہ بھی ہوتا ہے. جس میں کراچی سے خلفاء کرام کو مدعو کیا جاتا ہے. فقیر کو مذکورہ کمیٹی کے ممبران نے بڑے اصرار سے کم از کم کرایہ لینے کی پیشکش کی لیکن میں نے کہا میں یہاں نہ تو پیسے کمانے آتا ہوں نہ شہرت وعزت کے لئے. میں یہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پیرو مرشد سوہنا سائیں کی فرماں برداری اور خوشنودی کے لئے حاضر ہوتا ہوں. میں خود شانہ بشانہ آپ کے ساتھ مالی تعاون بھی کروں گا۔ حضور چونکہ میں دینی علم سے زیادہ واقف نہیں اسلئے ابتدائی فارسی عربی تعلیم اور قرآن مجید کا ترجمہ مقامی علماء کرام سے پڑھتا ہوں. دینیات کی اور کتابوں کا مطالعہ خود کرتا ہوں. اب انشاء اللہ تعالیٰ دس پندرہ اور ساتھیوں کے ہمراہ دسمبر ۸۱ء کے آخر یا جنوری ۸۲ء کے شروع میں اللہ آباد شریف حاضر ہونگا. حضور کی صحبت کے علاوہ بیس یوم تک حسب فرمان تعلیمی کورس بھی پڑھیں گے۔

لسبیلہ کے تمام غلاموں کی طرف سے السلام علیکم پتہ فقیر محمد جنید خاں ہیڈ کلرک جوڈیشنل برانچ ڈپٹی کمشنر آف لسبیلہ بمقام اوتھل بلوچستان

بلوچستان کے تفصیلی دورے کے بعد مولانا مولوی امام علی صاحب لکھتے ہیں

بعد از آداب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! میں اور مولانا محمد نواز صاحب اور ان کے بھائی مولانا محمد صالح صاحب درج ذیل مقامات پر تبلیغ کے لئے گئے بفضلہ تعالیٰ تمام مقامات پر کافی تبلیغی فائدہ ہوا۔

۱۔ مستونگ شہر ۲۔ شمس آباد اور اس کے قرب و جوار کی کافی بستیوں میں تبلیغ کی گئی۔

(نوٹ. فقیر محمد امین صاحب کی دعوت پر حضور سوہنا سائیں قدس سرہ چند ایام شمس آباد میں

قیام فرما رہے تھے. فقیر موصوف نے حضور سے التماس کیا تھا کہ حضور ہمارے یہاں تبلیغی مرکز بنانا پسند فرمائیں تو میں مرکز کے لئے اپنی زمین مدرسہ کے طلبہ واساتذہ کے لئے اپنا باغ وقف کر دونگا مگر حضور نے تبلیغی فائدہ کے پیش نظر شمس آباد کی بجاء ٹنڈوالہیار کے قریب مرکز بنانا پسند فرمایا جہاں گرمیوں کے قیام کے دوران مثالی تبلیغی فائدہ ہوتا رہا ہے۔)

۳۔ قلات سے چند میل کے فاصلہ پر سلگزار نامی بستی میں بھی گئے. جہاں حضور مدظلہ العالی بھی تشریف لے گئے تھے. اور آپ کی قیام گاہ پر آسمان سے نورانی شعائیں نازل ہوتے دیکھ کر حاجی امام بخش صاحب حضور سے بیعت ہوئے تھے ۴۔ ضلع خضدار کی تحصیل نال اور مضافاتی بستیوں ... وہیر ہزار گنجی اور ہزنبو بھی گئے جہاں عرصہ پہلے رجال الغیب تبلیغ کرنے تشریف فرما ہوتے تھے۔

رجال الغیب کے سلام: ہزنبو بستی میں حضور کے غلام فقیر محترم مولوی محمد بخش صاحب نے بتایا کہ حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کی حیات میں یہاں رات کو رجال الغیب (اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو دنیاوی چیزوں میں سے کچھ کھاتے پیتے نہیں مخلوق کی اصلاح و تبلیغ کے لئے باذن الہٰی بعض مقامات پر تشریف لے جاتے ہیں) تشریف فرما ہوتے تھے اور رات ہی میں چلے جاتے تھے. علاقہ بھر کے لوگ بڑے شوق سے ان کی زیارت اور وعظ ونصیحت سننے کے لئے ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے تھے. نہ معلوم کہاں سے اچانک تشریف فرما ہوکر وعظ نصیحت فرماکر چلے جاتے تھے مگر نہ تو کبھی انکو کسی نے کچھ کھاتے دیکھا نہ پیتے. البتہ بعض اوقات ان میں سے ایک بزرگ مجھے وضو کے لئے پانی لانے کا فرماتے تھے. اور پانی لیکر وضو فرماتے تھے اور بس۔ اسی طرح دو تین سال تک وہ مسلسل تشریف فرما ہوکر تبلیغ کرتے رہے. ایک مرتبہ ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ میں کیوں اور کسی سے پانی لیکر وضو نہیں کرتا؟ صرف آپ سے ہی پانی لیکر وضو کرتا ہوں جس پر میں نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ مجھے معلوم نہیں. فرمایا اس لئے کہ تو پیر مٹھا (قدس سرہ) کا مرید ہے. ہم ان کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ مجدد دوران ہیں اور ان کے خلیفہ جن کو سوہنا سائیں کہتے ہیں وہ بھی کامل و مکمل بزرگ ہیں. جب آپ ان کی زیارت کے لئے جائیں تو دونوں بزرگوں کو ہمارے السلام علیکم کہنا اور دعا کے لئے بھی عرض کرنا. چنانچہ جب میں درگاہ رحمت پور شریف حاضر ہوا اور حضور پیر مٹھا قدس سرہ سے

مصافحہ کے بعد ان بزرگوں کے السلام علیکم کہے۔ آپ نے سن کر فرمایا؟ ہاں میں انھانکوں جاندا ہاں۔ ہیکڑا یمن دا ہے۔ ڈوں شام دے ہین۔ (میں ان کو جانتا ہوں۔ ایک یمن کا ہے اور دوسرے شام کے ہیں) نیز آپ نے تینوں بزرگوں کے نام بھی بتا دیئے۔

اسی طرح حضرت سوہنا سائیں مدظلہ کو بھی ان کے السلام علیکم عرض کئے۔ آپ نے وعلیم وعلیکم السلام فرماکر ارشاد فرمایا واپسی پر ان کو میرے السلام علیکم کہنا۔ چند ایام درگاہ شریف پر رہ کر جب حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اجازت چاہی۔ تو آپ نے ان رجال الغیب کے نام عربی میں ایک مکتوب لکھ کر مجھے دیدیا اور فرمایا میرا یہ خط ان بزرگوں کو دینا واپسی پر جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو حضرت پیر مٹھا قدس سرہ اور حضرت سوہنا سائیں مدظلہ کے السلام علیکم پہنچائے اور خاموش کھڑا ہو گیا تو ان میں سے ایک بزرگ فرمانے لگے آپ ہماری چوری کر رہے ہیں۔ وہ امانت ہمیں دیدیں۔ میں نے کہا حضرت میں چور تو نہیں ہوں فرمایا واقعی تو چور نہیں لیکن ہمارا خط تو چھپالیا ہے میں ذرا شرمندہ بھی ہوا۔ اور وہ خط پیش کر دیا۔ خط پڑھ کر فرمایا اب یہاں سے ہماری ڈیوٹی ختم ہو چکی ہے۔ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔ اب یہاں حضرت پیر مٹھا (رحمتہ اللہ علیہ) کے خلفاء کرام تبلیغ کے لئے تشریف فرما ہونگے۔ اسی طرح وہ بھی تبلیغ فرمائینگے آپ حضرات ان سے تعاون کرنا۔ یہ کہہ کر چلے گئے پھر کبھی تشریف نہ لائے واضح رہے کہ رجال الغیب کی آمد۔ تبلیغ (فقیر محمد بخش صاحب جو کہ بہت نیک بزرگ آدمی ہیں کے علاوہ مذکورہ بیانات) کے عینی گواہ بزنبو علاقہ میں بہت سارے آدمی آج بھی موجود ہیں۔

اس کے علاوہ واپسی پر ضلع جیکب آباد۔ کندھ کوٹ۔ غوث پور کرم پور۔ کشمور۔ گنڈو۔ فضل آباد وغیرہ میں بھی تبلیغ کر کے واپس درگاہ فقیر پور شریف پہنچے ہیں۔

مولانا محمد صدیق صاحب موصوف کا درج ذیل خط سن کر حضور نور اللہ مرقدہ اس قدر خوش ہوئے کہ بندہ کو فرمایا اس کی فوٹو اسٹیٹ نقل بنوائیں کہ خدا نخواستہ اگر اصل گم ہو جائے تو نقل ریکارڈ میں رہے ۔۔۔۔ بعد از آداب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ۔۔۔۔ بعد از اقدام بوسی عرض یہ ہے کہ الحمدللہ حضور کی نگاہ کرم سے تبلیغ کا کام خوب ہو رہا ہے خلیج کی تمام ریاستوں میں حضور کے فیوض و برکات کا چرچا عام ہو رہا ہے۔ چونکہ فقیر مسرت حسین صاحب کے پاس بکثرت لوگ آتے رہتے ہیں۔ فقیر صاحب اردو۔ عربی۔

انگریزی تینوں زبانوں میں بڑی روانی سے کلام کرتے ہیں. اسلئے یہ عاجز ان کے ہاں زیادہ جاتا رہتا ہے. اور وہ بھی بڑی دلچسپی سے تبلیغی کام میں تعاون کر رہے ہیں چنانچہ مورخہ ۱۲/۹/۸۳ یہ عاجز ان کے پاس گیا اتفاقاً اس وقت مسرت صاحب کے پاس ایک بہت بڑے عالم تشریف فرماتھے جو خلیج کی تمام ریاستوں میں تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ان دنوں حکومت کی جانب سے بھارت اور بنگلہ دیش کے تبلیغی سفر میں جانے والے تھے صلاح و مشورے کے لئے مسرت صاحب کے پاس گئے تھے. میرے جانے کے بعد مسرت صاحب نے ایک دوسرے کا تعارف کرایا نیز ان کو بتایا کہ اس مولوی صاحب کے مرشد جوکہ سندھ پاکستان میں رہتے ہیں بڑے کامل ولی ہیں. ان سے بڑھ کر زود اثر فیض میں نے کہیں اور نہیں دیکھا. اس کے بعد مولوی صاحب میری طرف متوجہ ہوئے مجھ سے حضور کے مزید فیوض و برکات سننا چاہتے تھے. پوری طرح عربی نہ جاننے کی وجہ سے میں نے اردو میں حضور کے فیوض و برکات کے بارے میں بتایا وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بڑے شوق سے مجھ سے قلبی ذکر کا وظیفہ سیکھا اور کہنے لگے بلاشبہ آپکے پیر ولی کامل ہیں۔

ابو ظہبی میں ایک فقیر جو ٹیکسی چلاتے ہیں ایک بار ایک مریض کو لے آئے. جو ڈاکٹروں سے علاج کرواکر تنگ آچکا تھا. اس عاجز نے اسے قلبی ذکر کا وظیفہ سمجھایا مختصر نصیحت کی وہ بے حد متاثر ہوا اور بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ذکر کرنے سے بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست ہوگیا چنانچہ وہ اور دو مریض لے آیا ذکر اللہ کی برکت سے وہ بھی صحت مند ہو گئے جمعہ ۸۳۔ ۱۰۔ ۲۱ کو ایک فقیر صاحب کی دعوت پر جانا ہوا جہاں ۳۰ افراد نے ذکر سیکھا ۸۳۔ ۱۱۔ ۴ کو حسب معمول اس عاجز کے پاس ۲۷ کا ماہانہ جلسہ منایا گیا فقیر محمد اقبال کے گھر خواتین کے لئے بارہ وہ جلسہ سننے کا اہتمام کیا گیا تھا ۱۵ مرد اور ۷ خواتین طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے جمعہ کے دن فقیر محمد شریف کے یہاں عجمان میں جلسہ منعقد کیا گیا جہاں ۳۰ نئے افراد طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے. مورخہ ۸۳۔ ۱۱۔ ۱۱ محترم مسرت حسین صاحب کی ترغیب پر ایک انگریز بھی طریقہ عالیہ میں داخل ہوا اور بڑا متاثر ہوا اسی طرح ۸۳۔ ۱۱۔ ۱۸ کو محترم مسرت صاحب کے پاس جانا ہوا. اس کے پاس دو پاکستانی آفیسر بیٹھے ہوئے تھے. میرے جاتے ہی مسرت صاحب نے ان کو میرا تعارف کرایا اور حضور کے فیوض و برکات بتائے ازحد خوش ہوکر

طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے. ان میں سے ایک نے کہا پہلے بھی میں نے سنا تھا کہ یہاں ایک بزرگ رہتے ہیں. جن کی تلقین سے دل ذکر اللہ سے جاری ہو جاتے ہیں۔

حضور کی نگاہ کرم سے میرے مدرسہ میں ۱۲۰ بچے زیر تدریس ہیں صبح و شام پڑھائی ہوتی. حضور کی نگاہ کرم سے تبلیغی جماعت اور وہابیوں کی مخالفت کے باوجود روز افزوں جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے. جمعہ کے دن تو پوری مسجد شریف جماعت سے بھر جاتی ہے۔

حضور کی صحت کی خبر سن کر بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے. اللہ تعالیٰ اس عاجز گنہگار کی زندگی بھی حضور کو مرحمت فرمائے. آمین۔

حضور کے در کا خادم فقیر محمد صدیق از دبئی پوسٹ بکس ۲۶۳۸

احترامِ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی حضور کے مزاج میں یک گونہ خوشی کی لہر دوڑتی محسوس ہوتی تھی. جس کا اظہار آپ کے قول و فعل سے یکساں ہوتا تھااور جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخر شعبان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان المبارک کی فضیلت. روزہ رکھنے کی ضرورت اور عبادت و نیکی کی ترغیب کے بارے میں خطاب فرماتے تھے. اسی طرح عاشق رسول. متبع سنت سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ بھی شعبان المعظم کے نصف آخر سے احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں مختلف عملی اقدامات کرتے تھے۔

حضور کے فرمان سے عموماً ۱۵ شعبان المعظم سے خلفاء کرام و دیگر مبلغ فقراء اپنے اپنے علاقوں میں احترام رمضان المبارک کی تبلیغ شروع کر دیتے تھے. اور جن علاقوں میں مبلغ نہ ہوتے تھے تو ان علاقوں کے لئے دوسرے علاقوں کے مبلغین کو مقرر فرماتے تھے۔ شعبان المعظم کے آخری ایام میں دربار طاہر آباد شریف میں جلسہ عام منعقد فرماتے تھے جس کا اہم مقصد عوام الناس کو احترام رمضان المبارک کی تبلیغ و تحریص کے علاوہ خلفاء کرام اور مبلغ فقراء کو تبلیغ کے بارے میں خصوصی تاکید کرنا ہوتا (جبکہ بعض اوقات جلسہ کے علاوہ خلفاء کرام کا اجلاس بلاکر رمضان المبارک کی خصوصی تبلیغ کا ارشاد فرماتے تھے اور جس علاقہ کے مبلغ حضرات اس اجلاس میں شامل نہ ہوتے ان کو خصوصی تاکیدی خطوط ارسال فرماتے تھے۔

مبلغین حضرات. بازاروں. ریلوے سٹیشنوں. بس سٹاپوں. ٹرین کے ڈبوں اور بسوں میں چڑھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو احترام رمضان کی تاکید فرماتے تھے اس کے علاوہ حکومت کی غفلت اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے جو ہوٹل رمضان المبارک میں دن کے وقت کھلے ہوتے ان میں جاکر مالکان ہوٹل اور روزہ خوروں کو احساس دلاتے. جس کی بدولت بہت لوگ توبہ تائب ہوکر آئندہ روزہ رکھنے کا عہد کرتے۔ اس طرح کئی ہوٹل والے اپنے ہوٹل بند کر دیتے اور پورا رمضان بند رکھتے صوبہ سندھ کی جیلوں میں تبلیغ کرنے کے لئے ہر سال سندھ سیکرٹریٹ سے خصوصی اجازت نامے حاصل کیے جاتے تھے۔ رمضان المبارک کے فضائل اور روزہ کی اہمیت

سن کر سینکڑوں قیدی روزہ رکھنے کا عہد کرتے اور دوسری بار جانے پر بتاتے کہ ہم مسلسل روزے رکھ رہے ہیں۔ جیل حکام احترام رمضان کی اس خصوصی تبلیغ سے متاثر ہوکر تائیدی اسناد دیتے تھے جو خاصی تعداد میں آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہیں (اگرچہ ہمارے نقطہ نگاہ سے ان کی چنداں اہمیت نہیں ہے) بعض مقامات پر مبلغین کی کوششوں سے قیدیوں کو سحری و افطاری کی مناسب سہولتیں مہیا ہو جاتیں. بفضلہ تعالیٰ آج تک مذکورہ طریقہ پر رمضان المبارک میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے. اے کاش! ہمارے علماء کرام و سجادہ نشین حضرات بھی اسی طریقہ پر احترام رمضان المبارک کی تحریک چلائیں تو نہ معلوم کتنے غافل مسلمان روزے رکھ کر اپنے خالق و مالک کو راضی کریں۔

رمضان المبارک میں مبلغین حضرات کی جانب سے تبلیغی احوال پر مشتمل خط اتنی کثرت سے آتے تھے کہ عموماً دو سے تین بار حضور مسجد شریف میں بیٹھ کر کافی دیر تک سنتے رہتے. پھر بھی سینکڑوں کی تعداد میں خط بچ جاتے جو بعد میں پڑھے جاتے تھے۔ احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں مختلف علاقوں کے فقراء, اردو, سندھی زبانوں میں اشتہارات چھپواتے تھے جبکہ اردو نظم میں "نزول رحمت" نامی ایک کتاب کے علاوہ درگاہ شریف کی جانب سے ایک کتاب "رمضان جوں رحمتوں" کے نام سے اور ایک "برکات رمضان" کے نام سے شائع ہوکر بے حد مقبول ہوئیں۔ جبکہ بالا ضلع حیدر آباد کے فقراء نے "رمضان جوں فضیلتوں" کے نام سے ایک کتاب چھپوا کر مفت تقسیم کی۔

عبادت و اطاعت. حضور کی تو زندگی ہی عبادت الٰہی اور اشاعت اسلام کے لئے وقف تھی۔ رمضان المبارک میں تو حسب ضرورت مختصر وقت آرام کرنے کے بعد بکثرت تلاوت قرآن, نوافل, ذکر و مراقبہ اور بار بار صلوٰۃ التسبیح پڑھتے نظر آتے تھے۔ جملہ جماعت خاص کر دربار عالیہ پر مقیم فقراء اور مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کو تاکید فرماتے تھے کہ روزانہ کم از کم دو سو بار درود شریف. دو سو بار کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ دھیمی آواز سے کہ آدمی خود سنتا رہے۔ ہر سو کے آخر بار پورا کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ. اور دو سو بار استغفار اور دو سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھا کریں. اس کے علاوہ صلوٰۃ التسبیح بھی کم از کم ایک بار روزانہ پڑھا کریں نہیں تو دوسرے تیسرے دن تو ضرور پڑھا کریں نماز تہجد تو الحمد للہ سبھی پڑھتے ہیں۔ باقی اشراق.

عصر اور عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد پڑھی جانے والی غیر موکدہ سنتیں اگر کسی وجہ سے پہلے پابندی سے نہیں پڑھتے تو رمضان المبارک میں سستی نہ کریں، پڑھتے رہیں۔ تلاوت قرآن مجید بھی جس قدر ہو سکے ضرور کیا کریں کہ قرآن مجید کو رمضان المبارک سے خصوصی نسبت ہے کہ اسی ماہ میں اس کا نزول ہوا ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں خصوصی ارشادات۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ میں بعد از نماز عشاء حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا: (حاضرین ۱۵۰ کے قریب تھے) یہ رات نہایت متبرک ہے۔ اکثر مفسرین کرام کی رائے کے مطابق یہی لیلۃ القدر ہے۔ جس کی فضیلت خداوند عزوجل نے ان لفاظ سے بیان فرمائی ہے: "لیلۃ القدر خیر من الف شہر۔" کہ قدر کی رات ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ (سورۃ القدر) ایک ہزار ماہ کے تقریباً ۸۳ سال بنتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لیلۃ القدر کو اس سے بھی بڑھ کر مرتبہ والی رات قرار دیا ہے۔ اس بابرکت رات میں جس قدر ممکن ہو زیادہ جاگیں۔ ہمارے پیشوا حضرت امام اعظم قدس سرہ نے چالیس سال تک مسلسل نماز عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔ یعنی آپ اتنا طویل عرصہ ساری ساری رات جاگ کر عبادت و بندگی کرتے رہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ کے متعلق بھی مروی ہے کہ آپ چالیس سال تک مسلسل ہر رات جاگتے رہے اور عشاء کے وضو سے فجر ادا کرتے رہے جاگنے کے معاملے میں شہری دیہاتیوں سے کافی آگے ہیں۔ عموماً ان متبرک راتوں میں بڑی کثرت سے شہر کے لوگ رات بھر مسجد میں بیٹھ کر عبادت، ذکر، تلاوت وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں آپ حضرات تو اہل ذکر، اہل دل اور صاحب باطن ہیں۔ آپ کو تو زیادہ شوق و محبت سے ان راتوں میں جاگ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہنا چاہئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ

اس کے علاوہ دو تسبیح درود شریف، دو تسبیح کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ درمیانی آواز سے کہ خود آدمی سن سکے۔ ہر تسبیح کے آخر میں محمد رسول اللہ سمیت پورا کلمہ پڑھیں۔ دو تسبیح استغفار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور دو تسبیح

یہ تسبیحات روزانہ پڑھنی چاہئیں۔ کم از کم اس بابرکت رات میں تو ضرور پڑھیں۔ اپنے گناہوں سے صحیح معنیٰ میں توبہ تائب ہو کر بخشش طلب کرنی چاہئے اپنے والدین زندہ ہوں یا وفات پاچکے ہوں. ان کے لئے بھی دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے رشتہ دار پڑوسی اور دوست واحباب جو زندہ ہوں ان کے لئے دین پر استقامت کی اور جو وفات پاچکے ہیں ان کے لئے بخشش کی دعائیں کی جائیں۔ آخر میں آپ نے تمام حاضرین خواہ غائبین کے لئے دعا فرماتے تھے۔ اسی طرح ہر سال قدر کی رات خصوصی ارشاد فرماتے تھے اور دیگر موجود علماء کرام کو بھی وعظ کا حکم فرماتے تھے۔ تقریباً ساری رات ذکر. تلاوت. مراقبہ. حمد ونعت. نوافل وغیرہ میں گزرتی تھی۔ اور جو نئے فقراء صلوٰۃ التسبیح پڑھنا نہیں جانتے تھے ان کے لئے با جماعت صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام ہوتا تھا۔

رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ کی تبلیغی سرگرمیاں

حضور نور اللہ مرقدہ کے فرمان سے رمضان المبارک آتے ہی مبلغین خلفاء وفقراء ایک نئے ولولے اور جذبے سے تبلیغ میں مصروف ہو جاتے تھے اور تبلیغی احوال پر مشتمل خطوط بھی ارسال کرتے تھے جن کی تعداد سینکڑوں میں ہوتی تھی. تاہم بڑی اکثریت ان مبلغین کی ہوتی تھی. جو بالمشافہ حضور کی خدمت میں آکر تبلیغی احوال سناتے تھے یا پھر کم علمی یا غفلت کی وجہ سے تبلیغ کرنے کے باوجود خط نہیں لکھتے تھے۔

۱۴۰۳ھ میں حضور نور اللہ مرقدہ کے خصوصی فرمان کے تحت احقر نے مبلغین حضرات کی اجمالی رپورٹ تیار کی جن کے خطوط حضور کی خدمت میں پہنچے۔ اور وہ طاہر آباد شریف قیام کے دوران پڑھے گئے (جبکہ کافی تعداد میں خطوط واپسی پر اللہ آباد شریف میں پڑھے گئے)

ضلع نواب شاہ	مبلغین	۵۳
کراچی	=	۴۶
حیدر آباد	=	۴۵
لاڑکانہ	=	۲۲

دادو	=	۱۵
تھرپارکر	=	۷
ٹھٹھہ	=	۲
خیرپور	=	۱۳

تاثرات. کراچی سے مولانا محمد رفیق صاحب لکھتے ہیں. حضور تبلیغ میں اس قدر لذت محسوس ہوتی ہے گویا کہ جنت میں ہیں. سخت گرمیوں کے باوجود تبلیغ میں پیاس اور بھوک محسوس ہی نہیں ہوتی. سارا دن ذکر و فکر میں گزرتا ہے بعض اوقات جذبہ و گریہ کی حالت طاری ہو جاتی ہے اتفاقاً اگر کسی وجہ سے تبلیغ میں ناغہ ہو جاتا ہے تو مزہ نہیں آتا پریشانی سی رہتی ہے. گو مارشل لاء کی وجہ سے کراچی کی مساجد میں بھی کھلی تقریر کی اجازت نہیں لیکن فقراء اسٹیشنوں باغیچوں اور بازاروں میں بھی اسپیکر استعمال کرتے ہیں. تائید الٰہی اس قدر شامل حال ہے کہ کسی کو روکنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی بسا اوقات اسپیکر اور لوگوں کا ہجوم دیکھ کر پولیس والے چلے آتے ہیں مگر وہ بھی رمضان المبارک کے موضوع پر اصلاحی تقریر سن کر خاموش کھڑے رہتے ہیں کراچی ہی سے فقیر قادر بخش مستانہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک بس میں چڑھ کر تبلیغ کی. شروع میں تو بس کنڈیکٹر پان کھا رہا تھا مگر تقریر کے بعد اس نے بھی وعدہ کیا کہ آئندہ روزہ رکھوں گا۔

اوتھل بلوچستان کے فقیر ماسٹر عبدالحکیم لکھتے ہیں کہ درگاہ شریف سے واپسی پر میں نے کراچی سے تبلیغ کی ابتداء کی. ایک بس میں تقریر کر رہا تھا کہ ایک صابن فروش نے رخنہ اندازی کی. باز نہ آنے پر لوگوں نے اسے دھکے دیکر بس سے اتار دیا اور میں تبلیغ کرتا رہا. ابراہیم حیدری. میں ایک ایسی جگہ تبلیغ کرنے گیا جہاں ملنگ لوگ چرس پینے میں مصروف تھے. شروع میں تو میری نصیحت سننے کے لئے آمادہ نہ تھے مگر بعد میں توجہ سے سنتے رہے اور اچھے تاثرات کا اظہار کرنے لگے نواب شاہ سے مولانا عبدالرحمان صاحب لکھتے ہیں کہ لاکھاروڈ میں جب ہم نے تبلیغ کی آخر میں ایک شخص کہنے لگا. یہ آپ حضرات کی مجھ پر خصوصی مہربانی ہوئی ہے کہ یہاں تشریف لائے آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر میں نے آئندہ تمام روزے رکھنے کا وعدہ کرلیا ہے ورنہ اس سال والد صاحب کے روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے میں نے بھی روزے نہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تھا. کنڈیارو سے مولانا محمد قاسم گبول صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اللہ آباد شریف کے فقراء نے احترام رمضان المبارک کے بینر بنوا لئے اور جلوس کی صورت میں. کنڈیارو اور ٹھارو شاہ کا گشت کیا متعدد مقامات

پر تقاریر کیں. اللہ اللہ کرتے ہوئے جلوس کی شکل میں پولیس اسٹیشن پر بھی گئے. جہاں پولیس کے عملے کو تبلیغ کی گئی اور عملی طور پر تعاون کرنے کیلئے کہا گیا. انہوں نے روزے رکھنے اور روزہ خوروں کی اصلاح کے لئے شہر میں گشت کرنے کا وعدہ کیا۔

فقیر رسول بخش مستانہ لکھتے ہیں کہ ڈیپارجہ کے نزدیک ایک بستی میں تبلیغ کرنے گیا. وہاں یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا کہ جو مزدور اور مستری مسجد شریف کی تعمیر کر رہے تھے. دن دیہاڑے چائے پی رہے تھے. مجھ سے رہا نہ گیا. جوش میں آکر ڈنڈا لے لیا اور ان سے لڑنے کا ارادہ کیا تھا کہ ان میں سے کچھ آدمی چائے چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے. بہر حال میں نے وہاں بھی تبلیغ کی نواب شاہ شہر سے محترم امام علی بروہی صاحب لکھتے ہیں احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں ہم فقراء ڈی سی اور ڈی. ایس. پی صاحب سے ملے اور ان کو تبلیغ کی اور ذمہ داری کا احساس دلایا. نتیجۃً انہوں نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر کئی روزہ خوروں کا چالان کر دیا۔

محترم منظور حسین ڈھر کو جو کہ تبلیغ میں بھی ساتھ چلتا ہے. خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی. جس سے اس کی ہمت و استقامت میں اور اضافہ ہو گیا اور اس نے آئندہ سنت کے مطابق داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

درگاہ اللہ آباد شریف سے فقیر گل محمد صاحب (جو بالکل ان پڑھ ہیں مگر حضور کے فرمان کے مطابق چند آیات احادیث کا مفہوم یاد کر کے تبلیغ کرتے رہتے ہیں) لکھتے ہیں بس میں تبلیغ کرتے وقت ایک آدمی نے مجھے کچھ پیسے دیئے اس کے اصرار کرنے پر میں نے لے لئے. لیکن جب تقریر ختم کی تو یہ کہہ کر اسے پیسے واپس دیدیئے کہ میں رضائے الٰہی کی خاطر تبلیغ کرتا ہوں. یہ پیسے آپ کسی اور ضرورت مند کو دیدینا۔ جس سے وہ اور بھی زیادہ متاثر ہوا۔

نواب شاہ کے محترم محمد ظریف خان پٹھان نے بتایا کہ دن بھر تبلیغ کرنے کے بعد جیسے ہی رات کو سویا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی. وہیں حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ بھی موجود نظر آئے. جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ میرے دین کی بڑی خدمت کر رہے ہیں دور حاضر میں یہی وہ مجاہد ہیں جو کہ احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں اتنا کام کر رہے ہیں ___ حال ہی میں جب ظریف خان صاحب سے احقر نے دریافت کیا تو بتایا کہ ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ہوتی ہے. آٹھ دس سال سے کبھی رمضان میں ناغہ نہیں ہوا حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ مدظلہ کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تعریفی کلمات ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔

لاڑکانہ سے محترم حاجی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں ہم لاڑکانہ میں متعین فوجی سربراہوں سے ملے. جنہوں نے تعاون کا یقین دلایا. اور شہر بھر میں پولیس کا گشت شروع کرادیا ہے جہاں کہیں کوئی کھاتے پیتے نظر آتا ہے. اسے سخت سزا دیتے ہیں یا جرمانہ وصول کرتے ہیں کئی آدمیوں کو ۲۔ ۳ دن کے لئے جیل بھی بھیج دیا ہے۔

لاڑکانہ ہی سے محترم محمد منیر شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ باقرانی اسٹاپ پر تقریر سنکر ایک ہوٹل کے مالک نے اسی وقت ہوٹل بند کر دیا اور سارا رمضان المبارک دن کو ہوٹل نہ کھولنے کا وعدہ کیا تو ڈیرو سے شاہ نواز کوری صاحب لکھتے ہیں کہ حضور آج کل میں ایک ایسی مسجد شریف میں نماز کی امامت کرا رہا ہوں جس میں پہلے صرف ۲۔ ۳ آدمی نماز پڑھتے تھے صحیح معنوں میں ان کو بھی نماز نہیں آتی تھی ثناء وتشہد تک یاد نہیں تھا. الحمد للہ اب وہ بھی نماز سیکھ رہے ہیں اور مسجد شریف میں پابندی سے چار صفیں جماعت کے وقت ہو جاتی ہیں۔

حیدر آباد سے مولانا نسیم احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مسلم ہائی اسکول کے میدان میں کچھ آدمی شطرنج کھیل رہے تھے ہم ان کے ہاں چلے گئے تبلیغ سے بڑے متاثر ہوئے اسی طرح فردوس کالونی میں ایک جگہ گئے جہاں لوگ جوا کھیل رہے تھے. الحمد اللہ ہماری گزارش پر متوجہ ہوکر تقریر سنتے رہے اور آخر میں روزے رکھنے کا وعدہ بھی کیا۔

لاہور سے محترم امام الدین بلوچ صاحب لکھتے ہیں کہ حضور کے فرمان کے مطابق ہم محنت سے تبلیغ کر رہے ہیں حال ہی میں شیعہ مسلک کا ایک لڑکا تبلیغ سے اس قدر متاثر ہوا ہے کہ پابندی سے روزے رکھ رہا ہے اور نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھتا ہے۔

بزرگوں کی راہنمائی

واضح ہو کہ سندھ و پنجاب کے کئی مشہور و معروف صاحب مزار بزرگان دین نے اپنے یہاں چلے کاٹنے والوں اور ہدایت و رہنمائی کے لئے آنے والے سچے طالبوں کو خواب میں، حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے حضور حاضر ہو کر فیض حاصل کرنے کا حکم فرمایا، جن میں سے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت غوث بہاء الحق ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت اور تائید: محترم خلیفہ مولانا محمود الحسن صاحب مری (بڑے صالح آدمی ہیں، تبلیغ اسلام کا اس قدر فکر رکھتے ہیں کہ ایک ٹانگ سے معذور ہونے کے باوجود اکثر وقت تبلیغ میں رہتے ہیں متوکل اس درجہ کے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ترس کھا کر کچھ دینا چاہتا ہے تو بھی نہیں لیتے) ایک مرتبہ محترم مولانا عبدالغفور صاحب کراچی والوں کے ساتھ تبلیغی سلسلہ میں پنجاب جانے کے لئے جب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے اجازت لینے دربار شریف پر پہنچے تو حضور نے ان کو فرمایا کہ ملتان شریف میں حضرت خواجہ غوث بہاؤ الحق زکریا رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر جاکر میری طرف سے سلام عرض کرنا اور یہ بھی عرض کرنا کہ ہم فقراء آپ ہی کے شروع کئے ہوئے تبلیغی مشن کا کام کر رہے ہیں اس لئے ہمیں آپ کی توجہات عالیہ اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ہم یہاں آپ کے شہر ملتان میں تبلیغ کے لئے ہی حاضر ہوئے ہیں۔ محترم مولانا محمود الحسن صاحب نے بتایا کہ صبح تقریباً ۸ بجے ہم دربار حضرت غوث بہاؤ الحق رحمتہ اللہ علیہ پر حاضر ہوئے، کئی اور آدمی پہلے سے وہاں موجود تھے۔ دروازہ مبارک سے اندر داخل ہو کر جیسے ہی میری نظر مزار شریف پر پڑی میری حالت دگرگوں ہوگئی۔ ایک ساتھ عجیب قسم کا رعب اور کشش طاری ہوگئے کہ میں بے اختیار وجد و جذب کی حالت میں آہ و فغاں کرنے لگا۔ اسی کیف و مستی کے عالم میں بچشم سر میں نے دیکھا کہ غوث بہاؤ الحق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مزار اقدس سے باہر تشریف لائے اور پوری طرح ہماری طرف متوجہ ہیں۔ میں نے زبان حال سے حضرت قبلہ سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی جانب سے سلام پیش کر کے دعا کے لئے عرض کی جس پر آپ نے ارشاد فرمایا، حضرت سوہنا سائیں (نور اللہ مرقدہ) ہمارے مخلص دوست ہیں۔ آج کل بے لوث دینی خدمت کر

رہے ہیں آپ ان کو میرا اسلام پہنچانا اور کہنا کہ بلاشبہ ہم نے بھی زندگی بھر اسی تبلیغی مشن کا کام کیا ہے۔ اب آپ ہمارے شہر ملتان کے لئے اپنا کوئی خلیفہ صاحب تبلیغ کے لئے مقرر فرمادیں ہم ہر طرح سے ان سے تعاون کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل مجھ پر یہی بے خودی و گریہ وزاری کی حالت طاری رہی جسے دیکھ کر دیگر حاضرین بھی رو رہے تھے۔ غرضیکہ جن سعید لمحات میں حضرت غوث رحمتہ اللہ علیہ مجھ سیہ کار سے ہم کلام رہے میری زندگی کا عظیم سرمایہ ہیں جنہیں میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ رکن عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف تک اسی مستی کے عالم مین پس پشت چلتا رہا۔ معذور ہوتے ہوئے بھی آخر تک حضرت غوث رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف پشت کر کے نہیں چلا۔ حضرت رکن عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس سے ہو کر احباب کے ساتھ شہر چلا گیا مگر بار بار گریہ طاری ہو جاتا۔ شام گئے تک الحمدللہ یہی کیفیت طاری رہی۔ یہ سب کچھ میرے پیرو مرشد حضرت خواجہ سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی توجہات عالیہ اور خصوصی نظر کرم کا صدقہ و نتیجہ تھا ورنہ من آنم کہ من دانم کے مصداق، میں کہاں اس لائق تھا کہ مجھ پر اتنا کرم ہوتا۔

واضح رہے کہ جب ملتان شریف سے واپسی پر مولانا موصوف نے مذکورہ تفصیلی احوال حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے بیان کئے تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور باوجود یہ کہ آپ کے بعض خلفاء کرام پہلے بھی ملتان شریف میں محدود پیمانہ پر تبلیغ کرتے رہے تھے پھر بھی حضرت غوث رحمتہ اللہ علیہ کی طلب ورضا کے مطابق آپ نے خلیفہ محترم مولانا محمد معصوم صاحب (سنانواں ضلع مظفر گڑھ) کو ملتان شریف میں باقاعدگی سے تبلیغ کرنے کے لئے تاکید فرمائی، ان پر بھی حضرت غوث بہاؤالحق رحمتہ اللہ علیہ کی اسی طرح کرم نوازی ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب

چنانچہ صاحبزادہ مولانا محمد معصوم صاحب بھی حسب ارشاد حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ملتان میں تبلیغ کرنے سے پہلے دربار حضرت غوث بہاؤالحق ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر حاضر ہوئے۔ حضرت غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو ان پر شفقت فرمائی اس سلسلہ میں جناب صاحبزادہ

صاحب نے مورخہ تیس اپریل ۱۹۸۳ء حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں خط لکھا اس کا متن یہ ہے.... روہڑی سے بذریعہ ٹرین رات ایک بجے ملتان پہنچے۔ حضور کے فرمان کے مطابق سیدھے مزار حضرت غوث بہاء الحق زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر گئے اور دربار پر حاضری دی، رات قیام کیا۔ بعد نماز تہجد فقراء اور اس عاجز نے مراقبہ کیا حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا۔ کوئی احوال معلوم نہ ہوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر پھر مراقبہ کیا تو حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے بڑی مہربانی اور شفقت فرمائی۔ اس عاجز کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور فرمایا: بیٹا ہمت و جرأت سے سے کام کرو۔ آپ کے مرشد سوہنا سائیں کے سر پر غوثیت کا تاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا طالب ہو وہ سوہنا سائیں سے یہ نعمت حاصل کر سکتا ہے۔ اس عاجز نے حضور کے سلام عرض کئے اور عرض کیا کہ حضور نے اس عاجز کو آپ کے ملتان میں تبلیغ کے لئے بھیجا ہے آپ اس عاجز کی مدد فرماویں. آپ نے فرمایا: اپنے شیخ و مرشد سوہنا سائیں کو میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ آپ اس دور ظلمت میں یہ (تبلیغ کا کام) جہاد اکبر کر رہے ہیں اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو محبوب رکھتے ہیں۔ اس عاجز نے عرض کیا حضور ہم تو رات سے آپ کے مزار مبارک پر مراقب ہیں۔ رات حضور کی زیارت نہ ہوئی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر جمعہ اور سوموار کی رات میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں میں حاضر ہوتا ہوں۔ چونکہ آج سوموار کی رات تھی اس لئے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ پر گیا ہوا تھا۔ وہاں مجھے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جلدی جاؤ تمہارے دربار پر ہمارے محبوب سوہنا سائیں کا ایک فقیر منتظر بیٹھا ہے۔ میں اس لئے ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق پہنچا ہوں اور فرمایا: کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوہنا سائیں کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ آپ بھی ہمارے محبوب ہیں اور آپ کی جماعت بھی ہمیں محبوب ہے۔ مزید فرمایا: اس دور میں آپ کے شیخ اللہ کے محبوب ہیں ان کی توجہ، فیض و برکت ہی آپ کے لئے کافی ہے تاہم میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد کروں گا۔ اس کے بعد آپ نے اجازت فرمائی اور فرمایا کہ آج صبح کا ناشتہ میرے پاس کھا کر جاؤ ہم حضرت کی مسجد شریف میں جا کر بیٹھے کہ ایک سفید ریش آدمی کھانے کا ایک طشت لئے ہوئے مسجد میں آیا اور کہا آپ لوگ سندھ سے آئے ہیں! ہم نے کہا جی ہاں۔ تو اس نے ہمارے سامنے کھانا رکھ

دیا۔ کھانا ایسا لذیذ تھا کہ جس کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ یہ سب حضور کی مہربانی ہے ورنہ یہ عاجز اس کے قابل نہیں۔ (فقیر محمد معصوم بخشی حبیبی غفاری)

محبوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واضح ہو کہ کئی ماسلف بزرگان طریقہ عالیہ نقشبندیہ علیہم الرحمہ کو بھی الہام، حال اور کشف کے ذریعے منجانب اللہ تعالیٰ محبوبیت کی دولت سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ اس سلسلے میں خصوصیت سے تین مشائخ کے نام ذکر کیا کرتے تھے۔ ایک حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی قدس سرہ جن کو بحالت مراقبہ۔

قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِلَا وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔
(میں نے آپ کو بخش دیا اور اس کو بھی جس نے کسی واسطہ سے یا براہ راست آپ کا وسیلہ پکڑا (بیعت ہوا) قیامت تک (یعنی آپ کے خلیفہ یا خلیفہ کے خلیفہ سے بیعت ہوا اسی طرح قیامت تک جو آپ کے سلسلہ میں داخل ہوا) کی بشارت دی گئی ساتھ ساتھ اس انعام الٰہی کے اظہار کا بھی حکم فرمایا گیا دوسرے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے مرشد اول حضرت پیر فضل علی قریشی مسکین پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو بمع مریدین کے شرف محبوبیت کا مژدہ سنایا گیا۔ جس کا تذکرہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے اپنے اس فارسی شعر میں فرمایا ہے۔ جو دربار عالیہ مسکین پور شریف کی حاضری کے موقعہ پر بحالت مراقبہ پڑھا تھا

شد خطابش باصواب از شاہ حضرت کائنات
شرف اصحابک کا صحابی حضرت شاہ فضل

تیسرے حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے محب و محبوب مرشد کامل حضرت پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ جن کے لئے محترم حاجی مشتاق احمد صاحب کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے شرف محبوبیت و قبولیت کی بشارت موصول ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے فرمایا:

ڏس شان عزت بزرگي جلالت
عطا ڪيس عرب ۽ پنهنجي نيابت
ڪيس مير مدني ۽ ڪيڏي عنايت
بچاء امت منهنجي توکي آ پارت
تون محبوب منهنجو جماعت پياري
” منهنجو پير ڪامل “.

چوتھے حضور شمس العارفین سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کا پیغام حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرفت پہلے ذکر کیا گیا۔ اسی قسم کے بشارات اور خواب کئی متقی، صالح فقراء کو نظر آئے جن میں سے یہاں صرف ایک خواب ذکر کرتا ہوں جو بزرگ صفت، نیک و صالح عزیز القدر محترم جناب الحاج احمد حسن صاحب نے مدینہ منورہ قیام کے دوران اور خواب بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر دیکھا تھا۔ کہ نیند کا غلبہ ہوگیا۔ آناً فاناً تمام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نور سے معمور نظر آئی، اور روزانہ کی نسبت بہت زیادہ آدمیوں کا ہجوم بھی نظر آیا۔ اچانک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عربی لباس میں ملبوس ریاض الجنہ میں جلوہ افروز نظر آئے۔ آپ کی تشریف آوری سے حرم شریف کی نورانیت میں جو بے پناہ اضافہ نظر آیا بس وہ تصور ہی کر سکتا ہوں، میری زبان و قلم اس کی تصویر کشی سے قاصر ہیں۔ البتہ اپنی بساط کے مطابق اس نورانی منظر کے بارے میں حلفیہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم باب السلام کی جانب چہرہ انور کئے ہوئے منتظر نظر آئے۔ داہنے ہاتھ مبارک سے باب السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے راستے میں کھڑے آدمیوں کو راستہ سے ہٹنے کا حکم فرمارہے تھے۔

اشارہ کے ساتھ ساتھ زبان درافشان سے ارشاد فرمایا پیچھے ہٹ کر راستہ کشادہ رکھیں کہ میرے محبوب آرہے ہیں، اتنے میں میرے مرشد مربی حضور قبلہ سوہنا سائیں سبز عمامہ باندھے ہوئے باب السلام سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے اور سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چلے آئے۔ ملاقات میں کچھ اس انداز کی وارفتگی اور کشش تھی کہ دو عزیز ترین ساتھیوں کے برسوں بچھڑ جانے کے بعد کی ملاقات میں بھی اتنی کشش معلوم نہیں ہوتی۔ کچھ دیر آپس میں نہ معلوم راز و نیاز کی کیا باتیں ہوتی رہیں، اس کے بعد میری طرف اشارہ کر کے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سے عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا غلام آپکی خدمت میں رہتا ہے آپ کو اس کی پارت ہو. جس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن مبارک ہلا کر اشارہ سے "ہاں" فرمایا یہ عجیب روح پرور منظر میں نے صرف دس قدم کے فاصلہ سے سنا اور دیکھا یقیناً میرا یہ خواب خواب ہی نہیں حقیقت کا مظہر ہے. میرے پیرو مرشد حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور محبوب کامل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عبداللطیف بھٹائی علیہ الرحمہ کی رہنمائی: مولانا گل محمد صاحب جو کہ مستقل طور پر بھٹ شاہ اور گردو نواح میں تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ پہلے بستی قاسم بگھیو میں رہتے تھے اور بھٹ شاہ قریب ہونے کی وجہ سے سالانہ میلے کے علاوہ بھی تبلیغ کے لئے بھٹ شاہ جایا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۹۷۷ء میں حسب معمول میلے کے بغیر ایک مرتبہ درگاہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوا۔ نماز پڑھ کر جیسے ہی میں نے تقریر شروع کی۔ سامنے ایک اجنبی شخص زار و قطار روتا ہوا نظر آیا۔ تقریر ختم ہوتے ہی بڑی تعظیم اور محبت کے ساتھ آکر ملا اور از خود بتانے لگا کہ میں کھیرتھر پہاڑی ضلع دادو کا رہنے والا ہوں۔ طویل عرصہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت حاصل کرنے کیلئے صحرا نوردی کرتا رہا۔ کافی دور دور تک بزرگوں کی خانقاہوں پر حاضر ہوتا رہا مگر کہیں سے اطمینان قلبی حاصل نہ ہوا۔ اسی سلسلہ میں سندھ کے مشہور و معروف ولی حضرت عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار پہ آکر چلہ شروع کیا۔ ابھی چلہ (چالیس دن کی خلوت ذکر و مراقبہ) ختم ہونے میں تین دن باقی تھے کہ خواب میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ کے ساتھ دو اور نورانی چہروں والے بزرگوں کی بھی زیارت حاصل ہوئی جن میں سے ایک کی ریش مبارک سفید تھی اور دوسرے کی سرخ مہندی لگی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ حضرت بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ نے سفید ریش بزرگ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا یہ ہمارے سردار ہیں اور دوسرے بزرگ جن کی داڑھی مبارک مہندی لگی ہوئی سرخ تھی ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ بزرگ ابھی زندہ ہیں ان کے ایک فقیر ہمارے یہاں بھٹ شاہ میں تبلیغ کرنے آتے ہیں۔ ان کی یہ علامات ہیں۔ جب وہ یہاں آجائیں تو آپ ان کے ساتھ چلے جانا وہ آپ کو ان سرخ ریش

نورانی چہرے والے بزرگ کے پاس لے جائیں گے اور آپ کی برسوں کی دیرینہ مراد پوری ہو جائے گی۔ میں ان علامات کی روشنی میں فقیر کی تلاش میں تھا کہ آج آپ کو ان ہی علامات کے ساتھ اور تقریر کرتے ہوئے دیکھ کر یقین ہو گیا کہ آپ ہی وہ فقیر ہیں جن کے بارے میں حضرت عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ نے بتایا تھا کہ وہ آپ کو سرخ ریش بزرگ کے پاس لے جائیں گے لہٰذا براہ کرم آپ مجھے ان بزرگوں کے پاس لے چلیں۔ میں نے کہا واقعی یہ علامات جو آپ بتا رہے ہیں میرے پیرو مرشد کی ہیں۔ لیکن آج تو ان کے یہاں چلنے کی کوئی صورت ہی نہیں کیونکہ اس دن بھٹو حکومت کے خلاف قومی اتحاد کی جانب سے ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال تھی۔ بھٹ شاہ ہالا روڈ پر ٹریفک معطل تھی تاہم اس کی محبت اور تڑپ کے پیش نظر میں نے اس کو اپنے ساتھ لیا اور کچی سڑک سے پیدل چل کر بستی قاسم بگھیو پہنچا۔

خوش قسمتی سے دوسرے دن حضور شمس العارفین سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کا بستی سائیں ڈنو میر بحر نزد جامشورو میں جلسہ میں تشریف آوری کا پروگرام تھا۔ دوسرے دن ہڑتال بھی نہیں تھی۔ رات قاسم بگھیو میں رہنے کے بعد صبح اس آدمی کو ساتھ لے کر جب بستی سائیں ڈنو میر بحر پہنچے اور حضور قبلہ سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے تو حضور کو دیکھتے ہی اس کی خوشی کی انتہاء نہ رہی اور بے ساختہ مستانہ وار کہنے لگا سائیں یہی وہ بزرگ ہیں جن کی زیارت حضرت عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں کرائی تھی۔ بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ حضور سے بیعت ہوا اور کہنے لگا الحمد للہ برسوں سے میں جس نعمت کا طالب تھا آج میری وہ مراد بر آئی ہے، اور اس کے لئے نہ مجھے کسی قسم کی تکلیف اٹھانی پڑی نہ کوئی خرچہ کیا۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری (لاہور) رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد

بزرگ صفت حضرت مولانا حاجی محمد صالح صاحب جو واقعی صالح ہیں جب حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار عالیہ پر حاضر ہوئے ایصال ثواب کیا اور کچھ دیر وہاں مراقبہ بھی کیا، تو مراقبہ میں منجانب اللہ تعالیٰ یہ القا ہوا کہ حضرت داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بزبان حال فرما رہے ہیں حضرت سوہنا سائیں (نور اللہ مرقدہ) کو ہمارا یہ پیغام پہنچائیں کہ ہم نے اپنی ساری زندگی یہی تبلیغی کام کیا جو اب آپ کر رہے ہیں، لہٰذا ہمارے شہر لاہور میں بھی تو تبلیغی سلسلہ

جاری کریں۔

واضح رہے کہ لاہور شہر میں سربری طور پر تو عرصہ دراز سے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے خلفاء کرام تبلیغی کام کر رہے تھے اور سال میں ایک بار حضور خود بھی لاہور جاتے تھے اور ہر بار حضرت داتا رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پہ حاضر ہوتے تھے مگر مستقل طور پر تبلیغی کام نہیں ہوا تھا. حضرت داتا قدس سرہ کے مذکور حکم کے بعد آپ نے جوان عمر و فکر خلیفہ مولانا انوار المصطفیٰ صاحب کو مستقل طور پر لاہور میں رہ کر تبلیغ کا حکم فرمایا. اور الحمدللہ ہر قدم پر لاہور میں دن بدن شریعت وطریقت کی اشاعت و ترویج کا کام بڑھتا گیا اور حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے حین حیات ہی میں بھٹہ کو ہاڑ بیدیاں روڈ پر مرکز روح الاسلام کے نام سے مستقل مرکز قائم ہوا. حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ کے زیر نظر یہ مرکز ترقی کی راہ پر گامزن ہے جبکہ گلبرگ میں محترم خلیفہ مولانا سردار احمد صاحب اور ان کے صاحبزادہ مولانا خالد محمود کی کوشش سے بہتر تبلیغی کام اور پابندی سے ماہوار تبلیغی اصلاحی جلسہ بھی ہو رہا ہے۔

حضرت قلندر شہباز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہنمائی

محترم مولانا جان محمد صاحب نے بتایا کہ میری موجودگی میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں سرگودھا صوبہ پنجاب کا ایک شخص حاضر ہوا. حضور سے قلبی ذکر کا وظیفہ سیکھا اور بتایا کہ میں دو سال مسلسل حضرت قلندر شہباز سیوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درگاہ پر رہا کئی چلے کاٹے آخر کار حضرت قلندر شہباز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی مجھے فرمایا کہ دور حاضر میں ایک ولی کامل رادھن اسٹیشن کے قریب فقیرپور شریف نامی بستی میں رہتے ہیں، آپ ان کے پاس جائیں (مولانا جان محمد صاحب)

حضرت سمن سرکار قدس سرہ کی رہنمائی

لاڑا ور تھر سندھ کے مشہور بزرگ حضرت سمن سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے سالانہ عرس کے موقعہ پر مسلمانوں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ہندو عقیدت مند بھی حاضر ہوتے ہیں۔ کئی نیک صالح آدمی محض راہ حق کی طلب کے سلسلے میں بھی دربار پر حاضر ہو کر چلہ کشی

کرتے ہیں، اسی طرح محمد اشرف نامی ایک پنجابی (جواب الحمدللہ بہت نیک صالح ہے) بھی محض ہدایت یابی کے لئے ان کے دربار پر حاضر ہوا۔ ایصال ختم شریف کے بعد ان کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں یہی دعا کی کہ بارِ الٰہ میری رہنمائی فرما۔ مجھے کسی ایسے بزرگ کی غلامی نصیب کر جن کی صحبت سے میری اصلاح ہو، نیکی کا شوق پیدا ہو وغیرہ۔ بقول فقیر صاحب مذکور اللہ تعالیٰ نے ولی کامل حضرت سمن سرکار قدس سرہ کے صدقے میری دعا قبول فرمائی اور میری رہنمائی اس طرح فرمائی کہ خواب میں حضرت سمن سرکار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی اپنے تعارف کے بعد انہوں نے مجھے ایک سرخ ریش بزرگ کی زیارت کرائی اور فرمایا یہ بزرگ ابھی زندہ ہیں دور حاضر کے مجدد و ولی یہی ہیں، ان کو لوگ سوہنا سائیں کے نام سے پکارتے ہیں آپ ان کی صحبت میں جائیں آپ کی صحیح رہنمائی ان سے ہوگی، میں اس نام کے کسی بزرگ سے واقف تھا نہیں، نہ ہی تلاش کی ہمت ہوئی گھر پر ہی رہا، چنانچہ ایک بار ہماری مسجد (جھڈو ضلع تھرپارکر) میں ایک سندھی مولوی صاحب تبلیغ کرنے آئے باشرع بزرگ صفت آدمی تھے۔ انہوں نے تقریر میں بتایا کہ سوہنا سائیں کے نام سے میرے پیرومرشد بڑے کامل بزرگ ہیں دین کی تبلیغ واشاعت کا انکو بہت فکر ہے، میں بھی ان کے حکم سے یہاں تبلیغ کرنے آیا ہوں، ان کی تقریر کو اپنے خواب کی تعبیر سمجھ کر جلسہ کے بعد ان سے ملا دوسرے ہی دن کا پروگرام بنا کر مذکور مولانا محمد ایوب صاحب (جو کہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے پیارے خلیفہ ہیں) کے ساتھ دربار پر حاضر ہوا، اور جیسے ہی حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ باہر تشریف لے آئے بعینہ وہی سیرت وصورت نظر آئی جنکی حضرت سمن سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں زیارت کرائی تھی، میں عقیدت سے بیعت ہوا، اور واقعی طور پر میری اصلاح ہوئی شریعت وطریقت کی پابندی بھی نصیب ہوئی اور میرے اہل خانہ بلکہ قرب وجوار کے کئی آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر نیک صالح بن گئے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہنمائی! عزیز القدر جناب مولانا مولوی جان محمد صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضور کے پیارے خلیفہ حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۰۶ھ کسی چک میں تبلیغ کرنے گئے، جامع مسجد کے خطیب وامام سے ملاقات کے بعد تبلیغ کرنے کی اجازت چاہی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا، آخر بیٹھ کر تفصیل سے ان کو حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی سیرت وصورت اور تبلیغی خدمات کا مفصل

احوال سنایا تو بے ساختہ مولوی صاحب گلے ملے اور بڑی خوشی سے تبلیغ کرنے کی اجازت دی اور بتایا کہ میں نے حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات کتابوں میں پڑھے جس سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ روزانہ حضرت بایزید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے روح پر فتوح کو ختم شریف ایصال کرتا تھا اور آپ کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں یہی دعا کرتا تھا کہ اگر آج بھی صحیح معنوں میں کوئی بزرگ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کے طریقہ عالیہ کی اشاعت کرتے ہوں تو مجھے بھی ان کی غلامی نصیب ہو آج میں اپنی دعاؤں کو مستجاب اور حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کی باطنی مہربانی سمجھتا ہوں کہ بعینہ ان کے طریقے کو چلانے والے کا تعارف ہوا ہے. اور گھر بیٹھے خلیفہ صاحب سے ان کا فیض مل رہا ہے۔ چنانچہ بڑے خلوص و محبت سے مولوی صاحب خود بھی بیعت ہوئے اور اپنے حلقہ والوں کو بلا بلا کر حلقہ ذکر میں داخل کرایا۔

سید محمود شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی رہنمائی: حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے کئی مخلص فقراء سے احقر مولف نے سنا کہ چنیسر گوٹھ کراچی کے ٹھیکیدار سید فراخ شاہ جو حضور کے مخلص عاشق صادق مرید تھے. حضور سے بیعت ہونے سے پہلے بھی اولیاء اللہ کے عقیدت مند تھے. خاص کر سید محمود شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر بکثرت حاضر ہو کر ایصال ثواب کرتے تھے. ایک بار ان کو بخاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی کہ آپ مزار شریف سے باہر تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں. شاہ صاحب! آپ کے محلے کی مسجد میں ایک ولی کامل تشریف لائے ہیں. آپ ان کے پاس چلے جائیں آپ کے قلبی مقاصد ان کی دعا سے حل ہو نگے. چنانچہ وہ مسجد شریف میں گئے تو اس وقت مذکورہ مسجد شریف میں حضور سوہنا سائیں قدس سرہ بمع چند فقراء تشریف فرما تھے. شاہ صاحب حضور سے ملے. مذکورہ واقعہ سنایا اور بیعت ہوگئے. محترم مولانا جان محمد صاحب نے بتایا کہ بقول سید فراخ شاہ صاحب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ سے بیعت ہونے سے قبل میری مالی حالت انتہائی کمزور تھی. یہاں تک کہ بعض اوقات خود کشی کو جی چاہتا تھا. مگر حضور سے بیعت ہونے کے بعد اتنی برکت و رحمت ہوئی کہ پہلے ہی سال مجھے چار لاکھ روپے کا منافع ہوا۔

حضرت داد شہید رحمتہ اللہ علیہ کی پسندیدہ جماعت: انڑپور سے بزرگ صفت مولانا حاجی محمد عبدالکریم صاحب (جو کہ حضرت مخدوم غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ

کی اولاد میں سے انتہائی صالح فرد ہیں) تحریر فرماتے ہیں علی آباد سے متصل ہی حضرت مخدوم داد شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف ہے. جہاں ہر ماہ کی ۱۴ تاریخ کو جلسہ ہوتا ہے. ایک مرتبہ ہماری جماعت کے فقراء مولانا محمد ادریس صاحب کو خطاب کے لئے دعوت دیکر لے آئے. جماعت کے فقراء حیدر آباد سے لیکر ماتجھند تک کے اس پروگرام میں شامل ہوئے تھے. جلسہ بڑا ہی پر لطف جوش و جذبہ سے معمور ہوا. رات کو علی آباد کے مرد صالح فقیر محمد سعید صاحب کو خواب میں حضرت مخدوم داد شہید رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی کہ آپ مزار انور سے باہر تشریف لائے اور نہایت ہی شفقت سے مجھے گلے لگا کر ارشاد فرمایا حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی جماعت مجھے بہت ہی زیادہ پسند ہے۔

باب دوم

مکتوبات شریف

وہ گراں قدر مکتوباتِ گرامی جو آپ نے اپنے شیخ

حضرت پیر مٹھا قدس سرہٗ نے

اپنے خلف الرشید صاجزادہ مولانا محمد طاہر مدظلہ،

اور
دیگر خلفاء و فقراء کے نام تحریر فرمائے — نیز وہ
مکتوبات بھی
جو آپ کے حکم سے دیگر حضرات نے تحریر فرمائے۔

○

مکتوب نمبر ا

۷۸۶

دام الطافکم علینا

قطب الارشاد حضرت مرشدنا وسیدنا وسندنا ووسیلتنا فی الدارین،
بخدمت جناب حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم مجدد منور ماۃ اربعۃ عشر،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی، نیاز مندی وادائے آداب بندگی ماوجب فی شانکم معروض من باد۔ دست بستہ باادب عرض کہ تین سال پہلے کوئٹہ آنا ہوا تھا کسی مرتبہ کپڑا وغیرہ نہیں خریدا گذشتہ دو سال سے یہ صورتحال وقوع پذیر ہوئی کہ شیطان نے کپڑا خریدنے کیلئے مائل کرلیا ہر ایک نے شوق کے مطابق کسی نے کم کسی نے زیادہ کپڑا خریدا، اس عاجز سے بھی یہی غلطی وبے ادبی سرزد ہوئی، اس سال ارادہ یہ تھا کہ کپڑا نہیں خریدیں گے، اہلیہ کو بھی بتایا اس نے بھی یہی کہا کہ نہیں خریدیں گے یہاں آنے کے بعد فقراء کا سابق دستور جاری رہا کسی نے زیادہ کسی نے کم بہرحال کپڑا خریدا ہے اور کچھ خرید کر رہے ہیں، گو عاجز اپنی بات پر اٹل ہے لیکن چونکہ اکثر فقراء نے کپڑے خریدے ہیں اہلیہ نے بھی مجھے کہا کہ دوسروں نے کپڑے خریدے ہیں مجھے بھی کپڑوں کا ایک جوڑا خرید کردو اس سلسلہ میں اس عاجز کی گذارش ہے کہ اس بارے میں جو حضور کی قلبی رضا ہو جو ارشاد فرمادیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اسی پر عمل کیا جائے، کپڑا خرید کرنا کوئی فرضی کام نہیں ہے، لاڑکانہ میں بھی کپڑے ملتے ہیں گو یہاں پر کسی قدر کپڑا سستا ہے، جس بات میں حضور کی رضا ہوگی اسی میں اس عاجز خواہ اہلیہ کے لئے عین سعادت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اس میں اہلیہ کے لئے بھی بار خاطر نہیں ہوگا۔

زیادہ ادب والسلام

عاجز اللہ بخش سگ دربار معلی غفاری

(نوٹ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے اس خط کے جواب میں اسی کاغذ پر درج ذیل جواب حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا)

جامہا خریدن برائے پوشیدنی و تجارت جائزاست۔ واز بنجانب برائے شما بلاتوقف اجازتست۔

ہرانچہ کردۂ یاخواہی کردن۔ و آنچہ میکنی باشد اجازت (پہننے خواہ بیچنے کے لئے کپڑے

خرید کرنا جائز ہے، ہماری طرف سے بلاتوقف آپ کو اجازت ہے جو کچھ آپ نے کیا یا جو کر رہے ہو یا جو کرو گے میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔

مکتوب نمبر ۲

۸۶ء

دام الطافکم علینا

وسیدنا و وسیلتنا فی الدارین ،

سلطان الاولیاء ، امام الاتقیاء ، قطب الارشاد ، قیوم الزمان ، جناب حضرت مرشدنا

بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم مجدد منور مأۃ اربعۃ عشر ،

(شیطانی مکروفریب سے محفوظ رہنے اور شوق سے لنگر کا کام کرنے کے موضوع پر حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ کی خدمت میں تحریر فرمایا۔)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی نیاز مندی ادائے آداب بندگی ماوجب فی شائکم معروض باد۔ دست بستہ باادب درخدمت اقدس عرض کہ مٹھا سائیں معاندین مخالفین دشمنوں نے حال ہی میں جو جدید حملہ بغض وشرارت کیا اس سے دل کو سخت صدمہ اور دکھ پہنچا، کئی شیطان لعین حاسد جل سڑ رہے ہیں، مگر حاسد دشمن کے منہ میں خاک، دائماً خوار، ذلیل، مقہور و مخذول رہے ہیں اور رہیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت بابرکت سائیں کو پہلے ہی منصور ماموں، فتح یاب، کامیاب، کامران، سرفراز، سرخرو، سربلند رکھا ہے، اب بھی رکھا ہے، آئندہ بھی حضور ہمیشہ کامران و سربلند رہیں گے، آمین حضور کی خدمت عالیہ میں، ہزارہا، لکھا، کروڑہا بار مبارک بر مبارک تحفہ وہدیہ معروض باد۔ دیگر عرض یہ کہ مٹھا سائیں، اس کمینہ زر خرید غلام غلامان کے ذمہ لنگر کے دو تین کام ہیں، ایک یہ کہ غلہ گندم کے مشتاق احمد کو پیسے دیئے ہوئے ہیں، اس سے روبرو ملا جائے نیز آس پاس کے دام بھی معلوم کئے جائیں دوم یہ کہ اس عاجز نے لنگر کے لئے جو ربیع کی فصل کاشت کرائی تھی اسے کٹوا کر حضور کی غلامی میں کوئٹہ چلا گیا معلوم ہوا ہے کہ تاحال بقیہ کام نہیں ہوا، سوم یہ کہ تین ماہ قبل حضور سے اجازت لیکر ابتدائی ایام میں لنگر کے لئے کپاس (تخم پنبہ) کاشت کرائی اس درمیان اس کی نظرداری نہیں ہو سکی، تاحال پانی نہیں دیا گیا خودرو گھاس بھی نہیں نکالے گئے زمین کے کنارے بھی درست نہیں تھے، اس سارے کام کے لئے روبرو جا کر کوشش کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لہٰذا بعجز، نیاز، و ادب عرض ہے کہ حضور مہربانی فرما کر اجازت مرحمت فرمائیں کہ مذکورہ کاموں کے لئے بھی کوشش ہو سکے ساتھ ہی تبلیغ کا کام بھی ہو۔ حضور کی نظر کرم سے دین پور کی بستی میں اضافہ ہوا ہے جس سے شیطان کو دکھ پہنچا ہے۔ اس عاجز کو جلسہ سے پہلے جانے کا ارادہ تھا لیکن چونکہ حضور ان ہی دنوں تشریف لائے تھے، جی نہ چاہا کہ صحبت اور گفتگو مبارک سے محروم رہوں، دوسرا اس عاجز کو ثواب پور کی دعوت کا خیال بھی تھا، اس عاجز نے ان کے نام تاکیدی خط لکھا تھا کہ آ جائیں تاکہ حضور کی عنایت ہو جائے اس لئے بھی یہ عاجز موجود رہا۔ نہ معلوم کسی کام وغیرہ کی وجہ سے نہیں آئے۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو یہ عاجز ان کے بس سے بھی ہو کر آئے۔ اس عاجز کو یہ شوق زیادہ ہے کہ حضور مہربانی فرما کر دعوتیں قبول فرماویں۔ اور یہ سفر ہوتے رہیں فقیر بھی غیر معمولی محبت والے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں نہ آئے؟ دین پور کی دعوت کے لئے طویل عرصہ۔ کئی سال سے عرض کیا ہوا ہے۔ حضور کرم فرمائیں۔ دعوت کے خرچہ وغیرہ کے سلسلہ میں فقیر ہر طرح چست ہیں۔ مردوں اور عورتوں کو جلسہ کا شوق ہے حضور مہربانی فرماویں دیگر عرض کہ کھونڈی کے فقرا اس جلسہ میں بیوی بچوں سمیت آئے تھے ان کے بھائی کی شادی ہے۔ اس عاجز کو کہہ کر گئے تھے کہ آپ آجائیں۔ پوری جماعت کو دعوت دیں گے جماعت کی طرف سے جلسہ ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں بھی جو حضور کا حکم مبارک اور رضا ہو۔

اس کمینہ کو محبت نہیں ہے۔ ہزار ہا عیوب و خطائیں موجود ہیں ان مذکورہ بالا معروضات پیش کرنے سے اس عاجز کا قلبی مقصد یہ ہے کہ جو رضا، جو حکم اور جس قدر اجازت ہو۔ یہ کمینہ اس کے مطابق عمل کرے۔ کچے میں آباد والے وڈیرہ کے رشتہ داروں کی بستی ہے۔ جن کے پاس ابتدائی ایام میں ایک دو بار جانا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک دو آدمی یہاں بھی آتے جاتے رہے اور ان کو محبت ہے انہوں کہا کہ دوسرے لوگوں کو بھی شوق ہے آپ ضرور ہمارے پاس آئیں۔ سو مرفقیر چورن باہٹن کی بستی والوں کو بھی کافی محبت ہے۔ اس بستی میں جانے کے لئے بھی کہا ہے۔ جو ارشاد مبارک ہو اسی میں اس عاجز بیکار کے لئے سعادت دارین ہے۔ دل کا ارادہ بھی یہی ہے کہ جو حضور کی رضا مبارک ہو۔ زیادہ ادب والسلام

عاجز بیکار لاشئی اللہ بخش ادنیٰ سگ دربار معلی غفاری

(نوٹ: حضور کے اس مکتوب مبارک کے جواب میں بھی حسب معمول حضرت پیر مٹھا قدس سرہ نے درج ذیل جامع مگر انتہائی مختصر جواب اسی کاغذ پر تحریر فرمایا۔
اجازتست بھر جاکہ میخواہی۔ بسلامت روی و باز آئی
(اجازت ہے جس جگہ چاہیں سلامتی سے جائیں اور واپس آجائیں)

مکتوب نمبر ۳

۷۸۶ دام الطافکم علینا
جناب حضرت مرشدنا وسیدنا و وسیلتنا فی الدارین۔
بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم مجدد منور قیوم الزمان، قطب الارشاد
بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی نیاز مندی ادائے آداب بندگی ماو جب فی شائکم معروض باد۔ دست بستہ باادب عرض کہ مٹھا سائیں آنجناب قبلہ ماکعبہ جہان دام حیاتہ سائیں نے ۲۰ سیر گھی کے لئے ۸۰ روپے عنایت فرمائے ہیں اس کمینہ غلام غلامان کو براہ مہربانی اجازت دی جائے کہ یہ کام پوری کوشش اور خیر خواہی سے کیا جائے کہ گھی بھی زیادہ ہے۔ دیگر عرض یہ کہ کل بکرا خریدنے کے لئے ۱۰ روپے ملے تھے انشاء اللہ تعالیٰ بکرا بھی بھیجا جائے گا، مٹھا سائیں اس سے پہلے بھی بکروں کے لئے پیسے ملے تھے اب تک چار بکرے آچکے ہیں جن میں سے ایک بطور خیرات لنگر کے لئے ہے یہ حساب صاف نہیں ہے بکرے خریدنے والے فقیر محمد صادق دین پوری سے صاف کیا جائے گا۔ دیگر عرض یہ کہ اس غلام غلامان سگ دروازہ کو گھی وغیرہ کاموں کے لئے جانے کی اجازت دی جائے کہ دین پور سے ذبح کئے جانے کے لئے جانور لانے کی کوشش کی جائے، ایک دو کٹے ملے ہیں جنہیں بیچ کر ذبح کے لئے بڑے جانور خرید کر کے کسی کے ذمہ لگائے جائیں تاکہ بروقت پہنچیں،

زیادہ عرض یہ بھی ہے کہ اگر حضور مہربانی فرما کر دو تین دن خانواہن جانے کی اجازت فرمادیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ حضور کے فضل و کرم سے کسی سوال کے بغیر دو جانوروں کا انتظام ہوجائے گا انشاء اللہ تعالیٰ یہ میرے دل کی خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ اور شیخ اعظم حضرت قبلہ جہان دام حیاتہ باطن بین ہیں کہ اس عاجز کو گھومنے پھرنے یا دعوتیں کھانے کا شوق نہیں ہے ورنہ دوسرے خلفاء کی طرح پہلے ہی کوئی کام بتاکر اجازت طلب کرتا۔ اس عاجز کو حضور کی رضا

مطلوب ہے، مذکورہ بالا کاموں کے لئے عرض کیا گیا ہے مزید جو حضور کا فرمان اور رضا ہو، میرا دل اسی سے خوش ہے، اگر حضور کی رضا سے اجازت ملے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر کے دوسرے خلفاء سے پہلے یہ عاجز بیکار واپس آ جائے گا۔

زیادہ ادب والسلام

عاجز بیکار لاشئی اللہ بخش سگ دربار معلیٰ غفاری

(نوٹ! حضور نور اللہ مرقدہ کے مذکورہ خط کے جواب میں بھی حضرت پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ نے درج ذیل دعائیہ جواب تحریر فرمایا جو کہ مختصر اور جامع کی صورت میں ہے)

اجازتست بھرجا کہ میروی خوش باش
بتصمیم عزم نکویت صد آفرین شاباش
(اجازت ہے، جہاں جانا چاہتے ہو خوش رہو
تیرے مضبوط نیک ارادہ پر صد مبارک شاباش)

مکتوب نمبر ۴

۷۸٦

قطب الارشاد قیوم الزمان حضرت مرشدنا وسیدنا ووسیلتنا فی الدارین دام الطافکم علینا
بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم مجدد منور مأۃ اربعۃ عشر،

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، ہزار ہابار قدم بوسی، نیاز مندی ادائے آداب بندگی ما وجب فی شانکم معروض باد۔ دست بستہ باادب در حضور عالیہ عرض کہ ثواب پور کا فقیر حاجی نظام الدین دعوت کے ارادہ سے آیا ہے، جماعت کا ایک اور آدمی وڈیرہ صاحب میاں محمد علی صاحب کو لینے گیا وڈیرہ صاحب تا حال نہیں آیا شاید کراچی گیا ہو، ان کے آپس میں جھگڑے مقدمے وغیرہ ہیں ان مصروفیات کی وجہ سے فراغت نہ ملی ہو۔ واللہ اعلم۔ اس عاجز غلام غلامان کمترین کنیزک زادہ کی گذارش ہے کہ اگر قبول دعوت، کی مہربانی ہو، حضور انور سائیں تشریف فرما ہوں تو زہے قسمت، عجب بخت یاوری، اصل دل کی یہی تمنا ہے، اور جس طرح حضور نے ارشاد مبارک فرمایا کہ مسجد کے کام کے لئے مستری آنیوالے ہیں، اور وڈیرہ صاحب بھی نہیں آسکے۔ جلسہ تک فی الحال توقف رہے۔ اس صورت میں عاجز کی گذارش ہے کہ اگر

حضور پرنور انور سائیں کی رضا اور ارشاد مبارک و اجازت ہو تو یہ عاجز میہڑ کی طرف جماعت کے شمار کا کام حضور کے کرم سے کر کے آجائے۔ اس علاقہ میں کافی بستیاں ہیں۔ مزید جو حضور کی رضا مبارک ہو۔ زیادہ ادب والسلام روبرو عرض کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

عاجز لاشئ اللہ بخش ادنیٰ سگک دربار معلی غفاری

(نوٹ: اس مکتوب کے جواب میں حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا)

اجازتست بروید و بسلامت باز آئید

(اجازت ہے، جائیں اور سلامتی سے واپس آجائیں)

مکتوب نمبر ۵

۷۸۶ دام الطافکم علینا

قبلۂ مرادات جناب حضرت مرشدنا و سیدنا و سندنا و وسیلتنا فی الدارین،

بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم، مجدد، منور کعبۂ حاجات،

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی و ادائے آداب بندگی ما وجب فی شانکم معروض باد۔

دست بستہ باادب در حضور عالیہ عرض کہ مولوی نصیر الدین صاحب و دیگر خلفاء صاحبان نے مشورہ کر کے آئندہ اتوار کو علاقہ حیدر آباد کے مبلغ خلفاء کا پروگرام مقرر کیا ہے۔ مولوی بخش علی صاحب کے پاس بھی آدمی بھیجا گیا ہے۔ اس دن خلفاء موجود حاضر خدمت ہوں گے مزید چلنے کے لئے جو تاریخ حضور انور سائیں مقرر فرمادیں دیگر عرض یہ کہ فضل پور کے فقیر نے شادی کے جلسہ کے لئے اس عاجز کی اجازت حضور سے طلب کی تھی، یہ لوگ اس عاجز کی اہلیہ کے قریبی رشتہ دار ہیں اسی وجہ سے یہ اصرار کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میاں شرف الدین والوں کی ان سے رنجش ہے۔ کہہ رہے تھے کہ اگر آپ چلیں گے تو صلح ہو جائے گی ورنہ وہ نکاح شادی میں شامل نہیں ہوں گے۔ مٹھا سائیں قسم بخدا شادی کے اس پروگرام میں شریک ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں یہ عاجز حضور کی رضا کا طالب ہے۔ شادی کا ہونا اس عاجز کے جانے پر موقوف نہیں ہے۔ نہ ہی اس عاجز کو جانے کا ذاتی خیال یا شوق ہے۔ جس میں حضور کی رضا و ارشاد مبارک ہوگا اس عاجز کے لئے اسی میں عین سعادت ہے اور دلی خوشنودی بھی بہرحال

فقیر ٹھہرے ہوئے ہیں اور جانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

زیادہ ادب والسلام

عاجز اللہ بخش سگ دربار معلی غفاری

(اس مکتوب کے جواب میں بھی آپ نے وہی کلمات دہرائے جو سابقہ مکتوبات میں تحریر ہوئے یعنی)

اجازتست بسلامت بروید و باز آئید

(اجازت ہے سلامتی سے جائیں اور واپس آجائیں)

مکتوب نمبر ۶

۷۸۶ دام الطافکم علینا

سراج الملتہ، امام الائمۃ قطب الارشاد، قیوم الزمان، حضرت مرشدنا وسیدنا ووسیلتنا فی الدارین، بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم، مجدد منور، سید الاتقیاء، سلطان الاولیاء؛

اخلاص رضائے الٰہی اور لنگر کے کام سے محبت سے متعلق اپنے مرشد کو تحریر کیا۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی، نیاز و ادائے آداب بندگی ماوجب فی شانکم معروض باد۔ دست بستہ باادب در حضور اقدس عرض ہے کہ مٹھا سائیں لنگر سے متعلق کچھ کام ہے۔ اس کے لئے آنحضرت بابرکت سائیں اجازت کی عنایت فرماویں کہ حضور کی نظر کرم نوازش سے عاجز بدکار دارین کی سعادت سمجھ کر کوشش کرے تمام کام کرنے اور کام کرانیوالے حضور پرنور ہی ہیں۔ اس کمترین، ضعیف میں کچھ بھی اہلیت ولیاقت نہیں ہے۔ مٹھا سائیں ایک کام تو لنگر کے لئے لکڑیوں کا ہے جو کہ ہر سال اسی موسم میں ہوتا ہے اور بڑا ہی اہم اور ضروری کام ہے۔ اس سال دین پور سے لکڑیاں لانے کا مشورہ ہوا ہے اس لئے کہ حاجی محمد صادق کے کچھ رشتہ دار یہاں سے ترک سکونت کر کے چلے گئے ہیں دین پور کی جماعت سے مستقل مشورہ کر کے کسی آسان طریقہ سے لکڑیاں لانے کی کوشش کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ خط طویل ہونے کی وجہ سے زیادہ نہ لکھا گیا۔ دوسرا کام یہ ہے کہ لنگر کے مکانات کی چھتوں کی لکڑیوں کا کافی نقصان ہوا ہے۔ نئی لکڑیوں سے تبدیل کی جائیں گی۔ ۲۵۰ یا ۳۰۰ باریک لکڑیاں کاٹ کر ۱۰۔ ۱۱ بیل گاڑیوں پر لائی جائیں گی بعد میں مکانات کا کام ہوگا۔ تیسرا کام لنگر کے لئے

نئی بیل گاڑی بنوانے کی ضرورت ہے۔ اگر نقد پیسوں سے خریدی جائے گی تو ۱۵۰ روپے یا اس سے زیادہ خرچہ آجائے گا چوتھا کام یہ ہے کہ لنگر کے باغ کے کنوئیں کے لئے ایک پرزہ جسے سندھی میں ڈھینگو کہتے ہیں بنوانا ہے۔

پانچواں کام یہ ہے کہ اس عاجز حقیر کو لنگر کے لئے گنا کاشت کرانے کا ارادہ ہے۔ گذشتہ دو سال کپاس کاشت کی گئی تھی سیلاب کیوجہ سے اس کا نقصان ہوگیا. جس سے کافی آمدنی متوقع تھی, اور گنے کو سیلاب سے کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہوتا ہے. گنا کاشت کرنے میں ابھی کچھ دیر ہے. لیکن زمین ہموار کروانی ہے. دو چار ہل اور بلڈ لگوا کر زمین ہموار برابر کی جائے گی. جس قدر زیادہ محنت کی جائے گی اتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا۔ مٹھا سائیں حضور دعا اور نظر عنایت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرمائے. مٹھا سائیں اس کمینہ میں نہ محبت ہے نہ اخلاص, مگر الحمدللہ ایسے کاموں سے. لنگر کی خدمت غلامی سے دل میں ذوق و خوشی راحت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ والے خاص کر میرے ہادی, مرشد قبلہ کونین نورا العین بے پرواہ ہیں. ان کو کیا ضرورت ہے؟ وہ تو بے پرواہ ہیں خدا کی قسم یہ کمینہ نالائق اللہ تعالیٰ اور حضور کا خاص عظیم احسان و فضل سمجھے گا اگر حضور ان کاموں کے لئے اجازت فرمائیں گے۔ مٹھا سائیں یہ قسمیہ بات ہے کہ عاجز کو دین پور خواہ کسی اور طرف جانا پسند نہیں یہ حضور کا کرم ہے کہ دل دور جانا نہیں چاہتا دنیوی نعمتوں کو لاکھ بار حضور کی صحبت پر قربان کیا جائے۔ الحمدللہ صحیح معنی میں حضور کے محض گوشہ نظر و عنایت سے دل میں یہ لطف و ہوس ہے۔

محبت کا دعویٰ نہیں ہے۔ حضرت مرشد کریم دام حیاتہ سائیں کی کرامت مہربانی کا اظہار ہے, یہ کمینہ ردی, ان پڑھ ان پڑھ کا بیٹا ہے۔ مٹھا سائیں ابتدا سے لیکر آج تک جب کبھی دین پور جانا ہوتا ہے تو ہمیشہ اسی سابقہ مکان میں قیام رہتا ہے, کھانا بھی ہمیشہ اپنا ہوتا ہے دودھ, مکھن وغیرہ کے لئے بھی جماعت کو سوال نہیں کرتا, اتفاقاً اگر کسی موقع پر کسی نے از خود کھانا کھلایا تو وہ اور بات ہے۔ جو مہمان فقراء آتے ہیں یا لنگر کے کام کے لئے جو بیرونی آدمی آتے ہیں تو ان کے لئے بھی جماعت پر کوئی بار یا سوال نہیں ہوتا یہ عاجز حضور کے صدقے ملے ہوئے رزق میں سے خود خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور خدمت کرتا رہتا ہے, اس عاجز میں گناہ خطائیں عیوب زیادہ ہیں از روئے خوف حضور میں یہ عرض کیا ہے,

دیگر عرض یہ کہ حضور کی خدمت میں دین پور کے لئے دعوت عرض کی گئی اور حضور نے

خاص مہربانی فرمائی امید ہے کہ اب چند دن میں سردی کم ہو جائے گی حضور عنایت فرمائیں گے۔ متھا سائیں دین پور کی بستی میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ جنگلی آدمی صحبت سے دور ہیں اور جہاں حضور کے غلام ہیں اور دین کا کام ہوتا ہے وہاں نفس وشیطان کے حملوں کا بھی زور ہوتا ہے حضور کی مہربانی، صحبت، تشریف آوری، نظر عنایت کے بغیر ان کا بچنا محال ہے۔ خدا را مہربانی ہوتی رہے۔ امید اور یقین ہے کہ جلدی حضور کا کرم ہوگا۔ دوسرا عرض یہ کہ متھا سائیں یہ بات بھی درست ہے کہ اگر اس عاجز کے جانے کے بغیر مذکورہ کام ہو جاتے تو عاجز ہرگز نہ جاتا شیخ باطن بین مرشد کریم سے چالاکی، بہانہ بنانے میں دنیا آخرت کا خسران ہے۔

الحمد للہ لاکھوں، کروڑوں بار الحمد للہ حضور کا یہ عظیم احسان ہے کہ دل لنگر کی غلامی، خدمت کو عین سعادت، بے پایاں نیکی اور اللہ تعالیٰ کا قرب جانتا ہے۔ اس کمینہ، عاصی پر معاصی، بدکار، سیاہ بدکردار، بد اطوار، بدشکل، سیاہ فام، بدترین از مخلوق کو آپ کا سہارا ہے۔ ہر طرح آپ کے سپرد ہوں۔ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، بلکہ بے شمار عیوب خطائیں بے ادبیاں ہیں۔ دنیا و عقبیٰ میں اپنے سے جدا نہ کرنا خاص اپنی محبت اطاعت مرحمت فرماویں۔

زیادہ والسلام

عاجز اللہ بخش سگ دربار معلی غفاری

(نوٹ! اس خط کے جواب میں حضور پیر متھا علیہ الرحمہ نے درج ذیل مختصر منظوم جواب تحریر فرمایا)

پر خیر باد قطعہ کہ بنہی در آنجا قدم۔
پر یمن باد زمینے ز قدومت بفیوض اتم

(جس ٹکڑے پر آپ قدم رکھیں وہ بھلائی سے پر ہو۔ وہ زمیں آپ کی تشریف آوری سے فیوض برکات تامہ سے پر ہو۔)

مکتوب نمبر ۷

۷۸۶

دام الطافکم علینا

حضرت مرشدنا وسیدنا وسندنا ووسیلتنا فی الدارین۔
سرتاج الاصفیاء، سراج الملۃ، امام الامۃ قطب الارشاد، قیوم الزمان، جناب بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم مجدد منور سلطان الاولیاء،

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہزار ہا بار قدم بوسی، ادائے آداب بندگی سرافکندگی ماوجب فی شائم معروض باد۔ دست بستہ باادب در حضور اقدس عرض کہ مٹھا سائیں! جماعت ثواب پور کی دعوت پر حضور انور سائیں کرم نوازی فرماویں۔ مکان کے متعلق جو صورتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں، ان میں سے جو بھی حضور زیادہ پسند فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بلا تکلیف آسانی سے اس کا انتظام ہوجائے گا۔ انشاء اللہ آئندہ سال تک پکا دو منزلہ ہوادار مکان تیار ہوجائے گا۔ اس سال بھی جس قدر ہوسکا زیادہ تر کوشش کی جائے گی۔ دودھ اور برف کا انشاء اللہ تعالیٰ پورا انتظام ہوگا۔ مزید جو دوست دعوت دینا چاہتے ہیں ان کو روکا جائے گا کہ یہ گرمی کا وقت ہے کسی کی دعوت کا پروگرام نہیں ہوگا یہ دعوتوں کا وقت نہیں ہے موسم تبدیل ہونے پر حضور دعوتیں قبول فرمائیں گے۔ ریاست والے حاجی صاحبان نے حضور میں دعوت عرض کی تھی، چونکہ وہ بھی درمیان راہ واقع ہیں، یکبارگی ثواب پور آتے حضور کو کہیں تکلیف نہ ہو۔ حاجی صاحب والوں نے دو تین مرتبہ خلوص و محبت سے حضور میں عرض بھی کیا ہے۔ حاجی بخشیو خان اور اس کے فرزند حاجی مشتاق احمد والے اور حاجی دھنی بخش یہ یک طرفہ حضور کے ہی ہیں، مخالف گروہ کے مخالف ہیں۔ ان کی طرف ان کا رخ توجہ نہیں ہے۔ حضور سے پورا رابطہ محبت رکھتے ہیں۔

۱۱ کے موقعہ پر حضور ثواب پور عنایت فرماویں۔ جماعت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ عمدہ انتظام ہوگا۔ اس عاجز پر اجازت کی مہربانی ہوجائے تو یہ عاجز ہوکر آئے اور سواری کا انتظام بھی کر آئے۔ حضور کی سواری کے لئے موٹروں کا عرض کیا گیا ہے۔ مزید جو سواری حضور پسند فرماویں، حضور کی رضا اور سہولت کے مطابق انتظام کی کوشش کی جائے گی۔ اٹھتے وقت یہ عاجز روبرو عرض رکھتا لیکن دیر زیادہ ہوگئی تھی حضور کو تکلیف ہونے کی وجہ سے عرض نہ کیا اور یہ عریضہ نامہ حضور میں پیش کیا ہے۔

زیادہ آداب، و عجز و نیاز و سرافگندگی والسلام

عاجز اللہ بخش ملنگ آستانہ عالیہ غفاریہ

(نوٹ حضور کے اس مکتوب کے جواب میں حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ نے درج ذیل جواب فارسی میں تحریر فرمایا ــــ)

تمام جماعت دراینجائی ملتمس اند کہ عزم سفر بعد از زیادہ کردہ شود۔ و جماعت اطرافی حسب دستور دراینجا جمع خواہند شد و بہ سبب عدم اطلاع خاطر رنجیدہ و پرملول خواہند شد لہٰذا تا بیازدہ توقف باید نمود، و مثلاست مشہور، چوں دیر آید درست آید والثانی من الرحمان

(مقامی جماعت درخواست گزار ہے کہ یہ سفر گیارہویں کے بعد کیا جائے. علاقہ کی جماعت معمول کے مطابق یہاں جمع ہوگی اور اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے پریشان دل اور ملول ہوں گے. لہٰذا گیارہویں تک توقف کیا جائے. اور یہ مشہور مثال ہے کہ جو کام دیر سے ہوتا ہے درست ہوتا ہے۔)

مکتوب نمبر۸

(پیر روشن ضمیر حضرت پیر مٹھا سائیں قدس سرہ کے نام تبلیغ اور لنگر کے کاموں کے سلسلہ میں تحریر کیا۔)

۷۸۶

بخدمت گرامی قدر جت جناب حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم مجدد، منور محی السنۃ سراج الملۃ شیخ الشیوخ سید السادات قطب الارشاد جناب حضرت مرشدنا و سیدنا و سندنا و سیلینا فی الدارین دام الطافکم علینا ۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ. ہزار ہا بار قدم بوسی، نیاز مندی ادائے آداب بندگی ما وجب فی شانکم معروض باد. دست بستہ باادب در حضور عالیہ عرض کہ یہ عاجز درگاہ شریف سے رخصت پذیر ہو کر رادھن اسٹیشن پر اتر کر سیدھا میہڑ پہنچا، دودھ دینے والی گائے لینے کی پوری کوشش کی. جماعت میں مختلف مقامات پر گیا، قلبی تمنا اور خیال تو تھا کہ آسانی. محبت سے پیسہ خرچ کئے بغیر کام ہو جائے۔ گائے بھی بہتر دودھ دینے والی ہو، چونکہ یہ موسم گائے کا نہیں ہے. اتفاقاً کوئی گائے دودھ والی ہے ورنہ عام طور پر بغیر دودھ ہی ہیں، اسی وجہ سے ۵۔۶

دن تلاش کرتے تاخیر ہو گئی ہے۔ حضور انور معاف فرماویں۔ کوشش بہت کی گئی گائے خدمت میں بھیج رہے ہیں ایک دو ماہ کی نئی ہے دودھ بھی کافی دیتی ہے۔ ڈھائی، تین سیر دودھ دیتی ہے۔ مالکان نے کہا ہے کہ ہم نے گھاس چارے کی پوری کوشش نہیں کی۔ اگر سبز گھاس چارے کھڑ وغیرہ کی خدمت پوری کوشش سے کی جائے گی تو اور زیادہ دودھ دے گی۔ دوہنے کے لئے بھی بہت غریب ہے۔ دوہتے وقت گائے کا بچھڑا سامنے بندھا ہوا ہو یہ خیال ضرور رکھا جائے۔

یہ عاجز جن جن مقامات پر گیا الحمد للہ حضور کے فضل و کرم سے تبلیغ کا کام کوشش سے کرتا رہا۔ دیکھا گیا ہے کہ تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ نیز تبلیغ سے فائدہ بھی بہت ہوا۔ نئے خواہ پرانے فقیروں کو حضور کی محبت۔ غلامی اور آمدورفت کے لئے تاکید کی گئی۔ بہت سے آدمیوں نے ذکر بھی سیکھا ہے۔ لوگوں کو حضور سے کافی محبت ہے۔ جماعت کو حضور کی دعوت کرنے کا بڑا شوق ہے بہت سے آدمی فائدہ حاصل کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس جگہ پر حضور کا قیام ہو گا جماعت کے آدمی مرد خواہ عورتیں کثیر تعداد میں حاضر ہوں گے۔ حضور دیکھ کر بالکل خوش ہو جائیں گے۔ فائدہ تمام زیادہ ہو گا۔

جن جن مقامات پر عاجز کا جانا ہوا ہے۔ اس عاجز نے اپنی کم حیثیت کے مطابق (جو کچھ بھی لیاقت نہیں ہے) حضور کی نظر عنایت سے اچھی طرح کوشش کی ہے تبلیغ میں ہر طرح بہت فائدہ ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ حضور کا جو بھی غلام حضور کی محبت کے اثبات۔ اطاعت و پیروی سے چل کر۔ بے طمع رہ کر تبلیغ میں کوشاں رہتا ہے۔ تو (کام کرنے والے تو حضور ہی ہیں) بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ جماعت میں خاص ترقی ہوتی ہے۔

افسوس!! ارمان!! کاش ہم بدکار حضور کے دامن اطاعت و محبت کو مضبوط تھام کر صحیح معنوں میں مطیع ہو کر رہیں تو کیا ہی خوب کام ہو۔ ترقی ہو حضور کے فیض کا بے پایاں بحر موجزن۔ پرجوش و سیلاب رہے حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرشد ہادی کی شناس۔ اور پوری طرح اطاعت نصیب فرماوے۔ آمین۔

مٹھا سائیں یہ کمینہ حضور کے کرم سے میٹر کے علاقہ میں لنگر کے لئے چاول کاشت کرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ جو جماعت صدق و محبت سے اور خوشی سے کام کرتی ہے۔ ان دنوں اس عاجز نے تبلیغ کے ساتھ ساتھ اس کام کی بھی کوشش کی ہے۔ چاول بھی کاشت ہوتے رہے اور تبلیغ کا کام بھی ہوتا رہا۔ تاہم بوپائی کا کچھ کام ہنوز باقی ہے۔

خدمت میں دیگر عرض کہ یہ عاجز نہ تو نیک ہے نہ محبت ہے. کلیۃً ردی و بیکار بد کار. پوری جماعت میں برا خوار و بد کردار ہے. لیکن دل کو یہ حرص ہوتا ہے کہ جہاں کی جماعت کو محبت و اخلاص ہے. اور خوشی سے باہمی مشورہ سے لنگر کی خدمت کرتے ہیں زمین کے کچھ ٹکڑے لنگر کے لئے آباد کرتے ہیں تو کام کے دنوں. مثلاً ہل. بوائی کے وقت. کٹائی کے وقت اس عاجز کو اجازت ملتی رہے تاکہ تبلیغ کا کام بھی حضور کے کرم سے ہوتا رہے. اور اس عاجز کے جانے کی وجہ سے جماعت بھی جمع ہوجاتی ہے لنگر کی خدمت کے لئے بھی مشورہ کے مطابق جو کام ہوگا آسانی سے ہوجائے گا. اور کام کا بوجھ کسی ایک کے سر نہیں ہوگا اس طریقہ سے لنگر کے خدمت کی نیکی آسانی سے حاصل ہوتی رہے گی اور تبلیغ کا کام بھی ہوتا رہے گا۔

خانواہن اور شہمیر کی طرف بھی کافی وقت سے جانا نہیں ہوا. خانواہن کے علاقہ میں ایک دو فقیروں سے لنگر کی خدمت کے لئے مشورہ ہوا لیکن اس عاجز کا جانا نہیں ہوا تھا۔ جانے سے تبلیغ کا فائدہ بھی ہوگا۔ آنے جانے میں بھی فقراء سے سستی ہوئی ہے. دو تین مرتبہ اس عاجز کو ان کے پیغامات ملے ہیں کہ تبلیغ کے لئے آنا ضروری ہے۔ ورنہ سستی ہوجاتی ہے۔ یہ عاجز اس وقت چلا جاتا لیکن حضور سے اجازت نہیں لی تھی. اس قسم کا عرض خدمت میں نہیں کیا تھا. شائد درگاہ شریف پر کوئی کام ہو۔ لہذا آئندہ گیارھویں کے جلسہ کے بعد حضور مہربانی فرماویں تو یہ عاجز ثواب پور خانواہن اور شہمیر سے ہو کر آئے۔

میٹر کے بعد اس عاجز کو کنویں کے سامان کے لئے کوشش کرنے کا خیال ہے کچھ سامان دین پور سے باتھ آیا تھا. مزید سامان کے لئے تاکید کر آیا تھا. پانی کا موسم ہے پھر بھی اگر راستہ صاف ہوگا تو انشاء اللہ کنویں کا سامان ساتھ لے آؤں گا۔

مٹھا سائیں یہ عاجز انتہائی برا. کمینہ. سیاہ کار. پر عیب و خطا ہے. از حد بے ادب بیوقوف اور پاگل ہے. اس عاجز کی برائیاں. گناہ. بے ادبیاں معاف کی جائیں. نظر عنایت ہو۔

حضور اس کمینہ سیاہ کار پر رحم فرماکر خاص عنایت. شفقت. نظر توجہ کی امداد فرماویں کہ عاجز انتہائی قابل رحم ہے۔ نفس کے مکر و قید سے آزادی نجات. حضور کی کرم نوازی سے حاصل ہو۔ صحیح معنوں میں غلامی. اطاعت کی توفیق اور محبت کا حصہ نصیب ہو۔ یہ عمر بلاوجہ برباد. تباہ نہ ہو خدارا! خاص کرم. خاص دعا کی عنایت ہو. یہ کمینہ ہر طرح سپردہ ہے مکانات کے بارے میں حضور عالیہ میں عرض ہے کہ جس طرح حضور کی تجویز مبارک اور رضا ہوا بہ دل و جان عاجز کو

قبول ہے۔ اس کمینہ نے روبرو بھی خدمت میں عرض کیا تھا. حضور دعا فرماویں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضور کی رضا کے کاموں کی توفیق عطا فرماوے. آمین۔

زیادہ ادب والسلام

عاجز بیکار کمینہ اللہ بخش ادنیٰ سگِ سگ دربار معلی غفاری

السلام نیاز قدم بوسی مولوی حاجی بخش علی صاحب. مولوی نثار احمد صاحب و جملہ جماعت کے حضور اقدس میں عرض۔

مکتوب نمبر ۹

یہ مکتوب مبارک آپ نے اپنے شیخ کامل حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے نام تحریر فرمایا. جس کا جواب بھی حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ نے اسی ورقہ پر عنایت فرمایا جو شامل ہے۔

۷۸۶ ادام اللہ ظلہ علینا

قطب الارشاد جناب حضرت مرشدنا وسیدنا ووسیلتنا فی الدارین، سلطان العارفین، سید السالکین، قبلۂ کونین، نور العینین، غوث الاغواث، بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم غوث الاعظم مجدد منور، امام المحققین،

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی، نیاز مندی دادائی آداب ماوجب فی شائم معروض باد۔ دست بستہ باادب در حضور اقدس عرض یہ کہ حضور سائیں لنگر سے متعلق چار کام کرنے ہیں ایک یہ کہ جلسہ میں ذبح کرنے کے لئے گائے بھینس وغیرہ کی کوشش کرنی ہے. جس قدر ہو سکے گا حضور کے فضل و کرم سے یہ عاجز پوری کوشش کرے گا. انشاء اللہ تعالیٰ۔ دوم یہ کہ لنگر کیلئے ۶-۷ جریب گندم کاشت کرائی تھی. حضور سائیں کافی دنوں سے فصل تیار. کاٹے جانے کے قابل ہے. زیادہ دیر کھڑی رہنے سے کہیں نقصان نہ ہو جائے۔ سوم یہ کہ گنے کی زمین میں ابھی کچھ کام کی ضرورت ہے. اس عاجز کو تو یہ شوق بھی ہے کہ لنگر کے لئے کپاس کاشت کرنے کے لئے بھی زمین لی جائے نیز لکڑیوں کا کام بھی باقی ہے. لیکن اس کے لئے کچھ وقت اور فراغت کی ضرورت ہے. فی الوقت گندم کاٹنی ہے. اس کے بعد ہو سکا تو ابھی سے یا جلسہ گزارنے کے بعد حضور کے فضل و کرم، دعا برکت سے دستور کے مطابق خدمت. غلامی ہوتی رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ میاں مشتاق احمد کو گندم کے لئے پیسے نہیں دیئے گئے. اس عاجز کے

پاس پڑے ہوئے ہیں کہ میرا جانا نہیں ہوا. اسلئے عرض یہ ہے کہ اگر اجازت کی مہربانی ہو جائے تو عاجز ۲ ۔ ۳ دن میں ان کاموں کی کوشش کر کے واپس آ جائے۔

دیگر عرض: حضور کی خدمت عالیہ میں یہ بھی عرض ہے، اس سلسلہ میں بھی جو مشورہ مبارک اور حضور کا ارشاد مبارک ہوگا. اسی کے مطابق عمل کیا جائیگا اسی میں سعادت دارین ہے. وہ عرض یہ ہے کہ اس عاجز کی اہلیہ حضور کی خادمہ کا حضور کے فرمان کے مطابق آپریشن ہوا. ہمارے عقیدے. یقین اور حضور پر بھروسہ کے مطابق بہتر سے بہتر فائدہ ہوا. جس دن فقیرانی کو ہسپتال سے جانے کی اجازت ملی، سرکاری طور پر دی گئی اس پرچی پر تحریر ہے کہ ایک ماہ بعد اس ڈاکٹر سے معائنہ کرائیں جس نے آپریشن کیا ہے. مزید جو حضور کا حکم ہوگا ہمارے لئے بہتری دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے۔ آپریشن بڑا ہوا ہے طول میں سارا پیٹ چاک کیا گیا ہے. سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ جانا ضروری ہے. نیز فقیرانی نے بتایا کہ آنحضرت قبلہ ما دام حیاتہ نے فرمایا ہے کہ جاؤ معائنہ کرا کر آ جاؤ. ڈاکٹر صاحبان نے کسی خطرہ یا ضرورت کے تحت ہی لکھا ہوگا. لہٰذا جو حضور کا مشورہ مبارک اور حضور کی رضا ہو یہ عاجز غلام غلامان اسی کے مطابق عمل کریگا. اس عاجز کو یقین ہے کہ اسی میں ہر طرح کی بہتری اور بھلائی ہوگی۔ اگر حضور کا مشورہ مبارک جانے کا ہو تو یہ عاجز عید کے بعد چلا جائے تاکہ جلسہ سے پہلے واپس پہنچ جائے. مزید جو ارشاد ہو۔ اگر جانا ہو تو عاجز بیکار سادہ آدمی ہے. حافظ نور محمد صاحب کو ساتھ چلنے کے لئے گزارش کرے گا جو کہ حضور کے طفیل ساتھ چلیں گے زیادہ آداب، بندگی، عجز و نیاز ——

والسلام یہ عاجز بد کار. نااہل ہر طرح حضور کے سپرد ہے. نہ تو کوئی دوسرا سہارہ ہے نہ عمل۔

عاجز لاشئی الٰہ بخش سگ دربار معلٰی غفاریہ

(نوٹ: مذکورہ مکتوب کے جواب میں حضرت پیر مٹھا قدس سرہ نے درج ذیل مختصر مگر اہم و کافی جواب عنایت فرمایا مرتب)

اجازت است بسلامت بروید و باز آئید

(ترجمہ: اجازت ہے سلامتی سے چلے جائیں اور واپس آ جائیں)

مکتوب نمبر ۱۰

(یہ مکتوب بھی آپ نے اپنے شیخ حضرت پیر مٹھاؒ کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ دام الطافکم علینا

قطب الارشاد، قیوم الزمان، جناب حضرت مرشدنا و سیدنا و وسیلتنا فی الدارین،
بخدمت جناب حضرت قبلۂ عالم، غوث الاعظم، سید الاتقیاء، سلطان العارفین،

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہزار ہا بار قدم بوسی۔ نیاز مندی ادائے آداب ما وجب فی شانکم معروض باد۔ دست بستہ باادب در حضور اقدس عرض یہ کہ حضور یہ کمینہ۔ ناکس ناچیز۔ خوار۔ ذلیل۔ نادار سیاہ کار۔ نااہل۔ بدکار۔ بدکردار بدترین۔ تمام ردی۔ ہر طرح حقیر پر تقصیر۔ ابتر حال۔ ہر طرح ہر حال ہر وقت۔ ہر مکان سپردہ بہ حضرت۔ حضور پر نور قبلہ مادام حیاتہ حضور سائیں ہی کے حوالہ۔ زیر سایہ و عنایت ہے۔ دوسرا کوئی بھی سہارا۔ ملجاو ماوئی۔ دوست۔ یار ہمدرد و خیر خواہ نہیں ہے۔ نہ ہی مجھے کسی اور کی ضرورت ہے خدارا! اس مسکین۔ ضعیف۔ اضعف۔ شکستہ حال کی تباہ حالت۔ بیچارگی۔ ناداری۔ پر رحم کھا کر فضل و کرم۔ شفقت و عنایت۔ لطف و عطوفت۔ اور نظر عنایت کی خاص مہربانی ابر رحمت کی بارانی فرماویں۔

اس نالائق کمینہ کے جرم۔ عیوب و خطا گناہوں۔ بے ادبیوں اور بے فرمانیوں سے درگزر فرما دیں جو کہ حد سے زیادہ ہیں۔ پوری جماعت۔ بلکہ سارے عالم میں خراب تر اور برا نہایت درجہ رحم و کرم کے قابل ہوں جیسا تیسا۔ گندہ۔ سیاہ۔ بدشکل سہی لیکن آستانہ عالیہ کے دروازہ مبارک پر پڑا ہوں۔ حضور کے نام سے منسوب ضرور ہوں۔ یہ عاجز فقط ایک ہی بات کا خواستگار اور عرضدار ہے اور وہ یہ کہ حضور حضرت کعبہ مادام حیاتہ سائیں اس کمینہ پر راضی ہوں اس عاجز میں جو قصور خطائیں موجود ہیں، بیشک حضور انور سائیں جس طرح چاہیں تنبیہ فرمادیں یا سزا دیدیں یہ عین شفقت خاص احسان بے پایاں اور اس عاجز کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ ہونگے بلکہ ہیں:۔

حضور راضی رہیں، راضی رہیں، راضی رہیں۔

دیگر عرض یہ کہ حضور یہ عاجز تمام خوار خراب ہے۔ نیک ہی نہیں ذرہ بھر نیکی کی لیاقت بھی نہیں، لیکن حضور کی یہ ایک خاص عنایت اور تصرف ہے کہ پہلے بھی یہ چاہتا رہا اور اور اب تو

حضور نے دو چار مرتبہ وقت بوقت مہربانی فرماکر یہ نصیحت فرمائی کہ نفاق، رنج، چغلی، غصہ، حسد کینہ وغیرہ نہ رکھو بتوفیقہ تعالیٰ وبفضل وکرم آنحضور پرنور دام حیاتہ کسی سے نفاق، حسد، کینہ وغیرہ نہ رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرشد کریم دستگیر بے کساں کوئی خاص مدد فرماویں تاکہ اس پر کچھ عمل ہو سکے۔

حضور سائیں اس خطاکار سیہ کار پر دو مقدمے حضور کے یہاں درج ہوئے ہیں، جن میں سے ایک مقدمہ میاں عبداللہ شاہ صاحب نے مولوی عاشق محمد صاحب کے ساتھ نہ معلوم ملزم ٹھہرایا ہے یا گواہ بنایا ہے۔ دوسرا مقدمہ کل رات حضور کے یہاں ہوا ہے، صاحبزادہ صاحب نے رات بلاکر کہا کہ آپ کے اور مولوی عاشق محمد کے اوپر حضور کے یہاں بڑا مقدمہ درج ہوا ہے، نام دریافت کیا گیا، لیکن انہوں نے نام نہیں بتایا صرف اتنا کہا کہ مولوی صاحبان فیصلہ کریں گے۔ حضور یہ ایک حیرت انگیز اور انتہائی دردناک، افسوس ناک واقعہ ہے کہ منصوبہ کے تحت مقدمہ بنایا جاتا ہے کہ انہوں نے حضور کے بارے میں یہ کہا، یا گذشتہ رات کا مقدمہ کہ انہوں نے حضور پر اعتراض کیا ہے حالانکہ اس بات کی نہ کچھ اصلیت ہے نہ بنیاد۔ اللہ تعالیٰ نہ وہ دل دے گا نہ زبان جس سے اس بارے میں ذرہ بے مقدار بھی کچھ کہوں۔ ایسی باتیں ایک نہ بیشک پچاس بنالیں نہ اس کا فکر ہے نہ پرواہ بشرطیکہ خود انسان عنداللہ وعند مرشد کریم خاطی نہ ہو۔   یار ہووے راضی کیا کریگا قاضی

لیکن منصوبہ کے تحت ایسا مقدمہ بنانا کہ حضور کے متعلق انہوں نے یہ اعتراض کیا ہے ......

حضور یہ بات موت کے دن سے زیادہ سخت صدمہ کا باعث ہے اس بات کی وجہ سے حد سے زیادہ سخت زیادہ درد، دکھ، بیتابی پریشانی لاحق ہے۔ بس خدارا کرم فرمادیں دستگیری فرمادیں، ایمان پر ڈاکہ، حملہ ...   خدارا! مدد کا وقت ہے کرم فرمادیں۔

حضور سائیں! یہ لوگ جو کچھ کریں ان کی مرضی مگر آپ راضی رہیں راضی رہیں، راضی رہیں۔

حضور سائیں ان باتوں کی وجہ سے اگرچہ صدمہ سخت پہنچتا ہے لیکن اس بات سے غیر معمولی سہارا و راحت مل جاتی ہے کہ میرا مرشد، میرا ہادی، میرا کعبہ، میرا قبلہ غوث الاعظم، قیوم الزمان، قطب الارشاد ہے، باطن بین، روشن ضمیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے امور و حالات ناخن کی مانند ان کے سامنے ظاہر و عیاں بنادیئے ہیں، بس تو خود بے قصور ہو کر رہ۔ یہ سوچ کر تمام دکھ کافور ہو جاتے ہیں۔ حضور سائیں پتہ نہیں چلتا کہ یہ جملہ منصوبے اور مقدمے کیوں تیار کئے

جارہے ہیں؟ یہ لوگ خواہ کتنے ہی مقدمے دائر کریں، افتراء و منصوبے بنائیں مگر حضور کے کرم و فضل سے یہ عاجز نہ مقدمہ دائر کریگا۔ نہ نفاق رکھے گا نہ ہی جھوٹا خواہ سچا منصوبہ بنائیگا۔ اگر یہ عاجز بھی کوشش کرے تو بعض کچی باتیں بھی ہاتھ لگ سکتی ہیں۔ لیکن یہ بدکار اس قسم کی روش چال نہیں رکھے گا۔ یہ بھی حضور کی عنایت کی بدولت۔ اپنی ذاتی لیاقت کچھ بھی نہیں۔

حضور سائیں دیگر عرض یہ کہ حضور نے کچھ راز کی باتیں ارشاد فرمائی تھیں جن کا بعض نے اظہار کیا ہے۔ جس کے بارے میں حضور نے چند مرتبہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس بارے میں عاجز اپنی صفائی پیش کرتا ہے کہ یہ عاجز نہ تو نیک ہے نہ ہی محبت ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی بات۔ کسی بھی آدمی سے میں نے نہیں کی اور تو اور اپنے دوستوں مثلاً میاں نصیر الدین شاہ صاحب سے بھی نہیں کی۔ اگر ثابت ہو جائے تو اس عاجز کو داڑھی سے پکڑ کر جو سزا چاہیں دیدیں۔

یہ عاجز پھر بھی بار بار یہی عرض کرتا ہے اس بات سے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے گا میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں خدارا حضور، رنج معاف فرمادیں جو دل کو تمام سخت صدمہ، درد والم پہنچا ہے۔

ادب والسلام عاجز لاشئی الممتحن سگ آستانہ فضلیہ غفاری

جواب

(نوٹ۔ آپ کے مذکورہ پر درد احساسات کے جواب میں حضرت پیر مٹھا قدس سرہ نے جو جامع کلمات طیبات تحریر فرمائے۔ اس سے حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کی آپ سے محبت وعنایت اور کمال درجہ اعتماد کا اظہار ہوتا ہے جواب حضرت پیر مٹھا قدس سرہ) قولہ تعالیٰ دوسرے کے لئے خندق کھودنے والا خود سر کے بل جا پڑتا ہے۔

اب تشویش اور اضطرار چھوڑ دو اور اس عاجز کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہو۔ اور یہ عاجز آپ کے مخالف کا مخالف ہے اور آپ کے دوست کا دوست۔

مکتوب نمبر ۱۱

(حضرت قبلہ صاجزادہ بجن سائیں مدظلہ العالی کے نام۔ دربار عالیہ مسکین پور شریف کے صاجزادگان سے عقیدت و محبت۔ حضرت قبلہ صاجزادہ مولانا رفیق احمد شاہ صاحب کے درگاہ اللہ آباد شریف قیام نیز تعلیم، حسن اخلاق اور فقراء کی صحبت کے متعلق تحریر فرمایا)

لاشئ فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب نور چشمی مولوی محمد طاہر صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد خیریت طرفین واضح باد کہ پیارے آپ کا خط موصول ہوا۔ خیریت کا احوال معلوم کر کے خوشی حاصل ہوئی امید ہے کہ بقیہ کتب شروع ہو چکی ہوں گی، اور آپ کی محنت بھی پوری طرح سرجوشی سے ہوگی۔ مطالعہ و تعلیم کے کام باضابطہ ہر طرح بہتر و مضبوط ہوں گے۔ اور آپ کے دیگر ساتھی بھی دلچسپی سے مشغول کار ہوں گے۔

خط لکھنے کا باعث ایک نیا واقعہ بنا۔ وہ یہ کہ آپ کے چلے جانے کے بعد جب جناب حضرت قبلہ مولانا عبدالرؤف شاہ صاحب مدظلہ العالی جو کہ ہمارے پیشوا ہیں شام کو جانے لگے تو عین اسی وقت پتہ چلا کہ جناب صاجزادہ مولوی نذیر احمد شاہ صاحب کے اسباق نہیں ہوئے۔ نیز اللہ آباد قیام کے دنوں دوسرے صاجزادگان سے بھی مدرسہ کے طلباء کا رویہ درست نہ رہا۔ جس کی وجہ سے وہ دوبارہ پڑھنے نہیں آئے۔ چونکہ یہ بات مجھے اسی وقت معلوم ہوئی جب حضرت موصوف واجب تعظیم و تکریم بذریعہ ٹرین جانے کے لئے تیار تھے۔ اور شام کو تنگ وقت تھا تاہم جناب حضرت صاجزادہ مولانا مولوی رفیق احمد شاہ صاحب اور مولوی عبدالرحمان صاحب کے سامنے کچھ بات چیت کی گئی لیکن پھر بھی اس معاملہ کی وجہ سے اس عاجز خواہ آپ کی والدہ بلکہ تمام گھر والوں کو سخت صدمہ اور دکھ ہوا۔ ابھی تک طبیعت پریشان اور صدمہ بہت زیادہ ہے افسوس صد افسوس کہ باقی دوست ہمارے یہاں آئیں پڑھیں اور جن کے ہم زر خرید غلامان غلام ہوں، جو ہمارے پیشوا اور وارث ہوں، ہم ان کی غلامی اور خدمت سے محروم رہیں، اور وہ تعلیم و تربیت سے دور رہیں۔

اس لئے عاجز کا یہ خیال ہے بلکہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جناب شاہ صاحب براہ کرم اللہ آباد میں آکر رہیں، جہاں عربی خواہ طلبہ کو بھی از حد تعلیمی فائدہ پہنچے گا اور صاجزادگان مسکین پور شریف

بھی زیر تعلیم و تربیت رہیں گے۔ مرکز قادریہ کے طلبہ میں صداقت کی کمی ہے. یہی وجہ ہے کہ شاہ صاحب کو مرکز میں بطور مدرس نہیں رکھا گیا. اس کے علاوہ یہ بھی ان کے عدم صداقت کی علامت اور بہت بڑی بےقدری ہے کہ مسجد کی امامت بھی ان کے سپرد نہیں کی گئی. اس عاجز خواہ دیگر احباب پر اس کا برا تاثر ہے۔

جناب حضرت شاہ صاحب کا مرکز میں قیام آپ خواہ دوسرے جملہ طلبہ کے لئے ہر طرح فائدہ مند ہے. لیکن یہ عجیب فیصلہ ہے کہ وہ آپ کے لئے اور دیگر بےقدر طلباء کے لئے اس قدر قربانی کریں اور صاحبزادگان محروم چلے جائیں، ہرگز نہیں آپ کو عرض کی جاتی ہے کہ مرکز چھوڑ کر چلے آنا اخلاقی طور پر بری بات ہے آپ یہ دیکھیں کہ تعلیم تحقیق سے اور بہتر و مؤثر ہے. اور اگر آپ اخلاق، عمل اور کردار سے صوفیانہ رنگ میں سلامتی سے رہیں تو بیشک مرکز میں رہ کر تعلیم حاصل کریں. بشرطیکہ مذکورہ شرائط پورے ہوں تو مرکز میں ہی رہیں ورنہ آپ بھی اللہ آباد میں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔

آپ اس قدر تقویٰ کے طور طریقہ سے رہیں کہ دوسرے طلبہ پر بہتر اثر ہو وہ بھی احسن طریقہ سے تعلیمی جدوجہد میں مشغول رہیں، طلبہ کی مکمل سلامتی رہے. یہ خط جناب حضرت شاہ کو دکھانا. اور ان کے جواب باصواب سے اس عاجز کو آگاہ کرنا۔

جناب حضرت شاہ صاحب اور آپ سے پردرد خصوصی اپیل و گزارش کی جاتی ہے کہ آپ (دونوں) اپنی حیثیت، قدر و منزلت دیکھیں اور یہ بھی کہ آپ نے زمانہ ماضی میں کیا اقدام کئے ہیں، اور زمانہ حال میں اس کے لئے کیا تجاویز اور اعمال اختیار کئے ہیں، اور زمانہ استقبال کے لئے کیا سوچ و فکر ہے. اور تمہارے سر کس قدر ذمہ داریاں آئی ہیں، اور ان کے لئے دل میں کوئی بصیرت و بیداری پیدا ہوئی ہے. آیا ان جملہ حالات کے پیش نظر کوئی قدم، سعی، جدوجہد اس وقت کرنا ہے؟ یا اس کے لئے کوئی دوسرا وقت آئے گا؟ غفلت تکاسلی عدم توجہی کے نتائج دنیا میں نہیں دیکھے جاتے. آپ خود سمجھ اور دیکھ رہے ہیں کہ انگلش خواں نوجوان طبقہ جو عموماً عیاش واقع ہوا ہے وہ (روحانی طلبہ جماعت) اس تبلیغی کام میں کس قدر ہمت و جرات. دلچسپی اور پورے جوش و خروش سے کام کر رہے ہیں کیا وہ اپنا تعلیمی کام نہیں کرتے. ان میں سے بعض کے تو والدین اور رشتہ دار بھی مخالف ہیں۔

الحمد للہ اس وقت تمہارے ضمیر، قلب سلیم میں بیداری ہے، ہمت و جرأت کی بیداری ہے،

دن بدن یہ معاملہ ترقی پذیر رہے گا. انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا گزارش کے متعلق آپ خواہ جناب شاہ صاحب مؤثر نتیجہ خیز صلاح، مشورہ کر کے جواب سے مطلع کریں، جبکہ اس عاجز خواہ اہل خانہ کا فیصلہ یہی ہے کہ جناب شاہ صاحب موصوف اللہ آباد قیام فرمارہیں آپ کو موقعہ ملے تو گاہے بگاہے برگزیدہ شخصیت مولوی عبدالغفور صاحب (جو کہ عثمانیہ مسجد موسیٰ گوٹھ میں قیام پذیر ہیں) کی صحبت میں جاکر کچھ دیر رہیں، اور ان کو ہر ہفتہ جمعرات کی دعوت ضرور دینا کہ وہ ضرور آپ کے یہاں آکر رات رہیں، اہتمام تاکید سے ان کو دعوت دینا. مذکورہ مشورہ کے متعلق بھی اگر مولانا موصوف سے صلاح مشورہ کریں تو اجازت ہے۔

السلام جناب حضرت شاہ صاحب اور جملہ دوستوں کی خدمت میں عرض کریں آپ، حضرت شاہ صاحب خواہ دیگر احباب اس عاجز کو اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

اتفاقاً اگر طلباء میں کسی قسم کی سستی و نقص معلوم ہو تو مولوی عبدالغفور صاحب اور جناب حضرت شاہ صاحب مل کر ان کو ہوشیار کریں۔

یہ عاجز ۲۷ ویں کے جلسہ سے پہلے بروز سوموار اللہ آباد کے لئے روانہ ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

(ترجمہ: حبیب بخشی)

مکتوب نمبر ۱۲

(حضور شمس العارفین سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے یہ مکتوب مبارک حضرت صاحبزادہ محبن سائیں مدظلہ کے نام اس وقت تحریر فرمایا جب وہ مدرسہ میں زیر تعلیم تھے۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب نور چشمی راحت جان مولوی میاں محمد طاہر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ ہے کہ آپ کے لئے یہ خاص سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم دین، ذکر خدا، اصلاح قلب کے لئے، جماعت اور مدرسہ کی خدمت وانتظام کے لئے آپ کو پسند فرمایا، اور اس کا موقعہ عنایت فرمایا اس زریں موقعہ کو غنیمت سمجھ کر آپ بیدار ہوشیار، متواضع اور منکسر مزاج ہو کر رہیں۔ حضرت خالق اکبر عزوجل کا یہ حقیقی قرب حاصل کرلے کہ امید ہے کہ اس کام سے تجھے کافی فائدہ ہو گا. اصلاح اور ترقی کی راہیں کھلیں گی۔

امید ہے کہ آپ اس عاجز کی عدم موجودگی میں مدرسہ اور جماعت کا بہتر انتظام رکھیں گے۔

گھر میں پیار، محبت حسن سلوک رکھیں، ان کو بھی نماز، ذکر اور نیکی کی طرف بالکل ہوشیار رکھیں۔ جناب حضرت استاد شاہ صاحب کی خدمت، رضا طلبی اور کھانے کا خاص خیال رکھیں۔ خرگوشوں کے لئے گھاس کا خیال رکھیں وہ بیچارے بھوک نہ مریں اپنی والدہ صاحبہ سے مشورہ کر کے جس قدر چاہیں مرغیاں رکھ لیں، بقیہ مرغیاں شاہ صاحب کو دیدیں تاکہ فروخت کر دیں۔ نور چشم محمد جمیل کے لئے یہ عاجز دعاگو ہے، اللہ تعالیٰ ان کو خوش رکھے حاجی عبداللطیف صاحب کو اس عاجز نے کہہ دیا ہے، ضرورت محسوس کریں تو ان سے دوائی وغیرہ کا مشورہ کرتے رہیں۔

اساتذہ کے ادب، خدمت، وقت پر کھانے مدرسہ کے بہتر انتظام تمام امور کا خیال رکھیں۔ اہل خانہ کو السلام کہنا یہ عاجز بخیریت مقام دعوت پر پہنچا ہے۔

والسلام

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۳

(حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے ۱۹۷۰ء میں سید عبدالخالق شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں صاحبزادہ مولانا محمد طاہر بجن سائیں مدظلہ کو تجوید و قرات قرآن سیکھنے کے لئے مفتی محمود الوری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسہ رکن الاسلام میں جناب قاری محمد طفیل نقشبندی کی خدمت میں بھیجا، اس وقت حضرت بجن سائیں مدظلہ کی عمر کوئی ۷ برس ہوگی، یہ خط آپ کے مذکورہ ایام میں ارسال فرمایا تھا۔)

سلمہما اللہ تعالیٰ ۷۸۶

بخدمت جناب نور چشمی محمد طاہر و میاں عبدالخالق شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ـــــ بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ یہاں پر ہر طرح کی خیریت ہے، آپ پیاروں کی صحت و سلامتی اور عافیت دارین کے لئے یہ فقیر دائماً خواہاں وجویاں ہے۔ آپ کی خیریت، داخلہ اور تعلیم کا احوال پہنچتا رہتا ہے، تعلیم کے لئے آپ حضرات کا شوق اور اخلاق کی پابندی معلوم کر کے بے حد خوشی حاصل ہوئی دعا ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کو اس مقصد میں پوری کامیابی عطا فرما دے جس کے لئے آپ نے یہ سفر کیا ہے۔

محمد طاہر کو خصوصی نصیحت کی جاتی ہے کہ ہر حال میں استاد کے ادب کا پورا لحاظ رکھیں، حضرت مفتی صاحب جملہ اساتذہ اور اپنے سے بڑوں کا ادب ملحوظ رکھیں، نشست، برخواست، گفتگو، خواہ تعلیم میں سب سے پہلے آداب کو ملحوظ رکھیں، اور تواضع سے رہیں، گو آپ خود سفر کرنے اور گھر سے باہر جانے کے قابل نہیں ہیں، الحمدللہ خوشی ہے کہ اسی صغر سنی میں بڑی ہمت کی ہے، اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہیں جملہ احباب بالخصوص جناب شاہ صاحب کو ان کے متعلق تاکید کی جاتی ہے کہ ان سے ایسا برتاؤ برتیں کہ ان میں ذرہ بھر بداخلاق، بے پرواہی جیسے برے اثرات پیدا نہ ہوں. تختی پر خوش خطی کی مشق روزانہ کرتے رہیں کسی قدر اردو قاعدہ بھی پڑھے تو بہتر ہے. لیکن فرضی اور اصلی کام قرات سیکھنا ہے امید ہے کہ شاہ صاحب از خود کافی کوشش کرتے ہونگے۔

جلسہ بخیریت ہو گزرا لیکن بارش سردی اور سخت ہوا کی وجہ سے جماعت کی حاضری کسی قدر کم رہی اگر کراچی جانا ہوا تو اطلاع کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ پلی (چنے کی سبزی) بھیجی جارہی ہے محمد طاہر اپنے ہاتھوں سے جناب قاری صاحب اور حضرت مفتی صاحب کو تحفۃً پیش کریں. اور آپ تمام حضرات بھی استعمال کریں. پلی عمدہ اور تقویٰ کا لحاظ رکھتے ہوئے پکائی گئی ہے. الغرض محمد طاہر کے اخلاق کا خاص خیال رکھیں، جلسہ پر آپ نہیں آسکے. اب عید کے موقعہ پر آنا. میاں محمد صدیق یا کسی اور طالب کو کسی قسم کی ضرورت درپیش ہو تو تعاون میں سستی ہرگز نہ کرنا۔ اس عاجز بیکار کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ جناب حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں السلام عرض، نیز دعا کے کیلئے عرض۔

لاشئی فقیر الہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۴

نیز ایک اور مکتوب میں جس کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا خانواہن کے فقراء بالخصوص اپنے اعزہ واقارب کی اصلاح کے لئے جامع نصیحت نامہ ارسال فرمایا، دستیاب حصہ درج ذیل ہے۔

آپ کے قیام سے اہالیان خانواہن میں دینی شوق، اسلامی جذبہ خدائی فرائض کی ادائیگی، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، تابعداری، پیروی، خدا والوں سے محبت اور عقیدت پیدا ہونی چاہئے۔ اگر آپ کو ان سے محبت وہمدردی ہے تو ان سے اس طرح خیر خواہی کریں کہ ان میں عملی طاقت پیدا ہو. ان کو درگاہ شریف پر لانے کی کوشش کریں، اس لئے کہ

جب یہ خداوالوں سے محبت. عقیدت. اخلاص رابطہ رکھیں گے تب ان کی اصلاح ہوگی اور اسلام کا جذبہ پیدا ہوگا. یہ حقیقت سمجھا کر ان کے ذہن نشین کر دیں۔

میاں غلام مصطفیٰ کو دعوت دی گئی تھی لیکن افسوس کہ نہیں آیا. ان کو تاکید کریں کہ آئندہ موقعہ پر ضرور بالضرور آجائیں. خاص تاکید! میاں غلام مصطفیٰ باسمجھ ہے اس کا مزاج عمدہ اور اپنے گھر ہی نہیں خانوادہن میں موجود افراد کے یہی سربراہ ہیں. حاجی صاحب مرحوم کے نائب یہی ہیں. اسلئے آپ ان سے گہرا رابطہ اور تعلق رکھیں. اور اس میں دینی اسلامی جوہر پیدا کریں۔

اسلامی ذہن رکھنے والے افراد سے ان کی دوستی محبت ہونی چاہئے صحیح اور سچے طریقہ سے اسلامی زندگی بسر کریں، آج تک آپ اس کو درگاہ شریف پر نہیں لائے، یہ آپ کا قصور ہے، شاید آپ نے پوری کوشش نہیں کی، اس موقعہ پر ان کو ضرور ساتھ لائیں میاں غلام مصطفیٰ نماز با جماعت پڑھتے رہیں، فقراء کے ساتھ ذکر مراقبہ میں بھی ضرور شامل ہوں کہ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ شبیر احمد کو بھی نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جائیں وہ بھی حلقہ مراقبہ میں شامل رہے. درگاہ شریف پر بھی اس کو ساتھ لے آنا. اس بار قاضی محمد اشرف صاحب کے ساتھ ۱۲ _ ۱۳ طلبہ بھی درگاہ شریف پر آئے تھے، شبیر احمد ان کے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ میاں عبدالرحمٰن علی نواز اور آچر کو تاکید کریں کہ تمام اوقات نماز با جماعت ادا کریں، دیکھو دوسرے پڑوسی نماز ادا کرتے ہیں یہ بھی ہرگز سستی نہ کریں۔ ہاریوں کو بھی نماز کے لئے تاکید کریں، للہ فی اللہ ان سے دوستی، محبت رکھیں، خیر خواہی کرتے ہوئے مسجد تشریف لے جائیں جس حال میں ہوں نماز ادا کرتے رہیں، ان کو نماز سکھائیں، خواہ ایک ایک کلمہ یاد کر سکیں، بہر صورت کوشش کریں۔

والدین اولاد کے حاکم ہوتے ہیں، اولاد کے لئے ماں باپ کا حکم ماننا ضروری ہے، خاص کر نصراللہ جیسا شریف، سمجھدار، دانا فرزند والدہ کا کہنا نہ مانے؟ شاید ان کو اس طرح نہیں کہا گیا جس طرح چاہئے تھا، رعایت کی گئی ہے، ورنہ والدہ صاحبہ، نصراللہ کو حکم کرے، تاکید کرے، تنبیہ کرے اور نصراللہ جیسا ہر دلعزیز، معزز لائق فرزند سستی، غفلت اور بے پرواہی کرے، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہمشیرہ صاحبہ پر ان کا حق ہے، ان سے پوری طرح خیر خواہی ہمدردی کریں، اگر ایسے نہ سمجھیں تو بالآخر ان سے جھگڑیں ڈنڈا لیکر بھی اولاد کو سمجھائیں کہ خبردار اگر آئندہ تونے اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضرت رسول سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ بھر نافرمانی کی تو یہ بات کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی نصراللہ انتہائی لائق بالکل شریف قسم کا آدمی ہے، والدہ کو

ناراض کرنا، بے فرمانی کرنا کبھی روا نہیں رکھ سکتا۔

اگر اولاد سے سچی محبت ہے تو یہ وقت ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے فرمانی اور ناراض ہونے سے بچائیں آفیسر حضرات کو ہر طرح سے راضی رکھتے ہیں، باقی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل کر کے انکو راضی نہ کیا جائے؟ یہ عاجز جانتا ہے کہ اگر آپ نے نصراللہ کی پوری طرح اصلاح کرلی تو غلام مصطفیٰ بھی دیر نہیں کرے گا، وہ بھی نصراللہ کی طرف دیکھ رہا ہے، نصراللہ کے اوپر بھی اولاد کا حق ہے، نعیم الدین کو بچپن ہی سے انگریزی پڑھانا شروع کیا ہے۔ بیشک اس کو انگریزی تعلیم بھی دلائیں لیکن ساتھ ہی اس کو دینی تعلیم بھی دلائیں، دین سے واقف کریں دنیا کی محدود و مختصر بے بقا ترقی کے لئے اس غریب، معصوم بچہ کا دین و دنیا و آخرت خراب نہ کریں، بلکہ اس پر رحم کریں نعیم خواہ دیگر اولاد کا حاجی صاحب کے اوپر یہ حق ہے جسے ادا کریں اور نعیم غریب پر رحم کریں۔

اکثر و بیشتر انگریزی پڑھانے والے بدمذہب، بدعقیدہ، گمراہ قسم کے لوگ ہیں اس لئے ان کو کسی اچھی جگہ تعلیم دلائیں۔ کافی عرصہ گزر گیا اس عاجز کے نام حال اور احوال پر مشتمل نصراللہ کا خط نہیں آیا۔ اگر اسلام سے محبت ہوتی تو اس عاجز کی طرف خط لکھنے میں ہرگز دیر نہ کرتے۔ اس عاجز نے تو ۱۵۔۱۶ روپے خرچ کر کے ان کے فائدہ کے لئے ان کے نام رسالہ جاری کرا دیا ہے، اسی طرح مشتاق احمد، اسی طرح امان اللہ کے لئے بھی...... اب ان کی مرضی شناسائی رکھیں یا نہ رکھیں دیگر گذارش یہ کہ ہاریوں کو کام کے سلسلہ میں ہوشیار رکھیں وہ خود سمجھدار ہیں، آپ نے بھی کوشش کی ہوگی، اسلئے امید ہے کہ انہوں نے ہل دیئے، اور زمین درست کرنے کا کام بہتر کیا ہوگا، تاہم آپ کوشش کرتے رہیں کہ ہر ایک ہاری ۵۔۶ بار ہل دیں، سمجھدار زمیندار تو ۱۰۔۱۰ ہل بھی لاتے ہیں۔

ہر ایک ہاری کے کام کی تفصیل لکھیں کہ اس نے کتنے ہل دیئے، زمین میں بلیڈ چلانے کا کام کتنا کیا ہے؟ زمین پر محنت کر کے زمین درست کرلی ہے یا نہیں؟ اگر کچھ کام ابھی باقی ہو تو ان کو ہوشیار کریں رات دن کر کے بہتر اور جلدی کام کر کے زمین میں ابتدائی موسم میں بیج ڈال دیں کہ ایک دو مرتبہ پانی مل جائے، مزید کیا تاکید لکھوں، آپ کی غلام مصطفیٰ اور حاجی غلام صدیق صاحب کی پہلے سے کافی کوشش ہوگی، احوال بھیجنے میں دیر نہ کرنا۔ بڑی ہمشیرہ صاحبہ کی خدمت میں عرض ہے کہ اولاد کے لئے دعا بھی کریں اور کوشش بھی تاکہ دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ اللہ

تعالیٰ ان کو دینی اخروی ترقی و کامیابی بھی عطا فرمائے۔ غلام سرور کے لئے یہ عاجز خرچہ کر کے اس کو رسائل منگوا دیتا ہے ابھی سال پورا ہونے پر غلام مصطفیٰ کے لئے بھی یہ سلسلہ شروع کر دیا جائیگا۔ اس عاجز کی تو غلام مصطفیٰ خواہ دوسرے سبھی سے محبت اور خیر خواہی ہے۔ اور محبت و خیر خواہی کا حق ادا کرتا ہے۔ اور یہی امید ہے کہ ان کو بھی مجھ سے محبت و خیر خواہی ہوگی۔ اور اس بات کی قدر کریں گے۔ خواتین بھی نماز میں سستی نہ کریں۔ ان کو ہوشیار کرتے رہیں اور نماز کے مسائل کی تعلیم دیتے رہیں۔ آپ بھی اس عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اہلیہ اور بچے سلام کہہ رہے ہیں۔ ان کے حق میں دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک بنا کر طویل عمر بخشے۔

مکتوب نمبر ۱۵

(ایک شفیق والد کے انداز میں نہایت ہی شفقت و محبت بھرا یہ اصلاحی مکتوب آپ نے اپنے بھانجے ڈاکٹر نجم عباسی کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

بخدمت جناب ڈاکٹر نجم الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من اتبع الہدیٰ۔

عاجز کی طرف بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ ہر طرح خیریت ہے۔ باری تعالیٰ کے لاکھوں احسانات ہیں۔ آپ کی اور آپ کے اہل و عیال کی عافیت، دینی و دنیوی، اور اخروی بہتری، ترقی، کامیابی، نجات اللہ تعالیٰ کے درگاہ عالی جاہ میں مطلوب ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم اور آپ سبھی کو اپنی اور حضرت تاجدار مدینہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل محبت، اطاعت حقیقی، صحیح پیروی، اسلامی عملی زندگی خدائی قانون کے مطابق نصیب فرماوے، آمین

آپ کہیں گے کہ ماموں نے شاید خوشامد کے یہ الفاظ تحریر کئے ہیں، لیکن یہ صحیح حقیقت ہے کہ یہ فریاد، التجاوالتماس، روزانہ بلاناغہ آپ کے لئے، آپ کے والدین بھائیوں، اہلیہ اور اولاد کے لئے اور تیرے چچازاد بھائیوں کے لئے اس حقیر پر تقصیر ناکس گنہگار کی ہوتی ہے۔ آپ یاد کریں، یا نہ کریں اس عاجز کو تو یاد ہیں آپکو پرواہ ضرورت ہو نہ ہو، اس عاجز کو تو ضرورت ہے۔ ایسا دن، ایسا ہفتہ، ایسا مہینہ اور ایسا کوئی بھی سال نہیں گزرا ہوگا جو تجھ یاد نہ ہو، اور اس کے لئے دل

کو فکر غم اور پیار نہ ہو. دل کو اداس اور اکیر (تڑپ) نہ ہو کیسے نہ ہو جبکہ تو جگر کا ٹکڑا ہے. کیسے نہ ہو جبکہ صغر سنی کے زمانہ میں تیری پوری پرورش اور رہائش ہمارے گھر رہی اور یہ خدمت والدہ ماجدہ مرحومہ کے سپرد تھی۔

والدہ صاحبہ کی گود ہر وقت بلا پابندی اوقات ہمیشہ نجم کے لئے وقف تھی. نہ فقط دن بھر کی خدمت. بلکہ رات کو بار بار اٹھنا. تکالیف برداشت کرنا. الغرض کسی طرح والدہ مرحومہ کی آغوش سے نجم جدا نہ تھا. وہ والدہ جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوا ہوتا ہے فطرۃً کبھی وہ بھی اس کے رنج و ناز سے تنگ ہو کر بار بار بچہ کو اپنے سے دور کرتی ہے. لیکن والدہ مرحومہ ہر بار خندہ پیشانی سے بڑے پیار سے نجم کو گلے لگاتی اور آغوش میں لے لیتی تھی۔

تیرے خورد و نوش کا ابتدائی زمانہ ہمارے گھر میں گزرا. یہ عاجز تو ایک ناکس کمترین بیکار ہے. کسی تعریف کے لائق نہیں نہ ہی عاجز میں کسی قسم کی نیکی ہے. لیکن نجم خواہ اس کے بھائیوں سے جو میرا گہرا تعلق پیار رابطہ رہا. وہ کسی صورت میں والد سے کم نہ تھا بلکہ زیادہ ہو گا بس یہ ایک طویل داستان ہے۔

ختم کن والسلام

لیکن آج زمانہ کی عجب رفتار. عجب وفا ہے. محبت کے وہ قصے. بچپن کے وہ ناول. قرب کی وہ کہانیاں. وفا سچائی کے وہ اسباق. قلبی یادوں کی صلاحیتیں دور حاضر کی گردش اور نئی روشنی کی ترقی نے یکسر بھلا دی ہیں. بیچارے شاعر اکبر مرحوم نے سچ کہا ہے۔

باپ. ماں سے شیخ سے. اللہ سے کیا ان کو کام
ڈاکٹر جنوا گئے تعلیم دی سرکار نے

یہی امید ہے کہ پیارا نجم ان میں سے نہیں ہو گا. یہی اکبر مرحوم کہتے ہیں۔

بوڑھوں کے ساتھ لوگ کہاں تک وفا کریں
لیکن نہ موت آئے تو بوڑھے بھی کیا کریں

دوبارہ پھر وہی قوم کے درد مند شاعر پکار کر وہی وجہ بتاتے ہیں کہ۔

رہ گئے نا آشنا احباب غائب ہو گئے
ہم میں تھے جو دو ایک باقی وہ بھی صاحب (آفیسر) ہو گئے

پیارے نجم نے تو آفیسری بھی چھوڑ دی ہے. وہ ان میں سے ہرگز نہیں ہو گا البتہ غفلت و

سستی تو ہر ایک سے ہوتی رہتی ہے۔
مذکورہ بالا تحریر سے غرض و مدعا فقط یہ ہے کہ غفلت و سستی دور ہو جائے محبت کا جوہر و احساس پیدا ہوا جس قدر نئے دور کے نئے دوست پیارے معلوم ہوتے ہیں، ان سے تعلق ووفا ہے. رشتہ محبت ہے زیادہ نہ سہی اتنا ہی . یا اس کے نصف، ثلث. ربع کے برابر ہی پرانے پیارے معلوم ہوں. اور ان سے رشتہ محبت و تعلق رکھا جائے. اور کوئی دنیاوی غرض تو ہے نہیں امید ہے کہ ضرور احساس پیدا ہوگا. اور سلسلہ خط و کتابت جاری رہے گا. اس عاجز کی چند روز کیلئے دعوت بہر صورت ضرور قبول کر کے کچھ دن صحبت میں آکر رہیں جو گزرا سو گزرا مستقبل مضبوط رکھو۔

اس عاجز نے میاں علی محمد کے ہاتھوں آپ کے لئے کتاب اسلام اور عقیبات دو حصے اور سائنس اور اسلام نامی ایک کتاب بھیجی تھی امید ہے کہ ضرور مل ہونگی۔ جو کہ عجیب و مدلل بدلائل عقلیہ ہیں، آج کل یورپ کے اثر کی وجہ سے نوجوان طبقہ کو جو اسلام کے خلاف خطرات و خیالات درپیش ہیں، ان کے حل و صفائی کے لئے بالکل کافی وشافی ہیں، بوقت فراغت دل سے غور کر کے پڑھنا ان کے علاوہ بھی کافی خرچہ کر کے آپ کے لئے کتابیں خریدی ہیں. قرآن مجید کی تفسیر انگریزی زبان میں نصراللہ اور مشتاق احمد دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خریدی ہیں نیز اور بھی کافی کتابیں. مولانا عبدالماجد دریا آبادی جو بڑا فیلسوف ماہر آدمی ہے انگریزی میں اس کی تفسیر تاج کمپنی کی مطبوعہ ہے. اگر آپ کے پاس موجود ہے یا خود خریدیں ورنہ یہ عاجز خرید کے بھیج دے، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ روزانہ کسی قدر تھوڑا بہت پڑھیں گے ضرور. اس کے علاوہ کچھ اور کتابیں بھی خریدنے کا شوق ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں. لیکن اس شرط کے ساتھ اور اس عاجز کی طرف سے آپ کے ذمہ یہ فرضی کام ہوگا کہ جو کتابیں بھیجی جائیں ابتداء سے انتہا تک غور سے پڑھیں گے. اگر آپ بھی کتابیں بھیجیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ عاجز بھی پڑھے گا۔

عزیز من! موجودہ دور میں بہت سے جدید مذاہب کے پیرو ظاہر ہو رہے ہیں. اور کچھ اس قسم کی مخفی تحریکیں مذہبی رنگ و نمونہ میں یورپ کی پیدا کردہ. اسلام کے مخالف اسلام میں رخنہ ڈالنے. نقصان کرنے کے لئے مذہبی جماعت کی صورت میں کام کر رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات بھی نہیں، ہم اور آپ چھوٹے ہیں، آپ کو پتہ نہیں کہ ترکی سے حجاز، عراق، اردن، شام وغیرہ کے علاقے اور وہاں کے باشندے کس طرح جدا ہوگئے. کس طرح پروپگنڈہ کے زہریلے ذریعہ

سے بدظنی پھیلا کر ان کو علیحدگی تک پہنچا دیا۔ (لارنس آف عربیہ) یا کوئی اور نام کا مکار و چالاک انگریز تھا جس نے یہ کچھ کرایا، افغانستان میں امان اللہ خان کے زمانہ میں کس طرح بغاوت کرائی گئی، یہ کس کی پیدا کردہ بغاوت تھی جس نے آج پھر افغانستان میں روس سے اسلام کے خلاف مسلمانوں کے خلاف طوفان برپا کر دیا ہے۔

مصر و اسرائیل کے مابین کشیدگی کس نے بپا کی؟ اسرائیل کو کس کی امداد و ہمدردی حاصل ہے؟ مراکش ولبنان کے مسلمانوں پر مظالم، حق تلفیاں اور صریح ناانصافیاں کس کے صدقے ہوئیں؟ الجزائر پر برسوں سے ڈھائے جانے والے مظالم اب بھی جاری ہیں، ہلاکتوں اور مصیبتوں کے طوفان. اس قسم کی آندھیاں زور شور سے جاری ہیں ان کے مناسب مطالبات اور حقوق نہیں تسلیم کئے جاتے. آخر یہ کس کے مظالم کی داستان ہے. مذکورہ تمام مصائب اور مظالم ہزارہا افراد کا قتل و خونریزی محض اسلام کے لئے نہیں تو اور کس کے لئے ہیں؟ محض ان کے مسلمان ہونے. مذہب اسلام رکھنے کی وجہ سے یہ ظالم یورپ والوں نے نہیں کئے تو اور کس نے کئے؟ فقط فرانس واسپین نہیں، امریکہ، برطانیہ تمام کی یہ سازش اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور رضا ہے، ورنہ امریکہ اور برطانیہ سچ کیوں نہیں کہتے؟ مظلوموں سے ہمدردی کیوں نہیں کر رہے یہ مانا کہ امریکہ کی پاکستان سے ہمدردی ہے اس کی مدد بھی کرتا ہے لیکن پاکستان کے لئے نہیں، اپنی ذات اور بقاء کے لئے کون نہیں جانتا کہ پاکستان میں عملاً امریکی جنگی اڈے موجود ہیں، یہ کس لئے ہیں، روس کے مقابلہ کے لئے کہ درمیان میں فقط افغانستان واقع ہے، امریکہ نے یہ عقل مندی اس لئے اپنائی کہ اگر جنگ کی آگ بھڑک اٹھے تو یہی ملک تباہ ہو جائے قوم نصاریٰ، حکومت نصاریٰ شروع ہی سے اسلام، اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، یہ کوئی آج کل کی نئی بات نہیں ہے تاریخ کے اوراق کھول کر دیکھو! افسوس کہ موجودہ زمانے کے مسلمان بھی اسلام کی اصلیت، حقیقت، قرآن پاک، اللہ تعالیٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و فرمودات کو ناقص، کہنہ، ناقابل عمل قدیم کہتے اور مخالفت کرتے ہیں، اپنے ہی مذہب کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث شریفہ کا صاف انکار کرتے ہیں، کسی اور مذہب والے نے اپنے نبی کے سلسلہ میں ایسا نہیں کیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار اصحاب رضی اللہ عنہم نے تو نبی پاک، اسلام، قرآن پاک اور ان کے نشر و اشاعت اور تبلیغ میں اپنا تن، من، دھن، جان، مال، گھربار، کنبہ، ملکیت، سب کچھ قربان کر

دکھایا، اپنی زندگی جوانی اور صحت کو اسلام کے لئے وقف کر دیا۔

آج ہم چودھویں صدی کے مسلمان، یورپ کے پرورش یافتہ کا یہ حال ہے کہ جن لوگوں کی مدح قرآن میں موجود ہے ان پر اعتراض، ان کا انکار، ان پر تنقید و تنکیر کہ سرمایہ داری کے حامی تھے سرمایہ دار ہو کر رہے وغیرہ شیعوں کو چھوڑ دیں فقط وہی نہیں، نئی روشنی والے جو اپنے ملک و قوم کی ترقی کے خواہاں ہونے کے دعویدار ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی دارالعلوم اور مدارس، درسگاہیں جہاں قرآن پاک حدیث شریف اور دیگر اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں ان کو بند کر دیا جائے۔

مکتوب نمبر۱۶

(شریعت مطہرہ پر عمل اور ذمہ داری سے دنیوی کام کرنے کے موضوع پر اپنے بہنوئی میاں عبداللہ کے نام خانواہن تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب محترمی میاں عبداللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ہمارے یہاں ہر طرح خیریت ہے، تمام چھوٹے بڑے خیریت سے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ظاہری و باطنی صحت و عافیت اور سعادت دارین عطا فرمائے۔

عرض یہ کہ اس سے پہلے بھی خط لکھے گئے ہیں اور اب بھی یہی عرض ہے کہ اصل کام آخرت کے لئے توشہ و ثمر جمع کرنا ہے، اولین فرضی اور ضروری کام یہ سمجھیں اور دوسروں کو بھی اسی کے لئے کوشش کرنے کی تلقین کریں۔ آپ کے کہنے کے مطابق مشتاق احمد اور امان اللہ کے نام تاکیدی خط لکھے ہیں، لیکن اس سے بڑھ کر اثر کرنے والا خط ان کی والدہ کا فرمان ہے، کسی فراغت کے وقت نصراللہ کے نام بھی خط لکھا جائے گا غلام مصطفیٰ خواہ دوسرے چھوٹے بڑے مرد خواہ مستورات کو دینی امور کے لئے ہوشیار رکھیں، غفلت ہرگز نہ کریں۔

امید ہے کہ گندم کا بیج ڈال دیا گیا ہوگا، اور زمین محنت سے تیار کر لی گئی ہوگی، نہروں کے بند ہو جانے سے پہلے دو مرتبہ پانی دینے کی کوشش کریں، حاجی خیر محمد صاحب آئے تھے انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہاں بعض گندم کی فصلیں سرسبز ہیں اگر پانی کی ضرورت ہو تو ماسٹر اللہ آندو خان سے ملنا کہ اس نے مجھے کہا تھا کہ ایک پہر پانی ہم دے دیں گے، ان کو بتانا کہ ساڑھے

چار پہر پانی تو سرکاری طور پر ہمارا حق بنتا ہے، آبدار سے پوچھ کر دیکھیں، آپ کے کہنے کے مطابق احسان کر کے ایک ڈیڑھ پہر پانی زیادہ دے دیں۔ امید ہے کہ آنے والے موقعہ پر آپ اور غلام مصطفیٰ ضرور آئیں گے۔ دیگر عرض کہ ماسٹر غلام حسین کو ایک روپیہ دے دینا کہ شیرو قادیانی کے بیٹے غلام قادر کو دیدے جو حضرت مرشد سائیں کے محبت والے غلام ہیں، اپنی پرانی بستی میں رہتے ہیں اور طب کا کام کرتے ہیں۔ پہلے درگاہ شریف پر جب آئے تھے از خود اپنی تیار کردہ یاقوتی مجھے دیدی تھی کہ سردیوں میں بچوں کے لئے اچھی چیز ہے۔ ان کو ایک روپیہ دیکر اگر پہلے سے تیار یاقوتی ہو تو لے لیں اگر تیار نہ ہو تو احتیاط سے بنا کر دے۔ موقعہ پر آپ آجائیں تو ساتھ لائیں، یا قاری غلام حسین صاحب والوں میں سے کوئی آنے والا ہو تو اس کے ہاتھ بھیج دیں۔ خاص تاکید یہ کہ ہاریوں کو بھی نماز ضرور پڑھائیں، لیکن کوشش، خلق اور پیار سے ان کو نمازی بنائیں، محبت کے ساتھ مسجد شریف لے جائیں علی بخش کو بھی تاکید کریں کہ نماز پڑھتا رہے۔

واہ بھانڈی کے کام کی کوشش کرنا۔ آدم کے کام کا احوال بھی تحریر نہیں کیا تھا کہ اس نے کتنا کام کیا ہے۔ دونوں ٹکڑوں میں گندم، بوئیں، چھوٹا ٹکڑا بھی نہ رہے کہ میاں علی حیدر شاہ نے اس کو ہل دیئے تھے کھتری کو بھی کہنا کہ اگر اکثر یا ساری زمین تو آباد کرنا چاہتا ہے تو بیلوں کا بہتر جوڑا خرید لے اور بیل گاڑی بھی خرید لے کہ گنے کی زمین فارغ ہوگی، اس کو ہل دینے ہونگے۔

اتفاقاً اگر جلسہ میں آنا نہ ہو تو احوال سے مطلع کریں، محمد طاہر اور اس کی ہمشیرہ اپنی پھوپھیوں کی خدمت میں آداب و تسلیمات عرض کر رہے ہیں۔

لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری

از درگاہ رحمت پور شریف

مکتوب نمبر ۱۷

۷۸۶

بخدمت جناب مخدومہ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ــــ عرض یہ کہ اس سے پہلے عبدالخالق شاہ صاحب کے ہاتھ خط، و احوال ارسال کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا الحمدللہ ہم سب خوش و خرم اور جملہ چھوٹے بڑے آپ کے لئے دعاگو ہیں اور سبھی روزے رکھ رہے ہیں۔

عید کے بعد یہاں جلسہ مقرر ہے۔ اس کے بعد واپس جانا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شریف کا تیسرا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ الحمدللہ یہاں پر کافی فائدہ ہوا ہے۔

ہم سب کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جماعت کے لئے کوشش کرتی رہیں کہ سب انتظام کے پابند رہیں۔

سلام و دعا محمد طاہر، اس کی والدہ اور ہمشیراؤں کے مطالع کریں۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۸

(وعظ و نصیحت پر مشتمل یہ پرتاثیر مکتوب حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ نے اپنے بھانجے کرنل مشتاق احمد صاحب کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب عزیز القدر میاں مشتاق احمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ ہر طرح سے خوش باش ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحبان بھی ہر طرح خوش وخرم ہوں گے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ظاہری و باطنی صحت و خیریت کامل ہدایت اور اپنے حبیب پاک حضرت رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی کامل محبت، اطاعت اور پیروی کی توفیق عطا فرماوے۔ اور دین و دنیا و آخرت کی عزت، ترقی و کامیابی نصیب فرماوے۔ آمین بس یہی مدعا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بلاناغہ بررات اس عاجز بدکار کی یہ درخواست و گذارش بارگاہ حضرت رب العالمین میں پیش ہوتی رہے گی۔

عزیزا! تم مجھ کو چاہو، نہ چاہو، لیکن میں تم کو بہت ہی چاہتا ہوں اور آپ کے لئے بہت کچھ

مانگتا ہوں، اور آپ کو بہت زیادہ ڈھونڈتا ہوں لیکن آپ نے تو دوری اختیار کر رکھی ہے۔ نہ فقط مجھ جیسے ناکارہ ناکس سے بلکہ اپنے والدین سے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے اپنے ہادی برحق حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے، اسلام سے قرآن سے ـــــ

میرے پیارے میں آپ کے لئے اور آپ کے بھائیوں، رشتہ داروں کے لئے بہت ہی دردمند، مجروح دل، زخمی ہوں، آپ کیسے سنگ دل سخت آدمی ہیں کہ اس درد و زخم کا علاج ہی نہیں کرتے۔ اور یہ درد روز بروز بڑھ رہا ہے اور طبیعت بے چین ہے،

میرے پیارے ایک درد نہیں ایک زخم نہیں، ایک فکر نہیں جو اس کا بیان یا شکایت کروں ـــــ

بیت

صدمات ہیں ہزاروں میں کیا کیا ذکر کروں
سجدہ کی شرح کھولوں یا ذکر رکوع کروں

دوسرا بیت

اگر میں کچھ کہتا ہوں مزا الفت کا جاتا ہے
وگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ سے آتا ہے

بس یہی حالت ہے، آپ ہی بتائیں کہ کیا کروں۔ یہی دونوں بیت گزشتہ سال میں نے پنہوں خان کے نام بھی لکھے تھے۔ جب وہ کنڈیارو میں تھا درد دل کا کچھ بیان ان کے نام تحریر کیا تھا۔ لیکن وہ بڑا آفیسر سیکرٹریٹ میں بڑے عہدہ پر فائز، امیروں وزیروں کا ہم نشین اور یہ عاجز ایک ملا، لمبی ڈاڑھی والا، غریب آدمی، نہ انگریزی بولی سیکھی، نہ ہی اس میں لکھ سکتا ہوں اس سے بڑھ کر یہ کہ خلاف مزاج بڑی بڑی باتیں کرتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضرت سرور کائنات باعث کون و مکان تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن و اسلام کی باتیں ـــــ نہ اخباری دنیا کی باتیں، نہ ترانے، نہ ڈرامے، نہ ہی عشقی افسانے، نہ امریکہ انگلینڈ اور روس جرمنی کی باتیں۔ آپ یہ کہیں گے کہ ماموں کو بڑا غصہ ہے کس قدر تیزی و تندی کا اظہار کیا ہے میرے پیارے ایسا ہرگز نہیں، آپ نے اس عاجز کا کونسا نقصان کیا ہے، وہ اچھے آدمی ہیں اس عاجز بدکار سے ہزار مرتبہ بہتر ہیں، میرا یہ کچھ لکھنا محض آپ کے غفلت کے پردے دور کرنے اور ایمانی جوہر ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ حقیقی تمیز و شناس پیدا ہو کہ آدمی ہمارا ہم جنس، ہم وطن اور عہدیدار ہے، میرے پاس چل کر آیا ہے، اس کو بھیجا بھی ماموں نے ہے، ماموں والد کے قائم مقام ہے،

اس کے دل کو ٹھیس پہنچے گی نیز ماموں کو بھی ضرور بتائے گا اس کو بھی اذیت پہنچے گی۔ بس نہ کوئی خیال نہ ہی احساس ہے۔ عجب! عجب!! عجب!!! اس سے مزید عجب یہ کہ اس وقت نجم کے پاس آپ کے پیارے دوست بلکہ نصراللہ سے بھی بڑھ کر آپ کو پیار ابھائی شیخ صاحب بیٹھا ہوا تھا اس نے تو تعجب سے اس عاجز کے نام یہ کہہ دیا کہ ابھی تک وہ ہم سے یہی امید رکھتا ہے کہ ہم بھی ملا بنیں گے۔

یہ عاجز بڑی محبت و پیار سے نجم کے نام خط لکھ رہا تھا کہ جلد ہی نجم کی مبارکباد مل گئی۔ بس ہماری پہنچ سے زیادہ اونچے آدمی ہیں خاموشی اختیار کرلی۔ آپ کے نام بھی کافی عرصہ سے خط نہیں لکھا خاموشی اختیار کرلی اس لئے کہ ہم آپ سے پہنچ نہ سکے۔ ہم غریبوں کی پہنچ سے اونچے ہیں کئی سا بلکہ درازمدت ۲۵۔ ۳۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ آپ کے پیچھے پڑا لور لور کرتا رہا۔ جو قوت صرف کر سکتا تھا صرف کی۔ جو پیٹنا تھا۔ پیٹتا رہا۔ لیکن آپ نے ایک نہ سنی۔ کوئی رحم نہیں کیا ترس نہیں آیا۔ آپ طاقت ور اور ہم ناتواں۔

البتہ اتنا ضرور ہوا کہ ہم نے بلا طمع اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر حق ادا کیا آپ سے ایک پائی کا طمع بھی نہ رکھا۔ کسی قسم کا سوال طلب نہیں کیا۔ کسی قسم کی خدمت طلب نہیں کی گئی۔

اگر اتفاقاً کسی ضروری چیز کے لئے لکھا ہوگا تو وہ بھی آپ کے کہنے کے مطابق اور خاص اس ارادہ سے کہ رقم ادا کی جائے گی یہ حقیقت اور سچی بات ہے کبھی بھی دنیاوی لالچ طمع نہیں رکھی ساتھ ہی خود ہروقت خدمت کے لئے تیار رہا ہوگا اور خدمت کی ہوگی۔ دنیا میں کوئی ایسا خیر خواہ رشتہ دار دکھائیں؟ رشتہ دار کیا ایسے ماں باپ دکھائیں؟ آپ یہ کہیں گے کہ ماموں اپنی تعریف فخر کر رہا ہے۔ ہرگز نہیں کبھی بھی نہیں۔ فخرو تکبر کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ عاجز ایک ضروری حقیقت آپ کے سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہے۔ اگر تعریف کر رہا ہے تو عاجز اپنی نہیں بلکہ اپنے مرشد رہبر سائیں کی تعریف کر رہا ہے۔ لیاقت اس عاجز کی نہیں ان کی ہے یہ چیز اس مرشد روحانی مربی معلم سے اس عاجز کو ملی ہے۔ اگر اس کا تفصیلی بیان شروع کروں گا تو داستان طویل اور موضوع بدل جائے گا۔

میرے پیارے جبکہ شیخ صاحب انجینئر جیسے سینکڑوں آدمی دوست آپ کے بھائی، آپ کے رشتہ دار آپ کے ہمدرد و خیر خواہ ہیں تو آپ کو ہم غریبوں مسکینوں، لمبے چوغے، شلوار پہننے والوں، دستار باندھنے والوں لمبی ڈاڑھی رکھنے والوں کی کیا ضرورت ہے؟ اور ہم سادہ حال آدمی کب

تک آپ کے ساتھ چل سکتے ہیں؟اور آپ کو کیسے پسند آئیں گے؟اس عاجز کو آپ. خواہ نجم. خواہ نصراللہ کے لئے یہی کوشش ہوتی ہے۔

(انگریزی پڑھنا. اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونا. خواہ کمشنر گورنر. فوجی کمانڈر وغیرہ بن جانا. انگلینڈ. امریکا جانا یہ عاجزان چیزوں کا مخالف ہرگز نہیں، نہ ہی اسلام منع کرتا ہے. بیشک جس قدر ترقی کر سکتے ہو کرتے رہو فائدہ و ضرورت کی چیزیں ہیں۔ بلکہ ثواب و عبادت ہیں اگر نیت خالص و درست ہے. اور فقط اس بات پر زور دیتا رہتا ہے کہ آپ حضرات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، ارشادات اور احکامات پوری طرح بجالائیں سچے پکے مسلمان ہو کر رہیں. قرآن پاک اور اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کریں اسی کا نام ہے اسلام اور یہی مسلمانی ہے لیکن آپ کے شیخ صاحب اور آپ اس کو ملا ہونا کہتے اور پسند نہیں کرتے تو ہم بھی ہاتھ جوڑ لینے پر ہی اکتفا کریں گے۔

آپ نے لئے شیخ صاحب اور شیخ صاحب جیسے دوست بھائی. رشتہ دار خیر خواہ و ہمدرد سلامت — اور ہم غریب ملاؤں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرشد کامل کافی ہیں — ہم ملا آدمی تو آپ کو پسند نہیں آئے میرے پیارے آج تو شناس و تمیز نہیں ہے قدر نہیں ہے. لیکن ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ ضرور پتہ چل جائے گا اور قدر و احساس پیدا ہو گا کہ کون خیر خواہ. دوست. محسن اور بھائی تھا۔ میرے پیارے اللہ تعالیٰ سچا. اس کا کلام قرآن پاک سچا. اللہ تعالیٰ کا رسول سچا اور اس کی تعلیم سچی اسلام سچا. اسلام کی جملہ تعلیمات سچی. اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تو بے پرواہی کرتا رہ. میں تیرے انتظار میں ہوں. تیرے گھات پہ کھڑا ہوں. مر کر تو دیکھو. تجھ سے بڑھ کر ترقی یافتہ اقوام جنہوں نے دنیا میں کمال کر دکھایا. لیکن جب انہوں نے مجھ سے میرے احکام سے میرے رسولوں سے منہ موڑا تو پھر دیکھو ان سے کیا معاملہ ہوا۔

میرے پیارے اللہ تبارک و تعالیٰ کی اطاعت اور احکام کی بجا آوری کے بغیر اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر نہ تو کوئی عزت ہے. نہ ترقی ہے نہ بچاؤ ہے. نہ کامیابی ہے نہ نجات ہے امریکا میں جا کر تعلیم بے شک حاصل کریں. کیپٹن، جرنل. کرنل. کمانڈر بے شک بنیں. لیکن اسلام. قرآن. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک سے غافل بے خبر. بے پرواہ. بے فرمان ہرگز نہ بنیں. اگر اس قسم کی صحیح سوچ نہ کی گئی تو مرنے کے بعد دائما ذلت.

خواری اور عقوبت حاصل ہوگی بلکہ وہ آدمی دنیا میں بھی ذلیل رہے گا، قرار و فرحت سے زندگی نہیں گزار سکے گا زندگی تنگ گذارے گا پریشانی دور نہیں ہوگی، اگر اس کے پاس دنیا نہ ہوگی تو بھی تکلیف میں مبتلا اگر ہوگی پھر بھی تکلیف میں گرفتار، جس قدر زیادہ دنیا ہوگی اسی قدر بھوک میں اضافہ ہوگا، ظلم، لوٹ مار زیادہ کرے گا ذہنی طور پر پریشان ہوگا، حرص و ہوس حرام میں مبتلا یہ داستاں بھی بہت طویل ہے، اگر تمام باتیں تحریر کی جائیں گی تو ایک بڑی کتاب تیار ہوجائے گی۔

تو بچپن سے نیک، دیندار تھا، تیرے اخلاق عمدہ تھے، تیرے والدین صالح، دیندار تیرے اوپر لازم ہے کہ پہلے کی طرح ہوجا۔ تونے کیوں اس قدر بے پرواہی اختیار کی ہے تو خواہ یہ عاجز ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے، تیرے خواہ میرے والد ہاری کاشتکار، سادہ زندگی گزارنے والے بس کچھ تعلیم حاصل کی معمولی عہدہ مل گیا، اب اس قدر نشے میں مبتلا اس قدر بے پرواہی اور مستی کہ تمام باتیں بھول گئے۔ نہ تو ماں باپ کا خیال احساس، نہ ہی اسلام، ایمان قرآن پاک کی تعلیمات میں غور، نہ خدا تعالیٰ کا خوف، عظمت کبریائی کا خیال اور ہیبت یا فکر، نہ ہی حضرت رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی واسطہ، تعلق، محبت یہ کس قدر نہ ظلم عظیم ہے بے دردی سے انصاف کا ناحق قتل ہے، اور یہ سارا ظلم اور نقصان بھی اپنے ہی لئے ہے اپنی زندگی بھی برباد اہل و عیال کی زندگی بھی تباہ ـــــ خدارا اپنے اوپر رحم کرو، اہل و عیال پر رحم کرو، ہمارے اوپر رحم کرو، بے انصاف و ظالم نہ بنو، تو یہ کہے گا کہ میں نے اس قدر تعلیم حاصل کی، سفر کئے ملک و قوم کے لئے جاں فشانی کی یہ سب کچھ رائیگاں گئے، ان کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں، اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ آپ کی مذکورہ تعلیم سفر، سعی وغیرہ خواہ میری یا کسی اور کی کسی بھی قسم کی ایسی محنت جس سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچتا ہو، اگر اسی کو کافی سمجھا جاتا ہو کہ اس کے بعد اسلامی فرائض واجبات و دیگر احکام، اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا نہ کرنا برابر ہوجاتا ہو، ان کی کوئی خاص ضرورت تاکید، باقی نہ رہے، ان پر عمل نہ کرنے سے کوئی گناہ لازم نہ آئے دنیا و آخرت میں کسی قسم کی سزا نہ بتائی گئی ہو، فقط فوجی تعلیم، ڈاکٹری، انجینئری وغیرہ وغیرہ پڑھی جائے جو کہ ملک و قوم کے لئے مفید و ضروری ہے، اس قسم کی کوئی دلیل قرآن پاک میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے زمانہ میں خلافت راشدہ کے زمانہ میں بلکہ تیرہویں صدی میں ثابت ہو، ہرگز نہیں، کبھی بھی

نہیں مل سکتی۔ بلکہ اسلام نے تو پیدائش کے دن سے لے کر وفات تک کی ہر ایک بات کی تعلیم دی. قانون مقرر کئے اور تاکید و تنبیہ سے سمجھایا۔

ہم اور آپ جمیع مسلمانوں کو قرآنی قانون کے ماتحت رہنا ہے. اور اسی میں نہ فقط ہمارا بلکہ جمیع مسلمانوں خواہ غیر مسلمانوں. جملہ جاندار خواہ غیر جاندار اشیاء کا فائدہ ہے. اسلام ایک باصول. سلامتی فوائد و برکات کا خزینہ ہے. جس میں ہزاروں لاکھوں حکمتیں. برکتیں. نعمتیں. دینی. دنیوی. اخلاقی. اخروی. قومی ترقی کے اسباب مضمر ہیں۔

آپ کو خصوصی طور پر یہ عاجز سمجھا کر ہدایت کرتا ہے کہ تو غفلت چھوڑ کر اپنا اپنی اولاد و اہل کا بچاؤ کر. فائدہ حاصل کر اپنے ساتھ خواہ ان کے ساتھ دشمنی نہ کر۔ اس عاجز نے تو آپ کو یہ کبھی نہیں کہا کہ ملازمت چھوڑ دے. لیکن تو یہ کہتا ہے کہ اگر میں ملازمت کروں گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور احکام کی بجا آوری نہیں کر سکتا. تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنا ایمان بچانے کی خاطر ملازمت کو بھی خیر آباد کہہ دے. اللہ تعالیٰ رزاق و کارساز ہے. بس پیٹ گزارہ کے لئے تجارت یا کوئی اور معمولی ملازمت کر لے آپ ہنسیں گے کہ ماموں کس قسم کا غلط مشورہ دے رہا ہے. لیکن یہ عاجز کہتا ہے تو ایک دن روئے گا کہ ماموں نے کیسی بہتر تجویز دی تھی افسوس کہ میں نے ماموں کا کہا نہیں مانا. ماموں جبراً ملازمت چھڑواتے تو بہتر تھا۔ آپ کہیں گے کہ میں اس قدر دور غیر ملک میں مسافر. بیوی بچوں سے دور غیر لوگوں میں رہ رہا ہوں. ماموں دلجوئی. دلداری کی بجاء اور بھی میری طبیعت کو خراب اور مجھے پریشان کر رہا ہے۔

میرے پیارے یہ حقیقت ہے اس عاجز کی طبیعت پر بھی بوجھ بن رہا ہے. لیکن کیا کروں یہ پریشانی تھوڑی سی ہے. طبیعت برداشت کر لے گی. دراصل میں تیری دائمی پریشانی دور کر رہا ہوں اور پریشانی بھی ایسی کہ کل ہم اور آپ کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکیں گے۔

اس موضوع پر یہ عاجز سینکڑوں قرآنی آیات پیش کرتا. لیکن تو خط پڑھ کر پھینک دے گا اور قرآن پاک کی بے ادبی سخت بڑا گناہ ہے. جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ قرآنی مضمون سے باہر نہیں ہے. تو یہ کہے گا کہ بتاؤ دینی و دنیوی اخروی بھلائی کس طرح حاصل ہوگی پیارے! آؤ میں آپ کو پتہ بتا دیتا ہوں کہ تیری ملازمت بھی بحال رہے. دنیاوی عزت میں بھی اضافہ ہو. اس کے ساتھ الہٰی قانون کی پابندی بھی حاصل ہو ــــ

مکتوب نمبر ۱۹

(حضرت صاحبزادہ دیدہ دل مدظلہ کی تعلیم و تربیت اور خدمت کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ بجن سائیں مدظلہ کے نام تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری ۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب نور چشم مولانا مولوی محمد طاہر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد از خیریت طرفین واضح باد کہ امید ہے کہ آپ بخیریت گھر پہنچ گئے ہوں گے۔

عرض کہ جناب صاحبزادہ صاحب کے متعلق چند باتیں تحریر کی جاتی ہیں آپ ہر طرح سے ہر حال میں ان کا پورا پورا خیال رکھیں کہ حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم حضرت مرشدنا و سیدنا فی الدارین حضرت خواجہ رحمت پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس عاجز خواہ ہم سب کے اوپر لاکھوں احسان بے پایاں ہیں، جو کچھ ہماری عزت ہے یہ ان کی نگاہ کرم واحسان کے طفیل ہے۔

ہر طرح سے صاحبزادہ صاحب کی دلجوئی، پیار و محبت اور میل جول رکھیں اگر ان سے کسی قسم کی غلطی یا غفلت ہو جائے تو آپ خواہ کوئی استاد سختی نہ کریں، وقتاً فوقتاً پیار و محبت کے احسن طریقہ سے سمجھاتے رہیں، گرفت نہ کریں کہ پیار ولاڈ سے ان کی پرورش ہوئی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تنگ ہو کر دوبارہ نہ آئیں اور تعلیم و صحبت سے محروم رہ جائیں۔

آپ خواہ استاد صاحبان تنہائی میں طلبہ کو تنبیہ کرتے رہیں کہ صاحبزادہ صاحب سے دوستی یاری، میل جول نہ رکھیں۔

دیگر یہ کہ ان کے کھانے، وغیرہ کا خاص خیال رکھیں کہ ان کے مزاج کے مطابق سالن بنا کر دیں، شہر میں کوئی لائق قصائی ہو تو اس سے گائے یا بکری کا گوشت کوئی ایک پاؤ لے کر نصف حصہ میں ایک مرتبہ سالن بنا کر دیں اور نصف فریج میں رکھ کر ایک دن کے وقفہ سے سالن بنا کر دیں۔

آلو دال کھاتے رہتے ہیں بہتر سالن بنا کر دینا، رات کے وقت کسی قدر زیادہ دودھ پیش کرنا، کھانے میں دیر نہ ہونے پائے، صبح کے وقت بھی لنگر سے پہلے اور ظہر کے بعد بھی کھانا دینا خواہ صبح کے سالن کے ساتھ اگر بہتر حالت میں ہو یا اچار کے ساتھ۔ ڈاکٹر صاحب والوں سے دو

ڈھائی سیر لیموں کا اچار بنوا لینا. ٹھنڈا پانی کھانے کے ساتھ بھی دیتے رہیں اور ویسے بھی۔
زبانی اخلاق. پیار. ادب و احترام کا خیال رکھنا. چار پائی اور بستر بس میں رلی، چادر تکیہ اور گدیلہ بستر ہوں. دیدینا. کمرے میں پنکھا ضرور ہو گا. رات کو باہر سونے کے لئے پنکھا ضرور دیدینا. یہاں پر بوزدار فقراء نے ان کو علیحدہ پنکھا دیا تھا۔
آپ خواہ استاد صاحبان ضرورت کے تحت مناسب نصیحت بے شک کریں۔ ان کو احساس دلاتے ہوئے نصیحت کی جائے کہ آپ معمولی آدمی نہیں ہیں آپ اپنے خاندان اور اعلیٰ مرتبہ کو دیکھ کر ذوق و شوق سے محنت کر کے جلدی کامیاب ہو جائیں. غریب آباد شریف کے پاکیزہ خاندان کو آپ کا زیادہ خیال ہو گا. وہاں پر تنہائی کی بھی تکلیف ہے. اس لئے آپ رات دن ہر وقت محنت کرتے رہیں۔
صبح کو جیسے ہی آپ کا درس مکمل ہو ان کو تقریر روزانہ کراتے رہیں اس کے علاوہ ہر رات نماز عشاء سے پہلے پابندی سے تقریر کرتے رہیں مولوی صاحب بیاض پر ان کو قرآنی آیات. احادیث شریفہ. فارسی. اردو سندھی ابیات لکھ کر دیں اور یاد کرائیں۔
ان کی والدہ صاحبہ کو یہ شوق و حرص زیادہ تھا کہ یہ تقریر سیکھیں. یہاں پر ایک دو طالب علم ان کے ساتھ رہتے اور خدمت کرتے تھے. آپ بھی ان کا خیال رکھیں اور چند ایک شریف و صالح طالب علم ان کے ساتھ رہیں اور خدمت کریں مولوی رحمتہ اللہ صاحب کی اہلیہ نیک خاتون ہے صاحبزادہ صاحب کے کپڑے ان سے دھلا کر دینا. مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ بھی باہمت نیک خاتون ہے وہ بھی محبت سے کام کرتی رہتی ہے۔
میاں علی حیدر شاہ. میاں عبدالرزاق دین پور کے جملہ فقراء باہمت ہیں مکان کا کام ان سے کرائیں اور ان کے کھانے کا خیال رکھیں ان کو ٹھنڈا پانی دیں. کھانے کا بستر انتظام ہو گا تو قیام میں تنگ نہ ہوں گے دعا و سلام آپ کی والدہ صاحبہ ہمشیرگان. جمیل اور طارق کے عرض فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکتوب نمبر ۲۰

(اپنی اولاد امجاد کو تقویٰ نیکی اور خدمت خلق کی ترغیب دیتے ہوئے ان کے نام تحریر فرمایا۔)

سلمکم اللہ تعالیٰ ۷۸٦

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

بخدمت جناب نور چشم راحت جان مولانا مولوی محمد طاہر صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ کہ الحمدللہ بندہ بخیریت ہے. درد و تکلیف سے آرام ہے. سب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کلی شفاء عاجلہ عطا فرماوے. اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے بندہ دعا گو ہے۔

یہ خاص عرض ہے اور ہم اور آپ کا نقص بلکہ بڑا جرم ہے جو ہم اور آپ باہر جماعت میں دوستوں، شاگردوں، عام اور خاص کے لئے جس قدر ہوسکتا ہے کوشش کرتے ہیں، لیکن جملہ اہل خانہ میں جن کا حق پہلے اور ذمہ داری زیادہ ہے کافی سستی و غفلت ہے. جب ہمارے گھر میں صحیح اصلاح نہ رہے گی تو گھر والوں کا اور ہمارا بھی نقصان ہے اور جماعت پر بھی اس کا برا اثر اور نقصان ہوگا آپ کو تاکیدی عرض ہے کہ اس سلسلہ میں اصلاحی مفید قدم، تربیت کا احساسی طریقہ اپنائیں کہ زیادہ شدت سے بھی اثر اور مطلب برآمد نہیں ہوتا. یہ عاجز جب واپس آجائے تو ہمارے گھر میں بہار آئی ہو معلوم ہو، گھر گلشن محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چمن غفاری بنا ہوا ہو آپ کی ہمشیرائیں اخبار قصے وغیرہ نہ پڑھیں، اسلامی اخلاق کی کتابیں پڑھیں، آپ ان کو پڑھائیں، سمجھائیں، ترجمہ (قرآن) شروع کرائیں۔

پیاری بچیاں (نام لکھ کر) آپ سستی میں وقت ضائع نہ کریں. قرآن مجید اور دینی کتابوں کی تعلیم آپ کا مشغلہ ہو۔

مسائل کی تعلیم دیتی رہو. اپنی والدہ کی غیر موجودگی میں لنگر کے جملہ کام مسائل کی تعلیم، جماعت کے ساتھ رہن سہن کے تمام کام کرتی رہو، اپنی زندگی بامقصد بسر کرو۔

کیا آپ سے یہ توقع رکھی جائے کہ تمہارا محبت کا دعویٰ سچا ہے؟ اگر پہلے غفلت رہی ہے تو آئندہ ہرگز غفلت نہیں رہے گی اور یہ کام شوق و جذبہ سے انجام دیں گی. جب اپنے

آپ کو مسائل یاد نہیں اوروں کو کیا پڑھائیں گی؟

کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ ہمارا فقیرانہ گھرانہ سیکھنے سکھانے. ادب اخلاق. اعمال کا گھر ہے اور ہمارا اور آپ کا فکر کس طرف ہے فرزند ارجمند مولوی محمد طاہر صاحب نہایت ادیب ہے. آپ بھی لائق ہیں۔

پیر اور والد کی اطاعت واجب ہے کیا قدم اٹھاتے ہو؟ اور اس عاجز کے دل خوش کرنے کے لئے کونسی کوشش کرتے ہو؟۔

جماعت کی روٹی اور سالن کا انتظام بہتر ہو. حسب ضرورت آلو وغیرہ خریدتے رہنا. طالب علم محمد نواز تندرست نہ ہو یا کسی اور طالب علم کو ضرورت ہو تو گندم کا بھت یا جو کا کش چینی ڈال کر دینا اور ثواب حاصل کرنا۔

نور چشم محمد جمیل کا ہر طرح خیال رکھنا اور اسے خوش رکھنا. کھانے پینے میں خوش رکھنا. محض سختی نہ کرنا. پیار و محبت سے رکھنا. طارق کا بھی خاص خیال رکھنا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۱

(حضرت صاحبزادہ مجن سائیں مدظلہ کے نام تبلیغی و تعلیمی مساعی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی ۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

غفاری از طاہر آباد

بخدمت جناب نور چشم مولوی محمد طاہر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ یہاں پر خیریت ہے آپ کا خط پہنچا ہے۔ جلسہ بخیریت ہو گزرا. جلسہ کا احوال دوستوں سے معلوم کرنا۔

آپ تبلیغی سفر میں رہے ہیں. آپ کے خط اور دوستوں کے روبرو کے احوال سے دورہ کے عجیب ثمرات و نتائج. روحانی ترقی معلوم ہوئے. آپ وہاں پر رہے ہیں جو مہربانی انعام واکرام حاصل ہوئے۔ یہی سارا اثر. بعینہٖ یہی حقیقت اساتذہ کرام جمیع طلباء اور بستی کے جملہ حضرات مردوں خواہ عورتوں میں بجوش و خروش پیدا کریں ان تمام افراد میں نیا جذبہ. محبت کا بے پناہ اثر

پیدا کریں اس مقصد کے لئے پوری طرح محنت کر کے ثواب حاصل کریں۔

آپ نے جس طرح اپنی با اخلاص محنت سے علمی درس جاری کیا ہے۔ اس سے از حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اگر ہو سکے تو ایک وقت درس قرآن اور ایک وقت درس حدیث شریف ہوتا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں مزید قوت۔ علمی استفادہ۔ روحانی ترقی اور نورانیت عطا فرماوے۔ آمین۔

آپ بہرحال پوری طرح بیدار ہو کر مردانہ وار روحانی ترقی کے لئے کام کرتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کافی فائدہ ہوگا۔ مکان اور باغ کے متعلق عرض ہے کہ میاں علی حیدر شاہ صاحب اس کام کے لئے آ رہا ہے۔ خلیفہ مولوی محمد ایوب صاحب اپنے دوستوں سمیت کام کیلئے آ رہا ہے۔ یہ فقیر بھی بڑی ہمت سے کام کرنے والے ہیں اور تقریباً ایک ہفتہ بعد خلیفہ گل محمد صاحب کے آدمی بھی کام کرنے آئیں گے۔ ان سے آپ ڈاکٹر صاحب خواہ مستری پیار و محبت سے پیش آئیں ان کی قدر دانی اور عزت کریں۔ خلفاء صاحبان کے ساتھ جو فقراء آئیں خواہ کچے کے فقراء کو آدمیوں کے حساب سے صبح کے وقت ناشتہ کے لئے ایک ایک روٹی اور لسی دیدیا کریں۔ حسب دستور جب لنگر کا کھانا آئے تو وہ بھی لے کر رکھیں اور دوپہر کے وقت کھائیں ٹھنڈے پانی کی کوشش کرنا بہت سارے دوست ہوں گے وہی مزدور کے طور پر ہمت سے کام کریں گے۔ مستری ان کو تنگ کر کے نہ بھگائیں۔

کچے کے دوست باری باری سے آئیں فی الحال باغ اور سبزیوں کا کام ہے اس کے ساتھ ہی مکان کا کام بھی کریں۔ میاں علی حیدر شاہ صاحب سے مشورہ کر کے ضرورت کے مطابق باری مقرر کی جائے۔ اگر کام زیادہ ہو تو زیادہ آدمی مقرر کئے جائیں تاکہ صحیح طور پر کام ہو۔ بعض اوقات تعمیر کے علاوہ بھی حویلی میں کام کرنا ہوتا ہے وہ بھی کرایا جائے۔ کام کرنیوالے فقراء اگر رات کے وقت چاول کھانے پر راضی نہ رہیں تو ان کے لئے روٹی کا انتظام کیا جائے۔

جماعت۔ طلبہ کے لئے ہفتہ میں دو مرتبہ میٹھے چاول پکائے جائیں۔ سردیوں میں گڑ کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔

کچے کے فقراء خواہ مولوی محمد ایوب صاحب کے فقراء جب آئیں مستری صاحب سے مل پہلے مکان کا کام کریں۔ اس کے بعد ریتی اور مٹی ٹرالی کے ذریعے لاتے رہیں۔ اندر (حویلی میں) کا جو کام ہو آپ اور ڈاکٹر صاحب ہمت۔ پیار اور اخلاق کے ساتھ دوستوں سے لیتے رہیں۔

لیموں کا باغ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے۔ طلباء کام کرنیوالے خواہ کوئی دوسرا ان کا نقصان نہ کرے۔ اگر ٹھیکیدار اپنی خوشی سے طلبہ کیلئے کچھ لیموں دیتا رہے تو ...... ۔ ورنہ میاں محمد عثمان صاحب نے جو ایک من ان سے لیا ہے کبھی کبھی اس میں سے طلبہ اور کام کرنیوالے فقیروں کو دیتے رہیں۔

مولوی محمد عثمان باغ، چاولوں، لیموں آموں، سبزیوں خواہ کسی دوسرے اندرونی و بیرونی انتظام کے سلسلہ میں کچھ بھی احوال نہیں لکھ رہے۔ بار بار خط لکھے گئے زبانی تاکیدیں ارسال کی گئیں لیکن احوال کچھ بھی نہیں ...... نہ معلوم کوئی چلہ کاٹ رہے ہیں کہ ان کو دوسرے کاموں سے منع ہے۔

آپ مولوی محمد عثمان صاحب، قاری صاحب، میاں محمد سلیمان اور عبدالرحمان چاول کی فصل کے لئے رات کو پانی دینے کی کوشش کریں کہ چاول کی فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اساتذہ، طلباء بمع جماعت ساری بستی کے مرد اور خواتین چھوٹے، خواہ بڑے جملہ افراد میں دین کا صحیح جذبہ، درد اور تڑپ پیدا کریں۔ غفلت اور سستی کلیۃً ختم ہونی چاہئے طلباء اور جماعت کے سالن کے لئے بینڈے اور آلو خریدتے رہیں پیسے مولوی محمد عثمان صاحب کے پاس موجود ہیں۔ اس سے لیتے رہیں۔

پرانے اور نئے لگائے گئے بینگنوں کی صفائی کی محنت صفائی اور پانی دینے کی کوشش کی جائے تاکہ پھل زیادہ بر آئے۔

ہم تمام اہل خانہ کو آپ کے آنے کی تمنا و محبت ہے۔ امید ہے کہ آجائیں گے۔ وہاں پر کتنی ضرورت ہے آپ خود جانتے ہیں طلباء کا تعلیمی کام پابندی سے مضبوط ہو۔ مطالعہ صحیح طریقہ سے کریں۔ مذاکرہ روزانہ جاری رکھیں۔

حاکم علی ایک نیک صالح، محبت والا، کام کرنیوالا نہایت ہوشیار آدمی ہے۔ عبدالرحمن بھی لائق محبت سے کام کرنیوالا ہے۔ اس کو روبرو تاکید کی گئی تھی۔ باغ میں سبزیوں کے بل، کھاد وغیرہ کا کام شوق سے کرتے رہیں۔ بچھڑے اگر وہاں پر نہ بیچے گئے ہوں تو فقیرپور بھیج دیں بلاضرورت گھاس صرف ہو رہا ہے۔

السلام ڈاکٹر صاحب، مولوی محمد عثمان صاحب، قاری صاحب، جملہ جماعت جمع اساتذہ کو

عرض۔

تاکید کی جاتی ہے کہ اندرونی و بیرونی تمام انتظام درست رہے. لنگر رونی وغیرہ کا انتظام بہتر رہے. تاکید۔

اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیراؤں کے دعا سلام. جمیل. طارق اور ان کی بہن کے سلام مطالعہ کرنا. اپنی ہمشیرہ کو میری طرف سے اس کی والدہ کی طرف سے ہمشیراؤں کی طرف سے دعا سلام کہنا ۱۵۔ ۱۷ دن سے بکرا تمہارے انتظار میں کھڑا ہے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۲۲

(خواتین کی اصلاح اور لنگر کے امور کی نگہداشت کے موضوع پر اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے نام فقیرپور شریف تحریر فرمایا۔)

ہمشیرہ صاحبہ زید مجدھا ۷۸۶

بخدمت جنابہ حضرتہ محترمہ مکرمہ عفت پناہ واجب التعظیم السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمدللہ یہ عاجز اور، نور چشم محمد طاہر والے سب خوش، باخیریت آپ کے لئے دعاگو ہیں۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح سے خوش و خرم باخیریت ہوں گی، یہ عاجز بلکہ ہم سب آپ کے لئے. مشتاق احمد صاحب، نصراللہ اور امان اللہ والوں کے لئے دعاگو ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو پکا دیندار متقی، متبع سنت بنائے، آمین۔

عرض یہ کہ مولوی عاشق محمد صاحب دو تین دن سے لیجانے کے لئے آئے ہوئے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ کل بروز پیر تیاری ہے دل تو زیادہ ہی چاہتا ہے کہ جلسہ پر آیا جائے، لیکن طبع کمزور اور کئی عذر ہیں، وقت قریب اور مجبوری ہے، لہٰذا جلسہ کے وقت خواہ اس سے پہلے اور بعد میں اندر و باہر لنگر کے کام پر نظرداری رہے، میاں عبداللہ صاحب بھی باہر خیال رکھیں، لانگری صاحب بوڑھے آدمی ہیں اس لئے اپنی نظرداری ضروری ہے۔ مولوی بشیراحمد صاحب اور حاجی علی محمد صاحب کو تاکید کی جائے کہ خاص خیال رکھیں، مال متاع، گھاس، دودھ، گھی غرض جملہ معاملات پر نظر ہو میاں مشتاق احمد صاحب اور میاں نصراللہ صاحب آپ سے ملے ہیں اپنے آپ کو اور ان کے اہل و عیال کو دین کی طرف توجہ دلا کر ہوشیار کیا ہوگا۔

خواتین کی اصلاح کی کوشش کریں، نماز تہجد، حلقہ مراقبہ، دینی مسائل کی ہوشیاری، خواتین درگاہ میں حلقہ مراقبہ، اور مسائل کے بعد زیادہ نہ رہیں، آپس میں دنیوی زمانہ کی باتیں اور جھگڑے وغیرہ نہ کریں، نئی آنیوالی خواتین ہے احسن طریقہ سے پیش آئیں ان کا خاص خیال رکھیں۔

جلسہ کے بعد چاول بچ جائیں تو اندر رکھوالیں، باہر کچھ بھی نہ رہنے پائے میاں مشتاق احمد اور نصراللہ کے ساتھ کوئی صلاح مشورہ، کوئی قابل ذکر بات چیت ہوئی ہو تو واقف کریں۔

امان اللہ نے ملازمت شروع کی یا نہیں، کس خیال اور فکر میں ہیں جماعت سے نشست و برخاست، اخلاق و پیار احسن طریقہ سے ہو، ہمارا اور آپ کا کوئی بھی کام، کوئی بھی ایسی صورت پیدا نہ ہو جس سے کسی کے دل میں خطرہ و نقصان پیدا ہو ہر طرح سے اصلاح و سلامتی پیش نظر رہے، السلام محمد طاہر اس کی والدہ اور اس کی ہمشیراؤں کے بہت سارے سلام مطالعہ کریں۔

اس عاجز بلکہ ہم سب کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد کرتی رہیں کبھی کبھی سالن یا کوئی اور مناسب چیز غریب آباد شریف ارسال کرتے رہیں، میاں عبداللہ کو سلام عرض، لنگر کے کام، سامان خاص کر جلسہ پر لنگر چلانے کا پورا خیال رکھیں۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۲۳

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری ۷۸۶ زید مجدھا

بخدمت جنابہ محترمہ مخدومہ پیاری ہمشیرہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ ہم سب چھوٹے بڑے سب خوش باش ہیں، امید ہے کہ آپ بھی ہر طرح سے بخیریت ہوں گی۔

آپ کے سلام، دعائیں اور برکتیں پہنچیں، آپ کی خیریت کا احوال معلوم کر کے بہت خوشی حاصل ہوئی۔

یہاں پر دو تبلیغی شاندار جلسے ہو گزرے ہیں، کافی فائدہ ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان شریف کے روزے رکھ رہے ہیں، ہوا کافی بہتر تھی آج ہی ہوا بند ہو گئی ہے، بچیاں بھی روزے رکھ رہی ہیں محمد جمیل اور اس کی ہمشیرہ بھی خوش باش ہیں دیگر عرض یہ کہ حاجی

عبدالخالق شاہ صاحب جو سگداسی چاول لائے تھے. گھر میں عام چاولوں کے ساتھ رکھے ہوئے تھے. لانگری صاحب کی اہلیہ غلطی سے باہر لنگر کے لئے اسی میں سے دیتی رہی، اب تھوڑے ہی چاول بچے ہیں. لہٰذا اگر کوئی آنیوالا فقیر ہو تو اس کے ہاتھ سگداسی چاول بھیج دینا. رمضان شریف کا سارا مہینہ باقی ہے کافی ضرورت ہوگی، تاکید طلباء اور جماعت کے کھانے کا خاص خیال رکھیں، سالن، چاول روٹی کا مناسب انتظام ہو۔

یہ بھلائی و برکت کا مہینہ ہے. اس عاجز بلکہ ہم سب کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں. بہت زیادہ تاکید ـــــ یہ عاجز بیکار آپ خواہ آپ کی اولاد کے لئے دعاگو ہے۔

زیادہ خیر والسلام

میاں غلام نبی صاحب حویلی میں رہیں گے. یہ عاجز ان کے لئے دعاگو ہے اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں خوش و سرفراز رکھے. رات کے وقت ہوشیاری رہے۔

دعاو سلام محمد طاہر کی والدہ اور اس کی بہنوں کی طرف سے قبول ہوں رمضان شریف نہایت متبرک مہینہ ہے جملہ جماعت اس کی قدر کرے. تقویٰ و پرہیز گاری سے رہیں، ذکر مراقبہ قرآن شریف کی تلاوت، شب بیداری کریں، حلقہ مراقبہ میں چست رہیں، نیکی سے رہیں، پیار و محبت سے بخیریت وقت گزرے گا. شکایت جھگڑے وغیرہ سے بالکل دور رہیں، جملہ خواتین نیک ہیں اور نیکی سے رہیں، اس عاجز کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکتوب نمبر ۲۴

۷۸۶

سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب جمیع حضرات محبین صادقین مخلصین

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض کہ جناب حضرت شاہ صاحب (واجب تعظیم و تکریم مدظلہ العالی) کا گرامی نامہ اور مولوی محمد سعید صاحب و مولوی محمد سلیمان صاحب کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

جن میں طلباء کی محبت، اخلاص، صدق اور جوش و ہمت کے ساتھ تعلیم و تدریس، و دیگر جملہ امورات میں از سرنو کافی بیداری، بصیرت و ہمت اور امید افزا فضاء پیدا ہونے کا معلوم ہوا. ان حالات نے افسردہ جان میں نئی جان اور روح پیدا کی ہے، طبیعت میں کافی صحت اور روحانی سکون و مسرت اور از حد خوشی پیدا ہوئی ہے، آپ نے ازراہ کرم اس آوارہ مسکین، ستم رسیدہ پر لطف واحسان فرمایا. آپ جیسی باوفا اولاد حضرات میں واثق و قوی اعتماد ہے کہ آئندہ ایسا کوئی موقعہ پیدا ہونے ہرگز نہیں دیں گے کہ اس بیچارہ درد رسیدہ کے انتشار طبع کا باعث ہو۔ جناب. حضرت شاہ صاحب آپ حضرات پر مطلق حاکم منتظم اور آپ کے استاد ہیں، ان کی ذات بابرکات حمیدہ صفات میں پورا کامل اعتماد ہے کہ ہر معاملہ تدریس، تعلیم، مطالعہ، اسباق کا تکرار اور اخلاق واعمال کے بارے میں پوری سرجوشی سے کام کریں گے نور چشم محمد طاہر خواہ جمیع طلباء کی بہتری و بھلائی کے لئے سوچیں تدبیریں کریں، آپ کو ان کا انقیاد فرض و واجب ہے۔

درسی کتب و اسباق کی بھی ان پر ذمہ داری ہے، محمد طاہر کا خصوصی خیال رکھنا ہو گا. نور چشم محمد طاہر نظام میں حضرت شاہ صاحب کے ساتھ ذمہ دار اور راست بازو رہیں۔ امتحان کی تاریخ مقرر کر کے اطلاع کریں ممتحن بے ریا بھیجا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع ہووے کہ امتحان جملہ کتب کا ہو گا. اور اچھی طرح ہو گا۔

بندہ حقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں یہ عاجز دعا گو ہے۔

مکتوب نمبر ۲۵

(ایک اور مکتوب میں المرکز القادری میں زیر تعلیم مذکورہ حضرات کے نام ضروری ہدایات، نصائح اور تعلیم میں کوتاہی کرنے پر جرمانہ عائد کرنے کے سلسلے میں تحریر فرمایا)

لاشئ فقیر پر تقصیر حقیر ۷۸۶

اللہ بخش فضلی غفاری از فقیر پور

ضروری ہدایات

۱ مقرر وقت سے پہلے اسباق کے لئے حاضر ہو جانا، جو دیر سے پہنچے ایک روپیہ جرمانہ

۲ درمیان سبق سے (بلا اجازت) چلے جانے پر دو روپے جرمانہ

۳ سبق پڑھتے وقت تحقیق طلب مسائل کے بارے میں اساتذہ سے حسب ضرورت دریافت کرنا جو اس میں سستی کرے اس پر ایک روپیہ جرمانہ

۴ ہر ایک طالب علم استاد صاحب سے پورا سبق خود سمجھ کر اٹھے جو بات سمجھ میں نہ آئے بار بار پوچھ کر سمجھے جو ایسا نہ کرے ایک روپیہ جرمانہ

۵ اسباق پورے ہونے پر نماز ظہر سے قبل ہر ایک طالب علم اپنے اسباق کو دہرائے سستی کرنے والے پر دو روپیہ جرمانہ

۶ بعد از نماز مغرب پوری توجہ سے اسباق کا تکرار کیا جائے تاکہ پڑھا ہوا سبق اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے، جو تکرار نہ کرے اس پر تین روپیہ جرمانہ

۷ مقررہ وقت پر مطالعہ کرنا، وہ بھی اس طرح کہ عبارت، معنی اور مطلب سمجھ کر اٹھے، اگر کوئی مقررہ وقت پر بیٹھا تو سہی مگر مذکورہ مطلب (غفلت کر کے) حاصل نہ کیا تو دو روپیہ جرمانہ

(البتہ عند الضرورت ساتھیوں سے پوچھ سکتا ہے)

۸ اگر مقررہ وقت پر استاد صاحب کلاس میں تشریف نہ لائیں تو سارے طالب علم مل کر ان کے پاس جائیں اور بڑے ادب، عجز و نیاز، الحاح و زاری بلکہ گریہ، سوز و گداز کے انداز میں عرض کریں کہ براہ کرم ہم پر رحم فرماویں جو اس معاملہ میں سستی کرے (استاد صاحب کی خدمت میں نہ چلے) تو تین روپیہ جرمانہ

۹ جمعرات کے دن کوئی ایک گھنٹہ تقابل ادیان کا سبق ہوتا ہے اور بس، ایسا ہرگز نہ ہو بلکہ نمبر ۸

کے طریقہ پر استاد صاحب کو تعلیم اسباق کے لئے آمادہ و مجبور کیا جائے۔

۱۰ صبح نماز فجر سے لیکر رات سونے تک جو کام کرنے ہیں تعلیم کا کام ہو خواہ نماز ظہر، مراقبہ، کھانا، اسباق کا تکرار، قیلولہ، نماز عصر، ورزش، مغرب کے بعد اسباق کا تکرار، کھانا کھانا، نماز عشاء، مطالعہ اور آرام ان تمام کاموں کے لئے اوقات مقرر کر کے ان پر پابندی سے عمل کریں، جو خلاف ورزی کرے اس سے جرمانہ وصول کیا جائے، مذکورہ جملہ انتظامی امور پر سختی سے عمل کیا اور کرایا جائے۔

(۱۱) استاد شیخ الحدیث خواہ دوسرے استاد جو نئے نئے مدرسہ میں مقرر ہوئے ہیں وہ تعلیم میں سستی کرتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس سستی کی اصل وجہ بھی طلبہ کی تعلیمی بے شوقی، محنت، ذوق اور دلچسپی نہ ہونا ہے، اسے سراسر اساتذہ کا قصور نہیں کہا جا سکتا طلبہ کی عدم توجہی اور بے شوقی ہی اس کا باعث ہے، جب تک طلباء میں تعلیم کا صحیح باخلاص جذبہ پیدا نہیں ہو گا، محبت اور جانگدازی کا جوہر پیدا نہیں ہو گا، اساتذہ کو تعلیم کے لئے مجبور کرنا بھی بالکل بے سود ثابت ہو گا، تمہاری اس حالت (غفلت و سستی) نے اس عاجز بیکار کے دل پر سخت برا اثر، اور قلب کو مجروح کر دیا ہے، افسوس .... کاش آپ حضرات اس عاجز کے اندرونی درد زخم سے آشنا ہوتے تو ایسا رویہ ہرگز نہیں اختیار کرتے، تمہاری اس بے وفائی، ظلم و ستم، سنگدلی پر جس قدر بھی ماتم و دکھ درد کا اظہار کیا جائے کم ہے،

بیت:۔

من زیاراں چشم یاری داشتم
خود غلط بود آنچہ من پنداشتم

افسوس صد افسوس و احسرتا! یہ عجیب انسان ہیں کہ دعویٰ کریں محب عاشق صادق اور مخلص مرید ہونے کی لیکن معاملہ برعکس ہے، ان کا تمام رویہ دل آزاری کا ہے، کہ یہ نادان ۳۰۰ روپیہ کے وظیفہ اور پلنگوں پر سونے کوچ اور کرسیوں پر بیٹھنے کے نشے میں مست ہیں، کیا اس کا حساب ہونا نہیں ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ اساتذہ کا کوئی قصور نہیں ہے، جو کچھ سستی پیدا ہوئی ہے، تم نے پیدا کی ہے، اساتذہ اور اراکین مدرسہ کو نہ فقط اپنے آپ سے بلکہ ہم سے بھی بے اعتقاد بنا دیا ہے، یہ الفاظ تحریر کرنے سے طبیعت باز نہیں رہ سکتی کہ جناب حضرت شاہ صاحب مدظلہ، مولوی رحمتہ اللہ صاحب، مولوی محمد سعید صاحب اور مولوی محمد طاہر صاحب

کے موجود ہوتے ہوئے بھی یہ سنگ دل اپنے اوپر خواہ اس مسکین دور افتادہ پر بھی ظلم کرتے رہیں، پھر بھی امید واثق اور قوی یقین ہے کہ یہ محبت والے مخلص فرد تو ہیں البتہ ان سے جو غفلت ہوتی رہی ہے تھوڑے ہی دنوں بلکہ تھوڑی سی گھڑیوں میں اس کا بہتر تدارک کر کے فرحت. مسرت اور خوشنودی کا سامان جلد مہیا کر دیں گے۔

محمد طاہر کی جماعت شرح تہذیب ضرور پڑھے. باقی کس کے پاس پڑھیں یہ فیصلہ خود کرلیں. اسی طرح حماسہ بھی بلاناغہ پڑھتے رہیں، تفسیر بیضاوی شریف شرح عقائد، مشکوٰۃ شریف. اور ہدایہ پوری تحقیق و تدقیق اور مکمل تشریح و تفصیل سے پڑھیں. باقی کس کے پاس پڑھیں؟ یہ فیصلہ خود کریں اور صحیح معنوں میں سابقہ سستی کا تدارک کریں مہینہ پورا ہونے پر جب ۳۰۰ وظیفہ ملے تو خوراک کا حساب کاٹ کر جملہ ساتھیوں کے پیسے کسی ایک کے پاس امانت رکھے جائیں مذکورہ طریقہ کے مطابق جرمانہ کاٹا جائے بقیہ وظیفہ کے لئے نئے فیصلہ کا انتظار کیا جائے. اگر سابقہ حالت رہی تو وظیفہ ضبط کیا جائے گا۔

بیان کردہ طریقے کے مطابق اساتذہ سے پوری طرح تعلیمی استفادہ کیا جائے. اس سلسلے میں مولانا محمد رمضان صاحب اور جملہ دیگر ساتھی مل کر مفید و مؤثر فیصلہ کریں تاکہ اصل مقصد حاصل ہو جائے. اساتذہ کے بارے میں اس عاجز بے کار آوارہ کار نے جو عرض کیا ہے. اس بارے میں مولانا محمد رمضان صاحب (مذکورہ مدرسہ کے مدرس اور حضور کے غلام ہیں) سے مشورہ کریں جو مشورہ نتیجہ خیز اور باثمرہ معلوم ہو اسے اختیار کیا جائے۔ جرمانہ جاری رہے۔

(ترجمہ: حبیب بخشی)

مکتوب نمبر ۲۶

لاشئ فقیر اللہ غفاری	۷۸۶	تعالیٰ
از کراچی		اللہ
تاریخ ۶ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ		سلمہ

بخدمت جناب مکرمی محترمی عزیزی خلیفہ صاحب مولانا مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر کی طرف خیریت ہے حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آپکو باصحت و عافیت دین، دنیا آخرت میں سرفراز، کامیاب اور سعادت دارین سے

مشرف و ممتاز رکھے۔

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کی خیریت اور مرکز کے حالات سے آگاہی ہوئی اور بہت ہی خوشی اور مسرت حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا بہت ہی حمد اور شکر بجالایا اور دل سے بہت ہی دعائیں نکلیں۔

حضرت مولائے کریم آپ کو ہر کار خیر، عظیم مقاصد میں کامران فتح یاب رکھے۔ آمین۔

تبلیغی ہمت پر خوشی کا اظہار اور مبارک باد:

نمبرا مرکز روحانی تبلیغی، تعلیمی درسگاہ قائم اور تیار کرنے پر صد صد بلکہ لاکھ لاکھ مبارک، نور چشم محمد طاہر اور جملہ جماعت کی طرف سے مبارک، ہمارے گھر میں، جملہ جماعت میں اس عظیم کار خدمت و اصلاح خلق عالی مرتبت کام میں کامیابی پر بہت ہی بہت خوشی حاصل ہوئی مزید یہ خوشی بھی از حد حاصل ہوئی کہ آپ کی ملاقات کی خوشخبری ملی کہ دوست کے وصال کے دن بالکل قریب آ گئے۔ سالہا سال کی جدائی و دوری نزدیک آ گئی باقی دنوں کا شمار انتظار ہے امید کہ آپ کوشش کر کے عید مبارک سے پہلے تشریف لائیں گے۔

عزیزا! آپ نے اس اہم بامقصد کام میں جس جرات عزم بالجزم سے تن تنہا دشوار گھاٹیوں سے گزر کر اس عظیم کام کو انجام دیا ہے اس عاجز بیکار آوارہ کا بال بال آپ کو نیک، نیک بہترین دعائیں کرتا ہے اور عجیب و غریب پر درد صدائیں دل سے آپ کے لئے نکلتی ہیں، اللہ تعالیٰ مہربان رؤف، ورحیم، قریب، مجیب ہے قبول فرماوے۔

اس عظیم کار، خدمت خلق، اصلاح مسلمین کے ارادے سے سفر کرنے گھر سے نکلنے پر آپ کو مبارک صد مبارک، وہاں پہنچنے، قیام رکھنے پر آپ کو مبارک صد مبارک۔ اس مقصد کے لئے قیام کے ہر دن، ہر رات ہر ماہ ہر سال پر آپ کو مبارک صد مبارک، اس کار خیر عظیم کے لئے خیالات، فکر کرنے اور محنت کرنے پر آپ کو مبارک صد مبارک، اس مقصد کے لئے زمین، پلاٹ خرید کرنے رقم خرچ کرنے پر آپ کو مبارک صد مبارک اس پلاٹ پر مکان بنانے تیار کرنے پر آپ کو مبارک صد مبارک اس مقصد کے لئے شہری بننے پر مبارک صد مبارک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ.

آپ کی ہمت جرات اور استقامت، اس کام کے لئے تکالیف، اتنے خرچ اخراجات اور قربانی سے عاجز کا دل، آپ سے، بہت ہی بہت ہر طرح خوش ہے خوش ہے، یہ مسکین بیکار آپ پر راضی

ہے راضی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی مبارک صد مبارک جس نے ایسا سعید مرد مجاہد فرزند جنا اور اس کی پرورش کی۔

عزیزا! یہ بھی عرض ہے کہ جو کچھ بھی ہوا ہے جس طرح بھی ہوا ہے اس کو محض فضل و کرم خداوند تعالی اور حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ پیران کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے طفیل، نگاہ کرم، توجہ، امداد باطنی سے سمجھنا۔ اپنے آپ کو درمیان میں بالکل خیال نہ کرنا کہ جو کچھ ہوا ہے میں نے کیا ہے۔ میں اور آپ کو بالکل خیال میں نہ لانا، یہ مشکل و پیچیدہ مسئلہ ہے اس سے بچنا بچنا بچنا۔

نمبر۲ دیگر عرض ہے کہ حاجی مشتاق احمد صاحب جبلی جو کافی وقت ہوا عمان سے واپس آیا ہے، اس کا ارادہ ہے کہ میں مولوی رب نواز صاحب کے ساتھ بمع اہل رہائش کروں گا اور اس کے صلاح، مشورہ سے تبلیغ خواہ کاروبار کرتا رہوں گا، اور مولوی محمد حسن صاحب بی اے، جو پہلے ڈپٹی کمشنر کا نواب شاہ میں بڑا پسندیدہ کلرک تھا اور اب سکھر میں سرکاری ٹیکنیکل اسکول میں اسلامیات کا استاد ہے۔ آپ کو خط، احوال لکھتا رہتا ہے اس کا بھی آپ کے ساتھ رہنے تبلیغ وغیرہ کا ارادہ ہے۔ ان دونوں دوستوں خواہ دوسرے آدمیوں کا ارادہ ہے کہ مولوی صاحب جبکہ دبئی، کارتون، متحدہ عرب امارات کا شہری بن گیا ہے ہمارے لئے ویزا وغیرہ کا انتظام کرنے کی کوشش کرے یہاں ویزا بالکل نہیں ملتا۔

نمبر۳ یہ عرض ہے کہ آپ وہاں معلوم کریں کہ کس ہنر و صنعت کاریگری وغیرہ اور کون سی ملازمت کی ضرورت اور زیادہ پسندیدگی ہے تو ایسے ہنر، کاریگری اور ملازمت والے آدمی تیار کئے جائیں جو دونوں کام کریں تبلیغ کا کام بھی سہولت سے ہوسکے۔

نمبر۴ مولوی حاجی احمد حسن صاحب رمضان کے آخر میں عمرہ پر گئے اور ابھی مدینہ عالیہ میں مقیم ہے اور اس نے لکھا ہے کہ مولوی حاجی رب نواز صاحب کو لکھو کہ دبئی سے جو کمپنی حاجیوں کو لے کر آتی ہے واپسی میں مجھے دبئی لے کر آئیں تو میں بھی مولوی حاجی رب نواز صاحب کی صحابت و رفاقت میں مولوی صاحب کے مشورہ، صلاح کے مطابق تبلیغ کا کام کروں امید ہے کہ آپ ضرور پوری کوشش کریں گے اور کمپنی والوں کو کہیں گے تاکہ حاجی صاحب دبئی پہنچ جاوے تو آپ کے مرکز کو رہنے آباد کرنے میں آپ کی واپسی تک آدمی مخلص اپنا ہوگا۔ آپ کو بھی ضرورت ہے، دوستوں رفیقوں کی زیادہ رہائش رہے تو کام بڑھتا رہے، یہ تو ضرور ہے کہ جو بھی

آئے گا رہائش کرے گا سرکردہ امیر کام تبلیغ کے تو آپ ہی رہیں گے. کوشش کرو اور ویزا کی صورتیں بھی تجویز کرو جو آدمیوں کے آنے جانے کی آسانی ہو سکے۔

نمبر۵ کنڈیارو میں مرکز اللہ آباد اب تک پورا تیار نہیں ہوا ڈاکٹر حاجی عبداللطیف صاحب اور باقی دوستوں کی یہ تمنا ہے اور تاکید ہے کہ مولوی حاجی رب نواز صاحب جلد تشریف لے آئیں تو سارے نقشے مکانات مسجد وغیرہ کے صحیح تجویز کریں، ہماری رہنمائی کریں کہ وہ اس کام میں ماہر اور خیر خواہ ولی ہمدرد ہیں، ہمیں ان کا انتظار ہے، یہ مرکز بھی بڑا مرکز ہو گا. اس لئے تاکید عرض ہے کہ کوشش کر کے جلد تشریف لے آئیں اور یہ بھی عرض ہے کہ ویزا کی مدت وسیع ہو پھر جتنا قیام آپ رکھیں، لیکن درمیان وقت کشادہ ہو۔

نمبر٦ جناب حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم قلبی وروحی فداہ کا عرس شریف ماہ شوال المکرم میں ہوا، الحمد للہ کافی انداز میں تمام بے حد کثیر اجتماع ہوا حد سے زیادہ لوگ داخل طریقہ عالیہ ہوئے اور مدرسہ جامعہ غفاریہ سے فارغ شدہ حضرات بیس (۲۰) کی دستار بندی ہوئی الحمد للہ علی ذالک ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے مرکز کے متعلق بھی روبرو مشورے ہوں گے لیکن ویزا کی صورتیں تجویز کریں انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی کوشش کریں گے۔

نمبر۷ مولوی احمد زمان صاحب مہاجر کیمپ والا آپ کا دوست وہ بھی خوشی سے آپ کی صحابت اور تبلیغ کے لئے دبئی تیار ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ ویزا کی تکلیف ہے۔

نمبر۸ یہ عاجز ایک ہفتہ سے تبلیغ کے لئے اور علاج کے معاملہ میں کراچی آیا ہوا ہے، قاری شاہ محمد صاحب کے مرکز اور مہاجر کیمپ میں قیام رہا ہے۔ الحمد للہ کثیر فائدہ ہوا، پہلے اتنا فائدہ نہیں ہوا۔

یہ خط عاجز آپ کو مہاجر کیمپ کراچی سے ارسال کر رہا ہے۔ السلام نور چشم محمد طاہر اور جملہ دوستوں کی طرف سے عرض۔

اس عاجز کو ذرا بیماری کا اثر ہے خاص دعا کرنا اور محمد طاہر کے لئے خصوصی دعائیں کرنا۔

مکتوب نمبر ۲۷

مخاطب لائی فقیر اللہ بخش غفاری ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

از فقیر پور رادھن

مکرمی مشفقی صوفی میاں محمد اسماعیل!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ مزاج شریف بخیریت۔ خط کا جواب عزیزی محمد سلام صاحب نے اپنی طرف سے، اپنے خیال سے ازروئے خیر خواہی تحریر کیا ہے۔

آپ کی طبیعت میں جو اشکال، انقلاب اور تکاسلی آئی ہوئی ہے وہ درحقیقت، حقیقت سے ناآگاہی کے سبب ہے، حالانکہ محب صادق، طالب واثق ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا، اس کے ذمہ جو کام ہے، جو کہا گیا ہے وہ ہر حال میں رنج وراحت، لذت، بےلذت شوق، عدم شوق اسی میں ہی لگا رہتا ہے یہی طالب صادق ہے اور یہی شخص بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ "بیت"

چار شرطیں لازمی ہیں استفاضہ کے لئے

محبت و اتباع و اعتقاد و انقیاد

یہ مقفیٰ قول ہے رنگین بھی سنگین بھی، حضرت مرشد کا یہ ارشاد رکھنا عمر یاد۔ جو بھی طالب ہو اگر وہ حاصل کر سکتا ہے تو محبت اور استقامت سے۔ کچھ پا لیتا ہے اگر اس کی طلب صادق ہوتی ہے، ویسے باتوں سے کام نہیں بنتا۔

آپ کے اشکال شکایات کا مدلل مختصر لیکن پر معنی اصل اصول دو چار بیتوں میں عرض کر دیتا ہوں۔

ابیات

دل کیوں نہیں لگتا طاعتوں میں ۔ اس فکر کے پاس بھی نہ جانا

دل لگنا کہاں ہے فرض تجھ پر، تیرا تو فرض ہے دل لگانا

دیگر

لگا رہ اسی میں جو ہے اختیاری، نہ پڑا مر غیر اختیاری کے پیچھے

عبادت کئے جا مزہ گو نہ آئے، نہ آدمی کو بھی چھوڑ ساری کے پیچھے

سوم

تو ہو کسی حال میں مولیٰ سے لو لگائے جا، قدرت ذوالجلال میں کیا نہیں گڑگڑائے جا
بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر، گو نہ نکل سکے مگر پنجرے میں پھڑپھڑائے جا

چہارم

کام کر دل لگا کے پھر بھی اگر، نہ لگے دل تو کچھ ملال نہ کر
حسب ارشاد حضرت مرشد، فعل کر فکر انفعال نہ کر

پنجم شکر گزاری انعام

کرم سے اپنے بخشی مجھ کو توفیق انابت (توبہ) ہے
یہ وہ دولت ہے جو واللہ رشک صد کرامت ہے

ششم آخری فیصلہ کن اصولی بات

جو ہے صدق دل سے غلام محبت
وہی ہو گا اک دن امام محبت

عزیزا! کر ما فکر ملال مت کرو، تشویش انتشار، طبع میں مت آنے دو، یہ وہ رستہ ہے کہ شیطان لعین حملہ کر کے کمزور، ناکام بنا دے گا۔

یہ منعم حقیقی کا احسان، انعام نہیں ہے کہ یہ پاکیزہ راستہ دکھلایا ہے۔ یہ اظہار کرم نہیں ہے کہ یہ طلب عطا کی ہے۔

بیت

جس پہ ان کا کرم نہیں ہوتا
حال درد و غم نہیں ہوتا

مذکورہ بالا ابیات جملہ خطرات، فکرات اور تشویشات کا جامع جواب ہیں، جو آپ کے ذمہ کام (اللہ تعالیٰ کی یاد، ذکر ہر حال میں کرنا) ہے وہ کام آپ کرتے ہی رہیں، مزہ لذت محسوس ہو یا نہ ہو۔

بیت

ذکر کن، ذکر کن تا ترا جان ست
پا کئی دل زذکر رحمان است

(دل کا غیر سے خالی ہونا. دل کا باخدا ہونا کثرت ذکر پر موقوف ہے. انشاء اللہ العزیز مہربانی ہوگی)

والسلام

مکتوب نمبر ۲۸

۷۸۶

سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی مکرمی صوفی میاں محمد اسماعیل صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ موصول ہوا۔ احوال خیریت اور پریشانی، و تکلیف، ثقالت کی دوری اور انبساط طبع و فرحت جمعیت خاطر کا حال معلوم کر کے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ اپنی اور اپنے حبیب پاک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کامل محبت اور پیروی سے سرفراز فرماوے، آمین ثم آمین۔ عزیز من! بحمداللہ جو تکلیف اور پریشانی تھی بہ برکت پیر روشن ضمیر حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم خواجہ صاحب رحمت پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور ہو گئی ہے، اس نعمت کا آپ بہت ہی شکریہ ادا کریں اور مولا کی یاد و ذکر، فکر میں زیادہ مشغول رہیں، میرے عزیز! آپ ہمیشہ کے لئے یہ سبق یاد رکھیں کبھی بھی اس کو مت بھولیں اور یہ لازم و واجب ہے کہ اس پر پورا عمل رہے تو ہر بار غم، الم، رنج سے طبع سبکسار، آزاد فرحان اور شادان رہے گی بالکل آسانی رہے گی، وہ یہ بات ہے کہ طالب کو چاہئے کہ رنج خواہ راحت، تنگی خواہ فراخی ہر معاملہ میں اپنی ہمت، روحانیت، قوت اور استقامت بحال رکھے ذرہ بھر اس میں ضعف و کمزوری پیدا نہ کرے، دنیاوی فکرات، خیالات، پریشانی وغیرہ کو چھوڑ کر اپنے دل کو صاف، آزاد رکھے، جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جو کام ہمارے ذمہ واجب ہے اس کی فکر، اس کی سوچ، اس کی سعی، اور اس کے ادا کرنے میں کوشاں اور مصروف رہے۔

باقی دنیاوی معاملات، مشکلات، تکالیف، کاروبار، ضروریات وغیرہ ہم کو اس مالک الملک کارساز حقیقی جل مجدہ کے سپرد کر دیوے نہ فقط ان مذکورہ بالا امورات کو بلکہ اپنے آپ کو حق سبحانہ و تعالیٰ کے سپرد کر دے حوالے ہو جائے، اپنے آپ کو درمیان سے بالکل نکال دیوے۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

بس بالکل آسانی اور سہولت ہوگئی۔ کیونکہ بندہ کی جو ضروریات ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ کرلئے ہیں۔ پس بندہ طالب کیوں پریشان رہے، میرے عزیز! جب نوکر بندہ اپنے کام (خدمت، یاد حق، ادائی وظائف بندگی) میں مشغول و مصروف رہے گا تو کیا وہ آقائے حقیقی، منعم، مولیٰ پاک اپنے غلام و نوکر کو فراموش کردے گا، یاد اور انعام، اکرام، احسان اور تنخواہ سے محروم کرے گا؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہم بھولے ہوئے ہیں وہ کریم ذات بھولنے اور بھلانے سے پاک ہے۔ بس یہی مختصر بات یاد رکھ لو۔ یہ سمجھنا نہ چاہئے کہ انسان اپنے کاروبار کام، ملازمت، تجارت وغیرہ کے لئے ہی ہے، یہ بات ہرگز نہیں ہے اس غلطی سے بچنا چاہئے، دنیاوی کام بیشک کرتا رہے خواہ چوبیس گھنٹے اس میں رہ جائے لیکن نظر اور تکیہ اپنے خالق پر ہی رہے اور اس کی یاد میں سستی و تکاسلی نہ کرے ہاتھ، پاؤں سے کام کرتا رہے، لیکن دل باخدا ہی رہے، یہی غرض ہے خوب سمجھ لو۔

آپ نے شادی کے متعلق لکھا ہے، بیشک اجازت ہے، سوچ کر کے اچھی جگہ نیک سرشت آدمی تلاش کرو بہ نیت ادائے سنت شریفہ شادی ثواب ہے، اور گناہوں سے بچنے کے لئے بمنزلہ ڈھال ہے۔ اپنے ماموں صاحب کی خدمت میں السلام عرض رکھنا، باقی جماعت اور صاحبان کو بھی والسلام و دعا

چند ابیات ذوق اور آپ کے ماموں صاحب اور باقی دوست احباب کی ہوشیاری اور نصیحت کے لئے بہ نیت فائدہ عرض کئے جاتے ہیں۔

افسوس در لہو و لعب کی صرف اپنی عمر سب
غفلت میں گزرا روز و شب، ہوتا نہیں بیدار ہے
کھا کر پلاؤ قورمیں، گمراہ ہوا تو زور میں
جانا نہیں کیا گور میں مرنے سے یا انکار ہے
اب آنکھ کھول اور کرنگہ، کس جا گئے وہ بادشہ
تھے صاحب فوج و سپہ، ان کا کہاں دربار ہے
جھولے جو تھے افلاک میں، وہ مل گئے ہیں خاک میں
ہے موت سب کی تاک میں، مفلس ہے یا زردار ہے
اب زندگی کا راج ہے، کر لے جو کرنا آج ہے

جب مر گیا محتاج ہے، پھر تونہیں
دنیا کا جھوٹا عیش ہے، آخر فنا در پیش ہے
اس نوش میں ایک نیش ہے یہ زہر کالا مار ہے
میرے دوستو عاقل کے لئے یہ نصیحت کافی ہے

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری
از فقیر پور متصل اسٹیشن رادھن

مکتوب نمبر ۲۹

سلمہ اللہ تعالی فی الدارین

۷۸٦

بخدمت جناب مشفق مکرمی صوفی میاں محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔ اس جگہ بفضلہ تعالی خیریت ہے۔

وَالْمَسْئُولُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی سَلَامَتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ الْمُصْطَفَوِیَّۃِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔

اے برادر ہمگی ہمت خود مصروف حق رکھیں ویک لحظہ ولمحہ غفلت از جناب حق سبحانہ برخویش روانہ رکھیں تمامی توجہ بحق سبحانہ رکھیں اور غم روزی ہرگز نہ کریں ومشوش اور پریشان در طلب رزق ہرگز نہ ہوویں کہ رزق از حق تعالی مقدور ومقرر ہے مخلوقات کے لئے۔
جو ضروریات، حاجات ہوں حقیقی مالک، کارساز کے سپرد کریں اور اس سے استعانت طلب کریں، جو کاروبار کریں اپنے عقل وفکر پر نہ کریں بلکہ اس کے فضل وکرم کے تکیہ پر کریں۔
انشاء اللہ العزیز مہربانی ہو گی۔
آپ کے سسرال کو اللہ تعالی آپ پر مہربان، نرم کریں، آج کل بہت رسمیں پیدا ہو گئی ہیں۔ آپ اپنی وسعت پر حال رکھیں زیورات تو آپ کی ملکیت ہوں گی، اور اگر وسعت ہو تو انہیں خوش کرنے کے لئے حسب استطاعت خرید کریں بعدہ فروخت بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اپنی ملکیت میں رکھیں، بندہ ہر وقت دعاگو ہے غافل نہیں ہے، یہ بیت ورد زبان اور ذوق وشوق قلبی سے جاری رکھیں۔

سپردم بتو مایہ خویش را تو دانی حساب کم وبیش را

والسلام۔ احوال سے آگاہ رکھیں
لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری از فقیرپور، راوحسن

مکتوب نمبر ۳۰

تاریخ ۲۰ ماہ شوال ۱۳۸۵ھ ۷۸۶
از فقیرپور سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفق مکرمی صوفی میاں محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ موصول ہوا بہت خوشی مسرت ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو دینی، دنیوی، اخروی ظاہری اور باطنی ترقی وکامیابی عطا فرماوے اور بطفیل حضرات پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرب ورضامندی خداوندی نصیب فرماوے. آمین یہ بندہ کمترین دعاگو ہے۔

عزیزا! مکرما اللہ تبارک وتعالیٰ کے لاکھہا احسانات ہم اور تم پر ہیں جو اس الحاد، پرشور وفتن زمانہ میں ہم پست ہمت ناقصوں کو اپنی یاد کی توفیق عنایت کی ہے. اور مزید بریں ہم غافلوں کو کچھ نہ کچھ اپنی محبت کی طلب عطا کی ہے. حالانکہ ہم اس سے بالکل غافل بے خبر اور ناآشنا تھے. فرض کرو کہ یہ تھوڑی کم مقدار ہی ہو لیکن آج کے دور میں یہ بڑی اور بلند پایہ والی نعمت عظمیٰ کسی ازلی سعید فرد کو حصے میں آتی ہے اس نعمت کا شب وروز ہر آن ہر حین، ہر مکان اور ہر حال میں شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

بیت

اگر شکر حق کنی تا بروز شمار
گزاری نباشد یکے از ہزار

میرے عزیزا! اگر فہم سلیم اور قدردانی ہے تو .... حضرت خواجہ رحمت پوری قلبی وروحی فداہ کی نظر عنایت اور صحبت کے صدقہ ہے، عزیزا تم نے اپنی شکایت برے خیالات وغیرہ کی لکھی ہے یہ عارضی چیز ہے بعض طالبوں کو راہ میں آجاتی ہے، تم اس کی کوئی پرواہ نہ کرو اور طلب وہمت اور محبت اعتقاد ذکر مراقبہ میں ذرہ بھر سستی مت آنے دو تم اپنے کام میں ہی لگے رہو انشاء اللہ تعالیٰ یہ رفع ہو جائے گی اور یہی شکایت جو آپ نے لکھی ہے اس کا علاج اللہ تبارک

و تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے
یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو متقی ہیں ان کو جب شیاطین سے برے خیالات خطرات وسلوس کی ٹھیس لگتی ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔
بس آپ یہی قرآنی نسخہ زیادہ تر کثرت سے استعمال کریں، فائدہ ہو گا ضرور ہی ہو گا۔ آپ نے لکھا ہے کہ رات کو بہت برے خواب آتے ہیں، اس بارے میں عرض ہے کہ جب سونے کا ارادہ کریں تو ایک بار الحمد شریف اور آیۃ الکرسی اور سورت قل یاایہا الکافرون ایک ایک دفعہ اور قل ھو اللہ شریف قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین تین مرتبہ پڑھ کر سارے بدن پر خواہ اس چارپائی پر اور جس کمرہ میں قیام ہو ان ساروں پر دم کریں، اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے بدن پر ہاتھ پھیر دیں، بہتر ہے کہ کچھ نہ کچھ پانی یا دودھ پر دم کر کے وہ نوش کریں پھر یہ دعا "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى" پڑھ کر قبلہ رو ہو کر سو رہیں اور اگر پھر بھی ایسا خواب آوے تو یہ دعا تین بار پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَشَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

یہ دعا پڑھ کر بائیں طرف تین بار تھتکار دیں۔ اور بھی بہت دعائیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بوقت ملاقات اگر ضرورت ہوئی سمجھائی جائیں گی۔
میرے حضرت غریب نواز حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ خطرات اور وساوس، برے خیالات کا ہجوم ہو جائے تو کسی بات کا موجب ملال ہرگز نہ کریں بلکہ یہ اس بات کی حجت "دلیل" ہے کہ اس کے سینہ میں نعمت، دولت، باطنی ملکیت ہے خالی نہیں ہے اس لئے شیطان نے حملہ کیا ہے کیونکہ چور ڈاکو اس گھر میں چوری کے لئے سرخطرہ میں ڈال کر جاتا ہے جس جگہ نقد زیورات سامان، متاع ہوتا ہے، خالی گھر میں کبھی نہیں جاتا، بلکہ فرماتے تھے یہ خطرات قوی استعداد کی نشانی ہیں، یہ معمولی گھاٹی طے کرنے سے طالب کو ترقی ہوتی ہے، اس فقیر حقیر کو تو یہ کچھ معلوم اور تجربہ ہے۔
آپ اپنی ہمت و قوت دو چند بالا رکھیں کچھ بھی فکر نہ کریں بس اپنے کام میں ہی لگے رہیں تصور پیر کا خاص اہتمام کریں۔ شادی کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے یہ کام آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔ اس عاجز کا تجربہ ہے کہ طالب ذکر کرنے والا جتنا شوق رکھے گا و فکر کرے گا اتنی ہی اس کام میں دوری اور رکاوٹیں پیش آئیں گی اور جس قدر اس کام کی نفی کرے

گا اور اس کا فکر خیالات چھوڑ دے گا تب اسی کام میں آسانی اور بہترین اسباب از خود مہیا ہوں گے۔ سوداء و فکر کرنے سے کیا فائدہ ذاکر و صوفی کو چاہئے کہ اپنا آپ، اپنی حاجتیں خیالات ترک کر کے حقیقی مالک کے سپرد اور حوالے ہو جائے بس یہ شخص ہر بار ہر تکلیف سے آزاد ہو گا اور اس کی ہر طرح بہتری ہوتی رہے گی، آپ کی جوانی ہے طاقت، ہمت فراغت بحال ہے عجب وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد، محبت، قرب کی طرف قدم بڑھائیں، اب سب کچھ ہو سکتا ہے کل دشواری پیش آئے گی۔

آپ کا قیام کہاں ہے، بہت عرصہ گزر چکا ہے آپ نہیں آئے آپ کا انتظار رہتا ہے، احوال جلدی جلدی بھیجتے رہیں، آپ کا پہلے خط ملا تھا وہ گم ہو گیا اس لئے جواب دینے میں مجبوری ہو گئی، جس جا (جگہ) بھی رہیں شاغل، باکام اور باخدا ہی رہیں۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری من مقام فقیرپور متصل حضرت عارف شہید
رحمۃ اللہ علیہ اسٹیشن رادھن ضلع دادو سندھ

مکتوب نمبر ۳۱

(المرکز القادری گلشن اقبال کراچی میں تعلیم کے دوران حضرت قبلہ صاحبزادہ جن سائیں مدظلہ، ان کے مشفق استاد اور رفیق سفر حضرت مولانا رفیق احمد شاہ صاحب مدظلہ اور دیگر ساتھیوں کے نام جو حضور کے فرمان سے مذکورہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے، تحریر فرمایا)

۷۸۶

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب جمیع حضرات محبین مخلصین

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ بندہ حقیر بخیریت ہے والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ والطریقۃ المرضیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام،

عرض یہ ہے کہ آپ ان صاحبان کے خطوط محبت اخلاص بمع عجز و انکسار موصول ہوئے ہیں،

خصوصاً جناب قبلہ حضرت شاہ صاحب طول عمرہ نے فرمائش کی کہ چند کلمات جمیع حضرات کی خدمت میں عرض کروں۔

یہ فقیر یہ حیثیت نہیں رکھتا کہ آپ جیسے حضرات کی خدمت میں نصیحت تحریر کرے۔ بس آپ جیسے فضلاء، صلحاء اور مجاہدین جو دین حق کی خدمت غلامی کرنے کے لئے اپنا قیمتی سرمایہ، صحت، جوانی، عمر عزیز، من تن، دولت سبھی کچھ وقف اور نثار کر چکے ہیں، آپ نوجوان مجاہدین کا یہ عزم بالجزم، یہ اعلیٰ وافضل عمل بالاخلاص، عوام و خواص میں آشکار ہو چکا ہے۔

آپ حضرات کا یہ پرخلوص مجاہدانہ رویہ ہے کہ آپ نے وطن، گھر، عیش، امن، عزیز و اقارب، دوست سب ترک کر کے، احرام باندھ کر، سفر جو سقر ہوتا ہے بخوشی و مسرت اختیار کیا ہے اور شب و روز ہر وقت جان کی بازی لگا کر جانگدازی کر رہے ہیں، ایسے حضرات کو نصیحت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔؟

آج مسلمانوں کی پستی، دین و قرآن سے دوری، حقیقی خالق و مالک الملک عزوجل اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیگانگی، گمراہی و ضلالت، عزت و غیرت کی بربادی، صراط مستقیم سے ہزاروں کوس دوری ایسے پرخطر حالات مہلکات ہیں جن کا آپ خود مشاہدہ کر رہے ہیں۔

بس ایک مختصر بیت بطور گزارش عرض کیا جاتا ہے، واثق و قوی امید ہے کہ یہ آپ حضرات، رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شیدائیاں، فدائیاں و عاشقان کے سلیم قلب پر درد دل، جگر میں ہمت کار، عمل، عزم میں دو چند چہار چند مزید بر مزید اثر جوہر گوہر پیدا کرے گا۔

بیت: پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

قَسَمٌ بِاللّٰہِ وَاللّٰہِ، ثُمَّ تَاللّٰہِ

نہ فقط یہ سیاہ کار بلکہ جمیع حضرات کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

ہر وقت بعجز و نیاز، آہ و زاری بدرگاہ مجیب الدعوات عزوجل شام و سحر دستہا بدعا دراز ہیں۔

کیا سمندر کی خوشگوار ہوائیں، کراچی کی پرعیاش زندگی، نرم پلنگ و بستر آپ کو فریضہ کار میں

ذرہ بھر بھی سست غافل کریں گے؟ کیا چائے کے شیریں کپ، مرغوب غذائیں آپ کو خوش خوابی میں مشغول کریں گی؟ ہر گز نہیں ہر گز نہیں ہر گز نہیں،

آپ نے جو احرام باندھا ہے اس کو دنیا کی کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز اتار نہیں سکتی، آپ حضرات سعید ہیں، سعید ہیں، باوفا ہیں، باوفا ہیں اپنے ارادہ میں مخلص ہیں،

شرح تہذیب ضرور پڑھیں، جمیع علوم میں سے ہر فن کی کتاب حسب دستور بموجب قانون درس شامل رہے۔

وقت تنگ کاغذ تنگ قلم لنگ، بورچی میاں غلام حسین کو سلام

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۳۲

(ایک اور مکتوب میں مذکورہ حضرات کے نام دینی تعلیم کی ضرورت و اہمیت اور حصول تعلیم کے لئے ضروری شرائط کے عنوان سے تحریر فرمایا)

از طرف لاشئی فقیر اللہ بخش ۷۸۶

نقشبندی فضلی غفاری سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب جمیع حضرات الرکز القادریہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

ماسواء ایک دو صاحب کے باقی حضرات میں سے کسی کا کوئی گرامی نامہ جس میں اپنا تفصیلی حال ہو موصول نہیں ہوا۔

آپ مخلصین مبین صادقین کو یہ بات معلوم بھی ہے یا نہیں کہ اس حقیر پر تقصیر مسکین کا کس قدر خستہ حال ہے، اور آپ کے بارے میں اس بے تسکین کے کیا پریشان حالات ہیں، جو ہر وقت یہی فکر و سوداء، دامن گیر ہے کہ آیا دین کے مجاہد، اسلام کے صادق سپاہی، جانباز، کراچی کی سرد ہواؤں، ملیر کی سبزیات، میوہ جات، گوشت مرغن غذاؤں اور بالا خانوں پر پلنگوں پر آرام پذیر ہو کر سست اور کاہل تو نہیں ہو گئے ہیں، کراچی کی رہائش، سیرو سیاحت، رنگین اور پر فریب ماحول نے انہیں اپنے حقیقی مقصد، طلب علم، محنت، مجاہدہ، مطالعہ کتب، تعلیم و تدریس کی حقیقی

صحیح واضح فرضی مقصد سے غافل تو نہیں بنادیا ہے۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو گا ہر گز نہیں ہو گا. ایسے عزم بالجزم والے حضرات میں ایسا گمان، ذرہ بھر خیال رکھنا بھی کبھی گوارہ نہیں ہے، یہ ایسے بےوفا ہر گز نہیں ہوں گے۔

یاد رکھنا صحیح سوچ رکھنا، بیدار ہو کر یہ باتیں ذہن نشین کرنا، اگر ایسا نہ ہوا، تو کبھی معاف نہ کیا جائے گا، یاد رہے دنیا اور آخرت میں مواخذہ ہو گا، آپ کو پتہ ہے اس عاجز بیکار آوارہ کار، ستم رسیدہ کا کیا حال ہے؟ آپ کے بارے میں پس غائبانہ بوقت قبولیت جس وقت درگاہ باری تعالیٰ سے آدھی رات کے بعد بوقت سحر یہ پُر رحمت ندا ھل من سائل، ھل من مضطر وغیرہ (ہے کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی پریشان حال) پرجوش ہوتی ہے تو عین اسی وقت اس بندہ کمترین بدترین سے خصوصی طور پر آپ جمیع حضرات کے بارے میں حزین قلب و دل سے کیا پُر درد و سوز دعائیں، آہیں اور فریادیں نکلتی ہیں، کیا شاید آپ ان کو محسوس نہیں کرتے، جو یہ حقیر آپ صاحبان کی سستی، غفلت اور تکاسلی معلوم کرتا ہے۔

خدارا، خدارا یہ سنگدلی یہ سیاہ روش، یہ ستم ہر گز نہ کرنا، ہر گز نہ کرنا، ہر گز نہ کرنا، ورنہ کبھی معاف نہیں کیا جائے گا، جبکہ آپ خدا تعالیٰ کے مخلص عاشق بندے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید واثق، عاشق صادق ہیں، ایسی روش سے ہزار ہا لکھا میل دوری اختیار کرو، محبت، اخلاص، دلسوزی، جانگدازی سے عمدہ، بہتر کامل کام کر کے بامراد بنو۔

سالانہ امتحان قریب ہے، اس کے لئے ہمہ تن بشوق و ذوق محنت کر و ایسی محنت سے تعلیم کا کام کرو کہ جو کتاب ختم ہو ساتھ ہی عمدہ پیرایہ سے بلا جھجک و بے خطر وہ کتاب پڑھا بھی سکو، ششماہی امتحان گزر چکا سالانہ ہونے والا ہے، لیکن آپ کو معلوم ہو کہ کڑک (سخت) امتحان ابھی باقی ہے۔

تعلیم کی پابندی کے ساتھ ساتھ اخلاق حمیدہ و عادات جمیلہ، عمدہ کردار، ایثار، قربانی، تواضع و حسن سلوک آپ کی غذا اور پوشاک ہونی چاہئے۔

جناب حضرت شاہ صاحب کا ادب و احترام اور اطاعت فرض سمجھو وہ ہمارے پیر اور واجب تعظیم ہیں، اٹھنے، بیٹھنے، آنے، جانے ہر کام میں ان کی رضا و اجازت کے پابند رہیں۔

مولوی غلام مصطفیٰ کی روش نقصان پذیر ہے، رسمی طریقہ سے بیجا خرچہ بلکہ ہر ایسا فعل جو شرعاً و طریقتاً ممنوع ہو، وہ صاحب خواہ دیگر احباب اس سے اجتناب کریں، قاری محمد سلیمان

صاحب نیک آدمی ہے۔ غفلت میں جو کچھ اس سے ہوا وہ اس پر بڑا نادم و تائب بآہ و زاری معافی طلب ہوا ہے اس کے ساتھ موانست، پیار و اخلاق رہے، اور وہ بھی تمام دوستوں سے محبت و پیار رکھے۔ جناب حضرت شاہ صاحب سے بدل و جان معافی طلب رہے ہر ایک مہذب، متواضع و منکسر حال رہے۔

شرائط جن کو فرض کی طرح اپنے لئے ضروری سمجھیں

۱ ذکر، مراقبہ، تہجد، مسواک، دستار، نماز با جماعت فرض کام سمجھیں۔

۲ طلباء دوستوں کا آپس میں بےپناہ، از حد پیار و محبت و ہمدردی رہے۔

۳ خرچہ میں قناعت کرنا، ہر ۱۵ دن کے بعد خرچہ کا حساب اس عاجز کو بھیجنا۔

۴ صلاح و مشورہ کے مطابق جماعت کے جلسوں میں شرکت کرنا۔

۵ اپنی محنت شاقہ برائے تعلیم، مطالعہ، عمدہ و بہتر کام کرنے کا تفصیلی حال عاجز کو لکھنا۔

۶ رسمی دوستی یاری، حسن پرستی، سوال و قرضہ سے پرہیز کرنا۔

۷ حضرت شاہ صاحب کی اطاعت اور ادب کرنا۔

۸ اگر آپ کو آئندہ سال بھی المرکز القادریہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا خیال ہو تو مزید ہمت، جرأت اور شوق سے تعلیمی کام کرنا، امتحانی تقابل سے اس کا پتہ چلے گا، امتحان میں جو اچھے نمبر حاصل کرے گا وہی المرکز میں داخلہ لے سکے گا۔

۹ میاں محمد طاہر کی اگر کوئی بھی غلطی، غفلت قصور ہو اور وہ باز نہ رہے تو بندہ کو اطلاع کرنا۔

۱۰ اسی طرح جو بھی طالب علم سستی کرے، غفلت کرے، نصیحت کے بعد بھی باز نہ آئے، فرض سمجھ کر بندہ کو ضرور اطلاع کرنا۔

۱۱ ہر ایک طالب علم عربی، انگریزی بولنا، لکھنا اور تقریر کرنا اپنے اوپر فرضی کام سمجھے، اس کا اہتمام جناب شاہ صاحب کی ذمہ داری ہے، اور ہر ہفتہ تقریروں کا مقابلہ ہونا چاہئے، مولوی محمد طاہر جلسہ پر جاوے تو تقریر ضرور کرے۔

والسلام

مکتوب نمبر ۳۴

(نیز مذکورہ حضرات کے نام نہایت ہی پیار و محبت، ساتھ ہی تنبیہ اور حضرت شاہ صاحب مدظلہ کے ادب اور فرمانبرداری کے متعلق تحریر فرمایا)

مولوی شفیع محمد صاحب مولوی محمد سلیمان صاحب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب محمد حسن صاحب مولوی محمد سعید صاحب مولوی محمد عاشق صاحب مولوی محمد طاہر صاحب

بخدمت جناب مکرمی عزیزی مولوی رشید احمد صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی محمد حسن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ آپ حضرات ایک اعلیٰ واہم امر یعنی علم دین، خدمت دین، ورثہ و دولت نبوی علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں، گھر وطن چھوڑ کر سفر اختیار کیا ہے، الحمدللہ آپ حضرات اس عاجز خواہ دیگر جماعت کو نہایت عزیز تر از عزیزان ہیں، ہر طرح سے پیارے، دل خواستہ ہو، پورے زور و شور سے التماس و گزارش ہے کہ براہ کرم خدارا آپ حضرات نے عزم بالجزم صداقت، اخلاص مردانگی سے جو احرام باندھا ہے، اسی طرح پوری ہمت و جرأت، اخلاق اور اعلیٰ کردار سے آخر تک ان شرائط کے پابند رہ کر یہ اعلیٰ مرتبہ نعمت اور عرشی خزینہ حاصل کریں، آپ حضرات میں سے ہر ایک اس راہ میں دوسروں سے سبقت و ترقی حاصل کرنے کی ٹوہ میں رہے۔ آپ حضرات کی زندگی مجاہدانہ، سادہ مگر پر خلوص رہے اور بجز اس فکر کے غیر کی طرف بالکل توجہ نہ رہے، تعلیم و تربیت، رہائش، بود و باش میں بالکل محتاط، اور مقررہ حدود کے اندر باصلاحیت رہیں، مذکورہ گزارشات کی روشنی میں ایک دوسرے پر نگاہ رکھیں، غفلت معلوم ہونے پر پیار و محبت سے ایک دوسرے کو بیدار رکھو۔

یاد رہے یہ عاجز ہر طرح سے آپ حضرات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے، اور یہ کیونکر نہ ہو جبکہ آپ میرے لئے بمنزلہ اولاد ہیں، کیوں کر نہ ہو کہ آپ سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں، یہ کیونکر نہ ہو جبکہ آپ کے پوری طرح کامیاب و کامران ہو کر جلدی واپس آجانے کا شدت سے انتظار ہے۔

قسم باللہ آپ کے لئے رات دن عاجزانہ دردمندانہ پر آہ التجائیں اور دعائیں ہوتی ہیں، اور رہیں گی، کیا آپ اس قدر سنگدل اور بے ترس ہو کر مذکورہ جملہ گزارشات پر غور و فکر نہیں

کریں گے کیا مزید قدم ہمت نہیں بڑھائیں گے، کیا آپ حضرات بےوفا ہوں گے اور ان گزارشات پر عدل وانصاف کی نظر نہیں کریں گے۔

مذکورہ امور کی روشنی میں ہرایک صاحب اپنے فیصلے، نتیجے اور ثمرہ سے جداگانہ آگاہ کرے۔

آپ کی ہمت، عزم بالجزم اس قدر مستحکم ہو کہ برسوں کا کام مہینوں بلکہ دنوں کے اندر پورا کر لیں، اور اس راہ میں سبقت حاصل کرنے کے لئے ہرایک ساتھی جدوجہد کر کے قدم آگے بڑھائے۔

دیگر خصوصی عرض یہ کہ جناب حضرت مولانا و لنا، سیدنا افضل الصلحا، حضرت مولانا رفیق احمد شاہ صاحب اس عاجز خواہ آپ تمام حضرات کے پیر ہیں اگر تمہارے وجود میں کوئی جوہر، استعداد ہو گا تو ان کو اسی نظر سے دیکھو گے، ان کی صحبت، ان کی موجودگی و حضور کو نعمت بے بہا، آب حیات اور اکسیر اعظم سمجھو، پوری طرح ان کی اطاعت کرو، شاہ صاحب آپ کے امیر ہیں، خبردار ذرہ برابر بھی ان کی خدمت میں کوتاہی اور احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ایسا بدنصیب نہیں ہو گا، تاہم اگر کسی نے خلاف ورزی کی تو مدرسہ میں نہیں رہ سکے گا۔

جس کسی فرد نے آزادگی اختیار کی، تعلیم، تربیت اور صحبت میں مخل ثابت ہوا، مدرسہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا، متنبہ و ہوشیار رہو، جناب حضرت شاہ صاحب اپنا وطن، درگاہ، عرش بارگاہ مسکین پور شریف اور دیگر ہزارہا نعمتیں اور ذاتی ضرورتیں حاجتیں ترک کر کے آپ کے ساتھ رہ رہے ہیں تو آپ بھی ان کی قربانیوں کا ہر طرح قدر کریں۔

جناب حضرت شاہ صاحب کو مزید تاکید عرض کرنا بے سود ہے جو مذکورہ بالا درد دل کی داستاں کافی ہے، لہٰذا ان کو کچھ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

جناب حضرت شاہ صاحب کے لئے اس فقیر کا روئں روئں سارا جسم ہر حال میں دعاگو ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ خود محسوس کریں گے۔

لاشئ فقیر اللہ بخش نقشبندی فضلی غفاری

(ترجمہ: حبیب بخشی)

مکتوب نمبر ۳۴

(دین پور شریف کے فقراء کے نام آداب رمضان المبارک کے موضوع پر مفصل مکتوب تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

میاں عبدالرحمان میاں مومن، جملہ جماعت دین پور سلامت باشند

میاں محمد شاہ میاں شرف الدین شاہ میاں محمد آدم وڈیرا میاں محمد ابراہیم، میاں نصیر محمد، صادق شاہ، میاں فیض محمد شاہ، میاں محمد ابراہیم، میاں عبدالمومن میاں محمد مراد۔

بخدمت جناب مکرمی مشفقی میاں علی حیدر شاہ، میاں عبدالخالق شاہ میاں محمد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گزارش یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ذی شان عالی مرتبت مہمان، رمضان المبارک، ہم اور آپ کے یہاں تشریف فرما ہے آپ جملہ حضرات چھوٹے بڑے مرد خواہ خواتین پوری طرح اس کی عزت وقدر دانی کریں، ہر طرح سے اللہ تعالیٰ کے اس مہمان کو خوش اور راضی رکھنا ہے۔ نماز با جماعت ابتداء وقت میں حضور قلب سے ادا کریں۔ رات کو تہجد کے لئے اٹھنا، ذکر مراقبہ کرنا، گناہوں سے تائب ہونا، بخشش مغفرت عنایت احسان، اکرام اور محبت الٰہی کی طلب کرنا، مسواک اور دو وقتہ مراقبہ کی پابندی کرنا، روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا ذکر کی کثرت کرنا، ذکر اللہ کے علاوہ گفتگو سے بچنا، غیر ضروری بات چیت غیبت، شکایت، ٹھٹھہ، مذاق کلیۃً ترک کر دینا، جھگڑے فساد دل آزاری، جھوٹ، بہتان کے قریب تک نہ جانا، غرض یہ کہ بدن کے ہر عضو کو روزہ ہو، ان امور کی پوری طرح پابندی کی جائے حقیقی روزہ اسی کا نام ہے۔ کلمہ شریف، درود شریف اور استغفار کی دو دو تسبیحات ضرور پڑھتے رہیں نیز سلسلہ شریف رات دن پڑھیں خواتین کو بھی ان امور کے لئے تاکید بلکہ تنبیہ تک کریں، اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو صحبت میں آکر رہیں صحبت بڑی نعمت ہے۔

اس کے ساتھ ہی آپ کو اس متبرک مہینہ میں ایک خاص نیکی کی تاکیدی دعوت دی جاتی ہے وہ یہ کہ لنگر کے لئے لکڑیاں جمع کریں، امید یہی ہے کہ آپ حضرات نے پہلے ہی یہ کام کرلیا ہوگا، اگر کسی کے حصہ کا کام باقی ہو تو لازمی سمجھ کر یہ کام اسی ماہ میں پورا کرے تاکہ لاانتہائی اجر وثواب حاصل ہو سکے۔

یہ عاجز بیکار، تمام گنہگار اور نالائق ہے۔ اس عاجز میں کوئی نیکی نہیں ہے لنگر کا جو کچھ کام ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ حضرات کی محبت، ہمت اور استقامت سے ہی ہوتا ہے۔ آپ کی محبت اور صداقت دیکھ کر بامید ہو کر یہ عرض کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ رد نہیں کریں گے ہمت وصداقت سے یہ کام سرانجام دیں گے۔ اسی لئے ابتداء میں آپ حضرات کے نام تحریر کئے ہیں، تمام زیادہ تاکید۔

یہ عاجز خود آجاتا لیکن (تجوید وقرات پڑھانے کے لئے) قاری صاحب آئے ہوئے ہیں خلفاء کو پابندی سے اس میں شامل ہونا ہے اسلئے یہ عاجز مجبور ہے ۲۷ تاریخ کو جماعت درگاہ شریف پر آجائے دین پور میں بھی خواتین حضرات جاگ کر رات گزارنے کا انتظام کریں۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۳۵

(تعلیمی پابندی تقریری محاورہ پیدا کرنے کے موضوع پر مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ کے انتظامیہ اور اساتذہ کے نام تحریر فرمایا۔)

سلمہم اللہ تعالیٰ ۷۸۶

بخدمت جناب جمیع حضرات اساتذہ صاحبان ومنتظمین حضرات مدرسہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! واضح باد کہ یہ عاجز امید کرتا ہے کہ مدرسہ کے تمام طلبہ پہنچ چکے ہونگے۔ اگر کوئی طالب خواہ استاد صاحب بروقت نہ پہنچے ہوں تو جتنا وقت غیر حاضر رہے ہوں اور جتنے اسباق قضا کئے ہوں جس طرح آپ کو بالمشافہ عرض کیا گیا تھا اسی کے مطابق بلا رعایت تحریر کریں ذرہ بھر بھی غفلت نہ برتیں۔

جناب مولانا رفیق احمد شاہ صاحب کو آپ نے خط لکھا ہوگا اگر نہ لکھا ہو تو ان کو لکھیں کہ جلدی پہنچ جاویں، تاکہ طلبہ آزاد نہ پھریں طلبہ کو تحریری کام کراتا، سراجی سے ورثہ کے مسائل، خواہ دوسرے مسائل، دریافت کرتے رہنا تاکہ سارا دن یہی کام کرتے رہیں۔ اور جو طلبہ تقریر وعظ نہیں سیکھے وہ وعظ تقریر سیکھیں اور تقریر کریں، یہ اساتذہ اور انتظامیہ کا لازمی کام ہے کہ طلبہ کو ان امور کا پابند بنائیں۔ بصورت دیگر ان سے فیصلہ ہوگا رات کے مطالعہ کے سلسلہ میں

اس عاجز نے پہلے بھی تاکیدی عرض تحریر کیا تھا. اس پر ضرور بالضرور عمل ہو سستی اور غفلت کرنے ولوں کے نام تحریر کئے جائیں. لیکن اس سے پہلے ان کو مطلع کیا جائے جو حضرات نگرانی کا فریضہ ادا نہیں کریں گے ان پر جرمانہ عائد ہو گا. سستی کرنے والے طلبہ پر بھی جرمانہ عائد کیا جائے گا. اسی لئے ان کو بروقت آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ غفلت ہرگز نہ کریں۔ اخلاق پر بھی پوری نظر ہو جو بھی بے پرواہی کریں ان کے نام نوٹ کئے جائیں بعد میں ان سے فیصلہ ہو گا اور جرمانہ عائد کیا جائے گا آپ اساتذہ اور منتظمین غفلت ہرگز نہ کریں. تاکہ مدرسہ اور تعلیم کا صحیح اور اصلی مقصد پورا ہو سکے۔ جو طلبہ شہر آتا جاتا رکھیں ان کا روزانہ محاسبہ ہو بلکہ ہر ایک طالب علم کے جانے کے اسباب اور کتنی بار گیا ہے تحریر کریں۔

یہ عاجز انشاء اللہ تعالیٰ آتے ہی مذکورہ تمام معاملات پر گہری نظر رکھے گا. فیصلہ بھی ہو گا اور جرمانہ بھی عائد ہو گا۔ یہ خط بعینہ اساتذہ منتظمین اور طلبہ کو اکٹھا کر کے پڑھ کر سنایا جائے اور ان کو ہوشیار کریں کہ غفلت چھوڑ دیں کہ فیصلہ بلا ریاء ہو گا غفلت کا جرم کرنے والے استاد. منتظم خاص کر طلبہ پر جرمانہ عائد ہو گا. یہ خط سنانے کے بعد دو دن تک ان کو ہوشیار کرتے رہیں اس کے بعد نام تحریر کریں. بالکل تاکید جانیں۔

یہ عاجز دعاگو ہے۔

لاشئ فقیر الٰہ بخش نقشبندی غفاری

مکتوب نمبر ۱۰۶

مرشد کامل سے محبت. مخالفین سے دوستی نہ رکھنے کے موضوع پر درج ذیل مکتوب بھی اپنے علاقہ خانواہن کے فقراء کے نام تحریر فرمایا جس کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص کامل و اکمل ولی، شیخ اعظم، صاحب رشد و ہدایت. صاحب فیوض و برکات کو محبت الٰہی دیئے. گمراہی و ضلالت بے دینی، سیاہی و تباہی گناہوں اور خطاؤں سے بچا کر نکالنے کے لئے بھیجا ہے ہم اور آپ نے فائدہ بھی دیکھا. یہ نعمت دیکھ کر حق بھی معلوم کیا. پھر بھی اپنی سستی و غفلت کی بناپر. یا نفس و شیطان کا کہا مان کر. یا مخالف. معاند. معترض قسم کے لوگوں کی غیر ضروری باتیں سن کر سست پڑ جائیں یہ کس قدر بے قدری اور جرم عظیم ہے؟

کیا وہ لوگ جو اللہ والوں کی عیب جوئی کریں. اعتراض و شکوک پیدا کریں وہ خیر خواہ ہیں یا

دشمن ؟ دراصل ایسے افراد رشتہ دار ہوں، دوست ہوں خواہ بھائی کیوں نہ ہوں وہ بڑے دشمن ہیں جن کا یہ خیال ہو کہ اس کے عقیدہ، محبت اور ہمت میں کمزوری پیدا کی جائے تاکہ اللہ والوں سے رابطہ ترک کر دے، اسلئے کہ جب کسی کے عقیدہ و محبت میں کمی و نقص پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی روحانیت (عملی قوت) از خود کم ہو جاتی ہے، دل رشد و فیض سے خالی ہو جاتا ہے نورانیت دل سے نکل جاتی ہے، اور وہی پہلے والی قساوت اور سیاہی دل میں آجاتی ہے، جس کی وجہ سے اطاعت، پیروی، اتباع شریعت باقاعدگی سے نہیں رہتے، بلکہ فرائض میں بھی نقص پیدا ہو جائے گا نماز کبھی جماعت سے پڑھی کبھی بلا جماعت، اکثر نماز گھر پر ہی پڑھ لی، بعض اوقات نماز پڑھی ہی نہیں، بہت سے ایسے مواقع سامنے آگئے کہ نماز ابھی پڑھتا ہوں، ابھی پڑھتا ہوں کرتے کرتے نماز ہی ترک کر دی، یا نیند کا غلبہ ہو گیا، یا پھر نہانے کی حاجت پیش آئی، کپڑے دھونے کی ضرورت پیش آئی جس کی وجہ سے بالکل اخیر وقت میں نماز پڑھ لی یا پھر نماز ہی قضاء ہو گئی، اس قسم کے نقائص ایسی صورت میں ضرور پیدا ہو جاتے ہیں جب عقیدت و محبت میں فتور و قصور پیدا ہو جاتا ہے اور نفس و شیطان کو بہکانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

اسلئے چاہئے کہ سالک ہمیشہ بالا ہمت رہے، محبت سے مالا مال اور انسان با استقامت رہے، اپنے طبع میں اللہ والوں کے لئے محبت، صداقت، اور قلبی اخلاص رکھے، اس قدر کہ اس کے سامنے کسی مخالف کو مخالفت کرنے، اعتراض کرنے کی جرات ہی نہ ہو، جو شخص آمنے سامنے بیٹھ کر اللہ والوں کی خاص کر حضرت مرشد کریم کی شکایت، غیبت اعتراض اور عیب جوئی کرے وہ تو ایمان کا دشمن ہے، اس جیسا دوسرا دشمن تو دنیا میں نہیں ہو گا الحذر، الحذر ثم الحذر، ایسے آدمیوں سے پرہیز دوری، دوری، دوری، اختیار کریں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے قلبی اخلاص و محبت و صداقت سے نواز ہے لیکن چونکہ بہت سے ایسے افراد اب بھی موجود ہیں اسلئے اندیشہ واحتیاط رکھنا نہایت ضروری ہے، یہ عاجز خیر خواہی کے طور پر بروقت بیدار کر رہا ہے کیونکہ بہت سے محبت والوں کو اس طرح نقصان پہنچا ہے، دیگر عرض یہ کہ یہ جماعت، عام، کثیر بڑی تعداد میں موجود ہے، جس میں ہر قسم کے افراد پڑھے لکھے، ان پڑھ جاہل، دیہاتی شہری، کسی کے خیالات کچھ ہیں تو کسی دوسرے کے کچھ اور بعض زبانی خوشامد کرنے والے محبت کے دعویدار، تو کچھ اور قلبی زیادہ محبت رکھنے والے بعض تھوڑی سی محبت رکھنے والے اور بعض درمیان قسم کے۔

الغرض محبت کے بھی درجات ہیں. لہٰذا اگر جماعت کے کسی فرد میں کسی قسم کا نقص و عیب پایا جائے تو اس کی وجہ سے آدمی بے اعتقاد نہ بن جائے محبت میں کمی نہ آنے پائے کہ یہ اس شخص کا ذاتی قصور ہے اس کو شیخ سے صحیح رابطہ محبت، صدق و اخلاص نہیں، بعض اوقات عیب جو مخالف آدمی بھی اس طریقہ سے نقصان پہنچاتے ہیں کہ دیکھو جی آپ کی جماعت کے فلاں. فلاں صوفی قلبی ذکر کرنے والے جذبہ جوش کرنے والے فلاں. فلاں جرم، عیب و خطا میں مبتلا ہیں. اس کو ذکر سے کیا فائدہ پہنچا؟ ان کے پاس کچھ نہیں ہے. خواہ مخواہ اتنے لمبے چوڑے سفر کر کے جاتے ہو. داڑھیاں رکھوائی ہیں یہ کچھ بھی نہیں وغیرہ وغیرہ اس کے لئے یہ جواب ہی کافی ہے کہ پہلے بزرگ صاحب کی تعلیم کو دیکھو کیا بزرگ صاحب کی تعلیم اس قسم کی ہے کہ ایسے برے کام کرتے رہو یا ایسے کام دیکھ کر پسند کرتے یا ان کو جائز رکھتے ہیں؟ جب ایسا نہیں ہے تو یہ اس فقیر کا ذاتی قصور ہے جس نے یہ جرم کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا بزرگ صاحب سے صحیح رابطہ نہیں، صحیح عقیدت و محبت نہیں رکھتا، مطیع نہیں، بے محبت آزاد، خود مختار قسم کا آدمی ہے. آداب کا پاس نہیں کرتا طریقت کے قوانین و شرائط کے مطابق محبت کے ساتھ آنے جانے اور مجلس میں بیٹھنے والا نہیں ہے نہ ہی اس کو بزرگ صاحب سے قلبی اخلاص حاصل ہے۔ البتہ سچی محبت رکھنے والے آداب کے پابند، قوانین و شرائط سلوک و صحبت پر عمل کرنے والے کا بزرگ صاحب ذمہ دار ہے۔

باقی عام آدمی جو عام طور پر آکر ذکر سیکھ کر چلا گیا، پھر کبھی اتفاقیہ آیا ہو محبت کا فقط زبانی دعوی کرتا ہو وہ کسی اعتبار میں نہیں، تاہم ایسا آدمی بزرگ صاحب کے پاس آنا جانا رکھے شاید کسی وقت اصلاح بھی ہو جائے۔ لیکن آج کے دور میں یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ گو اس میں بعض نقص موجود ہیں، لیکن بہت سی نیکیاں، نیک اعمال فرائض کی ادائیگی، اتباع شریعت، یا احکام شریعت کو دل سے تسلیم کرنا کیا یہ کوئی معمولی بات ہے؟ یہی بزرگ صاحب کا کمال اور اس کے کمال کی علامت ہے کہ جنگلی جاہلوں، غنڈوں، خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روگرداں گناہوں کے لئے دلیر افراد کو نیکی کے کاموں سے لگا دیا، شریعت مطہرہ پر عمل کرا لیا وغیرہ۔

گناہوں سے کلیۃً پاک انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتے ہیں اولیاء اللہ معصوم نہیں محفوظ ہوتے ہیں، عوام الناس تو بجاء خود، اتفاقیہ خطائیں اولیاء اللہ سے سرزد ہو سکتی ہیں۔ یہ بات بھی

اسلئے لکھی گئی کہ بعض اوقات نفس و شیطان اس طرح کے خطرات دل میں ڈال دیتے ہیں، اور بعض مخالف، عیب جوئی اور اعتراضات کر کے اعتقاد میں نقصان اور کمزوری پیدا کرتے ہیں۔ جو شخص صحبت میں آمدورفت نہیں رکھتا اس کے نقصان پہنچنے کا تو زیادہ اندیشہ ہے، بلکہ اس کا نقصان ہوتا ہی ہے۔ باقی یہ عاجز یا خدا والے یا اہل اسلام علماء اس بات سے منع نہیں کرتے کہ انگریزی نہ پڑھو، بڑے بڑے امتحانات پاس نہ کرو، نوکری ملازمت یا تجارت نہ کرو، ہرگز نہیں بیشک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بڑی ترقی، دولت اور عہدوں پر فائز کرے لیکن مقصد یہ ہے کہ چونکہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہمارا مذہب ہے اس پر پورا عمل کریں، اس کی اطاعت و پیروی کریں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا عہدہ عنایت فرمایا ہے، جس سے یہ عاجز بہت زیادہ خوش ہے کہ باوجود بڑے امتحانات دینے، اور بڑے عہدے پر فائز ہونے کے موجودہ انقلابی دور میں آپ کی اللہ والوں سے محبت ہے اور اخلاص سے اتباع کرتے ہو، نیز آپ کے اخلاق حمیدہ دیکھ کر اس عاجز کو بہت خوشی اور احساس ہوتا ہے، آپ کو اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، حمد باری تعالیٰ کرنی چاہئے۔ آپ اہل علم، شریف خاندان کے معزز فرد ہیں آپ اس جانب پورا توجہ کوشش اور محنت کریں، آمدورفت زیادہ رکھیں جماعت کے دیگر افراد کو بھی نصیحت و تنبیہ کے ذریعے ہوشیار کریں خانواہن کی جماعت میں حلقہ مراقبہ، تہجد، مسواک، نماز با جماعت اتباع شریعت، اصلاح اخلاق و عادات، اور اولیاء اللہ کی صحبت کی طرف ترغیب و تحریص دلاتے رہیں، کوشش کر کے ماسٹر صاحبان، دوست احباب میں بھی اس قسم کا روح پھونکیں اور شوق دلائیں، خود بھی جلدی جلدی آتے رہیں، دیگر جماعت بھی جلدی جلد آئے۔

یہ عاجز ایک ناکس، بیکار نافہم، کم علم آدمی حقیر پر تقصیر ضعیف و سیہ کار آدمی ہے، اگر خط میں کسی قسم کی غلطی، یا کم فہمی کی بنا پر کوئی نامناسب بات نظر آ جائے تو اس عاجز کو، نادان و ناچیز سمجھ کر معاف کر دیں، کسی بھی مضمون یا خط سے اس عاجز کا ارادہ اور مقصد خیر خواہی ہی ہوتا ہے۔

جو شخص خود مریض، خطا کار، غلط کار ہے، اس کو یہ روا بھی نہیں کہ ایسی باتیں تحریر کرے۔

جو بات، نصیحت لکھی گئی ہے عام طور پر لکھی گئی ہے، کوئی خاص مخصوص شخص مخاطب نہیں ہے، پہلے تو اس عاجز نے قیاس بھی اپنے اوپر کیا ہے اور سب سے پہلے اس کا مخاطب بھی میں خود ہوں

کہ صحبت میں رہتے ہوئے بے قدر و ناشکر رہا، ہوشیار نہیں ہوا بس دوسروں کی خیر خواہی ثواب ہے، کو پیش نظر رکھا ہے۔

زیادہ والسلام

السلام میاں محمد حیات صاحب حاجی نظام الدین صاحب، میاں علی بخش قصاب، میاں محمد صیقل ؛ میاں غلام محمد جملہ ،جماعت کو عرض اگر جواب تحریر کریں تو پتہ یہ ہے۔
معرفت میاں میر محمد حاجی حسین بخش صاحب، نورانی کلاتھ ہاؤس شاہی بازار لاڑکانہ، فقیر اللہ بخش غفاری درگاہ رحمت پور شریف برسد۔

مکتوب نمبر ۷۳

(شریعت وسنت کی تابعداری، غلط کاموں سے بچنے کے موضوع پر اهالیان دین پور شریف کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

بخدمت جناب جملہ جماعت دین پور سلامت باشند

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

عرض یہ ہے کہ اس سے قبل بھی اس عاجز نے آپ کے فائدے، آپ کی خیر خواہی کے لئے خط لکھ کر اس کا جواب طلب کیا تھا، لیکن اب تک اس کا جواب نہیں ملا، جواب ضرور ملے۔

عزیزو! یہ عاجز بیکار آپ کا، آپ کے اہل وعیال، چھوٹے بڑوں، خواتین و حضرات تمام کا صحیح معنوں میں غلام ہے اس عاجز بیکار کی آپ سے صحیح اور سچی محبت ہے، اس عاجز کو ہر وقت آپ کا فکر رہتا ہے، اس عاجز کو یہ خیال بلکہ یہ جنون ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم اور آپ پر مہربانی فرما کر وقت کے مجدد غوث الاعظم کی غلامی اور صحبت ارزاں فرمائی اور پوری جماعت میں آپ حضرات اولین سابقین ہیں تو چاہئے کہ نیکی کے کاموں میں، اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرشد کریم غوث الاعظم دامت حیاتہ کی محبت، تابعداری، اتباع شریعت، جماعت غفاریہ کے دستور و قانون کی پابندی میں بھی آپ تمام جماعت میں پیش پیش ہوں، پہلے نمبر پر ہوں۔

میرے دوستو! غفلت بے پرواہی، سستی کمزوری اچھی چیز نہیں دنیا میں خواہ قبر و قیامت میں

اس کا برا اور خراب نتیجہ سامنے آئے گا آپ حضرات محبت والے، ذکر، جذبہ، مراقبہ کرنے والے، برسوں سے تہجد پڑھنے والے، دربار رحمت پور شریف آمد رفت رکھنے والے ذرہ بھر بھی نیکی کے کاموں میں سستی ہرگز نہ کریں۔ شیطان اور شیطان کے دوستوں کی تابعداری، دوستی، محبت و صحبت اور میل جول بالکل ترک کریں چوری، بدمعاشی، غنڈہ گردی، برا کام، برا خیال تھوڑا ہو خواہ زیادہ اس سے بچو۔

میرے پیارو! خدا کے واسطے اپنے اوپر اپنی بستی والوں پر اور اپنے اہل و عیال پر رحم کرو کسی طرح بھی مرشد کریم کی نافرمانی نہ کرو اہل اللہ آپ سے دوستی و محبت رکھیں آپ کو ہر وقت یاد رکھیں، آپ حضرات کی، آپ کی بستی کی نیکی تعریف کریں یہ کس قدر بڑی مہربانی اور نعمت ہے۔ افسوس!! کہ اللہ والے اس قدر آپ کے خیر خواہ و ہمدرد ہوں ہر وقت آپ کے لئے فکر مند ہوں پھر بھی آپ ان سے محبت نہ رکھیں آپس میں مل کر مشورہ کریں ایک دوسرے کو سمجھائیں نیکی اتباع قانون شریعت و دستور جماعت غفاریہ پر عمل کرنے کا پکا وعدہ کریں چوروں غنڈہ گردوں چوری و غنڈہ گردی سے پوری طرح بیزار ہو جاؤ میرے مرشد ہادی کی اس قدر عنایت و مہربانیاں ہو رہی ہیں کہ ساری دنیا حیران ہے۔ آپ قدر کریں پکے سچے ہو کر رہیں، صحبت میں آکر رہو تاکہ حقیقت حال دیکھ اور سن سکو۔ جماعت کے قوانین نماز با جماعت تہجد، مسواک، حلقہ مراقبہ ذکر، اتباع شریعت اور مرشد کی محبت و رابطہ کو لازم و ضروری سمجھو جو شخص بھی سستی کرے دستور کے مطابق اس سے جرمانہ وصول کریں، جرمانہ میں سستی ہرگز نہ ہو دونوں مساجد میں بہت سے بہت انتظام رکھو اور اس قسم کا احوال حضور کی خدمت میں تفصیل سے لکھ کر ارسال کرو اس عاجز کو سابقہ خواہ اس خط کا مفصل جواب جلدی سے لکھ کر بھیج دیں۔ خاص تاکید ـــــــ

جملہ جماعت کو السلام

الشیخ فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۳۸

(مدرسہ کے اساتذہ اور منتظمین کے نام طلبہ کی تعلیم و تربیت کے موضوع پر تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

بخدمت جناب عزیزی محترمی محبی مولانا مولوی عبد الرحمان صاحب. حضرات منتظمین مولانا مولوی بشیراحمد صاحب. مولوی رضا محمد صاحب مولانا مولوی نثار احمد صاحب

مودبانہ گذارش یہ ہے کہ مدرسہ کے انتظام کا ہر پہلو بہتر، اعلیٰ. عمدہ اور مستحکم رکھیں۔

جملہ جماعت کو یہ تاکیدی عرض ہے کہ اساتذہ کا ادب احترام کریں. اخلاق. اعمال کردار. اعلیٰ. بلند افضل اختیار کریں. تعلیم مطالعہ مختلف زبانوں میں تقاریر غرضیکہ یہ زندگی محنت و ریاضت. اخلاص و ادب سے پر ہر طرح سے مجاہدانہ اور با مقصد بسر کریں۔

یہ عاجز آپ جملہ احباب کا صحیح معنوں میں خادم اور مخصوص دعاؤں کا طالب ہے. گلستان. بوستان فارسی پڑھنے والے تمام طلبہ کو عربی زبان کا آسان قاعدہ شروع کرادیں۔

اپنے احوال سے آگاہ فرماتے رہیں. والسلام

لاشئی فقیر الہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۳۹

(اخلاق و اعمال کی بہتری اور تعلیمی پابندی کے موضوع پر مدرسہ جامعہ غفاریہ کے طلبہ کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مولوی میاں رحمۃ اللہ صاحب مولوی محمد رفیق صاحب مولوی نور الحق صاحب مولوی خادم حسین صاحب مولوی محمد حسن صاحب مولوی عبدالغفور صاحب آپ حضرات کو خصوصی تاکید کی جاتی ہے کہ جس طرح آپ کو بالمشافہ سمجھایا گیا تھا کہ باہمی ملکر کتابیں پڑھتے رہیں۔ ہوشیاری اور چستی کے ساتھ اس پر کار بند رہیں، ذرہ بھر غفلت ہرگز نہ کریں. آپ سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی. اور اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے بقیہ طلبہ کے اسباق جس طرح استاد مولوی محمد نواز صاحب نے آپ کو تقسیم کر کے دیئے وہ اسباق عربی کے ہوں خواہ

فارسی کے پورے ذوق و شوق سے مطالعہ کر کے پڑھائیں. عربی خواہ فارسی پڑھنے والے طلبہ کو ہر وقت مشغول رکھیں اور پابند تعلیم بنائیں۔ اور پنجاب کے طلبہ محمد ذاکر اور اکبر علی کا خصوصی خیال رکھیں. اخلاق و اعمال کا پہلو ہر طرح سے درست و محکم رکھیں۔

جناب مولانا مولوی عبدالرحمان صاحب کی یہ ساری ذمہ داری اور جواب داری ہے کہ تمام معاملات کو احسن طریقہ سے زیر نظر رکھیں. اور تعلیمی نظام اپنے ہاتھ میں رکھیں: اگر مولوی محمد داؤد صاحب نہ آئے ہوں تو جناب مولوی نصیر الدین شاہ صاحب جلدی کوئی آدمی بھیج کر ان کو بلوائیں اور آنے پر ان کو فقیر پور بھیجیں تاکہ امینانی کے مدرسہ کے لئے تصفیہ اور استاد کا تقرر ہو جائے۔

میاں گل محمد صاحب اور دیگر حضرات خلفاء کرام اور میاں محمد عثمان صاحب مال مویشی کے گھاس. اور سبزی کے کام پر پوری نظر رکھیں. اور بیلوں کو چکی میں جوت کر آٹے کی ضرورت پوری کریں یہ عاجز انشاء اللہ تعالیٰ جلدی آجائے گا۔

لاشئی فقیر اللہ بخش

مکتوب نمبر ۴۰

(۱۹۷۴ء میں حضرت نور اللہ مرقدہ کے خصوصی ارشاد کے تحت حضرت علامہ استاذ العلماء فیض احمد اویسی مدظلہ کے پاس دورہ تفسیر القرآن پڑھنے کے لئے احقر مرتب. مولانا غلام حسین صاحب اور چند طلبہ جامعہ اویسیہ بہاولپور گئے. یہ مکتوب مبارک حضور نے ہمارے نام بہاولپور ارسال فرمایا تھا۔)

تاریخ ۱۲ ماہ شعبان المعظم ۸۶ء

بخدمت جناب عزیز القدر محترمی محبی مولانا مولوی غلام حسین صاحب مولوی غلام سرور صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ مولانا مولوی حبیب الرحمن صاحب و مولوی محمد سعید صاحب. مولوی محمد رفیق صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از خیریت طرفین واضح باد کہ آپ سے یہی توقع ہے کہ آپ جملہ حضرات اس مبارک سفر میں علمی دولت عظمیٰ کے حصول کے لئے. باخلاص صدق. محض لوجہ اللہ تعالیٰ پورے ذوق و شوق سے مستعد و تیار ہونگے. اور عمدہ ترین اصلاحی مقاصد مافی الضمیر کے

حصول کے لئے عزم بالجزم کے ساتھ. دی ہوئی ہدایات کے مطابق تنظیم وتربیت کے حدود کے اندر رہتے ہوئے بزرگان دین صوفیاء، علماء ربانی کے افعال وکردار. جملہ اطوار سے اپنے آپ کو مزین و آراستہ رکھا کریں جس طرح سے سلامتی کا پہلو اختیار کر کے بامراد و کامران و کامیاب ہو کر خیر و سلامتی سے واپس آجائینگے۔ چونکہ جاتے وقت آپ حضرات کو کافی پند ونصائح و گذارشات عرض کی گئیں تھیں مزید تکرار بے سود ہے۔ آپ حضرات کی محبت، اخلاص، صدق ویقین میں یہ قوی امید اور صحیح گمان ہے کہ آپ ان گذارشات کے خلاف کبھی بھی عمل نہ کریں گے. ان ہدایات پر پوری طرح سے عمل کریں گے۔

مولانا مولوی غلام حسین اور مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اپنی ذات کے علاوہ جملہ احباب کے لئے ذمہ دار ہیں. خود بھی ہدایت کے مطابق عامل و کامل رہیں. دیگر احباب کی جوابداری بھی ان کے سر ہے. چونکہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب جاتے وقت اس عاجز سے نہیں مل سکے تھے اسلئے زیادہ تر ذمہ داری اور مذکورہ پابندی مولوی غلام حسین صاحب کے ذمہ ہے. آپس میں ایک بے ریا، تیز و باریک بین. راست گو مخلص محتسب مقرر کریں اور خود بھی ایک دوسرے پر خیر خواہانہ تنقیدی نظر رکھیں۔

دیگر خصوصی تاکیدی گذارش یہ کہ آپ سے یہی امید ہے کہ تفاسیر قرآن و دیگر کتب کے مطالعہ نیز اپنی صدری کتاب سینہ گنجینہ سے تفسیر کے موضوع پر خواہ دیگر مذاہب کے بارے میں سوالات کا کافی ذخیرہ ہر ایک صاحب نے تحریر کیا ہوگا. اور آئندہ بھی یہ کوشش اور جستجو جاری رہے گی. ہر ایک صاحب بفراست خود اس جانب کوشاں رہے اور اس قسم کی تدقیق وتحقیق کے ہر پہلوئی تکمیل کرے. استاد صاحب کی تقریر علمی. تحقیق دقائق ومعلومات پوری طرح قلم بند کریں. ہر ایک تحریر کرے خبردار. کوئی غفلت نہ کرے. حضرت مولانا اویسی صاحب کی تصنیفات کی فہرست. ان کی حقیقت واہمیت نیز دیگر علماء کی دینی تصانیف سے ضرور واقف کریں بالمشافہ تاکید کے مطابق آپ میں سے ہر ایک تفصیل سے حال احوال لکھے. مدرسہ کے انتظام. قوانین وضوابط و حالات سے مفصلاً آگاہ کریں مولانا نور الحق صاحب اخلاق واعمال کی پابندی کے جملہ شرائط وضوابط قبول کر کے دورہ تفسیر میں شرکت کے لئے آرہے ہیں ان کی خصوصی نگرانی اور جملہ دوستوں کے حالات سے آگاہ کرنا۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۴۱

(تصوف و سلوک کی اہمیت اور شیخ کامل سے نسبت کی ضرورت کے موضوع پر قاضی محمد اشرف صاحب اور حاجی غلام صدیق صاحب کے نام خانواہن تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

حاجی غلام صدیق صاحب سلمہم الرب الواهب

بخدمت جناب مکرمی و محترمی عزیز القدر محب الفقراء قاضی میاں محمد اشرف صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بفضلہ تعالیٰ اس عاجز کی جانب ہر طرح خیریت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کو باعزت و عافیت ظاہری و باطنی ترقی عطا فرمائے۔ اپنی اور اپنے حبیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، اطاعت، پیروی، مقام قرب، دین و دنیا کی کامیابی، نجات و سرفرازی عطا فرماوے آمین۔

عرض یہ کہ کافی عرصہ گذر چکا ہے کہ آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، نہ ہی خط و کتابت ہوئی۔ آپ کے علاقہ سے جو بھی آدمی یہاں آتا ہے اس سے آپکا حال احوال پوچھتا رہتا ہوں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ دربار پر آپ کی آمدورفت رہے، زندگی کے چار دن اللہ والوں کے روحانی مدرسہ میں رہیں تو بہت بہتر۔

چونکہ آپ کی اور میری آپس میں محبت و طریقہ اخوۃ محض رضائے الٰہی کی خاطر ہے، کسی قسم کا طمع لالچ، کوئی بھی دنیوی غرض اس کا باعث نہیں ہے، اسلئے ازروئے خیر خواہی یہ عاجز چند معروضات لکھ رہا ہے۔ عزیزا! جو انسان چاہتا ہے کہ میں بڑا انجینئر ڈاکٹر، بیرسٹر، کلیکٹر، کمشنر، بنوں، کسی بڑے عہدہ پر فائز ہو جاؤں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے چار کلاس سندھی، سات انگریزی، میٹرک وغیرہ پاس کرے اس کے بعد کراچی یا لاہور میں جاکر کسی کالج میں داخلہ لے اور چند سال وہاں گزارنے اور امتحان پاس کرنے کے بعد فی الحال نچلے درجے کی ملازمت حاصل کرے اس کے بعد بالآخر جوانی گزر جانے کے بعد مطلوبہ ملازمت پر فائز ہو۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی معرفت کبیرا اکبر، عظیم اعظم، دائمی، ابدی، بقادار دولت عزت و نعمت ہے لیکن ہمیں اس کے وقار کی قدر اور اس کی شان کی شناس ہی نہیں، اس کی طلب، اور تلاش ہی نہیں، اس کے حصول کے لئے ذوق، شوق، توجہ، فرصت فراغت اور وقت ہی نہیں گویا

کہ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ اس اہم مقصد کے لئے زیادہ نہ سہی سال میں دو تین مرتبہ فقط دو چار دن۔ صرف ۵۰۔۶۰ میل کے فاصلہ پر فقط ۸۔ یا ۱۰ روپے سے بھی کم خرچ نہیں کرتے۔

دراصل دل میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت نہیں۔ ان کی اطاعت و پیروی نہیں اندرونی امراض روحانی بیماریاں بڑھ چکی ہیں۔ مہلک و خطرناک بن چکی ہیں۔ نفس و شیطان لعین نے ورغلا لیا اپنے دام مکر و تزویر میں پھنسایا گمراہی میں مبتلا کر دیا حق سے۔ اسلام سے۔ ایمان سے دور کر دیا ہے۔ یہ دل دنیاوی فکرات و خیالات میں پریشان ہو کر ریزہ ریزہ ہو چکا ہے نفس و شیطان ایمان۔ اسلام سے خارج کرنے کے لئے حملہ آور ہیں عقل مفقود۔ قلب سیاہ کمزور اور ضعیف ہو رہا ہے مگر تاہم بیداری نہیں ہوشیاری نہیں الٰہی فرائض۔ واجبات اور خداوندی قوانین کی پوری اطاعت نہیں ان میں کمی و کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ پھر بھی احساس نہیں۔ ہوشیاری نہیں۔ دوسری طرف دنیاوی ترقی استاد پروفیسر وغیرہ و کوئی بھی ہو دنیاوی ترقی۔ سکول۔ کالج کی ملازمت یا اور مشاغل اور معاملات میں ذرہ بھر کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔ اس راہ میں خطرات۔ خیالات توہمات اور اعتراضات حائل نہیں ہوتے کسی کے تمسخر۔ مذاق۔ طنز طعنہ اور ملامت کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی (اس راہ میں تو کوئی تمسخر نہیں کرتا طعنہ نہیں دیتا) لیکن اس طرف کا تو معاملہ ہی برعکس ہے۔

دنیاوی ملازمت اور ترقی کا فائدہ تو چند روزہ ہے لیکن یہ معاملہ تو دائمی۔ ابدی زندگی کا ہے۔ اس میں مرض سکرات موت۔ قبر۔ قیامت۔ میدان۔ حشر (جس زندگی کی کوئی انتہا ہی نہیں) کے فائدے ہیں پھر بھی ایسے اہم کام میں سستی تکاسل روا رکھنا انصاف اور عقل مندی ہے؟

حالانکہ یہ معاملہ اللہ والوں نے اس قدر آسان اور سہل بنا دیا ہے جس کے لئے نہ تو طویل سفر کرنے کی ضرورت۔ نہ زیادہ عرصہ رہنے کی ضرورت۔ نہ کسی قسم کی پابندی یا فیس چندہ دینے کی ضرورت نہ ہی طعام و قیام کا انتظام کرنا پڑے۔ کوئی زیادہ عرصہ رہے کوئی کم اس کے اختیار میں ہے۔

ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب کو نصیحت۔ نیکی کی طرف دعوت نیز حضرت صاحب قبلہ کی طرف ترغیب دیتے رہیں۔

عاجز اللہ بخش غفاری از درگاہ رحمت پور شریف

مکتوب نمبر ۴۲

(شیخ مقتدیٰ پر اعتراض کے نتائج کے موضوع پر میاں قادر بخش اور میاں فقیر محمد کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہما اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی حافظ میاں قادر بخش صاحب میاں فقیر محمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ عطار کی دوکان سے گوشت اور جوتی (نعلیں) نہیں ملتی۔ اگر کوئی شخص عطار کی دوکان پر جاکر کہے مجھے سیر گوشت دو۔ یا جوتی دو تو وہ عطار دوکاندار اس کو کہے گا تو بڑا احمق و پاگل ہے تجھے خبر نہیں کہ گوشت قصاب کی دوکان سے اور جوتی نعلین فروش موچی کی دوکان سے ملتی ہے اسی طرح اللہ والوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی محبت ملتی ہے جو اس محبت کا خریدار ہو خواہ سارا جہاں کیوں نہ ہو، ہر وقت بیدریغ یہ نعمت مفت ملتی ہے بشرطیکہ کوئی خریدار مخلص قدر دان ہووے۔ اللہ والوں کے ہاں بجز محبت و معرفت الٰہی اور کوئی چیز نہیں ہوتی اور نہ وہ اس چیز کے علاوہ کوئی تذکرہ، اور نہ کوئی تجارت وغیرہ کرتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہم نے دو خط پہلے بھیجے ہیں جواب نہیں ملا۔ ارے عقل کے کوتاہ نافہم وہ کس طرح آپ کو جواب دیں کبھی جواب نہیں دے سکتے، آپ طالب مولیٰ اور محبت الٰہی کے خریدار نہیں، آپ کے اس حال اور گستاخی پر افسوس ہزار افسوس آپ پر انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جس نے آپ کو یہ مشورہ دیا ہے وہ ابلیس کا بھائی ہے سیاہ رو سیاہ باطن ہے اور جو ابلیس کے مشورہ پر چلے اس کا کہنا مانے وہ اس کا بھائی ضرور ہے آپ مولوی علم والے ہیں، کتب تصوف کا مطالعہ کرو جو شخص اپنے مقتدیٰ شیخ وقت سے ایسی گستاخانہ چال رویہ رکھے اس کے باطن اور قلب میں کچھ نورانیت روشنائی رہ سکتی ہے؟ کیا وہ طالب مولیٰ ہے اس کو باطن میں ترقی ہو سکتی ہے؟ نہیں وہ برباد ہوگیا۔ مصرعہ۔ بریں عقل تو باید گریست

ارے یہ بیعت پیری مریدی، رسمی کام نہیں ہے شیخ وقت نائب نبی علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات ہوتا ہے۔ جو شخص اس کے آداب کو ملحوظ نہ رکھے کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

میں ازروئے خیر خواہی آپ کو متنبہ کرتا ہوں سچی دل سے تائب ہو جاؤ. اور معافی طلب ہو جاؤ۔ یہ بڑی گستاخی سوءادبی ہے. اس کا سخت برا نتیجہ ہو گا باطن میں نقصان ہو گا آپ علم والے ہو کر ایسی گستاخی کریں کہ جاہل بھی نہ کریں۔ جاہلوں سے بھی بد. جلد اس کی تلافی کرو. تائب ہو جاؤ. اخلاص، تضرع. زاری کے ساتھ شیخ ہادی برحق کے حضور میں رجوع ہو کر. از سر صدق معافی طلب ہو جاؤ۔

والسلام

عاجز لاشئی اللہ بخش سگک آستانہ عالیہ غفاریہ

درگاہ عرش بارگاہ رحمت پور شریف

مکتوب نمبر ۴۳

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی مکرمی مولوی قاری شاہ محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ آپ نے صبح کے وقت اچانک اجازت لے لی تھی آپ سے چند باتیں کرنی تھیں لیکن موقعہ نہ مل سکا. وہ باتیں عزیزی مولوی صوفی عبداللہ صاحب کو سمجھا دی ہیں، ان سے معلوم کرلینا۔ جماعت میں احتیاط وتقویٰ سے رہنا چاہئے آئندہ ماہ کی ۱۱ کے جلسہ کے بعد خلفاء کرام ملکر تبلیغی دورہ پر نکلیں گے آپ کو بھی ان کے ساتھ شامل رہنا ہو گا. یہ بات ملحوظ رکھ کر فراغت حاصل کرلینا۔ جانے کے بعد آپ کے حال احوال کا کوئی خط تاحال نہیں آیا. حال احوال، خط جلدی ارسال کرتے رہیں۔

اس عاجز بیکار کو دعاؤں میں یاد رکھنا۔

السلام جملہ جماعت کو عرض

لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری

از فقیرپور

مکتوب نمبر ۴۴

(زندگی کی قدر کرنے احترام رمضان، اور تقویٰ و پرہیزگاری کے موضوع پر حاجی غلام صدیق صاحب کے نام خانوابن تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفق مکرمی حاجی میاں غلام صدیق صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! یہ عاجز بفضلہ تعالیٰ باخیریت ہے المسئول من اللہ تعالیٰ صحتکم عافیتکم۔

عرض یہ کہ یہ دنیا چند دن چند ساعتوں کے لئے ہم اور آپ کی قیام گاہ ہے۔ چاہئے کہ ضرورت کے مطابق ہی اس کو دیکھا جائے اور جو سفر درپیش ہے اس کے لئے ہر وقت تیاری، انتظاری اور کوشش جاری رہے رمضان شریف کا متبرک مہینہ آرہا ہے جو نہایت ہی برکتوں رحمتوں سے بھرپور مہینہ ہے۔ مجرموں عاصیوں کے لئے مغفرت و بخشش کا عظیم ذریعہ ہے۔ اس ماہ میں پوری جماعت کا باقاعدہ انتظام رکھیں، اس بارے میں قاضی میاں محمد اشرف صاحب، قاضی دین محمد صاحب، میاں محمد حیات صاحب محمد صیقل، میاں گل محمد صاحب جملہ احباب سے مشورہ کر کے پورا انتظام رکھیں۔ تہجد، مسواک، نماز با جماعت، ذکر، حلقہ مراقبہ تلاوت قرآن مجید شب بیداری، غرض یہ کہ نیکی کے کاموں کا پورا شوق ذوق اور کوشش کرتے رہیں۔ بلا ضرورت گفتگو، غیبت، شکایت، ان تمام کاموں سے پوری طرح پرہیز کریں۔ سردیوں کی طویل راتیں موسم سرد، ذکر مراقبہ اور بیدار رہنے کا لطف اور سہولت میسر ہے، وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جو یاد خدا میں جاگنے کا عادی ہے۔ جماعت کے ہر ایک فقیر کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنی اولاد کو آزاد نہ چھوڑ دیں، ان کو ذکر، مراقبہ اور نیک صحبت کا پابند بنائیں، اور اچھی تعلیم دلائیں۔ رمضان المبارک میں ساری جماعت میں دینی مسائل کا درس جاری رہے۔

دیگر عرض یہ کہ ثواب پور سے واپسی پر آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، ورنہ آپ کو بالمشافہ تاکید کی جاتی، ماسٹر میاں الہ آندو خان کو بالمشافہ کہا گیا تھا کہ جن دنوں نہری پانی رک جاتا ہے آخری ایام میں ۱۲ ۔ ۱۵ گھنٹے پانی مہیا کریں تاکہ ساری گندم کو پانی آجائے، اسی طرح جب دوبارہ پانی آجائے اس وقت بھی پانی مہیا کریں تاکہ حسب ضرورت فصل کو پانی دیا جاسکے اسلئے عرض ہے کہ خط ملتے ہی ماسٹر صاحب اور اس کے والد صاحب سے ملیں اور پانی لیکر سارے فصل کو پر

کریں خاص تاکید والسلام۔
دینداری، نیکی کے مذکورہ معروضات کے سلسلہ میں باہمی صلاح مشورہ کر کے انتظام رکھیں۔ السلام قاضی میاں محمد اشرف صاحب، قاضی دین محمد صاحب، میاں محمد حیات جملہ جماعت کو عرض۔
لاشئ فقیر الٰہ بخش غفاری از فقیر پور

مکتوب نمبر ۴۵

(تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں مولانا جان محمد صاحب اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مکرمی محترمی مولوی جان محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ مہاجر کیمپ کراچی کے احباب کی دعوت ہے کل عید تک شاید کوئی آدمی پروگرام طے کرنے اور تاریخ مقرر کرنے کے لئے پہنچ جائے۔ اس عاجز کا یہ ارادہ ہے کہ چند دن تبلیغی سفر کر کے آئیں اس سے نئے تبلیغی کام خاص کر طلبہ کے کام میں قوت وترقی پیدا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ جانے کے لئے ارادہ یہ ہے کہ ۱۴ ذوالحجہ شریف بروز پیر مقرر کریں گے۔ یہاں پر مسجد شریف کا کام جاری ہے اسلئے ۲۷ کے موقعہ پر واپس اللہ آباد شریف آنے کا خیال ہے۔

خط لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ صوفی مولوی عبداللہ صاحب کو نواب شاہ سے ٹیلیفون، خط، یا کسی آدمی کے ذریعے جلدی اطلاع کریں، کراچی کے سفر کی خبران تک ضرور پہنچے، ساتھ ہی ان کو تاکید بھی کریں کہ کراچی لسبیلہ اور گردونواح کی جماعت کو اطلاع کریں، تاکید، دیگر عرض یہ کہ حاجی علی نواز صاحب اور میاں عطاحسین صاحب نے دعوت کے لئے کہا تھا، خاص کر حاجی علی نواز صاحب نے بہت زیادہ اصرار کیا ہے اسلئے تاکید کی جاتی ہے کہ ان سے صحیح تصفیہ کریں، میاں عبدالخالق شاہ صاحب نے آپ سے روبرو گفتگو کی ہوگی، دعوت میں آپ کا ہونا ضروری ہے دعوت کا صحیح انتظام، تبلیغ کا موثر ومفید اور بہتر طریقہ پر ہونا بنیادی فریضہ ہے، بلکہ اس اہم کام کے لئے چند افراد مثلاً روحانی طلبہ جماعت کے افراد یا بعض دوسرے موثر صالح آدمی جو رات دن نہ فقط حاجی صاحبان بلکہ علاقہ بھر میں تبلیغی محنت کریں، اس بات کی ضرورت محسوس

کی جارہی ہے۔
اگر یہ دعوت نہ ہو تو شاید یہ عاجز دین پور (کچے) سے اللہ آباد آجائے. اسلئے تصفیہ کر کے جلدی اطلاع کریں. لانگری صاحب. مولوی محمد عثمان صاحب میاں گل محمد صاحب محمد سلیمان صاحب اور دیگر احباب کو لنگر کے کام کے لئے ہوشیار کرتے رہیں تمام احباب خواتین و حضرات جملہ نظام شرعیہ غفاریہ کو مستحکم و مضبوط رکھیں. اور بذریعہ خط مفصل حال احوال لکھیں۔

والسلام
جملہ احباب کو السلام عرض
لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۴۶

(شریعت و طریقت پر عمل پیرا رہنے. نیز لنگر کے کام کے سلسلہ میں منتظمین درگاہ اللہ آباد شریف کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

بخدمت جناب نور چشمی مولوی غلام مرتضٰی صاحب، محترمی عزیز القدر قاری میاں غلام حسین صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بفضلہ تعالیٰ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے، امید ہے کہ آپ حضرات بمع اہل و عیال خوش و خرم ہونگے امید ہے کہ فقراء خواہ مستورات دینی کاموں میں، دستور اسلامیہ غفاریہ پر ہر طرح کار بند ہونگے۔

وقتاً فوقتاً اندر اور باہر لاؤڈ اسپیکر پر نصیحت ہوتی رہے، تمام فقراء و مستورات کو ہوشیار، بیدار رکھا جائے، نصیحت کرنا بہت ضروری ہے فقراء خواہ خواتین کا باہمی اتفاق اور رضائے الٰہی کی خاطر پیار و محبت ضروری ہے۔ قاری صاحب کو کراچی میں تاکید کی گئی تھی کہ خانواہن کی زمین اور فصل دیکھنے کے لئے ضرور جائیں اور مزارعین کو ہوشیار کریں، کھاد کے سلسلہ میں بھی قاری صاحب نے کہا تھا کہ کچھ ابھی وقت ڈالا جائے اور کچھ بعد میں امید ہے کہ قاری صاحب نے ہمت کر کے یہ کام کرالیا ہوگا، اکثر سندھی مزارع بیکار، سست ہوتے ہیں، اسلئے نظر داری تنبیہ اور تاکید ضروری ہے۔ امید ہے کہ ثواب پور میں بھی پوری کوشش ہوگی، کسی بھی ضروری کام میں

سستی نہیں ہوگی یہ کام تو آپ کی نظر میں ہے ہی، حاجی عبدالخالق شاہ صاحب کا خیال ہے کہ میں جا کر بالمشافہ خانواہن اور ثواب پور کی آبادی دیکھوں اور مزارعین کا کام بھی دیکھ لوں تاکہ سستی نہ کریں، لیکن اس عاجز کا خیال ہے آپ زیادہ خیر خواہ ہمدرد، اور محبت والے ہیں، آپ کے ہوتے ہوئے شاہ صاحب کے آنے کی ضرورت نہیں ہے مولوی غلام مرتضٰی صاحب بھی کبھی کبھی قاری صاحب کے ساتھ جائیں اور مزارعوں کو ہوشیار کریں، خود جاکر تمام فصل گھوم پھر کر دیکھنا چاہئے۔ بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے زمین از خود گیلی ہوگئی ہے، اسلئے مزارعوں کو تاکید کریں کہ ہل دیکر زمین کو بکھیڑیں۔

اس عاجز کو یہ باتیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے، لیکن کے بغیر توجہ خیال نہیں کیا جارہا اور لنگر کا نقصان ہوتا ہے، بہتر یہ ہے کہ دوست ان باتوں سے اس عاجز کو فارغ و آزاد رکھیں امید ہے کہ میاں گل محمد صاحب ہمت و محبت سے کام کرتے ہونگے کہ ایماندار سچے آدمی ہیں، پڑا ہوا کھاد زمین میں ڈالدیں، پانی لگانے کے بعد دو تین بار ہل دیں۔

ایکڑ کے قریب زمین سبزیوں کے لئے تیار کریں، ایک سوا سیر پیاز کا بیج یہاں بویا گیا ہے، گوبھی کے لئے زمین بناکر رکھیں قاری صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ نیک، پارسا محبت و اخلاص سے لنگر کا کام محنت سے کرتی ہے، کام کاج میں اس سے ہمدردی ہونی چاہئے، یہ عاجز اس کے حق میں دعاگو ہے یہ عاجز بیکار سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہے۔ تمام احباب اس عاجز کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خلیفہ مولوی جان محمد صاحب نے کہا تھا کہ خواتین کی مخصوص حویلی کے قریب والی دیوار بنوا کر دونگا، لیکن اس وقت ان کا کام مشکل ہے آپ ہمت کر کے تھوڑا تھوڑا کام کرتے رہیں، تاکہ مال مویشی فصل کو نقصان نہ پہنچائیں۔ والسلام

جناب ڈاکٹر صاحب، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی محمد مشتاق صاحب حاجی اللہ ڈنہ صاحب، حاجی محمد سعید صاحب، میاں گل محمد صاحب جملہ احباب کو دعا سلام عرض۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۷۴

(لنگر کے کام کے سلسلہ میں محترم حاجی غلام صدیق کے نام خانواہن ارسال کیا ہوا مکتوب ۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب محترمی مشفقی میاں غلام صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! عرض یہ کہ آپ عرس شریف کے پروگرام میں شریک نہیں ہوئے، عظیم الشان اجتماع ہوا تھا، اکثر تقریر حضرت جناب قبلہ عالم محبوب کبریا حضرت مرشد کریم دام حیاتہ سائیں نے خود فرمائی، آپ کے مکان کا فیصلہ کس طرح ہوا، احوال سے واقف کریں۔

عرض یہ کہ قاضی صاحب اور پنجابی ہاریوں نے امید ہے کہ سرسوں کی فصل تیار کرلی ہوگی، اگر تاجروں کو فروخت کر دی ہو تو جو ہمارا حصہ بنے میاں عبدالخالق شاہ یا جو خط لے آئے اس کے ہاتھ بھیج دینا۔ اگر ابھی کچھ دیر ہو تو ۵۰۰ روپے (پانچ سو روپے) بھیج دینا کہ اچانک کسی کام کے لئے پیسوں کی ضرورت ہے، نہ معلوم سرسوں اتنی قیمت کے ہوں یا نہ آپ کوئی فکر نہ کریں، آپ کا جو حساب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جلد ادا کر دیا جائیگا، فی الوقت آپ اپنے پاس سے یا کسی دوست یا تاجر سے لیکر پیسے بھیج دیں، کوئی اور خیال نہ کریں۔ شاید میاں دین محمد صاحب کہیں کہ زمین کے خرچہ کے لئے مجھے رقم کی ضرورت ہے تو وہ آپ سے حساب کتاب صاف کریں، اس کے بعد حسب ضرورت ان کو پیسے دے دیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی فکر نہ کریں، اگر سرسوں پانچ صد سے زائد کے سمجھو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے تو پیسے بھی زیادہ بھیجیں بہر حال یہ کام ضرور کرنا، خاص اسی مقصد سے آدمی بھیجا جارہا ہے، قاضی صاحب خواہ مہاجروں کو زمین پر محنت کرنے کے لئے تاکید کریں آپ کے اور قاضی صاحب کے جانے کے بعد محمد سہراب نے کاشت کے متعلق ہونے والے مشورے کے بارے میں پوچھا، اس عاجز نے بتایا کہ وہ کپاس کاشت کرنا چاہتے ہیں، اس پر انہوں نے جوار کاشت کرنے کی تجویز دی، اس عاجز نے جس طرح پہلے بھی قاضی صاحب کو کہا تھا اب بھی یہی عرض ہے کہ باہمی مشورہ کریں، جس میں بہتری نظر آئے اس پر عمل کریں آپ مخلص خیر خواہ ہیں آپ کا مشورہ فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔

میاں محمد سہراب کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر کپاس کاشت کرنا ہے تو زیادہ جلدی بونے کی

کوشش نہ کریں کہ اس میں پھل کم لگتا ہے قد کاٹھ ہی بڑھتا رہتا ہے. میرا بھی یہی خیال تھا.
بہرحال جوار خواہ کپاس میں سے جس کسی کے بونے کا مشورہ ہو مل دیکر زمین کو عمدہ بنانے کی
کوشش ضروری ہے۔
قاضی صاحب سرسوں خواہ گندم کے کھلیان تیار کرنے میں تاخیر نہ کریں. وہاں رات کو
ضرور سوئیں، ہوشیاری اچھی چیز. بلکہ ضروری ہے کہ اپنی چیز کی حفاظت کی جائے. یہی شریعت پاک
کا بھی حکم ہے. زیادہ والسلام
لاشئی فقیر الہ بخش غفاری از درگاہ رحمت پور شریف. تاریخ ۱۳ ماہ شوال

مکتوب نمبر ۴۸

(لنگر کے کام نیز دیگر انتظام کو بہتر رکھنے کے لئے درگاہ اللہ آباد شریف کے منتظمین کے نام
تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلکم اللہ تعالیٰ

غلام حسین صاحب مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی محمد اسماعیل صاحب
بخدمت جناب نور چشمی مولوی غلام مرتضیٰ صاحب و قاری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض یہ ہے کہ الحمدللہ رات سکھر میں رہ کر بفضل اللہ تبارک
وتعالیٰ بخیریت فقیرپور شریف پہنچے. جماعت ساری خوش و خرم محبت اور ہمت سے ہے. یہاں
پہنچنے پر جملہ جماعت فقراء و مستورات. چھوٹے. خواہ بڑوں میں نہایت درجہ خوشی و مسرت
ہے. ان میں جوش و خروش. جذبہ ہے حالات محبت الفت و صداقت سے پر ہیں کافی دنوں سے
اندر خواہ باہر لنگر کے کام میں مشغول ہیں. اندرونی بیرونی انتظام درست ہے۔ امید ہے کہ آپ
کی محبت. ہمت. عملی قدم. کردار نظام کسی طرح پیچھے نہیں ہوگا۔
اس عاجز کے خسخانہ میں فقیرانیوں نے کافی محنت سے کام کیا ہے. آپ جملہ حضرات کام
اور انتظام کے ہر پہلو کو مضبوط رکھیں. آپ کی بیداری و ہوشیاری کے لئے چند سطریں عرض کی
گئیں۔ خصوصی عرض یہ کہ جناب خلیفہ مولوی حاجی محمد صدیق صاحب سبزیوں کے کام کے
لئے. اپنا کام چھوڑ کر از خود شوق و محبت سے اللہ آباد آرہے ہیں اپنے ذاتی کام سے لنگر کے کام
کو مقدم رکھ کر آرہے ہیں کہ پہلے لنگر کا کام ہو جائے. آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ زمیندار آدمی

نہایت مشغول رہتے ہیں. خاص کر یہ وقت ان کے کام کا ہے. اسلئے تاکیدی عرض کیا جاتا ہے کہ جب اس آدمی نے اپنا کام چھوڑ کر اس قدر قربانی پیش کی ہے تو آپ بھی کام میں ان سے تعاون اور ہمدردی کریں۔ چونکہ ان کو اپنے کام بھی ہیں اور عرس شریف کا موقعہ بھی قریب ہے اسلئے کام کرانے کے لئے ان کو فقیر خیر محمد صاحب. میاں محمد اویس اور ڈیون سے بھی کوئی فقیر بلا کر شامل کر دیں تاکہ کام بہتر عمدہ اور جلدی سرانجام پاجائے۔ حاجی صاحب کے کھانے اور چائے کا انتظام لنگر کی طرف سے خصوصی طور پر کیا جائے. وہ چائے کے مجبور و معذور عادی ہیں رات دن حسب ضرورت ان کا خیال ضرور رکھیں. اور کام میں پوری طرح شمولیت رکھیں تاکہ بروقت اور بہتر کام ہو جائے بیرون درگاہ سے ضرور دو چار آدمی ان کو بلا کر دے دیں۔

گتے کی تختیاں جن پر اشعار تحریر ہیں گھر میں رکھی ہوئی ہیں وہ اپنے ساتھ لیتے آنا۔ کھاد اور جس چیز کی ضرورت ہو بروقت پیسے دیکر ان کو منگوا کر دیں۔ میاں علی حیدر شاہ کو رات کے وقت روٹی ملتی رہے۔

والسلام لاشئی فقیر الله بخش غفاری

مکتوب نمبر ۴۹

(تبلیغ. اتحاد و اتفاق اور لنگر کے کام کے سلسلہ میں منتظمین درگاہ اللہ آباد کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

مولوی محمد عثمان صاحب. ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب محترمی مکرمی مولوی غلام مرتضیٰ صاحب قاری صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ. الحمد للہ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے. امید ہے کہ آپ دوست بھی خوش و خرم ہوں گے. آمین۔

الحمد للہ یہاں پر تبلیغ کا کام زور شور سے جاری ہے اور کافی فائدہ ہو رہا ہے. پہلے جلسہ پر کافی تعداد میں لوگ آئے. اس جمعہ پر اساتذہ اور طلبہ دور و نزدیک تبلیغ کے لئے گئے تھے. اور اس کا کافی بہتر اثر ظاہر ہوا. ان کو کافی لوگوں نے کہا کہ ہم آئندہ جلسہ میں شریک ہوں گے. تمام خلفاء صاحبان بھی مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

دیگر یہ کہ آپ کو روبرو کہا گیا تھا اور ڈاکٹر صاحب کو بھی اس عاجز نے کہا تھا. دوبارہ

تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ مسجد کے سامنے والا پلاٹ جس میں سبزی وغیرہ کھڑی ہے۔ اس کو خالی رہنے دیں کہ یہ صحن اور میدان خالی رہنے چاہئیں باقی سبزی کے لئے وہی پلاٹ کافی ہے جو گھروں کے لئے رکھا گیا ہے اور وہ بلا ضرورت خالی پڑا ہے۔ چونکہ سبزی کی ضرورت زیادہ رہتی ہے اسلئے تاکید ہے کہ اس زمین کو ہل دلا کر برابر کر دیں۔ اور میاں گل محمد صاحب خوب محنت کر کے زمین تیار کریں۔ اس کے بعد یہاں سے صوفی میاں محمد عظیم صاحب سبزی بونے کے لئے آجائینگے وہ سبزی کاشت کریں گے بشرطیکہ ہل خوب دیئے گئے ہوں۔ میاں گل محمد صاحب ڈھیلے توڑ کر اونچ نیچ برابر کر کے زمین کو درست کر کے جلدی اطلاع کریں کہ اگست سے سبزیوں کی کاشت شروع ہو جاتی ہے۔ ہر طرح تاکید۔ غلہ کی پیلیوں (گوداموں) کا ہر طرح خیال رکھیں تاکہ کیڑا نقصان نہ کرے۔ دوسرے سامان کا بھی خیال رکھیں ـ ـ ـ امید ہے کہ مویشیوں اور ان کے گھاس کے لئے بہتر انتظام ہو گا۔ قاری صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ نہایت صالحہ خاتون ہے۔ امید ہے لنگر کا انتظام بہتر رہتا ہو گا۔

قوی امید ہے کہ جماعت کے دوستوں کا آپس میں ہر طرح پیار و محبت۔ اتفاق و اخلاق ہو گا نماز با جماعت۔ تہجد۔ مسواک۔ نیکی کے ہر کام کا اندرونی و بیرونی انتظام بہتر ہو گا۔

زیادہ تاکید ـ ـ احوال لکھتے رہیں

السلام تمام دوستوں کو عرض

والسلام

از لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری

تاریخ ۲۰ ماہ رجب

مکتوب نمبر ۵۰

(اہل و عیال کے حقوق، ادائیگی قرض، شریعت و طریقت کی تابعداری کے موضوع پر محترم حاجی محمد پناہ کے نام دبئی ارسال فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی مکرمی میاں محمد پناہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ عاجز ہر طرح خوش ہے، امید ہے کہ آپ بھی خوش،

خرم ہوں گے، آمین۔

کچھ دن پہلے آپکا خط ملا، چونکہ آپ کا پتہ یاد نہیں تھا، نہ ہی آپ نے خط میں تحریر کیا تھا اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی ہے، ایک مرتبہ پہلے جو آپ نے پیسے ارسال کئے تھے وہ مل گئے، لیکن بعد میں پیسے نہیں آئے، حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ ہر ماہ پیسے بھیجتا رہوں گا چونکہ ہمارا قیام اکثر و بیشتر کنڈیارو میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے پاس رہتا ہے، اور یہاں ایک بستی بنائی گئی ہے جس میں اضافہ ہو رہا ہے، ہر ماہ گیارہ تاریخ کا جلسہ فقیر پور میں ہوتا رہتا ہے یہ عاجز بھی جاتا رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے آئندہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کی معرفت کنڈیارو پیسے ارسال کرتے رہیں کہ شاہ صاحب بعض اوقات موجود نہیں ہوتے جسکی وجہ سے کافی دشواری پیش آتی ہے، پیسے بہرحال ڈاکٹر صاحب کے نام پر ارسال کریں، تاکید، کوئی اور فکر نہ کریں۔

عزیزا! تو صاحب اہل و عیال ہے، اور اپنے بیٹے کے حالات سے بھی واقف ہے۔ یہاں پر آپ کے اہل خانہ کس حال میں اور کس قدر انتشار میں مبتلا ہونگے؟ تیرے لئے قرضہ کی ادائیگی بھی فرض ہے، ان تمام امور کو سامنے رکھ کر سوچ کر ایسا بہتر قدم اٹھاؤ کہ سلامتی کا راستہ نکل آئے، قرض ادا ہو جائے اور جلدی اپنے گھر واپس آجاؤ اور اپنے اہل و عیال کے انتظار اور فکرات کو دور کرو۔ اسلئے ضروری ہے کہ تو بہتر آمدنی کا طریقہ اختیار کر ساتھ ہی قناعت بھی کرتا رہ، خود آپ کو یہ خیال ہوگا، مزید کچھ لکھنا بے سود ہے۔

عزیزا! ذکر مراقبہ، نماز با جماعت، تہجد، عمامہ سے نماز، اخلاق اعمال، نشست، برخواست بہتر سے بہتر رکھیں، لوگوں سے پیار و محبت سے پیش آئیں، طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی پوری طرح پابندی کریں قرض لینے، سوال کرنے کی عادت نہیں ہونی چاہئے، قرض ادھار لینے خواہ دینے سے پرہیز کرو۔ مولوی رب نواز صاحب ایک صالح نیک نیت بزرگ آدمی ہیں آپ دونوں ایک دوسرے کے پاس آمدورفت اور محبت رکھیں۔

ان کے پاس آپ کا جانا، جلسوں میں شامل ہونا، مولوی رب نواز صاحب کی عزت، احترام کرنا تیرے لئے ضروری ہے۔

ہر کام کے لئے آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہیں خط اور پیسے درج ذیل پتہ پر ارسال کریں ڈاک خانہ وتحصیل کنڈیارو، ضلع اب شاہ صوبہ سندھ مغربی پاکستان بدست ڈاکٹر حاجی عبداللطیف صاحب چنہ شہر کنڈیارو والسلام تمام دوستوں کو عرض۔

مکتوب نمبر ۱۵

(لنگر کے کام اور تبلیغی سفر کا احوال حاجی غلام صدیق کے نام تحریر فرمایا۔)

۸۶ء سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب محترمی عزیزی صاحب خصائل حمیدہ حاجی غلام صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہ تعالیٰ اس عاجز کی طرف خیریت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو باعافیت خوش، اپنی محبت سے سرفراز، دین، دنیا اور عقبیٰ کی بہتری و سعادت نصیب فرماوے۔ آمین۔

عرض یہ کہ یہ عاجز دین پور سے ہوتا ہوا جلسہ گزار کر درگاہ شریف پر پہنچا جناب حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد حضرت مرشد کریم سائیں، نے فی الحال سفر کی تیاری کو موتوف فرما دیا ہے۔ میاں محمد عثمان رحمت پوری کے ساتھ پیغام بھیجا گیا تھا امید ہے ملا ہوگا۔ حضرت صاحب ۱۱ تاریخ محرم شریف تک یہاں پر ہونگے۔ جلسہ بھی ہوگا۔ تاحال آئندہ کے لئے کوئی خاص فیصلہ نہیں ہوا۔ جلسہ پر تصفیہ ہو جائے گا آپ، جماعت کے فقراء ضرور تشریف لائیں۔ دیگر عرض یہ ہے کہ امید ہے کہ خاص رضائے الٰہی و ثواب کی خاطر آپ نے زمین کے کام کی کوشش کی ہوگی۔

قاضی میاں دین محمد صاحب قدیمی دوست، جماعت کا مخلص جری و بہادر آدمی ہے مخالفین اسلام اور بے دینوں کے لئے جلن ہے۔ اسلئے قاضی صاحب جس طرح خوش ہو، اس کو راضی کریں۔ اس سے زمین واپس لی جائیگی۔ یا تھوڑی سی دی جائیگی تو قاضی صاحب بھی رنج ہونگے۔ ان کو دکھ پہنچے گا۔ نیز اس کے بے دین مخالفین خوش ہونگے۔ اس لئے ان کو کہیں کہ تو اپنی مرضی کے مطابق زمین آباد کر جو زمین چاہیے تیرے حوالہ ہے۔ لیکن محنت سے کام کر۔ نہ معلوم مہاجروں نے کپاس کاشت کی ہے یا جوار، اگر جوار کی آبادی کرنی ہے تو فصل کے ابتدائی ایام میں کاشت کریں، اور اگر کپاس کاشت کی ہے تو اس کے اگنے کی صورت حال کیا ہے! آج کل یہ شکایت عام ہے کہ کپاس کی اگائی معیاری نہیں ہے، صحیح نہ اگنے کی صورت میں وہاں پر جوار کاشت کرائی جائے۔ مہاجروں نے جس زمین میں سرسوں کاشت کی تھی اگر قاضی صاحب وہ زمین بھی رکھنا چاہیں تو بل دیگر زمین تیار کریں، اس عاجز کا خیال یہ ہے کہ اس زمین میں گوار کاشت کی بجائے۔ اس کی بوائی کے لئے اگست مہینے کا پہلا عشرہ زیادہ موزوں ہے۔ اس عاجز نے

پتہ کیا ہے کہ غلہ کے لئے بوئی جانے والی گوار آمدنی کے لحاظ سے زیادہ موزوں ہے اور اس زمین سے گندم بھی اچھی ہو سکتی ہے اگر ہاری زمین پر محنت کر کے تیار کرے تو اس میں گندم بھی بو سکتا ہے۔ سابقہ حساب میں سے بھی قاضی صاحب کے ذمہ کچھ رقم رہتی ہے۔ اور اس کی آبادی صرف دو جریب ہے اسلئے گوار ضرور کاشت کرے۔ اور بستی کے ساتھ والے دو جریب جو آپنے عیسیٰ کھتری کے حوالہ کئے تھے۔ اگر ہل اور دے کر گندم کے لئے صاف کی جائے تو آپ کی مرضی پر موقوف ہے۔ ورنہ غلہ کے لئے گوار بوئی جائے کہ یہ زمین بھی اچھی ہے اس میں بہتر گوار بوئی جا سکتی ہے اور گندم بھی۔ یہ عاجز لنگر کے لئے رادھن اسٹیشن کے قریب ۵ جریب چاول کاشت کرانے کے بعد دریاء عبور کر کے محراب پور حاجی محمد یوسف کے پاس پھر وہاں سے کرم پور اور ناگور فقراء کے پاس تبلیغ کے لئے جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں خا ابن جانا ہوتا ہے یا نہیں۔

حضرت صاحب کے لئے اچھے آم لے جانے کا ارادہ ہے۔ اگر محمد سراب والوں نے انتظام کیا تو اس صورت میں آنا ہوگا۔ اس قسم کی اطلاع پہلے سے حاجی محمد یوسف صاحب کے ہاں محراب پور پہنچے۔ دیکھیں جو مقدر میں ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اسی کے مطابق عمل ہوگا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۵۲

(درگاہ اللہ آباد شریف کے انتظام اور لنگر کے کام کے سلسلہ میں منتظمین درگاہ اللہ آباد شریف کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہم اللہ تعالیٰ

قاری صاحب۔ لانگری محمد حسن صاحب میاں محمد ایوب صاحب

مولوی غلام مرتضیٰ صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ مولوی یار محمد صاحب

بخدمت جناب محترمی مولوی نصیر الدین شاہ صاحب۔ مولوی جان محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ ہے کہ اس سے پہلے خط بھیجا گیا تھا۔ امید ہے کہ آپ نے وہ تمام کام صحیح طریقہ سے سرانجام دیئے ہونگے۔ غفلت ہرگز نہ ہونی چاہئے امید ہے کہ چنز

فقراء کے یہاں سے کھجور کی پچھیاں (پودے) لاکر لگادی ہونگی، پچھیاں نکالنے میں میاں عبداللہ پوری طرح مدد کریں گے. باہمت آدمی ہیں، اگر یہ کام نہیں ہوا تو یہاں سے آدمی بھیج کر بھی جلدی یہ کام پورا کریں، مولوی یار محمد صاحب کی جماعت ہے وہ بھی کوشش کریں۔

جماعت کا اندرونی وبیرونی انتظام بہتر رہے، مدرسہ اور طلبہ کا انتظام بہر صورت بہتر ہو۔

لیموں کے سلسلہ میں حاجی عبداللطیف صاحب سے مشورہ کرنا. پہلے انہوں نے کہا تھا کہ بعد میں لگانے چاہئیں، چنڑ بستی والے میاں عبداللہ نے کہا تھا کہ میں کوئی ماہر آدمی لاؤں گا، جو کام کریں گے اور سکھائیں گے بھی، یہ کام بھی جلدی بلا تاخیر ہوجائے. میاں محمد سلیمان صاحب سبزیوں خواہ گھاس کی ہر طرح کوشش کریں. جس زمین میں گوار کاشت کی تھی اس کو خوب ہل دیکر کھاد ڈالیں، چونکہ اب قدرے گرمی ہوگئی ہے اسلئے بونے میں کچھ دیر کریں۔

لانگری صاحب اور حاکم علی صاحب بھی گرمی کے وقت جلدی بھاگنے کی کوشش نہ کریں. ہل دینے کی زیادہ محنت کریں مولوی محمد عثمان صاحب اور قاری صاحب زمین کے کام کی نظر داری کریں، اور ان سے ہل اور کھاد دینے کا کام ہمت سے لیں تمام دینی درگاہ اور لنگر کے معاملہ پر پوری نظر داری ہو. مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس جو خطوط پہنچے ہوں، وہ ان سے لیکر سارے پڑھ کر دیکھیں جو خطوط جواب طلب ہوں ان کو جلدی مناسب جواب تحریر کریں، عرس شریف کی اطلاع اور موسم کے مطابق بستر کا نظام خود کرنے کا تحریر کریں السلام جملہ دوستوں کو عرض۔

اس عاجز حقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں بندہ دعاگو ہے اور دعاگو رہے گا. انشاء اللہ تعالیٰ۔

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

مکتوب نمبر ۵۳

(درگاہ فقیرپور شریف کے منتظمین کے نام درگاہ اور مدرسہ کے انتظام کے سلسلہ میں تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

جمیع جماعت اہل ذکر سلامت باشند!

مولانا مولوی نصیرالدین شاہ صاحب. مولانا مولوی فضل محمد صاحب. جملہ جماعت خلفاء و بخدمت جناب عزیزی محترمی اخوی مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولانا مولوی بشیراحمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ یہ عاجز آپ مخلصین، محبین کی خصوصی دعاؤں کی برکت سے خوش ہے. کافی فائدہ ہے۔ آپ حضرات سے پر زور عاجزانہ و دردمندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ آپس میں پیار. محبت اخلاص اخوت و ایثار قائم رکھیں. بستی کا اندرونی و بیرونی انتظام بہتر رکھیں، زندگی کا کوئی لمحہ، سستی و غفلت میں ضائع نہ ہو. آپ کے ذمہ بڑی جوابداری اور کافی کام ہے. اس کا پورا احساس ہونا چاہئے۔

آپ مخلصین ، صادقین کی خصوصی پر اثر دعائیں اس عاجز بیکار کو جلدی لاسکتی ہیں۔ استادوں کی خدمت کا خصوصی خیال رکھا جائے بس اپنی مخصوص دعاؤں میں اس عاجز بیکار کو ہر وقت یاد رکھیں۔ مزید احوال شاہ سے صاحب معلوم کرنا ____ والسلام السام جملہ دوستوں کو عرض۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

لاشئی فقیراللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۵۴

(آب زر سے لکھنے کے قابل ہدایات ونصائح جو آپ نے خلیفہ مولانا حاجی احمد حسن صاحب و خلیفہ مولانا حاجی رب نواز صاحب کے نام دبئی تحریر فرمائیں۔)

۷۸۶ مولوی رب نواب صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی عزیزی محبی مولوی حاجی احمد حسن صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! بحمداللہ حقیر پر تقصیر کی طرف خیریت ہے. خیروعافیت. کامیابی اور

سعادت ہر دو جہان آپ حضرات کے لئے مطلوب ہے۔ عرض یہ کہ آپ پیارے دوستوں کے جملہ گرامی نامے موصول ہوئے ہیں. احوال خیریت وصحت و آسانی سفر، دبئ پہنچنے. تائید غیبی. کار تبلیغ میں کامیابی، کثیر فائدہ. مرکز کے لئے سعی و کوشش جملہ احوال معلوم کر کے از حد خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ مزید کامیابی. ہمت. جوانمردی وسعی بلیغ دربارۂ تبلیغ عطا فرماوے. آمین۔

بندہ کمترین. باوجود عدم حیثیت. کم لیاقت آپ دوستوں سے غافل نہیں ہے. ہر وقت ہر حال. ہر مکان میں خصوصی دعاؤں میں آپ پیاروں کو یاد رکھتا ہے۔

دعا ہے کہ آپ کا گھر سے نکلنا. سفر کا سارا معاملہ رہنا سہنا. بود و باش. سعی و کوشش. خدمت. و نصیحت سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوں. آمین اور ان تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ حقیقی قلبی اخلاص عطا فرماوے. آمین۔

خصوصی نصیحت و گذارش

جملہ احباب کو تاکیدی گذارش کی جاتی ہے کہ باہمی نہایت درجہ پیار و محبت. اتحاد ہمدردی ایثار و قربانی سے رہیں. یہی نہیں دوسرے مسلمان بھائیوں سے وہ ملکی ہوں خواہ غیر ملکی ہر قسم کے آدمیوں سے اخلاق . پیار. تواضع ہر طرح سے احسن طریقہ سے پیش آئیں علماء کا پوری طرح عزت و احترام کریں. جناب محترمی مولانا مولوی قاری خلیل احمد صاحب سے نہایت قریبی اور گہرا تعلق رکھیں ان کی ذات ستودہ صفات واجب تعظیم و تکریم ہے ہر طرح سے ان کا خیال رکھیں. بندہ ہر طرح سے ان کا شکر گزار اور ان کے لئے دعا گو ہے۔ جناب قاری صاحب موصوف نے عظیم صداقت. جوانمردی اور قربانی کی مثال قائم کی ہے. اللہ تعالیٰ ان کو دنیا خواہ آخرت میں کامیاب اور حج کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کرے۔ خرچ اخراجات کا احوال معلوم ہوا. حضرت رب العزۃ کار ساز حقیقی و مدد گار کافی ہے۔ جناب برادرم حاجی احمد حسن صاحب حج کے لئے کوشاں رہیں حج بدل کرنا بہت ضروری ہے. دل سے بارگاہ ایزدی میں ملتجی رہیں. اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔

ضرورت کی بنا پر آپ دوست محنت، کاروبار میں مشغول رہیں، لیکن کثرت ذکر، دائمی مراقبہ. ہر وقت متوجہ بفیض الٰہی رہیں ہمیشہ تبلیغی کام، خدمت خلق اور اصلاح باطن سے ہر گز ست و

کاہل نہ رہیں، اولین فرضی کام یہی ہیں، نماز با جماعت مسواک، تہجد حضور دل سے حلقہ مراقبہ کی پوری کوشش کریں اس عاجز کا خط جملہ احباب کو وضاحت سے پڑھ کر سنائیں، اور ایک دوسرے کو پیار، نرمی اور اور محبت سے سمجھاتے رہیں، اپنی اور اپنے دوستوں کی اصلاح کرتے رہیں۔

عزیزو! آپ نوری غفاری جماعت کا اولین قافلہ ہیں جو کہ دینی دعوت اور خداتعالی کی رضا کے لئے نکلے ہیں، چونکہ آپ پیش قدمی کرنے والے اولین سابقین ہیں، اسلئے چاہئے کہ آپ بہترین، اعلیٰ عمدہ اخلاق، تواضع اور انکساری کا طریقہ اختیار کریں کہ جو لوگ دیکھیں حیران رہ جائیں فرشتہ صفت نورانی جماعت کے افراد، صالح، مخلص، عابد، زاہد عاشق صادق، تارک دنیا، ساجد، ذاکر اور ایثار کرنے والے ہو کر رہیں۔ سب سے پہلے خلفاء صاحبان عملی نمونہ سے مذکورہ امور اپنے اندر پیدا کریں نیز اسی نہج پر دوستوں کی تعلیم و تربیت کریں اور ان سے خیر خواہی کرتے ہوئے ان کو مبلغ اور دین اسلام کے صحیح خادم بنائیں۔ جناب قاری صاحب کے نام علیحدہ خط ارسال کیا گیا ہے،

خلفاء کرام مبلغین کے لئے خصوصی ہدایات

مذکورہ بالا ہدایات کے علاوہ آپ حضرات طریقہ عالیہ کے اسباق کا دور، مراقبہ کی کثرت، نفی و اثبات، تہلیل لسانی جس کے لئے سردی کا موسم مناسب ہے، کے لئے بالکل کوشاں رہیں ہر معاملہ میں، ہروقت پیران کبار، مرشد ہادی کو وسیلہ سمجھ کر اس کی طرف متوجہ رہیں۔ اپنے آپ کو نہایت درجہ ردی، بیکار، مطروح فی الطریق، لاشئی تصور کریں، ہر انسان بلکہ ہر چیز سے خواہ وہ کتنی ہی خسیس ہو اپنے کو بدترین، کمترین سمجھیں۔

متوجہ و متوکل علی اللہ، مخلوق سے کلیتہً بے طمع ہو کر رہیں روش، طور طریقہ وہ رکھیں، جو صالحین، بزرگان دین کا ہے، طریقہ عالیہ کے اتباع کو لازم سمجھیں، اتباع سنت و شریعت شریفہ کے پورے پابند رہیں۔ کاروبار خواہ محنت مزدوری میں صفائی، سچائی فقیرانہ طریقہ اپنائیں، عوام کی مانند اپنے آپ کو ملوث یا غفلت میں نہ رکھیں عوام خواہ خواص سے اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش آئیں، ریاء، تکبر، دکھاوے اور فخر سے، کلیتہً پرہیز کریں۔

اپنے میں علمی لیاقت پیدا کریں، تقریر میں آیات قرآنی اور ان کے ترجمہ کی صحت کا خاص خیال رکھیں، کتب بینی مطالعہ وسیع رکھیں عمدة السلوک، مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ، فتح الربانی اور تصوف کی دوسری کتب، نیز تفسیر، حدیث کی کتابیں مطالعہ

میں رکھیں عربی بات چیت کو اپنے اوپر لازم سمجھو تمام فقراء آپس میں عربی یا فارسی میں بات چیت کریں۔ نیز آپس میں بیٹھ کر عربی تقریر کریں تمام دوستوں کو ترجمہ قرآن شریف۔ اور تقریر سکھائیں حاجی غلام نبی صاحب زیادہ کوشش کریں۔ مولوی حاجی رب نواز صاحب سے گذارش ہے کہ کوشش کریں اگر ہو سکے تو مولوی حاجی احمد حسن صاحب کو کاروبار میں اپنے ساتھ رکھیں خواہ ان کی مزدوری کم ہو وہ معاون مستری کی حیثیت سے کام کریں۔ اسی طریقہ سے حاجی صاحب کام بھی سیکھ لیں گے اور حج کے لئے بھی آسانی ہوگی۔

بصورت دیگر حاجی صاحب کوئی اور آسان کام کریں۔ منیاری کا کام فروٹ اور دوسری اشیاء فروخت کریں جو کام آسان بھی ہو اور فائدہ مند بھی۔ اس بارے میں دوستوں سے مشورہ کریں۔ لیکن اصل تکیہ۔ توکل اور سہارا کلیۃً اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہو۔ حضرات مبلغین دین کے کام، خدمت خلق، اشاعت، طریقہ عالیہ کے کام کو اپنے اوپر فرض سمجھ کر اس کا خصوصی خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی غیبی امداد فرما دے گا۔ یقیناً اور ضرور لیکن اس کے ساتھ ہی دنیوی ضرورت کے پیش نظر آسان۔ فائدے نفع والے کسی کام۔ محنت سے عار نہ کریں۔

حقیقی دوست دیار کی رضا کی خاطر ہر حال میں مجاہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ زندگی اور خدمت کو سامنے رکھیں دیگر عرض یہ کہ واقعی طور پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل، پیران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نگاہ کرم سے تبلیغ کا کام بہتر کیا ہے۔ اور اب بھی کر رہے ہو۔ لیکن عزیزو! گویا کہ ابھی تک آپ پاکستان میں ہیں اسلئے کہ معلوم یوں ہوتا ہے کہ آپ کی تبلیغ سندھی، پنجابی، مکرانی، بنگالی حضرات تک محدود ہے۔ تاحال آپ کی آواز۔ غیر ملکی، دیگر اقوام، اور عرب حضرات تک نہیں پہنچی۔ لہٰذا اب اس طرف توجہ کریں، حرص رکھیں۔ اگر دوسری زبانوں کا محاورہ نہیں ہے تو جناب قاری صاحب یا کوئی دوسرا لائق آدمی آپ کی تقریر کا ترجمہ کر کے سنائیں۔ عربی کے علاوہ ترکی، فارسی اور دیگر غیر ملکی زبانیں بھی ضرور سیکھیں۔ غفلت ہرگز نہ کریں۔ آپ اسی مقصد کے لئے تو گئے ہیں اپنی عمدہ چال، اخلاق نبوی، عادات۔ جمیلہ کے ذریعے اپنے اور بیگانوں کے دلوں کا شکار کرو اور اسی قسم کی تجاویز اور مشورے سوچتے رہو۔

آپ نے لکھا ہے کہ آئندہ کے لئے جو احباب تشریف لائیں پاسپورٹ پر فقط دبئی کا اندراج کرائیں۔ بعد میں اسی پاسپورٹ سے حج کے لئے، خواہ دیگر ممالک میں بھی جا سکیں گے۔ چونکہ

ہمارا پروگرام تبلیغی ہے. حرمین شریف زادھما اللہ شرفا وتعظیما کے علاوہ دیگر ممالک میں آمدورفت کی ضروریات پیش آتی رہتی ہیں اسلئے اگر ہوسکے تو حکومت کے متعلقہ افراد سے ازروئے رضائے خداتعالیٰ تعارف پیدا کریں تاکہ تبلیغ کے کام کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔

ملکی معلات. اسلامی ممالک کے حالات معلوم کرتے رہیں. عاجز بیکار کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں. نیز ر چشم محمد طاہر و جملہ عیال کے لئے خاص دعاؤں کی امداد رہے. یہ عاجز بیکار اور محمد طاہر آپ کی دعاؤں کا احوال سن کر نہایت شکر گزار رہتے ہیں۔ جملہ جماعت آپ کے لئے دعاگو ہے. انکے سلام قبول ہوں. آپ کے خطوط بار بار پڑھے جاتے ہیں۔ آپ دو ں ایک ہی لفافہ میں خط بند کر کے بھیج دیا کریں لیکن احوال ہر ایک کا تفصیلی او جد(جدا ہو. ڈاک ٹکٹ نہ بھیجیں یہاں کسی کام نہیں آتے۔ حاجی غلام نبی صاحب اور حاجی غلام رسول صاحب کو تقریر ضرور سکھائیں ان کے علاوہ بھی جماعت کے جو مخلص پکے آدمی آپ کے ساتھ تبلیغ میں شامل رہیں ان کی اصلاح کریں اور ان کو تقاریر سکھائیں تاکہ وہ بھی مبلغین کے ساتھ مل کر کام کریں۔

جناب قاری خلیل احمد صاحب سے پیار و محبت، تعظیم، وتکریم سے پیش آئیں. انہوں نے بڑی ہمدردی کی ہے. یہ عاجز بیکار ہر طرح سے ان کے لئے دعاگو اور شکر گزار ہے ایک دردمندانہ پر سوز گذارش و اپیل۔ جملہ احباب جو اس تبلیغی دورہ میں شامل ہیں ان سب کو عمومی طور اور امیر جماعت جناب مولانا مولوی حاجی احمد حسن صاحب اور مولانا مولوی حاجی رب نواز صاحب کو خصوصی طرح عرض ہے کہ اس عاجز بیکار ادنیٰ غلام غلامان بارگاہ غفاریہ نے آپ صاحبان کو جناب حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم حضرت مرشدنا ومربینا حضرت خواجہ صاحب رحمت پوری قدس اللہ سرہ العزیز کا نائب بلکہ حضرت نبی اکرم تاجدار مدینہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا نائب کر کے. جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تھا. آپ کو اسی مقصد دینی دعوت. اصلاح قلب. خدمت خلق. اشاعت سلسلہ روحانیہ نقشبندیہ غفاریہ. جملہ مسلمانوں کی غلامی و ہمدردی کے لئے روانہ کیا ہے لہٰذا آپ دوستوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ فقیر حقیر آپ حضرات کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیاء عظام کے رنگ ڈھنگ. اتحاد الفت. ایثار. محبت. قربانی. ہمدردی. درویشی. سادگی. پر اخلاص زندگی گزارتے دیکھنا چاہتا ہے. صحابہ کرام خود بھوکے رہ کر. خود تنگ لباس میں رہ کر پہلے دوستوں رفیقوں کی ضروریات پوری کرتے تھے. اپنا آرام ترک کر کے

رفیق کی راحت کی فکر میں رہتے تھے۔ دیکھنے میں برابر بدن جدا اور زیادہ نظر آتے تھے لیکن ہوتے ایک جان تھے۔ دینی دعوت، خدمت خلق اور رضائے مولا پاک کو سب سے زیادہ پیار رکھتے تھے۔ دوران سفر اکثر دوستوں میں رنجشیں، تنازعے، بے اتفاقی، بے صبری، کم سوچنے، اپنے نفس کی راحت، عزت اور اپنے اغراض و فکرات خیال میں ہوتے ہیں۔ دوستوں رفیقوں کی غم خواری، عزت و راحت وغیرہ کا خیال نہیں رہتا۔

خبردار! خبردار! اس قسم کی مصیبت اور غفلت سے بچو، بچو، بچو۔ اس طرح پیار و محبت سے یک جان ہو کر رہنے کی دنیا میں مثال قائم کریں کہ لوگ آپ کو جداگانہ پانچ افراد نہ سمجھیں۔ بلکہ دیکھنے والا یوں دیکھے کہ گویا کہ یہ پانچوں حاجی احمد حسن صاحب یا حاجی رب نواز صاحب یا پانچوں حاجی غلام نبی صاحب ہیں، اگر کسی بھی دوست میں ان باتوں کی کمی ہو تو وہ آدمی داعی الی اللہ۔ دین کے خادموں کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں ہے چاہئے کہ وہ بارگاہ اقدس میں ملتجی اور اس نعمت کا خواستگار و طالب بنے۔

ذرا اعلیٰ پیمانہ کی گذارش اگر تمام دوست اس پر عمل کریں تو بہتر ورنہ مولوی حاجی احمد حسن صاحب اور مولوی حاجی رب نواز صاحب شوق سے اس بات کو پسند کریں اور عمل کی کوشش کریں۔ یہ اس عاجز سیاہ کار دل کی تمنا ہے اور یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ تمام دوست ورنہ پھر بھی مذکورہ دو ں صاحبان آپس میں اس قدر پیار، قرب، اتحاد اور یگانگت پیدا کریں کہ کھائیں ایک برتن میں پئیں ایک پیالہ سے۔ کھانے، پینے اور پہننے میں حاجی احمد حسن صاحب وہ چیز پسند کریں جو مولوی رب نواز صاحب کو پسند ہو۔ اسی طرح مولوی رب نواز صاحب بھی کھانا، پینا اور لباس وغیرہ وہی پسند کریں جو حاجی صاحب کو پسند ہو۔ کام، محنت، کاروبار دونوں نے کیا۔ یا ایک نے کیا دوسرے نے نہیں کیا لیکن آمدنی میں دونوں برابر برابر نصف نصف کے حقدار ہوں۔ دینی بھائی چارہ۔ دینی سفر، دینی دعوت میں اسی برادری کی ضرورت ہے۔ میرا دل بے اختیار یہ نقشہ دیکھنا چاہتا ہے اس دینی سفر، روحانی دعوت، خدمت خلق، خالق اکبر جل شانہ کی رضاء کے حصول میں کامیابی، کشائش فیوضات، انوار و تجلیات اور فتوحات کی سیدھی راہیں ہیں کامیاب راستے یہی ہیں، امید ہے کہ ضرور غور کریں گے۔

عزیزو! آپ ایک بہت بڑے، اعلیٰ افضل اور اہم کام کے لئے جو کہ انبیاء علیہم السلام کا منصبی کام ہے عظیم عزم کر کے نکلے ہو الحمد للہ مبارک، صدلاکھ مبارک۔

اب چاہئے کہ کام کرنے کے طریقے، کامیابی کے راستے حالات کے مطابق اختیار کرو. لیکن جب تک مذکورہ بالا امور اوصاف اور حالات اپنے اندر پیدا نہیں کرو گے. حالات ساز گار اور پوری کامیابی حاصل نہیں کر سکو گے۔

ضعف دماغ کی وجہ سے یہ عاجز تحریری کام سے قاصر ہے اکثر و بیشتر کسی کے نام خط یا جواب وغیرہ نہیں لکھتا. پھر بھی آپ کے نام اس عاجز نے اتنا سارا دفتر لکھا ہے۔۔۔۔۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ نے اس عاجز کی پر درد گذارش و داستان سے کیا نتیجہ اخذ کیا؟ اس بارے میں ضرور جواب تحریر کریں۔

آپ کا کچھ کھانا. مزدوری کرنا. دنیا طلبی کے لئے نہ ہو. محض دین کے لئے ہو امیر جماعت کی پوری طرح اطاعت کرو. ہر کام میں ان سے مشورہ کرو مولوی حاجی احمد حسن صاحب کام کرنے کے قابل ہوں یا نہ ہوں. حج کی تیاری ضرور کریں. عرب حضرات اور دوسرے ملکوں کے لوگوں سے ملیں واقفیت پیدا کریں. اور دوسری زبانیں سیکھیں۔ اس عاجز کی طبع میں طبی عوارض رہتے ہیں اسلئے مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں. پتہ لکھتے وقت لفافہ کے اوپر مغربی پاکستان لکھا کریں. یہاں رمضان شریف کا چاند پیر کو دیکھا گیا ہے۔

دعاگو

لاشئ فقیر محمد اللہ بخش غفاری

از فقیر پور راوھن

خط دوم

تازہ عرض یہ کہ عاجز آپ کے نام خط لکھ کر لفافہ بند کرنے والا ہی تھا کہ برادرم مولوی احمد حسن صاحب کا خط ملا. جس میں احوال تبلیغ کے ساتھ سفر حج کا تفصیلی احوال بھی درج تھا. مولوی رب نواز صاحب اور حاجی صاحب کے خطوط سے پوری حقیقت سامنے آگئی. پھر بھی دوستوں سے مشورہ کیا گیا. تمام دوستوں نے یہی مشورہ دیا اور یہ بات طے ہوئی کہ سب دوست اکٹھے جائیں اور سب حاجی خیر محمد صاحب کے ساتھ جائیں کہ وعدہ خلافی کرنا کبیرہ گناہ ہے اور اس کا انتہائی برا اثر اور خراب نتیجہ بر آمد ہو گا یہ عاجز بھی ان سے متفق ہے اور مجھے یہی مشورہ پسند ہے اور یہ عرض پیش کرتا ہے اور از حد تاکید کرتا ہے کہ مولوی رب نواز صاحب سمیت تمام

دوست اس پر عمل کریں. اس کے خلاف ہر گز نہ کریں مولوی رب نواز صاحب سے عرض ہے کہ اطاعت کا مادہ جو ہر پیدا کریں. اطاعت و محبت کے سوا کچھ نہیں بن پاتا. کوئی بہتری نہیں ملے گی. یہ عاجز خواہ دوسرے دوست آپ کو عاشق صادق محب باوفا واثق سمجھتے ہیں. اور اب اس کے خلاف دیکھ رہے ہیں. محب باوفا تو کبھی ذرہ بھر بھی اپنے محبوب کے خلاف نہیں چلتا۔

پیارے! خدارا اپنے اوپر بھی رحم کرو اس عاجز سیہ کار بدکار پر رحم کرو اور اس دینی دعوت پر رحم کرو. اور اس کام کے جو حقیقی وارث ہیں ان کی طرف بھی کچھ نظر کرو۔

پیارے اخی! کیا یہ محبت و وفا ہے؟ کیا یہ اطاعت ہے! عاجز بار بار داستان. طویل خطوط لکھ کر تاکید کرتا رہا کہ اتفاق. اتحاد. پیار محبت. اخوۃ الفت. ـــــ اتفاق. اتفاق. اتحاد. اتحاد. زور دیکر تاکید سے لکھتا رہا کہ مولوی رب نواز صاحب وہ بات وہ چیز پسند کریں جو مولوی حاجی احمد حسن صاحب کو پسند ہو. اس عاجز نے روبرو کہا اور خطوط میں زوردار تاکید کرتا رہا ہے کہ مولوی حاجی احمد حسن صاحب آپ کے امیر ہیں. ان کی پوری طرح اطاعت کریں۔ لیکن جواب میں مولوی رب نواز صاحب خط میں لکھ رہے ہیں کہ میں حاجی مولوی احمد حسن صاحب سے جداگانہ قاری صاحب کے ساتھ جاؤں گا. افسوس:۔ صد افسوس! جناب اخوی: عزیز القدر قاری خلیل احمد صاحب جو کہ صاحب بصیرت ہیں خود لکھ رہے ہیں کہ ابتداءً حج کے متعلق میں نے فقیروں کو کچھ نہیں کہا تھا. ان کی بات چیت حاجی خیر محمد صاحب سے رہی. اب بھی میرے ساتھ چلیں تو اچھی بات ہے. لیکن کسی مجبوری کی بنا پر اگر میرے ساتھ نہیں چل سکتے تو آپس میں پانچوں رفیق اکٹھے جائیں. ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں کہ اس کا لوگوں پر اور تبلیغ پر برا اثر مرتب ہو گا۔

مولوی رب نواز صاحب آپ کو پتہ ہے کہ اس عاجز بدکردار. کمترین کی کیا کیا چیخیں پکاریں ہوتی ہیں؟ اور کونسی درد بھری فریادیں ہوتی ہیں؟ کیا یہ آپ کی وفا ہے؟ کیا یہ انصاف ہے کہ جن دوستوں کے اوپر تجھے جان مال قربان کرنی چاہئے تھی جن کے ساتھ اتحاد و اتفاق کا بار بار حکم ہوا. تو ان سے توڑ کر قطع کر کے جداگانہ راستہ بنا رہا ہے. تجھے پتہ ہے کہ تیری اس علیحدگی اور جداگانہ راستہ اختیار کرنے کا اس عاجز بیکار کو کتنا صدمہ اور کتنی اذیت پہنچی ہوگی؟ تو یہ کہے گا کہ مولوی حاجی احمد حسن صاحب نے میری شکایت لکھی ہے. ہر گز نہیں. یہ عاجز جو کچھ لکھ کر عرض کر رہا ہے. تیرے ہی احوال. تیرے خط اور تیرے لکھنے کی بنا پر لکھ رہا ہے میرے پیارے! یہ عاجز

آپ کے اوپر رنج نہیں ہے. غصہ نہیں ہے لیکن تیرے اوپر. تیرے حال کے اوپر مجھے ترس آتا ہے. کہ اس عاجز کی تیرے ساتھ اس قدر محبت اور وفا ہے. اور یہ محبت وفا تیرے لئے باعث عزت ہے کہ اس اعلیٰ وافضل کام کے لئے تجھے پسند کر کے بھیجا گیا ہے یہ عاجز چاہتا ہے کہ تو اس اعلیٰ عمدہ تر کام سے کامل بہرہ حاصل کر کے قرب و رضامندی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ حاصل کرے مولوی رب نواز صاحب ہوں خواہ کوئی دوسرے اگر محبت. ترقی اور سعادت دارین کے طالب ہیں تو محبت کے ساتھ ساتھ اطاعت بھی کریں فاتبعونی یحببکم الله نص قطعی گواہ ہے جملہ دوستوں کو تاکید و تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپس میں پیار و محبت رکھو. طبیعت کو مجبور کر کے بھی رکھو. ایک دوسرے کی عزت. ادب و احترام ملحوظ رکھو جناب قاری صاحب کا ہر طرح سے لحاظ رکھو. آخر میں ایک بیت پر یہ داستان ختم کی جاتی ہے۔ بس عمل کے لئے یہی ایک بیت کافی ہے۔

اپنی رضا میں مجھ کو مٹا دے ۔۔۔ اے مرے اللہ اے مرے اللہ
کر دے فنا سب میرے ارادے ۔۔۔ اے مرے اللہ اے مرے اللہ
اپنی محبت کا جام پلا دے ۔۔۔ اے مرے اللہ اے مرے اللہ
دل میں میرے اپنی یاد رچا دے ۔۔۔ اے مرے اللہ اے مرے اللہ

خط کا احوال پڑھ کر. آپس میں نئی. محبت. الفت اور پیار پیدا کریں اور ان گذشتہ باتوں کا پھر سے تذکرہ ہرگز نہ کریں. ذرہ بھر بھی ایک دوسرے پر طعن تشنیع. ٹھٹھہ یا اعتراض ہرگز نہ کریں. مولوی حاجی احمد حسن صاحب ان باتوں پر پوری طرح پابندی اور نصیحت جاری رکھیں مولوی رب نواز صاحب ایک بڑے مخلص. مجاہد. محبت والے مستقل اور کھرے آدمی ہیں. بڑے دلیر اور قربانی پیش کرنے والے آدمی ہیں. ان اوصاف کی وجہ سے ان کو اس دینی کام کے لئے مقرر کیا گیا. البتہ چونکہ وہ ایک آزاد مزاج. تنہائی. پسند کرنے والے آدمی ہیں. اسی لئے انہوں نے یہ راستہ اختیار کیا. لہٰذا ان کو پوری طرح سے تنبیہ. نصیحت کی گئی کہ یہ غلط راستہ ہے تبلیغ. دینی دعوت کا کام کرنے کے لئے مفید اور کامیاب راستے اختیار کرنے چاہئیں. اس طرح سمجھانا بھی نہایت ضروری ہے. غرض یہ کہ حجاج کرام خاص کر اپنے دوستوں خواہ عام مخلوق خدا کو حج کے مسائل سمجھاتے رہیں. تبلیغ کا مزید کام بھی جاری رکھیں۔

حرمین شریفین پہنچ کر بیرونی ممالک کے افراد سے ملاقات اور حال احوال معلوم کرتے رہیں. اور ان سے واسطہ رابطہ اور محبت پیدا کریں۔ حال احوال بھی لکھتے رہیں اور یہ کتابیں ان

دوستوں کو جاکر ہاتھ میں دینا۔ السلام کہنا اور دعا کے لئے عرض کرنا۔ سلام بے انداز جملہ دوستوں مثلاً حاجی غلام نبی صاحب حاجی غلام رسول صاحب حاجی غلام حیدر صاحب کو پہنچیں. تمام احباب جملہ مقامات مقدسہ پر اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔

یہ خط مولوی حاجی احمد حسن صاحب کے خط پہنچنے کے بعد لکھا گیا ہے جناب قاری صاحب کو یہ خط پڑھنے دینا۔ پتہ لکھتے وقت لفافہ کے اوپر مغربی پاکستان لکھتے رہیں۔

لاشئی فقیر محمد الہ بخش غفاری

تاریخ ۲ ماہ ذی قعدہ شریف بروز جمعرات ۱۳۹۰ھ

مکتوب نمبر ۵۵

(مذکورہ مبلغین متحدہ عرب امارات کے نام آپ نے ایک اور مکتوب میں اسی موضوع پر تحریر فرمایا. جس کا ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہوسکا۔)

مولوی رب نواز صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ مولوی حاجی احمد حسن صاحب اگر واپس آ جائیں پھر بھی آپ سکون سے مرکز میں رہیں، اپنے ذاتی کاروبار کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام بھی کرتے رہیں. البتہ پاسپورٹ حاجی صاحب کے ہاتھ بھیج دیں یا نہیں اس بارے میں آپس میں مشورہ کریں جو مناسب معلوم ہو اس پر عمل کریں۔ باقی اگر آپ کے آنے سے مرکز کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو اور آپ بھی واپس آجائیں تو اس سلسلہ میں بھی آپس میں مشورہ کریں۔

مولوی رب نواز صاحب کو تاکید کی جاتی ہے کہ آپ خود راء اور خود خیال ہو چلے ہیں. آپ کے اندر اتفاق و اتحاد کی کمی ہے. زور دار تاکید و نصیحت کے باوجود آپ کی اس طرف پوری توجہ نہیں ہے. حالانکہ بار بار روبرو خواہ خطوط کے ذریعے یہ عاجز زور دار تاکید کرتا رہا. لیکن پھر بھی وہی غفلت رہی ____ حالانکہ مرید وہ ہے جس کا اپنا کوئی بھی ارادہ نہ ہو۔ اس عاجز نے بار بار لکھا کہ آپ کسی معمولی کام سے نہیں گئے داعی الی اللہ ہو کر روانہ ہوئے ہو. صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کے رنگ میں نکلے ہو اس لئے وہی محبت. وہی وفا. ایثار. قربانی. صداقت اخلاق و یگانگت پیدا کریں جو ان حضرات میں تھا. جب اطاعت اور رضا طلبی کے خلاف چلے نتیجہ بھی احسن نہیں نکلا بعض دوستوں کا خیال ہے کہ اگر مرکز کا انتظام درست رہے

نقصان وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو تو بہتر ہے کہ مولوی حاجی رب نواز صاحب بھی فی الحال واپس آکر صحبت میں رہیں، جب ویزے وغیرہ کھلیں گے تو کاغذات درست کروا کر واپس چلے جائیں اس بارے میں بھی آپس میں صلاح و مشورہ کریں۔ آخر میں ایک بیت لکھ کر احوال ختم کیا جاتا ہے۔ بیت

اند کے پیش تو گفتم غم دل تر سیدم
کہ دل آزردہ نہ شوی ورنہ سخن بسیار است

یعنی غم دل کا حال آپ کے سامنے مختصرا بیان کیا ہے، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ کا دل بھی سن کر رنجیدہ نہ ہو جائے ورنہ کہنا تو بہت کچھ تھا۔

آپ یہ نہ تصور کریں کہ یہ عاجز آپ پر ناراض ہے۔ لیکن اگر غلط بات اور غلط کام کے بارے میں نہ سمجھایا جائے تو یہ بھی عظیم غلطی اور بدخواہی ہے۔ اور جو تھوڑا سا عرض کیا گیا ہے، عین شفقت و محبت ہے، آپ خوب سمجھ لیں۔ اس عاجز بیکار اور فقیر زادہ محمد طاہر کو ہر وقت دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ میاں محمد رمضان صاحب، میاں غلام حیدر صاحب باقی جو جماعت اہل ذکر ملے سب کو السلام عرض۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۵۶

(درج ذیل مکتوب بھی (جس کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا) آپ نے حاجی مولوی رب نواز صاحب کے نام تحریر فرمایا۔)

عرض یہ کہ آپ عربی فارسی بات چیت کرنے کا تجربہ کریں عربی، پارسی خواہ کوئی بھی زبان، پڑھنے سے نہیں آتی، خواہ آدمی کتنا ہی پڑھ لے۔ زبان دانی صرف بات چیت، گفتگو کرنے اور زبان کے استعمال کرنے سے آتی ہے، اسلئے پوری کوشش کریں سستی ہرگز نہ کریں، تعلیم بیشک حاصل کریں، تعلیم بھی ضروری ہے، لیکن ساتھ ہی عربی بات چیت کی کوشش کریں۔

ویزا حاصل کرنے کے لئے بھی ذرائع تلاش کریں، گذشتہ سال بھی یہاں سے کافی دوست جانے کے لئے تیار تھے، لیکن ویزے نہ مل سکنے کی وجہ سے رہ گئے۔ آپ کا وطن آنا ضروری ہے لیکن جو ایک دو مرکز بنا لئے ہیں ان کی حفاظت کا پورا انتظام کر کے جو صورت بھی بہتری اور

سلامتی کی معلوم ہو اس پر عمل کریں۔ میاں محمد پناہ صاحب بھی وہیں رہ رہے ہیں۔ اگر وہ وطن آنے کے لئے تیار نہیں اور آپ کے یہاں آنے کی صورت میں مراکز کی حفاظت کریں گے اور وہاں رہیں گے تو آپ سوچ کر دیکھیں. بہرحال اسکا مدار آپ پر ہے. جس میں سلامتی نظر آئے۔ آپ کا خرچہ بلاضرورت نہیں ہو گا. قناعت سے رہیں. شادی آپ کے لئے ضروری ہے. لیکن آپ کے یہاں آنے کے بعد روبرو مشورہ ہوگا۔ وہاں پر بھی بہت سے آدمی آپ کو کہہ رہے ہیں. لیکن روبرو حقیقت حال معلوم کر کے صفائی کی جائیگی۔

حال احوال کا خط ہر مہینے دو مرتبہ ضرور لکھتے رہیں بعض اوقات دو چار ماہ گزر جاتے ہیں آپ کا کوئی خط نہیں آتا جس کا کافی انتظار رہتا ہے. تبلیغ کا مکمل احوال تفصیل سے لکھا کریں. ہر مہینہ کے گیارہویں کے جلسے کا سارا احوال لکھتے رہیں کرامات کے واقعات. یا جو مشکلات میں پھنسے ہوئے اور مریض وغیرہ آتے ہیں. جو کچھ ظاہری و باطنی فائدہ ہو رہا ہے تفصیل سے لکھا کریں. بلکہ ایسی باتیں اپنے پاس بیاض میں لکھتے رہیں۔ کونسے بیرونی ممالک میں تبلیغی فائدہ ہو سکتا ہے اور کس طریقہ سے وہاں تبلیغ کی جائے. پوری طرح سوچ کر تحقیق کریں امید ہے کہ آپ ویزے کا انتظام کر کے پہنچ جائیں گے۔ ڈاکٹر حاجی عبداللطیف صاحب یہاں درگاہ کے لئے مکانات وغیرہ کا انتظام کر رہے ہیں ان کو بہت زیادہ خیال ہے کہ اس کام میں مولوی رب نواز صاحب کی شمولیت اور مشورہ کی اشد ضرورت ہے ان کو آپ کے آنے کا بہت انتظار ہے۔ نور چشم محمد طاہر خوش ہے قرآن شریف. فارسی ختم کر کے عربی پڑھ رہا ہے. آپ کو بہت یاد کرتا ہے اور دعاگو ہے. آپ اس کے لئے خصوصی دعا کرتے رہیں۔

اس عاجز کو بھی بعض اوقات بدن کے درد کی تکلیف ہوتی ہے خصوصی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ظاہری خواہ باطنی بیماریوں سے شفاء کاملہ اور اپنی حقیقی محبت و معرفت عطا فرما دے. آمین. میاں محمد پناہ سے محبت کا سلوک رکھیں. آپس میں قرب. محبت آمدورفت ہونی چاہئے. مناسبت سے ان کو نصیحت کرتے رہیں. ہروقت دعاؤں میں یاد رکھیں. سارا خط. یہ دفتر اس عاجز نے خود آپ کی تسلی کے لئے لکھا ہے. شامل دوسرا خط میاں محمد پناہ کو دے دینا۔

ہر خط میں پتہ لکھتے رہیں۔

زیادہ خیر والسلام

مکتوب نمبر ۵۷

(احترام و تبلیغ رمضان المبارک کے موضوع پر درج ذیل مکتوب درگاہ شریف کے خلفاء و علماء کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب جملہ خلفاء صاحبان، مولوی صاحبان، طلباء و جمیع جماعت اہلذکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ امید ہے کہ آپ حضرات قوانین و ضوابط کے مطابق روزے رکھ رہے ہونگے اوراس پر کار بند و پابند ہونگے وہ یہ کہ ہر عضو کو روزہ ہونا چاہئے دیگر تاکیدی عرض یہ کہ آپ کو روبرو رمضان شریف کی تبلیغ کے لئے ازحد تاکید کی گئی تھی۔ امید ہے کہ اس کے مطابق قلبی ذوق و شوق اور ہمت سے تبلیغ برائے احترام رمضان کے لئے کوشاں ہونگے۔ دوبارہ پھر ہزار بار سے بھی زیادہ تاکیدی عرض کی جاتی ہے کہ سابقہ دستور کے مطابق تبلیغ رمضان کرتے رہیں۔ نیز ہر ایک دوست تبلیغی احوال کا خط علیحدہ علیحدہ لکھتا رہے یہ عاجز دعاگو ہے اور دعاگو رہے گا۔

اس عاجز کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔

والسلام

مکتوب نمبر ۵۸

احترام رمضان، تبلیغ اسلام، حقیقی روزہ کے موضوع پر خانواہن کے فقرا کے نام تحریر فرمایا۔

۷۸۶ سلمہم الرب الواھب

محمد اشرف صاحب، میاں غلام صدیق صاحب، میاں علی بخش صاحب

بخدمت جناب محترمی مشفقی قاضی میاں دین محمد صاحب، قاضی میاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ رحمتوں سے بھرپور متبرک ماہ رمضان شریف، عنایات، انعامات، احسانات، اکرامات سے مالا مال، گنہگاروں، خطاکاروں، بیکسوں، ناکسوں، بیواؤں کے لئے مفلسوں غریبوں ناداروں کے لئے، دولت عظیم، کرم عظیم، بحر سخا، عام شفاء،

باعث رحمت اور موقعہ غنیمت بن کر آرہا ہے۔ خود آپ، آپ کے اہل و عیال، آپ کے عزیز و رشتہ دار، آپ کے دوست اور رفیق پہلے سے ہوشیار، تیار، چست و چالاک رہیں، پورے ذوق و شوق، حلاوت و لذت ایمانی سے اسکا استقبال کریں۔

اللہ کے اس پیارے مہمان، ماہ رمضان کی کامل اکمل عزت و عظمت بجالائیں اور قدر دانی کریں۔ اس عاجز بیکار، ناکس کی آپ دوستوں کی خدمت میں زور دار اپیل و عرض ہے کہ اس سال رمضان شریف کے لئے پوری طرح کوشاں رہو اور باقاعدہ انتظام رکھو۔ آپ جماعت کے جملہ افراد آپس میں مل کر ایک تبلیغی جماعت مقرر کریں جو کہ خانواہن اور اس کے قرب و جوار کی بستیوں کا دورہ کر کے نہایت تواضع، عجز و نیاز سے لوگوں کو تبلیغ کرے۔

رمضان شریف کے احترام، نماز، روزہ کی دعوت اس قدر شیریں انداز میں دیں، احسن طریقہ سے گفتگو کریں کہ لوگوں میں از خود یہ احساس اور ایمانی جذبہ اور نور پیدا ہو کہ وہ خود یہ مان جائیں کہ واقعی ہمیں یہ کام ہر حال میں ضرور کرنے ہیں، ان حضرات نے کس قدر مہربانی کی ہے۔ باقی دکانداروں، خاص افراد اور دوسرے شہریوں سے کسی مناسب وقت پر ملاقات کی جائے، البتہ ہاری مزدور، غریب طبقہ اور دیہاتی لوگوں سے رات کے وقت ملاقات بہتر ہے کہ اس وقت وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک محلّہ کے افراد کو یا پوری بستی کے افراد کو کسی بہانہ سے ایک جگہ بلا کر اکٹھا کریں، اس کے بعد عجز و نیاز اور محبت سے ان کو مقصد بتائیں اور روزہ رکھنے کی دعوت دیں۔ یہ کام آپ کے ذمہ لازمی ہے، ضرور بالضرور آپس میں جمع ہو کر صلاح مشورہ کر کے عملی قدم اٹھائیں۔ اگر مناسب سمجھیں تو اپنی جماعت کے سوا دوسرے ہمدرد افراد کو بھی بیشک شامل کریں۔ یہ عاجز اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں کراچی آیا ہوا ہے، واپسی کے بعد اگر مقدر میں ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ عاجز اس نیک کام میں پورا بہرہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ حضرات بہرحال اپنے مسلمان بھائیوں سے للہ فی اللہ خیر خواہی ہمدردی کرتے ہوئے اپنا فرض ادا کریں، سستی عذر بہانے نہ کریں۔ آپ کو شام، روم تو جانا نہیں پڑتا، وہ بھی تو مردان خدا ہیں جو مصر، شام، انگلینڈ، تک تبلیغ کے لئے جارہے ہیں، بدمذہب قادیانی یورپ، امریکہ میں اپنے باطل مذہب کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہیں، آپ خانواہن اور اس کے قرب و جوار سے بھی غافل رہیں؟ از حد دکھ کی بات ہے کہ گویا کہ اسلام اور مسلمانوں سے کوئی ہمدردی کوئی واسطہ نہیں۔ حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم دام حیاتہ سائیں کی صحبت، زیارت،

آمدورفت کا شوق رکھو، جلدیٔ جلدی آتے رہو، ہر مہینہ کے جلسہ میں ضرور آتے رہو، دوسرے دوستوں کو بھی ہوشیار کرتے رہو۔ اس مہینہ میں خانواہن میں جماعت اہل ذکر کا پورا اور صحیح باہمت ہو کر انتظام کریں۔

نماز، پنج گانہ، با جماعت اول وقت میں، مسواک، ذکر کی کثرت حلقہ مراقبہ، پابندی سے تلاوت قرآن شریف، رات کو بیدار رہنا، نیکی، دین کے کام کرنا، محفل خواہ تنہائی میں ہر وقت ذکر میں شاغل رہنا، بات چیت کم کرنا، جھوٹ غیبت وغیرہ گناہوں سے دور رہنا۔ قرب وجوار کی جملہ جماعت اہل ذکر رمضان شریف میں دو تین مرتبہ ایک جگہ ملکر جلسہ رکھیں اس میں رمضان المبارک کے حقوق ادا کرنے، ذکر کرنے، حضور کی صحبت و محبت اور درگاہ پر آمدورفت کی ترغیب دیں، حضور کی دعوت کے سلسلہ میں آپس میں صلاح مشورہ کریں۔ الیاس کی بستی اور انڑوں کی بستی میں تبلیغ رمضان شریف کے لئے ضرور جائیں۔

زیادہ خیر والسلام

جملہ جماعت اھل ذکر کی خدمت میں السلام

عاجز الٰہ بخش غفاری از کراچی

مکتوب نمبر ۵۹

(چندہ کی مذمت سالانہ جلسہ میں بچوں کے لانے سے منع کے موضوع پر خانواہن تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

از دین پور بخدمت جناب مشفقی، مکرمی، میاں حاجی صاحب میاں غلام صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت طرفین مطلوب واضح باد کہ مجھے امید ہے کہ جماعت کا انتظام بہترین ہو گا۔ اس کو بحال رکھیں، غفلت نہ کریں، جو نگران مقرر ہو اس کو تاکید کی جاتی ہے کہ چست رہیں۔ مدرسہ کی تعلیم وغیرہ کا انتظام بھی بہتر ہو گا۔ سنا ہے کہ قاضی میاں دین محمد صاحب کو چندہ کے لئے باہر جانے کا خیال ہے کہ بستیوں کا دورہ کر کے چند جمع کیا جائے۔ یہ کام جناب حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم حضرت مرشدنا و سیدنا و سلیمانی الدارین دام فیضہ، کے مسلک کے خلاف ہے قانون کے خلاف ہے۔ جماعت غفاریہ کی شان کے خلاف ہے جناب حضرت قبلہ و کعبہ حضرت مرشد کریم سائیں کے پاس اگر یہ خبر پہنچی تو باعث رنج و ملال بنیگی۔ لہٰذا

ایسا کام نہ کیا جائے۔

امید ہے کہ گندم کی کٹائی شروع ہوگئی ہوگی. بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جگہ پر کھلیان بنے۔ گنے کی فصل نازک ہوتی ہے. اگر اس میں خود رو گھاس پیدا ہو جائے تو بروقت نکالیں. اس قسم کی محنت سے زیادہ آمدنی ہوگی اور پودا خوب پھیلے گا۔ امید ہے کہ عرس شریف کے موقعہ پر جماعت زیادہ شریک ہوگی. عرس شریف کے موقع پر رسمی عقیدت رکھنے والی بے پردہ عورتیں یا ایسی عورتیں جو پہلے کبھی درگاہ شریف پر نہیں آئیں، نہ آئیں. نیز جلسہ کے موقعہ پر لڑکوں اور لڑکیوں کا لانا ہمیشہ کے لئے ممنوع ہے. پوری جماعت کو عرس شریف کے پروگرام سے آگاہ کریں امید ہے کہ قاری صاحب خوش و خرم ہوں گے. ان کو السلام عرض۔

جناب قاضی میاں محمد اشرف صاحب قاضی میاں دین محمد صاحب. جماعت کے ناظم جمعدار صاحب میاں غلام احمد صاحب. میاں محمد ہاشم صاحب و جملہ جماعت کو السلام عرض۔

مکتوب نمبر ۶۰

(اتباع شریعت و سنت. ماہوار تبلیغی جلسوں کے انعقاد اور لنگر کی فصل کی حفاظت کے موضوع پر حاجی غلام صدیق صاحب کے نام خانواہن تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب مکرمی، محترمی حاجی غلام صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! معلوم باد کہ جناب حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد. محبوب کبریا. حضرت مرشد کریم دام حیاتہ سائیں بمع جماعت خوش و خرم ہیں۔ یہ عاجز آج بروز پیر دین پور آیا ہے. لنگر کا کچھ کام ہے. ۲۸ تاریخ کو جماعت کی طرف سے عرس شریف کا جلسہ ہوگا. چاند دیکھنے کے بعد آپ کی طرف جلدی آنے کا ارادہ ہے. انشاء اللہ تعالیٰ۔

امید ہے کہ خانواہن خواہ ثواب پور وغیرہ کی جملہ جماعت میں ذکر. مراقبہ. تہجد. نماز با جماعت اور حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم دام حیاتہ کی تعلیمات کے مطابق شریعت و سنت پر عمل و اتباع ہوگا۔ جملہ جماعت میں یہ کوشش کریں کہ زندگی صحیح طریقہ پر ذکر خدا. محبت خدا اور اخلاق حمیدہ کے بہترین طریقہ پر گذاریں دین پور خواہ دیگر مقامات پر جماعت غفاریہ کا شاندار تبلیغی انتظام ہے جلسوں سے نئے خواہ پرانے دوستوں کو بڑا فائدہ ہو رہا ہے.

کافی بیداری آچکی ہے، ہر ماہ اکثر بستیوں میں مقررہ اجتماع ہوتے ہیں بڑا فائدہ ہو رہا ہے، صرف آپ ہی کا علاقہ ہے جو اس عاجز سیہ کار کے گناہوں کی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہے، آج جو کچھ شوق، ذوق اور کوشش ہے وہ دنیا کے لئے ہی ہے آپ حضرات بھی باہمی کوئی صلاح مشورہ کریں۔

دیگر عرض یہ کہ غلام مرتضیٰ صاحب خواہ آپ نے بھی کہا تھا کہ پنجابی مہاجر فصل کی پوری حفاظت و نگہداشت نہیں کر رہے، پرندے جوار اور باجرے کا نقصان کرتے ہیں، اسلئے مہاجروں خواہ آدم میمن اور قاضی صاحب کو سخت تاکید کریں پوری نظر داری کریں تاکہ نقصان نہ ہو، فصل کا اصل مقصد فائدہ و نفع ہی تو ہوتا ہے مہاجروں کو خاص تاکید کرنا، پہلے میاں غلام محمد ثواب پوری کے ساتھ پیغام بھیجا گیا تھا، میاں غلام مرتضیٰ کو بھی کہا تھا، ضرور انہوں نے بھی تاکیدی خط لکھا ہوگا، بہرحال خصوصی کوشش اور نظر داری کریں کہ فصل کی کس قدر نگہداشت ہو رہی ہے، امید ہے کہ آپ نے ہاریوں (کسانوں) سے خاصا بہتر کام کرالیا ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ قاضی صاحب اور آپ کے ہاریوں کا کام روبرو دیکھا جائے گا، قاضی صاحب زمین میں موجود مٹی کسی موزوں جگہ پر ڈال دیں۔ اپنا خط میاں محمد حیات صاحب کو دینا کہ پڑھ کر دیکھے ان کے نام لکھا ہوا خط ملتے ہی ان کو پہنچا دیں۔

زیادہ والسلام

قاضی محمد اشرف صاحب، باقی جملہ جماعت کو السلام عرض

لاشئ فقیر الٰہ بخش غفاری از دین پور

مکتوب نمبر ۶۱

۷۸۶

بخدمت جناب جمیع خلفاء صاحبان درگاہ فقیر پور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تاکیدی بلکہ صدبار تاکیدی عرض ہے کہ درگاہ کا اندرونی و بیرونی انتظام نیز مدرسہ کا انتظام ہر طرح سے مضبوط رکھیں، ہر طرح تاکید، جلسہ کے موقعہ پر جماعت کے کھانے، رات دن وعظ تقریر کا بہتر انتظام رکھیں، لنگر کے مال مویشی کے مکان کو گارا لگایا گیا یا نہیں؟ اس میں غفلت ہرگز نہ کرنا، سبز گھاس تیار ہو چکا ہے، اگر زیادہ ہو تو فروخت کر دیں، چاول کا بھوسہ لانے کے لئے باہمی مشورہ سے کوشش کریں۔ بستی اور جماعت کے لئے پہرہ کا

انتظام بہتر ہونا چاہئے آپس میں. بیرونی خلفاء اور مولوی محمد طاہر صاحب سے مشورہ کرنا۔

والسلام

مکتوب نمبر ۶۲

(والدین کی خدمت اور شیخ کامل کے خاندان سے محبت اور شوق ملاقات پر مبنی خط حاجی صاحب کے نام لاڑکانہ تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر الہ بخش غفاری از دین پور

۷۸۶

سلمہ الرب الواھب

بخدمت جناب مشفقی مکرمی حاجی میاں حسین بخش صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ کہ لفافہ میں موجود خط بلاتاخیر جناب حضرت مولانا مولوی غلام فرید صاحب کو آدمی بھیج کر خود روبرو دے دینا. کسی اور آدمی کے ہاتھ نہ بھیجنا. آپ خود اور دوسرے احباب جس طرح خط میں لکھا گیا ہے ضرور آجائیں. اس کے علاوہ جو حال احوال معلوم ہوسکے ضرور معلوم کرکے آنا. ازحد تاکید عرض ہے۔ یہ خط آپ کو تنگ وقت میں ملے گا. اسلئے کوشش کرکے جلدی خط ان تک پہنچا کر واپسی جواب بھی حاصل کریں. ہمیں ازحد انتظار ہے آتے وقت یہ عاجز مرغی یا گوشت اپنے ساتھ ضرور لائے گا. اسلئے عرض کرنا کہ صبح سویرے آپ کے یہاں سے لے جائیں. اور صبح سویرے ملاقات کے لئے جو جگہ مقرر فرمائیں کمال نوازش ہوگی ضرور مہربانی فرماویں. جو مقام اور جو وقت پسند فرماویں وہاں یہ عاجز حاضر ہو جائے گا۔ ان کے نام لکھا ہوا پورا خط آپ بھی پڑھیں اور ان سے عرض کرکے جواب بھی ضرور حاصل کریں. تاکہ ہمیں یہاں جواب معلوم ہو اور اس کے مطابق یہاں مشورہ کریں اور موجود رہیں کہ دعوتوں کے لئے فقراء اصرار کریں گے. تمام تاکید جانیں یہ بھی معلوم کریں کہ ہمیں کتنا وقت وہاں رہنا ہوگا۔

الغرض مہربانی فرماکر وضاحت اور صفائی سے حال احوال معلوم کریں جلسہ مقررہ جگہ پر رادھن اسٹیشن کے سگنل اور قبرستان کے قریب مقرر کیا گیا ہے دوستوں کو پہلے بھی مطلع کیا گیا دوبارہ پھر عرض ہے. موسم کے لحاظ سے ہر ایک اپنے ساتھ مختصر بستر نیز ضرورت کے تحت لوٹا وغیرہ ساتھ لائیں۔

تار (ٹیلیگرام) کے سلسلہ میں معلوم کریں. اگر مولانا عبدالستار صاحب کو دوبارہ تار کرنے کا فرماویں تو آپ تار کریں. پیسے ادا کئے جائیں گے۔ آپ کے والد صاحب کی طبیعت ناساز تھی. اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ شفاء عاجلہ عطا فرماوے. یہ عاجز بیکار دعاگو ہے آپ ہر طرح سے ان کی خدمت کریں. ہر وقت خبر گیری رکھیں ان کی رضا اور دعائیں حاصل کریں۔ والد خواہ والدہ دنیا میں اعلیٰ و عظیم نعمت ہیں. ان کی قدر کریں. ذرہ بھر غفلت نہ کرنا. رات دن خدمت کے لئے حاضر و مستعد رہیں اگرچہ دکان بند کرنی پڑے سستی نہ کرنا. اس عاجز کی طرف سے سلام کثیر عرض رکھنا. عاجز بیکار دعاگو ہے. میاں میر محمد صاحب کو بھی یہی عرض ہے۔

خان صاحب منگی صاحب کو جلسہ سے مطلع کیا گیا ہے اس عاجز کی طرف سے عرض کرنا کہ تشریف آوری کی عنایت فرماویں. جملہ احباب کو یہی عرض ہے۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے آپ کا اور میاں پیر بخش صاحب کا موجود رہنا ضروری ہے جس طرح کہ عرصہ پہلے سے اس خدمت کی سعادت حاصل کرتے آئے ہیں۔

آپ کی شمولیت ہر طرح خوشی کا باعث ہوگی۔

علاقہ پشاور کے آپ کے دوست میاں محمد اسماعیل صاحب دو تین دن سے آئے ہوئے ہیں۔ خط ملتے ہی مولوی صاحب کے پاس آدمی بھیجنا. تاکید عاجز کو دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

السلام۔ خان صاحب. منگی صاحب. میاں میر محمد صاحب. حاجی غلام محمد صاحب. میاں محمد صالح صاحب میاں منظور احمد صاحب. میاں غلام علی صاحب. میاں شمس الدین صاحب. سرویہ صاحب. جملہ دوستوں کی خدمت میں عرض. درگاہ شریف کے جو دوست ملیں ان کو السلام عرض کرنا خاص طور پر لانگری صاحب کو عرض نیز دعاؤں میں یاد فرماویں. ہم نے ان کے حکم کے مطابق مرکز کے لئے رادھن میں جگہ مقرر کی ہے. اب خود کب آنے کی مہربانی فرمائیں گے؟ ان کو تاکید کرنا کہ اس عاجز سے ضرور ملیں۔

میاں جان محمد صاحب کو السلام۔

مکتوب نمبر ۶۳

(باوجود عوارض کے حسب وعدہ فقیرپور شریف جانے عوارض کے باوصف جیپ لانے سے منع اور سادگی سے تانگہ پر سفر کر کے وعدہ وفا کرنا۔)

سلمہ اللہ تعالیٰ ۷۸۶

لاشئی فقیر الہ بخش غفاری از اللہ آباد کنڈیارو
تاریخ ۳ ماہ صفر بروز منگل

بخدمت جناب محترمی، مشفقی خلیفہ مولوی محمد حسین صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، بعد از خیریت طرفین عرض یہ کہ بفضلہ تعالیٰ طبیعت روز بروز روبصحت ہے۔ اس عاجز نے روبرو جماعت کو کہا تھا کہ یہ عاجز انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر کے فقیر پور کے ماہوار جلسہ پر آجائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اب بھی یہی پختہ ارادہ ہے، چاند تیس کا ہوا ہے۔ یہ عاجز بتاریخ ۸ بروز اتوار صبح یا شام کو بذریعہ ویگن سکھر پہنچ جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اگر شام کو ویگن کی سہولت میسر نہ ہو سکی تو صبح ہی کو جانا پڑے گا اسلئے عرض ہے کہ آپ مورخہ ۸ بروز اتوار بذریعہ ریل کار سکھر پہنچیں، اور ۱۰ بجے تک اسٹاپ پر انتظار اور تلاش کریں اگر صبح کو نکلے تو آگے چلنے کے لئے جو مشورہ ہوا، اور اگر شام کو جانا ہوا تو ٹرین کے وقت سے پہلے پہنچیں گے، شام کو ٹرین کی مناسب سہولت ہے۔

چونکہ آپ نے بارہا اصرار کیا ہے، اسلئے خیال ہے کہ رات آپ کے پاس ٹھہریں گے، صبح کو غریب آباد سے ہو کر فقیر پور جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ سواری کے لئے موٹر، جیپ کا انتظام نہ کرنا، تانگہ میں چلیں گے باقی ٹیبل کرسی یا کوئی اور چیز موجود رہے جس سے تانگہ پر سوار ہونے میں آسانی رہے۔

فقیر میاں محمد عثمان اور میاں عبدالغفور والوں نے حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم سائیں قلبی وروحی فداہ کے خاندان مبارک کو کرایہ اور مکانات کے متعلق ضروری کاغذات لکھ کر دیئے یا نہیں، وہ جس طرح راضی ہوں ان کو ناراض نہ کریں، ضرور لکھ کر دیں، دستاویز لیکر ان کو لکھ کر دیں مزید احوال کی پوری تحقیق کریں، بہرحال آپ مورخہ ۸ اتوار کے دن سکھر پہنچیں۔ فقیر پور اور سارے علاقہ کی جماعت کو عرض ہے کہ یہ عاجز انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ پر

آجائے گا۔ ۹ تاریخ کی شام تک پہنچ جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ قرب وجوار کی جماعت کو اطلاع کریں انتظام بہتر رکھیں۔

جملہ دوستوں کو السلام عرض

مکتوب نمبر ۶۴

(شریعت مطہرہ کی پابندی، اور طلبہ کے انتظامات کے سلسلہ میں اپنے معصوم نواسے محمد جمیل صاحب کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ طول عمرہ

بخدمت جناب نور چشم میاں محمد جمیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ یہ عاجز بالکل خوش وخرم ہے، تبلیغ کا کام بڑے پیمانہ پر اور عمدہ ہو رہا ہے، کافی فائدہ ہو رہا ہے، دعا کریں، کہ سارا سفر بخیریت پورا ہو، حاجی محمد سلام صاحب کے علاقہ (بنوں صوبہ سرحد) بھی جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اگر دوستوں نے کوشش کی اور واپسی ہوئی تو مین ۷ ۲ کے جلسہ پر پہنچ جائیں گے۔ گھر کے تمام افراد نماز اول وقت میں ادا کریں، شوق ومحبت سے ذکر، مراقبہ، اور قرآن پاک کی تلاوت بھی کریں۔ آپس میں پیار ومحبت سے رہیں، تمام اہل خانہ مسائل پڑھیں اس عاجز کے آنے تک تمام افراد کے مسائل پورے ہونے چاہئیں اپنے لئے سبزی اور جس چیز کی ضرورت ہو خریدتے رہیں۔

جماعت کے لئے روٹی سالن کی پوری کوشش ہو، آلو بھی خریدیں سالن مختلف قسم کے بناتے رہیں صرف ایک قسم کی نہ ہو۔ امید ہے کہ سالن کے لئے بکرا ذبح کیا ہوگا، مولوی محمد طاہر کے آنے پر بکرا یا بکری ذبح کر کے سالن بنانا۔ حاجی شاہ کنا بچ دیں بستی کی خواتین مسائل پڑھتی رہیں، اندر کا تمام انتظام درست ہو جملہ افراد کوشش کریں۔ یہ عاجز دعا گو ہے، تمام افراد اس عاجز کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں، طلبہ کو ٹھنڈا پانی دیتے رہنا نور چشم محمد جمیل کا ہر طرح سے خیال رکھیں اور سلام کہیں

جملہ اہل خانہ کو السلام

خط تنگ وقت میں جلدی سے لکھا گیا ہے۔

لاشیٔ فقیر الٰہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۶۵

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مکرمی، مشفقی محبی مولوی حاجی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ اس عاجز کی جانب بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت ہے، آپ کے لئے بندہ حقیر ہروقت دعاگو ہے اللہ تعالیٰ آپ کو باعافیت وصحت کاملہ، دین ودنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران رکھے، آمین۔

آپ پیاروں کا قرب و محبت سے لبریز خط موصول ہوا، ویزے کی تکلیف کا احوال معلوم کر کے فقیر پر تقصیر باوجود کم حیثیت ہونے کے دعاگو رہا ہے۔ یہی امید ہے کہ اب تک بہتر کام سر انجام پاگیا ہوگا الحمد للہ یہاں پر تبلیغ دین کا کام زور و شور سے عمدہ ہو رہا ہے کافی ساری مخلوق خدا کو فائدہ پہنچ رہا ہے، دعوتوں کے لئے دوست بہت اصرار کر رہے ہیں، لیکن سردی کی مجبوری کی وجہ سے نہیں جاسکتے گذشتہ ماہ فقیر پور کے ماہانہ گیارہویں کے جلسہ پر جانا ہوا، کافی جماعت جلسہ میں شریک ہوئی، ایک ہفتہ وہاں قیام رہا، جماعت کے فقراء آتے رہے، کسی اور جگہ جانا نہیں ہوا۔ آپ کی اہلیہ اور صاحبزادہ ہر طرح خوش ہیں، تسلی کریں، مولوی رحیم داد صاحب کے پاس آپ کے خط پہنچے ہیں، بتارہے تھے کہ میں نے جوابات ارسال کئے تھے، لیکن آپ کو نہیں ملے، شاید ڈاک کا انتظام درست نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ ذوق و شوق سے تبلیغ کا کام کر رہے ہونگے، حاجی محمد صدیق صاحب سے ضرور ملیں، اور ان کو تاکید کریں، کہ احتیاط سے مگر تبلیغ کا کام کریں ضرور، آج تک ان کا کوئی خط حال احوال نہیں آیا، ان کو کہنا کہ خیریت اور تبلیغ کا احوال نیز فیوض و برکات تفصیل سے لکھتے رہیں سالانہ عرس شریف ۲۷ ربیع الثانی کو ہوگا۔

نور چشم محمد طاہر کے لئے خصوصی دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم باعمل اور اخلاص کامل عطا فرماوے محقق عالم، عالم ربانی، ظاہری اور باطنی نعمتوں سے سرفراز فرماوے۔

اس بندہ حقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں، جواب میں تاخیر ہوگئی ہے معاف کرنا آپ جلدی احوال لکھتے رہیں۔ کل بروز بدھ بتاریخ ۸ فقیر پور جانے کی تیاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ تقریباً ایک ہفتہ بعد واپس آجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری
از اللہ آباد

مکتوب نمبر ۶۶

(اتفاق واتحاد اور ایفاء عہد کے موضوع پر قاری خلیل احمد صاحب کے نام دبئی تحریر فرمایا۔)

قاری خلیل احمد صاحب زید مجدہم ۷۸۶

بخدمت گرامی درجت محترمی عزیز القدر عمدۃ الصلحاء مولانا مولوی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ بطرف فقیر پر تقصیر ہر طرح خیریت ہے۔ آپ حضرات کی عافیت۔ دنیاو آخرت کی بہتری وکامیابی مطلوب۔ آپ کا گرامی نامہ پہنچا۔ احوال مافیہا سے آگاہی ہوئی آپ کی محبت۔ صداقت۔ ہمدردی خیر خواہی اور نیک تجاویز کا احوال معلوم ہونے پر از حد خوشی ومسرت حاصل ہوئی۔ نہ فقط یہ عاجز بیکار بلکہ پوری جماعت مشکور ودعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت ومحبت وخیر خواہی کے بدلے آپ کو دنیا وآخرۃ میں بہترین ثمرہ واجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔

عرض یہ کہ دوستوں کے نام لکھے ہوئے خط میں آپ کا احوال ظاہر نہیں کیا گیا لیکن نصیحت پوری طرح کی گئی ہے۔ براہ نوازش آپ بھی ان کو متحد رکھیں۔ چونکہ دوستوں کے خط میں یہی احوال مندرج ہے اسلئے آپ خط لیکر پڑھیں اور حقیقت معلوم کریں۔ اس عاجز خواہ ہمارے دیگر دوستوں کی یہی تمنا ہے کہ یہ دوست آپ کے ساتھ چلیں۔ مولوی رب نواز صاحب کا خط بھی ملا ہے مولوی حاجی احمد حسن صاحب کے خط میں اس بارے میں کچھ نہیں نہ ہی سابقہ خطوط میں کچھ لکھا تھا یہ انکی غفلت ہے ورنہ ابتداء میں یہ بات زیر غور لاتے تو بروقت آسانی سے معاملہ صاف ہو جاتا نہ معلوم حاجی خیر محمد صاحب سے کس قدر بات چیت کی ہے کوئی وعدہ وغیرہ تو نہیں کیا؟

حضرتا! اس بات کا سختی سے لحاظ کریں کہ وعدہ خلافی یا کوئی اور ایسا معاملہ نہ ہو جس سے تبلیغ دین میں ذرہ بھر نقص پیدا ہو اور جماعت کی عزت ووقار پر دھبہ لگے۔ عرض یہ کہ اس عاجز نے جماعت کے نام خط لکھے کہ آپ کے نام خط لکھنا شروع کیا ہی تھا کہ مولوی حاجی احمد حسن صاحب کا لفافہ ملا۔ جس میں تبلیغی احوال کے ساتھ ساتھ روانگی برائے حج۔ حاجی خیر محمد صاحب کے پاس

قیام، سفر حج کے لئے بات چیت وعدہ وغیرہ تفصیل سے درج تھا۔
حاجی صاحب نے لکھا ہے کہ قاری صاحب ہم پر بہت مہربان ہیں، لیکن شروع میں اس بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی تھی، اب تو مجبوری ہے یہ تو آپ نے بھی لکھا ہے کہ ابتداء میں انہوں نے ان کو کچھ نہ کہا تھا، نیز یہ کہ جماعت کے فقراء مل کر جائیں ورنہ اس کا برا اثر پیدا ہو گا۔ مولوی رب نواز صاحب کو خصوصی نصیحت کرنا کہ جماعت کے ساتھ جائیں اسی میں ان کا فائدہ اور بہتری ہے۔ عزیز! دیکھ رہے ہو کہ آج کل اسلام اور اہل اسلام کس حالت میں ہیں؟ تبلیغ دین کی کس قدر ضرورت ہے، چاہئے کہ سوچ سمجھ کر قدم رکھا جائے، ایفاء عہد کا پورا لحاظ کیا جائے تاکہ لوگوں کو اعتراض کرنے اور انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے۔ عاجز بیکار اور نور چشم محمد طاہر کے لئے بروقت خاص کر جملہ مقامات مقدسہ کی حاضری کے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔
اس عاجز یا دوسرے دوستوں کی طرف سے کسی قسم کا دکھ پہنچا ہو تو معاف کریں، جناب مولوی حاجی احمد حسن صاحب خواہ مولوی رب نواز صاحب نے خطوط میں آپ کی تعریف اور اخلاق حمیدہ کا بکثرت ذکر کیا ہے۔

یہ عاجز دعاگو ہے اور دعاگو رہے گا۔ والسلام

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری

از فقیر پور راد ھن اسٹیشن سندھ مغربی پاکستان تاریخ ۲ ماہ ذی قعدہ شریف بروز پنج شنبہ ۱۳۹۰ھ۔

مکتوب نمبر ۶۷

(بے اتفاقی پر تنبیہ، تبلیغ کی ترغیب و تحریص، اور غیر معمولی شفقت و مہربانی پر مشتمل یہ خط درج ذیل مبلغین کے نام دبئی ارسال فرمایا۔)

بخدمت جناب مشفقی محترمی عزیزی مولانا مولوی حاجی احمد حسن صاحب، مولوی رب نواز صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بفضلہ تعالیٰ بطرف فقیر حقیر پر تقصیر خیریت ہے، آپ پیارے دوستوں و جناب قاری صاحب سبھی کو اللہ تعالیٰ باعافیت و خیریت رکھے اور اپنی اور اپنے حبیب حضرت رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حقیقی محبت، پیروی اور رضا عطا فرماوے، آمین۔ آپ جملہ دوستوں کے لئے یہی خصوصی دعا والتجاء ہر وقت بارگاہ ایزدی میں رہتی ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ رہے گی، عرض یہ کہ جناب عزیزی اخی مولوی حاجی احمد حسن

صاحب کے کئی خطوط پہنچے ہیں. افسوس کہ اس عاجز کے خطوط دیر سے آپ تک پہنچے اسلئے کہ ڈاک بھیجنے والے دوست سے ٹکٹ لگانے میں غلطی ہوگئی. نہ معلوم دوسرا خط بھی ملا یا نہیں حال ہی میں آئے ہوئے خط سے پتہ چلا کہ سفرحج کے لئے آپ دو گروہ میں بٹ گئے ہیں۔ مولوی رب نواز صاحب نے ایک طرف رخ کیا اور مولوی حاجی احمد حسن صاحب نے دوسری طرف۔ آپ حضرات کی اس جدائی، اور بے اتفاقی نے سخت صدمہ پہنچایا۔

زیادہ افسوس اس بات کا ہوا کہ اس عاجز کا خط آپ کو ملا اس میں کیا نصیحت تھی؟ کس بارے میں تاکید تھی؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس عاجز کا خط، درد و فکر کی طویل داستان پڑھی ہی نہیں نہ اسے سنا نہ سمجھا نہ ہی کچھ سوچا. جناب اخوی قاری صاحب نے تو خط پڑھا بھی، رویا بھی اور چوما بھی. لیکن نہ معلوم آپ حضرات کس سکر و مدہوشی میں تھے؟

عزیز و دوستو! آپ کو اس حقیقت کا پورا علم ہونا چاہئے کہ فرض کرو آپ نے لاکھوں افراد کو ذکر سمجھایا بڑے جوش و خروش اور جذبات پیدا ہوئے، اور آپ نے ایک نہیں اس قسم کے دس مراکز بنالئے. لیکن اگر آپ میں اتفاق، اتحاد، پیار، ایثار، الفت، محبت، قربانی، نہیں ہے، تو عاجز اس مسلک کا آدمی ہے کہ عاجز کی نظر میں آپ نے کچھ نہیں کیا میرے مشفق مہربانو! یہ عاجز بیکار، سرا سر سیہ کار بد کار ہے آپ حضرات کے اوپر ہزار بار قربان ہو جائے کہ اس نازک زمانہ میں آپ اپنے گھر بار کاروبار وغیرہ چھوڑ کر دعوت دین کے لئے دور دراز ملک میں پہنچے ہیں لیکن اس عاجز کے اوپر بھی تو ذمہ داری ہے اسلئے حق ضرور سمجھاتا ہے۔ میرے پیارے اور میٹھے! یہ رسمی طریقہ نہیں، ریاو نمود کا طریقہ نہیں آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ علیہم الرحمہ کی زندگی اور طریقہ کے مطابق کام کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کیا اس عاجز کے گذارش نامہ میں یہ عاجزانہ گزارش و اپیل نہیں تھی کہ آپ اس قدر پیار و محبت اور اتفاق سے رہو کہ پانچ جان ایک بدن میں موجود معلوم ہوں؟ خاص کر آپ دونوں صاحبان کو یہ عرض نہیں کیا تھا کہ مولوی رب نواز صاحب وہ چیز اور وہ بات پسند کرے، جو مولوی حاجی احمد حسن صاحب کو پسند ہو اسی طرح حاجی صاحب بھی وہ بات پسند کرے، جو مولوی صاحب کو پسند ہو؟ مولوی حاجی احمد حسن صاحب حضور شرم آدمی ہیں، انہوں نے آج تک اپنے رفیق دوستوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا. اس عاجز کو کشف نہیں ہوتا، لیکن طبیعت پر بے اختیار یہ باتیں آنے لگیں جس کی وجہ سے از خود بار بار ان امور کے لئے سخت تاکید لکھتا رہا خدارا اپنے اوپر

رحم کرو. اطاعت کا مادہ پیدا کرو. آپ حضرات میں سے بعض خاص اور بعض عام افراد ہیں. لیکن دعویٰ محبت ہر ایک کرتا ہے واقعی محبت اخلاص بھی ہے. لیکن بزرگوں نے لکھا ہے کہ المرید من لا یرید یعنی مرید وہ ہے جس کا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو پیر مقتدیٰ کے ارادہ میں فانی ہو۔

چونکہ وقت تنگ ہے اور آپ حج کے لئے تیار ہیں. جز وقتی خط میں زیادہ تفصیل نہیں لکھتا. آپ حضرات خود اہل علم، صاحب بصیرت مخلص آدمی ہیں. البتہ اگر غلطی ہوئی ہے اور انسان نسیان اور غلطیوں کا مرتکب ہو ہی جاتا ہے اسلئے یہ عاجز آپ کے اوپر رنج نہیں ہے کہ کہیں کوئی اور غلط نتیجہ اخذ نہ کرو بلکہ بیدار. آگاہ ہو کر اتحاد. پیار. ایثار. محبت کا جنون اور جوھر پیدا کرو. آپ کے انتشار. جدائی. بے اتفاقی کا دوسرے لوگوں پر اور خود آپ کی تبلیغ پر بدو برا اثر پڑے گا۔

ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر حج کے سفر پر جانے کا معلوم کر کے اس عاجز نے سارا معاملہ خلفاء کرام دوستوں کے سپرد کیا کہ اس بارے میں سوچ کر دوستوں کو بتائیں تاکہ اس کے مطابق عمل کریں. اس کا مزید احوال اور خط ارسال خدمت ہیں۔

اگر آپ اس بارے میں صحیح حالات معلوم کر کے باہمی مشورہ کرتے اور درگاہ شریف سے مشورہ طلب کرتے تو یہ صورت حال پیش نہ آتی۔ امیر صاحب کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ان باتوں کا ضرور لحاظ رکھیں یہ کوئی شکایت نہیں. فرض ادائیگی ہے کہ جو حالات. معاملات درپیش ہوں ان سے مطلع کر کے مشورہ ہدایت طلب کریں اور خود بھی ہر وقت اصلاح کا خیال رکھ کر ہدایات. نصائح کرتے رہیں عرض یہ کہ فقیرپوری دوستوں نے جو آپ کو مشورہ دیا ہے اس عاجز کو بھی وہی پسند ہے. جناب مولانا مولوی قاری خلیل احمد صاحب نیک صالح. نہایت ہمدرد آدمی ہیں. انہوں نے آپ سے کافی خیر خواہی حمایت اور ہمدردی کی ہے اور ان کے ساتھ جانے کی صورت میں تبلیغ کا زیادہ فائدہ بھی متوقع ہے۔

آپ بھی ایک جماعت کے. ایک رنگ میں. ہر ایک سے محبت کرنے والے نورانی افراد جس قدر زیادہ تعداد میں اکٹھے ہونگے. اسی قدر برکت و نورانیت بھی زیادہ ہوگی. جناب قاری صاحب مولوی حاجی احمد حسن صاحب کے اوصاف حمیدہ اور شخصیت کے زیادہ قائل ہیں. خطوط میں بھی حاجی صاحب کی عزت کا کافی خیال رکھتے ہیں. وہ سمجھتے ہیں کہ حاجی احمد حسن صاحب مدبر اور دانا آدمی ہیں۔

چونکہ بروقت آپ حضرات حاجی میاں خیر محمد صاحب کے پاس گئے اور ان سے ساتھ جانے کی بات چیت بھی ہوئی غالباً دوستوں کو یہی بات پیش نظر ہوگی۔ اس سلسلہ میں اس عاجز کی تھوڑی سی عرض ہے کہ آپ حضرت حاجی خیر محمد صاحب سے معذرت کریں کہ یہ ہماری غلطی ہے یا یہ کہ ہم نے حالات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا تھا۔ نہ ہی درگاہ شریف سے اس بارے میں ہدایت حاصل کی تھی، جنہوں نے ہمیں محض تبلیغ دین کے لئے بھیجا ہے۔ ہمیں ان کی ہدایات کے مطابق چلنا اور عمل کرنا ہے۔ ایک دو ماہ بعد کے جو حالات اور تبلیغ کے مواقع و منازل سامنے آئے ہم نے ان کے نام لکھے، درگاہ شریف والوں نے ان پر غور و فکر کیا۔ اور تبلیغ و اتفاق وغیرہ کو ملحوظ رکھ کر ہمیں یہ مشورہ دیا ہے۔ ہمیں ان کی اطاعت ضرور کرنی ہے۔ ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔ خدارا ہمیں معاف کریں، ناراض نہ ہوں۔ اس کے علاوہ آپ جتنے دوست ہیں ہر ایک کے دو چار ریال ملا کر ان کو ہدیہ پیش کریں اور کہیں کہ ہم مسکین آدمی ہیں اللہ تعالیٰ وسعت و توفیق عطا فرمائے گا تو ہم آپ کی مزید خدمت بھی کریں گے چونکہ یہ عاجز دور ہے، حالات، وقت کے تقاضہ اور موجودہ صورت حال سے واقف نہیں ہے، دل یہ بات بھی جائز نہیں رکھتا کہ آپ قاری صاحب کی رفاقت سے جدا ہوں، کبھی نہیں چاہتا، اور یہ بات بھی دشوار معلوم ہوتی ہے کہ نہ معلوم آپ نے حاجی خیر محمد صاحب سے کس قدر پکی بات کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ اس کے مکان میں رہے ہیں یہ اس کا آپ کے اوپر احسان ہے اسلئے شریعت کے عامل فقراء کے لئے یہ لحاظ رکھنا بھی از روئے شریعت و طریقت ضروری ہے لہٰذا اب یہ ساری ذمہ داری آپ دونوں صاحبان اور جناب قاری صاحب کے سر ہے کہ باہم بیٹھ کر ان تمام امور کو ملحوظ رکھ کر جو طے کریں، اسی پر عمل کریں یہ آپ حضرات پر موقوف ہے اگر وہ صاحب از خود یا منت و سماجت سے یا مذکورہ طریقہ کے مطابق جس طرح بھی راضی ہوں فالحمدللہ۔ بہرحال یہ عاجز دور ہے، روانگی حج کا وقت قریب ہے۔ آپ تینوں صاحبان از روئے محبت و اخلاص احسن طریقہ سے اس معاملہ کو طے کریں۔

آپ دونوں خواہ دوسرے دوستوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ جناب اخوی قاری صاحب سے عزت و احترام سے پیش آئیں ادب کا لحاظ رکھیں، ذرہ بھر بھی اختلاف نہ رکھیں۔

اس عاجز بیکار کا خیال ہے کہ آپ اس سلسلہ میں بھی غور کریں کہ آپ دونوں میں سے کوئی ایک مدینہ عالیہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً تبلیغ کے لئے رہ سکتا ہے؟ اور اس کے لئے اسباب پیدا ہو سکے ہیں؟ یہ عاجز آپ کے اوپر ہر طرح راضی ہے، راضی ہے، راضی ہے ذرہ بھر غم نہ کریں،

عاجز بیکار کی تو یہ حالت ہے کہ ظاہری بدن دور ہے قلب و باطن آپ کے ساتھ ہے۔ آپ ہوشیار و بیدار رہو اپنے آپ کو لاشئی (کچھ بھی نہیں) سمجھو اپنے آپ کو بالکل کمترین، خاکسار تصور کرو بزرگی و فقیری تو کجا!! یہ عاجز تو اس مسلک و خیال کا آدمی ہے کہ اطاعت شریعت اتباع سنت کے بعد خط کے اندر اگر کچھ احوال ہو تو یہ ہو محبت اتحاد اتفاق، ایثار، الفت، مودت ....
بس ان الفاظ سے طویل داستان پر ہو۔

حاجی غلام نبی، غلام رسول اور غلام حیدر صاحبان کو سخت تاکید کی جاتی ہے کہ برائے مہربانی اپنے خیال کے مطابق نہ چلو، اس عاجز، محمد طاہر اور اہل و عیال کے لئے بروقت خاص کر جملہ مقامات مقدسہ پر بہ نیاز، آہ وزاری دعائیں مانگیں دربار عالیہ شاہانہ حضرت محبوب خدا باعث کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت درجہ ادب و احترام سے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور یہی دعا مانگتے رہنا، اور اس دعوت دین کے لئے چیخ و پکار کرنا کہ اے میرے آقا! اے مولیٰ فداک امی وابی نگاہ کرم و امداد کی سخت ضرورت ہے آپ ہی کا تکیہ و سہارا ہے، ہم نہایت کمزور، بے سروسامان ہیں، ہمیں اور کچھ نہ چاہئے، اپنی محبت عطا فرمائیں اور توفیق عنایت فرمادیں۔

مکتوب نمبر ۶۸

(تبلیغی محنت پر ہمت افزائی مبلغ کے لئے شادی کی ضرورت کے موضوع پر تحریر فرمایا۔)

تاریخ ۳ ماہ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

لاشئی فقیر الہ بخش غفاری

از اللہ آباد کنڈیاور

بخدمت جناب محترمی عزیزی ارشدی مولانا مولوی رب نواز صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ بطرف فقیر الحمد للہ خیریت ہے، امید کہ آپ ہر طرح باعافیت خوش و خرم ہوں گے، بندہ کمترین دائماً دعا گو ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو ظاہری و باطنی ترقی دارین کی سعادت سے سرفراز کرے اور اپنے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران بامراد کرے، آمین۔

عرض یہ کہ کافی عرصہ کے بعد آپ کا خط و احوال موصول ہوا! الحمد للہ اس عاجز خواہ جملہ دوست احباب کو بہت خوشی و فرحت حاصل ہوئی، خط کا احوال مختلف مقامات پر بار بار پڑھ کر

سنایا گیا۔ حاجی مشتاق احمد صاحب کے یہاں ماہ ربیع الاول کی ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ تاریخ کو جلسہ تھا علاقہ کے کافی آدمی اور آپ کے دوست میاں بہادر علی اور دوسرے بہت سارے آدمی آئے تھے جہاں آپ کے خط کا احوال سنایا گیا۔ جماعت میں آپ کے دینی جذبہ، ہمت وجرات، تبلیغی کارکردگی، تین مراکز اور ہر ماہ ہونے والے گیارہویں کے جلسہ تبلیغ، لنگر اور مکانات وغیرہ کا بیان ہوا، تمام دوست حیران اور بہت خوش ہوئے عرض یہ کہ آپ نے لکھا تھا کہ ماہ ذی الحجہ کی عید پر آجاؤنگا، لیکن افسوس کہ نہیں پہنچے، وہاں پر آپ قانون دان، ماہر واقف آفیسر دوستوں سے مشورہ کر کے کوئی ایسا قانونی طریقہ معلوم کریں کہ آپ کو وطن آنے جانے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو، اس بات سے ازحد خوشی وفرحت حاصل ہوئی کہ آپ کا وہاں رہنا محنت ومزدوری کی کوشش، سب کچھ دین کی خاطر اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکت، رحمت، مردانگی، قوت واستقامت، ہمت وجرات اور کامیابی عطا فرمائے آمین۔

خاص تاکید کی جاتی ہے کہ آپ تبلیغی وتعلیمی جدوجہد، ہمت وجرأت سے کریں، نیز فیوض وبرکات، کرامات اور ہر ماہ جلسہ میں ہونے والے اخراجات طعام، لوگوں کی آمد جلسہ میں شمولیت کا مکمل احوال تفصیل سے لکھیں، مثلاً جو مریض، یا سگریٹ، نسوار کے عادی افراد آتے ہیں اور ذکر اللہ سے ان کو فائدہ ہوتا ہے وغیرہ تفصیل سے لکھیں۔

یہ عاجز بیکار کوشش کر رہا ہے، الحمدللہ تبلیغی کام اور طریقہ عالیہ کی اشاعت غیر محدود پیمانہ پر ہو رہی ہیں۔ حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد مرشد کریم قلبی وروحی فداہ کے فیوضات وبرکات اور تبلیغی کام سندھ، پنجاب وغیرہ علاقوں میں حد سے زیادہ ہو رہا ہے، کراچی، حیدر آباد، میر پور خاص سانگھڑ اضلاع میں تبلیغی کام زور وشور سے جاری ہے۔ ماہ رواں ربیع الثانی کو گیارہ تاریخ کو سالانہ عرس شریف کا جلسہ ہوگا، انشاءاللہ تعالیٰ، اگر آپ شامل ہو سکیں تو بہتر ہے۔ بہت سارے دوست تبلیغ کے لئے دبئی جانے کا شوق رکھتے ہیں، لیکن ویزے حاصل کرنے کی دشواری ہے، آپ کوشش کریں دوست تیار ہو جائینگے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

شادی کے سلسلہ میں آپ سے روبرو صلاح مشورہ ہوگا، شادی ضروری ہے، ضرور کی جائے، البتہ شادی خانہ آبادی ہونی چاہئے، نہ کہ بربادی والی شادی، تاکہ تبلیغ، تعلیم، خدمت خلق وغیرہ دینی امور کے لئے باعث نقصان نہ ہو، مولوی حاجی احمد حسن صاحب ماہ ربیع الاول میں

واپس آ چکے ہیں. میاں محمد پناہ نے پہلے ایک خط میں لکھا تھا کہ پیسے بھیجتا رہوں گا، ایک قسط بھیجی بھی تھی. ان کو نرمی، پیار و محبت سے سمجھائیں کہ قرض ادا کریں، اور اہل عیال کا حق بھی ادا کریں۔

عزیزا! آپ کی تبلیغ، محنت، اور مجاہدہ کا اور مراکز تیار کرنے کی یہ عاجز خواہ دوسرے دوست مبلغ ہر جگہ تعریف کر رہے ہیں یہ آپ کی بڑی سعادت اور دارین کی کامیابی کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ اسلام اور بیرون ملک خدمت خلق کے لئے پسند اور منتخب فرمایا، اور اپنے نیک بندوں کے ذریعے ہر جگہ آپ کی تعریف کروا رہا ہے. آپ اس نعمت کا شکر ادا کریں اور زیادہ ہمت و جرأت سے اس افضل و اعلیٰ کام میں قدم بڑھائیں اور یہ کام محض رضائے الٰہی کے لئے ذوق و شوق سے کریں اور اپنے اخلاق اعمال و کردار بلند رکھیں۔ اس عاجز کی صحت کے لئے. مقصد زندگی حقیقی بندگی کے حصول اور خدمت دین کا جو کام چل رہا ہے، اس میں اخلاص و ترقی عطا ہونے. طبیعت میں کچھ عوارضات رہتے ہیں، ان سے صحت یابی کے لئے خصوصی دعا فرماتے رہیں۔ نور چشم محمد طاہر کے لئے یہ دعا مانگتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ظاہری و باطنی علم اور حقیقی محبت و معرفت کی نعمت سے سرفراز فرماوے. آمین۔

آج یا کل فقیر پور کے سالانہ جلسہ کے لئے جاتا ہوگا. انشاء اللہ العزیز۔

مکتوب نمبر ۶۹

(مسلمانوں کی حالت زار، انگریزی تعلیم، نیک صحبت و دیگر اہم موضوعات پر اہم تفصیلی مکتوب بنام میاں دوست محمد سندیلو ریٹائرڈ ایگریکلچر ڈائریکٹر تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری — ۷۸۶ — سلمہ الرب الوہاب

از درگاہ رحمت پور شریف لاڑکانہ

تاریخ ۲۶ ماہ جمادی الثانی

میاں دوست محمد صاحب

بخدمت جناب محترمی مشفقی عزیز القدر صاحب خصائل حمیدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ اس عاجز کی جانب ہر طرح خیریت ہے. اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو صحت بدنی و عافیت روحانی، ظاہری و باطنی ترقی، اپنی اور اپنے حبیب پاک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی کامل محبت و اطاعت اور احکامات بجالانے کی توفیق عطافرماوے آمین ثم آمین۔

این دعااز بندہ واٰمّہ باد

عزیزا یہ عاجز بدکار کمترین ازروئے محبت و خیر خواہی چند معروضات خدمت میں پیش کرتا ہے۔ آپ اور ہم خواہ ہمارے باقی برادران اسلام ہم خود مسلمان اور کئی صدیوں سے ہمارے بزرگ مسلمان، اسلام کے خادم ایسے کہ انہوں نے اپنے خون، اولاد واطفال، برادران اور متعلقین کے خون، جان، مال و دولت وطن ہر قسم کی قربانی دے کر اسلام کی آبیاری کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول برحق حضرت تاجدار مدینہ علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات اور اسلام کی خاطر اپنے آپ تن، من دھن، وطن خویش و اقارب فدا و نچھاور کردیئے ذرہ بھر بھی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ کم سے کم حکم خداوندی، فرمان نبوی قانون قرآنی، تعلیم اسلامی سے روگردانی نہیں کی، منہ نہیں موڑا عذر بہانے نہیں بنائے، سستی و غفلت نہیں کی، چہ جائیکہ اسلام کے عظیم اصول و احکام، ارکان و شرائط اسلام، فرائض، واجبات سنن (یعنی قولی و فعلی زندگی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دستور العمل کے مطابق ضروریات دین، اخلاق، عادات، رسم ورواج اسلامی، چال روش، نشست وبرخواست بموجب تعلیم اسلامی میں کسی قسم کی غفلت نہیں برتی۔

میرے پیارے ہم ان مذکورہ بالا مسلمانوں کی اولاد، مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے، مسلمان کہلانے والے آج ادنیٰ اور کم درجہ احکام ہی نہیں اصل الاصول فرضی امور، ارکان و شرائط اسلام کو بھی نہ فقط ترک کر بیٹھے، چھوڑ بیٹھے بلکہ بڑے غضب کی بات تو یہ ہے کہ ہم ان افعال کو اپنے لئے عیب وعار سمجھ کران سے نفرت کرنے لگے ہیں، ان میں اپنی بے عزتی اہانت و خست سمجھتے ہیں، بلکہ ان احکام پر ہمارے اعتراضات ہیں طعنہ زنی، ونکتہ چینی ہے واہ عجب ہماری مسلمانی!!

ہم مسلمانوں پر اپنی اصلاح اور تعلیم قرآن و اسلام پر عمل کرنے کی ذمہ داری ہے، نہ فقط یہ بلکہ یہ آواز یہ صدا یہ تعلیم اصلاح اور حقیقی ترقی کی یہ نوید گھر گھر میں، ہر ملک، ہر قوم، ہر شہر، ہر بستی بلکہ ہر آدمی تک پہنچانی ہے، یہ بارگراں ہم اور آپ، ہرایک فرد مسلم پر رکھا گیا ہے، اس سلسلہ میں قرآن پاک سے دلیل پیش کرتا لیکن وقت تنگ اور کاغذ محدود افسوس، مسلمان کو تو رہنما، رہبر، مصلح، حکیم، پیشوا، حاکم، مجاہد، میر قافلہ، روحانی معلم، سلطان، قاضی، مفتی، امیر عادل غرض یہ کہ ہر نوع، ہر قسم کے دنیوی فنون و ہنریات، علوم دینیہ اسرار ظاہری و باطنی کی

سرانجامی، اور امور اخروی سے آراستہ کر کے ہدایت، اصلاح، بچاؤ، ترقی، دنیا بھر کے نجات کے لئے بھیجا گیا ہم اور آپ کے آباؤ اجداد نے تو یہ آواز یہ فیض یہ ہدایت حقیقی ترقی گھر گھر پہنچائی، لیکن آج ہم مسلمان زادہ ان امور سے نفرت کرتے بلکہ گمراہی سمجھ رہے ہیں۔ جب تک مسلمان اس فرض، تعلیم، ہدایت اور احکام اسلام کے پابند قرآن پاک کے عامل، سنت، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع تھے۔ تو سلطان بھی تھے حاکم بھی تھے، پیشوا بھی تھے، رہبر و رہنما بھی تھے، مطلب یہ کہ سب کچھ تھے۔ لیکن جب سے ہم اور آپ نے صحیح، حقیقی ترقی کی اس راہ کو چھوڑ دیا رہبر و رہنمائی کی بجاء گمراہ، مضل، اور مصلح کی بجاء مفسد خونریز، ڈاکو، راشی، اور امیر عادل ہونے کی بجاء ظالم دوسروں کے پابند عالم، عارف کی بجاء، جاہل، کذاب، سلطان کی بجاء گداگر حاکم کی بجاء محکوم غلام وغیرہ وغیرہ۔

میرے پیارے! تمام مسلمانوں کو یہ تو پتہ ہے کہ قیامت تک اسلام، قرآن کے احکام جاری رہیں گے۔ دین میں کسی بھی طرح کا تغیر و تبدل نہیں ہوگا کوئی نیا نبی، نئی آسمانی کتاب نہیں آ سکتی۔ خاص کر ہم اس صدی کے مسلمان دین اسلام سے کیوں اتنے بیگانہ ہوگئے ہیں ہمارے اوپر جنگ و جہاد، جانی، مالی اور دولت کی قربانی کی آزمائش نہیں آئی آخر کیا وجہ ہے کہ ہم نے اتنا نقصان مول لیا کہ خود بھی گمراہ ہوگئے۔ اور اپنے اصلاحی فریضہ۔ جہان بھر کی اصلاح کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے غفلت برت لی؟

دراصل اس کا سبب یہی ہے کہ ہماری اصل مشنری جس پر ہماری ترقی کا مدار ہے جو روحانی پاور پیدا کر سکتی ہے جس نے ہمارے بزرگوں سے سائنسی تجربات جیسے عجیب کارنامے کروائے جن کے ماننے سے عقل بھی قاصر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ امر پر ہزاروں جانیں قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتے تھے، یہ اسلئے کہ ان کا کنیکشن تعلق اور پیوند ایک عظیم روحانی پاور ہاؤس سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور اس عظیم پاور ہاؤس (بجلی گھر) کی محدود و متوسط برانچوں (خدا پرست، عارفین علماء ربانی، عاشقان سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے رگ و ریشہ، خون جگر، گوشت و پوست ہر ایک جزء میں محبت الٰہی اور عشق محمدی سمایا ہوا تھا، جو کہ دنیا اور دنیاداروں کو کچھ بھی نہ جانتے تھے) سے کنیکشن، توسل، صحبت، محبت، تعلق تھا، جن سے ہمارا رابطہ نہیں رہا تو روحانیت علوم محبت و معرفت، فیض الٰہی جذبہ دینی کی پاور، نور ہدایت کی طاقت ور بجلی کی آمد کا دروازہ بند ہوگیا، اور وہ مشنری

روحانی روغن (گیس) نہ ملنے کی وجہ سے بیکار رہ کر ردی و خراب ہوگئی، اور جو خود خراب، ردی، سیاہ غافل رہے ملک بھر کی قوموں کی دینی، اخلاقی، دنیوی، اخروی خدمات اصلاح، ترقی کا فریضہ، ذمہ داری تو بجاء خود مگر جو کام اپنے ذمہ تھے ان سے بھی غافل وبیکار رہ گیا یہی نہیں قرآنی تعلیم، اسلامی زندگی، دستور حیات اسلامی سے، نہ فقط خالی بلکہ آہستہ آہستہ اس کے لئے خطرات شکوک واعتراضات پیدا ہونے لگے۔ ۱

ایسے موقع پر نفس و شیطان (جو دشمن ہیں) کے علاوہ غیر قوموں غیر ملکوں، غیر مذاہب جو اسلام اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخالف، جانی دشمن تھے جو ایسے اوقات و مواقع کی تلاش میں تھے انہوں نے گمراہی کا اپنا ایک جال جو ظاہراً خوبصورت و مزین تھا پھیلا دیا، وہ اس طرح کہ اپنی تعلیم و تربیت کا زہریلا اثر غافل مسلمانوں میں پھیلا دیا اور ایک ایسی تعلیم کو رواج دیا کہ مسلمان از خود اسلام اور اسلامی دستور، اسلامی احکام اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر سے بہتر تعلیمات کے منکر، معترض و مخالف بن گئے۔ جیسا کہ موجودہ دور کے مسلمانوں کے ماحول کو گہری نظر سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو ریل، موٹر، جہاز، راکٹ، گیس بم، ٹرینک، مشین گن، تار، فون، ریڈیو، وغیرہ فنون ہنری طلسمات دکھا کر فریفتہ کرلیا ہے حالانکہ دراصل یورپ والے وحشی، جنگلی تھے انہوں نے یہ علوم و فنون سب کچھ مسلمانوں اور اسلامی کتابوں سے اخذ کئے۔

کاش! مسلمانوں کی نئی نسلیں (اولاد) اپنے بزرگوں کی طرح اسی دستور العمل پر پوری طرح ثابت قدم رہتیں تو اس وقت دیگر خدمات اور کاموں کے ساتھ ساتھ موجودہ خدمت، ترقی جو یورپ نے کی ہے یہ بھی مقررہ وقت پر مسلمان ہی سرانجام دیتے اور بہت کچھ کیا بھی ہے، دیکھو کتب تواریخ گواہ ہیں، میرے پیارے!! آپ دیکھیں اٹلی، فرانس، جرمنی، انگلینڈ، بیلجیم اور دیگر جتنے بھی یورپی ممالک ہیں ان سب میں جس قدر بھی علوم و فنون اور تصنیفات اسلامی موجود ہیں وہ سب اہل اسلام کی محنت کا ثبوت ہیں عربی فارسی رومی شامی، یونانی غرض یہ کہ ہر بولی و ہر زبان میں جملہ مذہبی کتب قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تصوف، منطق، فلسفہ، ریاضی، حکمت، طب، شعر، ہنرمندی، کاریگری، مطلب یہ کہ ہر فن و ہر علم ہر قسم کی مذہبی، خواہ غیر مذہبی کتب موجود ہیں مسلمانوں کی تصنیفات ہیں، اور نہ سہی آپ آکسفورڈ، کیمبرج، اور برلن وغیرہ کی یونیورسٹیوں کے کتب خانوں میں دیکھیں مسلمانوں کی مذہبی و غیر مذہبی ایسی کتابیں

آپ کو ملیں گی جو کہ آپ کو اسلامی عرب ممالک مصر، شام، عراق، افغانستان وایران میں بھی نہیں ملیں گی، مگر فرانس جرمنی، انگلینڈ یورپ کے کتب خانوں میں ضرور ملیں گی اگر اس حقیقت و مضمون کو تفصیل سے ذکر کیا جائے تو داستان طویل تر ہو جائے گی عاجز کی عرض یہ ہے کہ ہم اپنی اصلیت کی طرف رجوع کریں۔

میرے پیارے جبکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور قیامت تک کے لئے قائم ہے، اور اس کے قوانین و احکام میں کسی بھی وقت کسی بھی قسم کا تغیر و تبدل ہونا نہیں ہے، نہ کوئی دوسرا نبی آسکتا ہے نہ کوئی آسمانی کتاب آئی ہے، اسلامی قرآنی قانون کبھی بھی کہنہ و پرانا ہونے والا نہیں ہے کہ اسے واجب العمل نہ سمجھا جائے، ابتداء سے لیکر آج تک بلکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے اور اسی پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق و یقین ہے سائنس کے موجودہ ماہرین انصاف سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام ہی مقبول مذہب ہے اور اس کی تعلیمات عالمگیر ہیں، سائنس کے مقابلہ میں دوسرا کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا ماسوائے اسلام کے کہ اسلام موجودہ سائنسی تحقیقات کے مخالف ہی نہیں۔

عزیزا! ہم اور آپ مسلمان ہیں، اسلام کے دعویدار ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسلام، اسلامی تعلیمات، اسلامی احکام فرائض، اسلامی زندگی اسلامی دستور حیات سے غافل متنفر و معترض بن رہے ہیں؟

تو اب آیئے ہماری اور آپ کی وہ اندرونی مشنری جس پر سارے امور کا مدار تھا، اور اب وہ ناکارہ ردی، بن چکی ہے، پرزہ پرزہ سے جدا ہو کر ناقابل استعمال ہو چکی ہے، ہمارا اور آپ کا جو کنیکشن رابطہ، عظیم پاور ہاؤس سے ہونا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر ملک، ہر قوم، ہر شہر، ہر بستی، ہر محلہ بلکہ ہر گھر میں روشنی (نور ہدایت، اصلاح ظاہری و باطنی، ترقی دینی و دنیوی، خواہ اخروی اور معدن علوم و فنون، صنعت و حرفت وغیرہ وغیرہ)۔ پہنچانے کے لئے مقرر فرمایا اور اس میں سے چھوٹی چھوٹی برانچیں (اہل اللہ، علماء ربانی بزرگان حامئی دین، خادم الخلائق مصلح قوم جن کا ظاہر و باطن قانون خداوندی، احکام الٰہی سے آراستہ ہے) انتظامات کے لئے متعین فرما دیں۔

اے وہ لوگو! جو رابطہ توڑ چکے نسبت قطع کر چکے آؤ ملکر کسی باخبر مصلح کاریگر مستری کے پاس جاکر اس کنیکشن کو بحال کرائیں، اور پھر ان برانچوں سے واسطہ توسل پیوند پیدا کریں جن کو انتظامات بحال کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے، ان ہی کے ذریعہ سے عظیم و کامل بجلی

ہاؤس سے کنیکشن کال، مستحکم و مربوط ہو جائے گا، اور وہ مشنری (دل و دماغ) پاور (نور ہدایت) ملنے سے صحیح کام کرنا شروع کر دے گی، اور قرآن پاک اور اسلام کے جملہ احکام فرائض جملہ تعلیمات، اسلامی دستور حیات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوگی، اور جو کام اب مشکل نظر آرہے ہیں وہ تمام سہل بن جائیں گے اور ذوق سے ان پر عمل کیا جائیگا۔

آؤ کچھ وقت اس روحانی برانچ میں قیام کر دیکھو حقیقت حال از خود عیاں ہوجائیگی آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت رحمت پور شریف کے روحانی کالج سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہیں، جہاں تعلیم مفت، طعام و قیام کا انتظام مفت فیس ایک پیسہ بھی دینا نہیں پڑتا، مزید براں یہ سہولت بھی ہے کہ رہنے کے لئے خاص قسم کی کوئی پابندی نہیں، کچھ عرصہ رہنے کے بعد بیشک دنیوی، گھریلو کام کاج یا ملازمت، تجارت کرنے چلے جائیں، مردوں کے علاوہ خواتین کی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہے پوری زندگی ان تعلیمات کے عوض کسی مرد خواہ عورت سے ایک پیسہ کا سوال بھی نہیں ہوگا۔

لہذا خود بھی چلے آؤ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی ساتھ لیتے آؤ، ان کے علاوہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی دعوت دیتے رہو کیا آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ ہمارے ملک اور ہمارے بھائیوں کی اصلاح ہو جائے، مسلمان دینی اعتبار سے تو تباہ ہیں ہی لیکن دنیوی اعتبار سے دیکھو تو بھی مسلمان مفلس، کنگلے، بیکار، ان پڑھ بلاوجہ خرچ کرنے والے ملیں گے۔ سینماؤں میں مسلمان، جیلوں میں مسلمان، فحاشی کے اڈوں میں مسلمان رئیسوں، میلوں میں مسلمان، زنا، چوری، شراب خوری، بھنگ آفیم منشیات میں مسلمان، خونریزی، جھگڑا فساد ڈاکہ زنی میں مسلمان، بے انصافی، رشوت، ظلم اور دیگر شیطانی کاموں میں مسلمان اب ہے کوئی جوان پر رحم کرے، ان کو حق کی طرف، اصلاح کی طرف بلائے؟

اے نوجوانو! آپ ہی کے اوپر اس کا مدار تھا کہ اپنی پوری اصلاح کر کے اپنے بھائیوں کو قوم کو، ملک کو بیدار و ہوشیار کرتے، ان کی پوری طرح خدمت کرتے۔

آپ نوجوان حضرات نے تو ملک و قوم پر یہ احسان کیا کہ میٹرک بی اے، ایم اے، انجینئری، ڈاکٹری و وکالت کی تعلیم حاصل کر کے اور امریکا انگلینڈ میں امتحانات دیکر، اسلام کو قرآن کو پیٹھ دیکر ۵۰۰، ۷۰۰، ۱۰۰۰ روپیہ تنخواہ ایک طرف، کوٹھیاں، محلات، آرام دہ کرسیوں پر بیٹھ کر بڑے فخر و ناز سے غریبوں کا خون چوسنے لگے دوسری طرف، پچاس، ساٹھ نہیں سو، سو بلکہ ہزاروں

روپے رشوت لینا شروع کیا تیسری طرف چال، روش، عقائد، خیالات، رنگ، ڈھنگ، گفتار رفتار جملہ حالات سراسر قرآن پاک کے خلاف، اسلام کے خلاف سارا نقشہ سارا نمونہ، ساری چال و روش وہی اپنائی جو یورپ والوں کے پاس دیکھ کر آئے جو کہ قرآن پاک کے، اسلام کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت مخالف ہیں۔

آپ جیسے بڑے عہدہ داروں، ملازموں آفیسروں، سرمایہ داروں زمینداروں کا نمونہ، حال چال دیکھ کر چھوٹے، مطیع افراد، بقیہ افراد نے بھی وہی طریقہ و راستہ اختیار کرنا شروع کر دیا اور تو اور بہت سے مولویوں پر بھی اس کا اثر کافی حد تک غالب آچکا ہے وہ مولوی جو کہ دنیا کی عزت کے طالب ہیں، اسلئے کہ عام لوگوں کو دیکھ کر مولوی صاحب کو یہ خیال ہوا کہ اگر ہم یہ رنگ ڈھنگ نہیں اپنائینگے تو ملازم، آفیسر، سرمایہ دار، وزیروں امیروں کو پسند نہیں آئینگے، ان کے یہاں عزت نہیں ملے گی، کام بھی نہیں ہونگے میرے عزیز تو ناراض نہ ہونا اس عاجز نے سچ کہا ہے، باقی یہ عاجز خواہ اسلام اور اہل اسلام اس سے ہرگز منع نہیں کرتے کہ تم دنیوی ترقی نہ کرو ڈاکٹری، انجینئری پاس نہ کرو، ہوائی جہاز، ٹرینیں، مشنریاں وغیرہ جو فنون ہیں نہ سیکھو، ہرگز نہیں بلکہ سیکھو، ضرور سیکھو بلکہ جو شخص نیک نیتی سے ایسے کام کرتا ہے امتحانات پاس کرتا ہے تو وہ کام بھی عبادت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

روم جاؤ، ماسکو، برلن، فرانس امریکا جہاں چاہو بیشک جاؤ مگر مسلمان ہو کر جاؤ مسلمان ہو کر رہو اور مسلمان رہتے ہوئے لوٹ آؤ احکام اسلام، تعلیم روش چال اسلامی، زندگی اسلامی، دستور حیات اسلامی پر قائم رہتے ہوئے۔

میرے پیارے ان امور پر ثابت قدم، پکا، سچا مسلمان نہیں رہا جاسکتا جب تک صحیح اسلامی تعلیم حاصل نہ ہو، اور اصلی بجلی ہاؤس اور اس کی برانچوں سے تعلق اور واسطہ نہیں ہوگا۔

روحانیت اور نور ہدایت کا وہ پاور ان کے پاس رہ کر حاصل نہیں کیا جائے گا تو مسلمان، صاحب ہدایت ہو کر رہنا بہت مشکل ہے۔

مشہور شاعر اکبر نے کہا ہے۔

شعر۔ وضع مغرب سیکھ کر دیکھا تو یہ کافور تھی
اب میں سمجھا واقعی۔ ڈاڑھی خدا کا نور تھی

روحانی معلم کی صحبت میں رہ کر اس کا پتہ چلے گا۔

اللہ والے، اہل اسلام انگلینڈ، امریکہ کی تعلیم اور امتحانات کے مخالف نہیں ہیں، دراصل ان بیچاروں کا یہی خیال ہے جس کو شاعر اکبر نے یوں بیان کیا۔

بیت:۔ لندن میں بگڑ جاؤ گے وسواس نہیں ہے
تم پاس رہو، مرے بڑا پاس یہی ہے

آپ جیسے آفیسروں، ملازموں کی صحبت میں رہ کر رسمی پیر صاحبان اور مولوی صاحبان بھی شکار بن رہے ہیں چنانچہ شاعر نے کہا۔

نئی روشنی سے آخر کو گھٹی فکر روزی میں شیخ کی طبع ڈٹی
کرکٹ جمناسٹک ٹریننگ کالج مولانا سیکھتے ہیں بالکل نئی

عزیزا! موجودہ دنیوی علوم میں خواہ کتنی ہی مہارت حاصل کی جائے لیکن حقیقی ترقی حاصل نہیں کی جاسکتی جس طرح بیچارے شاعر نے کہا۔

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے
زبان گو صاف ہو جاتی ہے دل (پاک و صاف) نہیں ہوتا

ایک درد مند اسلام، محب وطن پر درد آہ سے زاروقطار روتے ہوئے فرماتا ہے اگر اسلام، انصاف اور حیاء ہے تو یہی نصیحت کا ہے۔

شعر:۔ اس انقلاب پر جو میں روؤں تو ہے بجا
مجھ کو وطن میں اب کوئی پہچانتا نہیں

یہی عاشق صادق آخر میں ترقی کی راہ بتاتا اور دنیا کے گوناگوں چکروں سے سلامت کنارے پہ پہنچنے کا راستہ بتاتا ہے حالانکہ یہ صاحب بھی آپ کا ہم جنس ایک جج ہو گزرا ہے تجربہ کے بعد لکھتا ہے۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اسی طرح ان کی تائید کرتے ہوئے ڈاکٹر اقبال جیسی مشہور شخصیت نے فرمایا۔

نگاہ مرد کامل (اہل اللہ روحانی معلم) سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بس آخری اس تجویز پر مضمون ختم کیا جاتا ہے، ورنہ درد و فکر کا یہ داستان بالکل طویل ہے، کئی مضامین ہیں، ہزارہا جوابات پھر اعتراضات جن میں بہت سارے بیچارے پھنسے ہوئے ہیں اپنے

آپکو مجبور و معذور سمجھتے ہیں یا اپنے آپ کو صحیح سمجھ رہے ہیں۔

لیکن الحال خاموشی .... اگر زندگی باقی رہی اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس سلسلہ میں خاص مجلس کریں گے یا مضمون تحریر کریں گے۔

الوقت بے ساختہ یہ پردرد آہ وفغان دل سے نکلتی ہے۔

شعر۔ صدمات ہیں ہزاروں میں کن کن کو رجوع کروں
سجدہ دی شرح کھولاں یا ذکر رکوع کروں

یہ خط اور میری گزارش اس قدر طویل ودراز ہوگئی کہ پڑھنے والا کہے گا کہ یہ کوئی فارغ آدمی، مغز خور بیوقوف ہے، خط کسی اندازہ کا ہوتا ہے، اتنا بڑا خط کون پڑھے گا؟

میرے پیارے! جو شخص یہ دیکھ رہا ہو کہ چاروں طرف سے گھر کو آگ نے گھیر رکھا ہے، اس کے شعلے بلند ہو رہے ہیں وہ فریاد وفغان کرنے سے کیسے باز رہے گا؟ ہم اور آپ جن کو دین کا درد و فکر ہے ہی نہیں بلاشبہ اس کے لئے یہی ہے جو کچھ سمجھ رہا ہے۔

نصراللہ، اور مشتاق احمد کے نام اسی قسم کا دفتر پر درد طویل داستان علیحدہ لکھا ہے، یہی دفتر نصراللہ کے نام لکھ چکا ہوں تاکہ حق ادا ہو نصراللہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے خط کے ساتھ آپ کا طویل نامہ کسی طریقہ سے مشتاق احمد کو بھیج دے اور پہنچائے یا پھر یہ ذمہ داری آپ کے اوپر عائد کر کے خود تسلی سے پڑھ کر مشتاق احمد کو بھیج دے، یا مشتاق احمد کو بھیج دے اور یہ اس کے ذمہ لگائے کہ ضرور آپ کو پہنچائے، یہ میرا طبعی حرص وجنون ہے، جس میں اس عاجز کو معذور سمجھیں کسی قسم کی غلطی یا دل آزادی، خلاف طبع کوئی بات تحریر کی ہو تو خدارا معاف کرنا، گو میں نے یہ خیال تو بہت رکھا ہے کہ ایسا کوئی لفظ نہ لکھوں۔ آپ اور نصراللہ کی خدمت میں تاکیدی عرض ہے کہ آپس میں مشورہ کر کے کوئی ایک مہینہ چھٹی لیکر عقیدت و محبت سے اس روحانی مدرسہ میں آکر رہو، انشاء اللہ تعالیٰ صحبت میں رہنے سے تمام مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ نصراللہ بھی خاص کر آپ جیسے دوستوں کی وجہ سے، بار بار کوشش کے باوجود تاحال اسلامی قالب میں پورا نہیں آیا۔

اس کے علاوہ ایک پُر درد اپیل ان کی خدمت میں کی ہے، اگر آپ کو بھیج دے تو اجازت ہے، دیکھنا یہ ہے کہ رحم کی درخواست پر کس قسم کا غور کرتے؟ کس قسم کی فتویٰ دیتے اور کونسا نتیجہ اخذ کرتے ہیں؟ اس عاجز کا یہ خیال بھی نہیں کہ تمام انگریزی خواندہ بے دین، دین سے

ناواقف، خراب، غافل یا بے علم ہیں، یا یہ کہ مولوی صاحبان میں غلطیاں نہیں ہیں۔ سینکڑوں ملازمین پکے مسلمان، اسلام کے پابند صالح ولائق ہیں جبکہ اس عاجز میں تو ہزاروں گناہ اور غلطیاں ہیں، لکھے پڑھے مولویوں میں سینکڑوں قصور، غلطیاں ہیں۔

آپ کے نام جو کچھ لکھا گیا ہے از راہ محبت و خیر خواہی نصیحت کے طور پر لکھا ہے۔ بات چیت والی مشین (ٹیپ ریکارڈر) خریدنے کا شوق ہے۔ آپ کا خط بھی پہنچا ہے۔ جب تک پیسوں کا انتظام ہو، آپ واقفیت کی بنیاد پر مزید تحقیق کریں، اور حالات سے واقف کرتے رہیں۔

اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۷۰

۷۸۶

بخدمت جناب محترمی مشفقی قاری عبدالرسول صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض یہ کہ نور چشم محمد طاہر اور اس کی بہن کی تعلیم کا کام براہ نوازش محنت سے کرتے رہیں، ادائیگی حروف اور لہجہ پر خاص توجہ ہو خاص کر بچی کی تعلیم سرجوشی سے اور جلدی سے نیز پختہ بھی ہو براہ کرم لہجہ کی پوری کوشش کریں۔

محمد طاہر تا حال لہجہ سے نہیں پڑھتا، اس طرف توجہ کریں آپ خود محنت سے کام کر رہے ہوں گے، عاجز نے فقط ہوشیاری کے لئے یہ عرض کر دیا ہے۔

طلبہ پر پوری نظر ہو، عاجز کو دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں یہ عاجز بیکار دعا گو ہے

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۷۱

(محبت پیر، اتباع شریعت کے موضوع پر خیرپور میرس کے شرفقراء کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہما اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفق مکرمی میاں علی راز صاحب میاں محمد اشرف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں پر بفضل خداوند کریم غفار تعالیٰ خیریت ہے، حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کو اور آپ کے جملہ اہل وعیال، چھوٹے بڑوں کو کامل ہدایت، اپنی محبت، اتباع سنت اور حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم قلبی وروحی فداہ کی کامل محبت اور ان کے طریقہ پاک پر استقامت نصیب فرماوے۔ آمین

عزیزو! یہ حیاتی مختصر چند روزہ ہے، اسے غنیمت سمجھ کر اپنے صبح وشام، شب وروز غرض ہر وقت ذکر خدا یاد مولیٰ پاک حقیقی مالک کی محبت میں مشغول ومصروف رہیں۔

مردانہ وار یہ زندگی بامقصد گزارنی چاہئے، جملہ خواتین وحضرات چھوٹے، بڑے ہر وقت ذکر خدا اور محبت پیر میں مست رہ کر اپنا خانہ آباد رکھیں۔

اس بات سے زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ آپ جملہ حضرات محبت واستقامت سے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرماوے دنیوی معاملات صبر سے رہ کر احسن طریقہ پر پایہ تکمیل تک پہنچاویں حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم قیوم الزمان محبوب کبریا حضرت مرشد کریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر فیوض وبرکات وامداد طلب کرتے رہیں۔

یہ بندہ بیکار آپ جملہ احباب کے لئے دعاگو ہے۔

آپ کا سابقہ خط بھی پہنچا اور یہ دوسرا بھی پہنچا ہے۔

آمدورفت وصحبت از حد ضروری ہے اس سے ہزاروں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے تو مقررہ ۱۱ تاریخ کے جلسہ پر آجائیں۔

نماز، مسواک تہجد، حلقہ مراقبہ، ذکر، محبت پیر، اتباع شریعت میں جملہ چھوٹے بڑے سرگرم وکوشاں رہیں، اصلی کام یہی ہے۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

از فقیرپور متصل اسٹیشن رادھن جملہ جماعت کو السلام عرض۔

مکتوب نمبر ۷۲

(بغض کینہ چھوڑ کر صلح صفائی کرنے کے موضوع پر مذکورہ حضرات کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

بخدمت جناب مشفقی مکرمی میاں علی راز صاحب، میاں محمد اشرف صاحب میاں محمد یعقوب صاحب، سلمہم اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض یہ کہ آپ کا اور مولوی نور الدین صاحب کا باہمی تنازع، تنازع ہی ہے، آپ حضرات فقیر غفاری اہل دل، نیک آدمی ہیں، بغض کینہ نکال کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کر دیں، یہ دنیا فانی چیز ہے جناب مولانا مولوی محمد داؤد صاحب کے مشورہ کے مطابق آپس میں اصلاح کرلیں۔ آپ سے یہی امید رکھی جاتی ہے عرض قبول کر کے باہمی صلح کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔

والسلام

جملہ جماعت کو سلام عرض

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۷۳

(ذکر اللہ کے موضوع پر محترم صدیقی صاحب کے نام تحریر فرمایا۔)

۷۸۶

ذکر کن ذکر کن تا ترا جان است

پاکئی دل ز ذکر رحمٰن است

سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی عزیزی محبی صدیقی صاحب

بعد سلام مسنونہ اور دعاؤں کے معلوم ہو کہ یہ فقیر، قادر مطلب عزشانہ کے فضل و کرم سے بخیریت ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو سلامتی وعافیت سے ہمکنار اور شریعت کے جادہ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

معلوم ہو کہ آپ کا مکتوب، مرغوب راحت اسلوب موصول ہوا نہایت خوشی حاصل ہوئی

بھائی جان ! فقیر کی یہی آروز ہے کہ اپنی عارضی زندگی کے باقی سانس خداوند کریم کے ذکر اور اس کی رضا طلبی میں گزار دیں، اور اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بدل نہیں ضائع نہ فرماویں، اپنے جمیع اوقات کو شرع شریف کی پابندی کرتے ہوئے ذکر الٰہی میں مشغول رکھیں۔

اور تاکید ہے کہ ہر وقت خداوند کریم کی طرف نہایت عاجزی اور انکساری سے متوجہ رہیں تاکہ، اس کی بارگاہ عالی میں قابل قبول ہونے کا شرف حاصل ہو۔

یہ فقیر باوجود کم بضاعتی کے آپ سے غافل نہیں، اس بندہ حقیر کو دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں، یہ عاجز دعاگو ہے۔ والسلام لاشئی فقیرِ اللہ بخش نقشبندی غفاری از فقیرپور

مکتوب نمبر ۴۷
(تصوف کی کتابوں کی اشاعت پر ہمت افزائی کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔)

ادارہ مجددیہ زید مجدہ ۷۸۶

بخدمت جناب عزیز القدر مجمع الفضائل حضرت مولانا ناظم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ! مزاج شریف بخیریت۔ عرض یہ کہ جس کام اور جس بات کی دل میں تمنائیں تھیں، جس کے لئے فکر دامن گیر رہتا تھا، اس کو سرانجام اور بامراد دیکھ کر بہت ہی خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ یعنی قیام ادارہ مجددیہ ہم فقراء لوگ دل سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کام میں آپ کو کامیابی فوز عظیم نصیب فرماوے، اور بہترین جزا خیر الجزاء اور عمدہ ترین صلہ دنیا و آخرت میں عطا فرماوے۔ آمین

آپ حضرات ہمت وجرأت سے یہ کام کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ رہیں گی، اس متبرک و ذی شان کام سے حضرات پیران کبار طریقہ عالیہ کے ارواح طیبہ آپ سے نہایت خوش ہوں گے اور رہیں گے اور ان حضرات کی رضا و خوشنودی باعث رضائے حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اور آپ کے حق میں ترقی درجات و مغفرت اور نزول رحمت وفیضان الٰہی ہو گا۔

اس عاجز نے یہ الفاظ بطور خوشامد یا غلط بات نہیں کہی بلکہ حق اور صدق بات کہی ہے۔

ہم اور آپ ایک جماعت کے افراد ہیں، ہماری تمہاری شاخ حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد محبوب کبریا حضرت پیر قریشی مسکین پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتی ہے، آپ کے پیر و مرشد

حضرت قبلہ محمد سعید صاحب" قریشی احمد پوری کی اس عاجز نے چند مرتبہ زیارت کی تھی ہمارے حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد حضرت مرشد کریم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (جن کو وصال فرمائے ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا ہے۔) کے ساتھ حضرت قریشی صاحب" احمد پوری کی خاص محبت و عقیدت تھی اور گہرے تعلقات تھے، یہ موقع اس بیان کا نہیں ہے، اس سے بندہ کا غرض ازدیاد محبت و تعارف ہے، جیسا کہ آپ نے مشورہ کے متعلق فرمایا ہے اپنی ناقص فہم کے مطابق عرض کرتے رہیں گے۔

مطلوبہ کتب کی تفصیل شامل عرض ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رہے گا، ہم یہ کام اپنا سمجھتے ہیں۔ کمیشن کا معاملہ طے کریں، صفائی ضروری ہے، مطلوبہ کتب کافی انداز میں لکھی گئی ہیں، خاص طور پر رعایت مدنظر رکھیں۔

اور دیگر عرض یہ کہ ہمارا ایک بھائی صاحب جماعت کا نیک آدمی ہے وہ خاص کر کتب فروشی کا کام کرتا ہے، اس کو اس معاملہ سے آگاہ کیا گیا ہے، اگر آپ اپنی رضا سے اس کو ایجنسی یا کسی اور طریقہ سے کتابیں دیں، جس کو طرفین پسند کریں اور معاملہ بھی صاف رہے، بذریعہ خط یا روبرو طے کریں۔

بھائی صاحب مولوی جان محمد صاحب اور ہم اکٹھے رہتے ہیں ایک ہی بات ہے ان کی ملازمت لاڑکانہ میں ہے، پہلے انہوں نے آپ سے تعارف اور ربط قائم کیا ہے، آئندہ خط و کتابت احوال ذیل پتہ پر ہووے،

دعاء خیر سے یاد فرماتے رہیں والسلام اور جملہ جماعت کو السلام عرض۔

لاشئی عاجز فقیر اللہ بخش غفاری از فقیرپور

مکتوب نمبر ۷۵

(مدرسہ کے طالب محمد قاسم (کنڈیارو) کے نام تعلیمی شوق و ذوق وہمت افزائی کے موضوع پر تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب عزیزی محبی مولوی محمد قاسم صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بعد خیریت طرفین واضح باد کہ آپ کے پر از اخلاص و محبت

خطوط پہنچتے رہے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید محبت، استقامت، علم دین، اصلاح قلب کے لئے بھرپور محبت و شوق، محنت و اخلاص عطا فرماوے، بندہ حقیر دعا گو ہے، ہمت سے کام کرتے رہیں، آپ کا احوال عربی تقریر اور عربی میں لکھا ہوا مکتوب مزید باعث خوشی و مسرت بنا۔

ہمت مزید بالا رکھیں اور دوسرے ساتھیوں میں بھی یہی حرص پیدا کریں، عمل کردار، افعال جملہ امور میں اخلاص کو مدنظر رکھیں۔

ہر طرح سے استادوں کا ادب تعظیم بجا لائیں، غلط بیانی شر انگیز حالات سے بالکل پرہیز کریں، رفیق دوستوں سے بہترین معاملات و حالات لپنائے رکھیں۔

عاجز بیکار کو خصوصی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں ــــ والسلام

جملہ استاد صاحبان اور طلبہ کی خدمت میں سلام بے انداز اور خصوصی دعا کیلئے عرض

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری ــــ از حیدر آباد

مکتوب نمبر ۷۶

تاریخ ۱۶ ماہ ذوالحجہ شریف ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفق مکرمی مولوی محمد یوسف صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: بعد خیریت طرفین واضح باد کہ آن عزیز کا گرامی نامہ موصول ہوا، آپ کی ارادت محبت، صداقت اور احوال تبلیغ پر تاثیر، فائدہ کثیر معلوم کرکے بہت ہی خوشی اور مسرت حاصل ہوئی، حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اس اعلیٰ وافضل کام، غافل بندوں کی خدمت، کار خیر تبلیغ کی مزید توفیق عطا فرماوے، آمین۔

جواب میں کچھ تاخیر ہوئی ہے جو بندہ بتاریخ ۱۴ پیر کے دن چند روزہ مختصر تبلیغ کے ارادے سے کراچی روانہ ہوا، اور جمعرات کے دن شام کو انشاء اللہ تعالیٰ فقیر پور پہنچ جائے گا اور ۲۵ تاریخ اسی ماہ ذوالحجہ شریف کو انشاء اللہ تعالیٰ بمقام اللہ آباد کنڈیارو ۲۷ تاریخ کے جلسہ میں شامل ہوگا، آپ کی تشریف آوری بموقع ۲۷ جلسہ اللہ آباد ہو جائے تو بہتر ہے، ۳۔ ۴ دن اللہ آباد قیام کرنے کے بعد بندہ حقیر واپس فقیر پور جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ کہ وہاں تعمیر مسجد کا کام شروع ہے اس فقیر آوارہ کو دعائے خیر میں دائماً یاد فرماتے رہیں۔

والسلام

لاشئ فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری از کراچی

مکتوب نمبر ۷۷

(کتاب گنجینہ حیات غفاریہ کی تالیف کے موقعہ پر محترم بیدار مورائی کے نام پر خلوص ہمت افزائی کا مکتوب تحریر فرمایا۔)

تاریخ ۲ بروز جمعہ محرام الحرام ۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب محترمی عزیزی اخوی مولوی میاں فتح محمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بعد خیریت طرفین واضح باد کہ آپکا مکتوب گرامی موصول ہوا، احوال معلوم کر کے نہایت خوشی و مسرت حاصل ہوئی عزیزا! آپ نے از روئے محبت و اخلاص حضرت قبلہ عالم محبوب الرحمٰن نائب حقیقی حضرت نبی خیرالبشر علیہ الصلوات و اکمل التحیات کی ذات بابرکات کی سوانح حیات لکھی اس راہ میں شب و روز محنت و مجاہدہ کیا ساری ساری راتیں شب بیداری، انتظار جدوجہد میں گزاریں، جس دلسوزی جانگدازی اور صدق و یقین سے نہایت پردرد، نصیحت آمیز، بالکل دلپذیر اور مؤثر مضامین سے کتاب مزین و مرتب کی، اس کا اجر عظیم اور معاوضہ کبیر وہ پاک و منزہ ذات، قدوس و کریم حق سبحانہ و تعالیٰ دنیا و آخرت میں بہتر سے بہتر، اعلیٰ وافضل وارفع عطا فرمائے گا۔ مالا مال، سرفراز فرمائے گا آپ اور آپ کے اہل و عیال میں ہدایت، علمیت، عملی برکات اور باران رحمت ارزاں فرماوے، آمین ثم آمین۔ ایں دعا از عاجز بیکار آوارہ، ادنیٰ غلام آستانہ عالیہ غفاریہ بدرگاہ مجیب الدعوات مولیٰ پاک عزوجل مقبول باد، اس عاجز کمترین کا بال بال آپ کے لئے دل سے دعا گو ہے، آپ نے جولاثانی خدمت ادا کی ہے جزاک اللہ عنا خیرا الجزاء۔

حضرت قبلہ عالم مرشدنا و مربینا و سیلتنا فی الدارین قلبی و روحی امی و ابی فداہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح مبارک کو اس کار عظیم سے جو بے حد خوشی و مسرت پہنچی ہوگی اس کا کیا کیا شرح بیان کیا جائے الحمدللہ آپ نے اپنی علمی وسعت کے مطابق نہایت عمدہ تر کام کیا اور ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے جو دوسرے دوست یہ سعادت حاصل نہ کر سکے باوجودیکہ بار بار معروضات کے ذریعے دوستوں کو گذارش کی گئی لیکن یہ ازلی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔

خدایا این چہ احسانت قربانت شوم

حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ کی حیات طیبہ پر جس قدر کام ہوا ہے، اس عاجز ادنیٰ غلام آستانہ عالیہ غفاریہ کو اس سے از حد خوشی، از حد خوشی از حد خوشی حاصل ہوئی ہے، باقی یہ جو آپ نے تحریر کیا ہے کہ کچھ دوست مختلف باتیں کہہ رہے ہیں، آپ فکر مند نہ ہوں، دل پر ملال آنے نہ دیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ کسی صاحب بصیرت نے کیا ہی عجیب فرمایا ہے ــــ بیت

نہ غرض کسی سے واسطہ مجھے کام اپنے کام سے
تیرے ذکر سے، تیرے فکر سے، تیری یاد سے ترے نام سے

آپ نے جب کہ یہ کام خاص رضائے الٰہی اور محبوب مرشد کریم کی رضاجوئی خوشنودی کے لئے کیا ہے ــــ بیت

ہر کہ کارش از برائے حق بود ــــ کار او پیوستہ با رونق بود

دیگر
باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش
بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش

بلکہ عزم و ہمت بلند رہے اور رضائے یار مطلوب ہو کسی شاعر نے اردو میں ایک سبق آمیز بات کہی ہے ــــ بیت

ضربیں کسی کے نام کی دلبر یونہی لگائے جا
گو نہ ملے جواب کچھ، در یونہی کھٹکھٹائے جا

مکتوب نمبر ۷۸

(تبلیغی و انتظامی امور کے سلسلہ میں تحریر فرمایا۔)

۷۸٦ سلمہ اللہ تعالیٰ

اخوی محبی عزیزی مولوی جان محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ــــ یاد دہانی کے لئے چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) قاضی محمد علی صاحب سے مرکز روح الاسلام کی لکھائی کے سلسلہ میں مشورہ فوجی آفیسر کا نام اور پوری صورتحال معلوم کرنا۔ اگر سفارش کی ضرورت ہے تو کونسی سفارش مؤثر ثابت ہوگی، میاں مشتاق احمد صاحب سے بھی مشورہ کریں،

(۲) سیمنٹ کے کام میں کس قدر دیر ہے، یہ عاجز فقیر پور کے لئے تیار ہے، کچھ امور مانع ہیں جن میں سیمنٹ کا کام بھی ہے اگر دیر ہو تو اس صورت میں عاجز کچھ سوچ لے،
(۳) طلبہ کے روحانی جلسہ کو تمام مؤثر، مفید، پر نتائج و ثمرات کی صورت میں منایا جائے، جس میں کافی تعداد میں شاگرد دوست اور غیر شاگرد جماعت کے افراد بھی جمع ہوں گے، اس سلسلہ میں طرفین سے علیحدہ علیحدہ ضروری صلاح و مشورے ضرور کئے جائیں، تاکہ اس کام میں بے حد اضافہ ہو اور ترقی کی نئی راہیں کھلیں، طلبہ کی ہمت افزائی و دلجوئی میں مزید اضافہ ہو، اور طاہر آباد بوز دلروں کے جلسہ کے لئے کوشش، طلباء خواہ عام جماعت میں پر روز تشہیر ہو، طلبہ بھی اس موقع پر اپنی روحانی برادری کی میٹنگ رکھیں اور اس میں تمام طلبہ ضرور شریک ہوں۔ تبلیغ کے لئے جماعت کے وفد نکلیں اس سلسلہ میں عملی قدم اٹھایا جائے چند ضروری باتیں صوفی صاحب روبرو بتائیں گے، ان کے لئے کوشش کرنا۔
(۴) حاجی محمد سلام صاحب کو ہمت و جرات سے تبلیغی کام کرنے کے لئے جوش دلائیں، نیز یہ کہ طلبہ کی ہر طرح ہمت افزائی کریں۔
تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے اثر وغیرہ سے طلبہ خواہ دیگر اہل ذکر کو بچانا۔ اور مؤثر و مفید طریقے سوچنا۔
کراچی کے خلفاء میں تبلیغی کام کا شوق و جوش پیدا کیا جائے، مولوی مشتاق احمد پنجابی کو زیادہ ہوشیار کیا جائے۔ والسلام

لاشئی بندہ معلوم

مکتوب نمبر ۹۷

(دینی بیداری، انتظامی اور تعلیمی پابندی کے موضوع اہالیان اللہ آباد شریف کے نام تحریر فرمایا۔)

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری ۷۸۶

بخدمت گرامی درجت حضرات خلفاء صاحبان و جمیع جماعت اللہ آباد سلامت باشند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ـــــ

(۱) تاکیدی عرض یہ ہے کہ جمیع جماعت چھوٹے خواہ بڑے، مرد خواہ خواتین، اساتذہ

و طلباء میں سے ہر ایک مستعدی جوش و خروش اور اخلاص و محبت سے مقررہ دینی کام، احکام خداوندی، دستور شرعیہ غفاریہ کا پابند، مرد مجاہد، ہوشیار و بیدار رہے، اندر خواہ باہر ہر ایک دوسرے پر چستی و چالاکی سے گہری نظر رکھے، اس میں ذرہ بھر سستی غفلت چشم پوشی، رعایت نہ کریں۔

مدرسہ کے طلباء کی تعلیم کا نظام بالکل چستی تیز نظری سے باثمر پر نتائج رہے، حضرات منتظمین پوری طرح نظر رکھیں طلباء کا اخلاق و کردار سلامت رہے۔

(۲) لنگر میں سبزی وغیرہ کی جو ضرورت ہو خلفاء کرام اس کا انتظام رکھیں، طلباء شام کو ضرور کام کریں، جو کہ خود ان کے لئے بھی مفید ہے،

(۳) لیموں کے پودے لگائے جائیں اور جو پودے مرجھا گئے ہوں ان کی جگہ دوسرے پودے لگائے جائیں۔

(۴) گندم کی زمیں کو خوب ہل دیئے جائیں، بھنڈیوں کی زمین، نیز مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کے گھر کے قریب جو ٹکڑا ہے اس میں بھی ہل چلا کر گھاس بویا جائے، میاں محمد سلیمان نے کہا تھا کہ جہاں سے مسجد کے لئے مٹی اٹھائی گئی تھی، جمع شدہ کھاد اس میں ڈالیں گے امید ہے کہ کھاد ڈال دیا ہوگا، اس زمیں کو خوب ہل دیئے جائیں۔

(۵) میاں محمد عثمان ایک مرد مجاہد صالح و خیر خواہ شخص ہے، نئے خواہ پرانے لیموں کا خیال رکھے حسب ضرورت میاں محمد سلیمان پانی قریب لاکر دیں تاکہ ضرورت کے تحت پرانے لیموں کو پانی ملتا رہے، اس سلسلہ میں کسی ماہر سے تحقیق ضرور کریں، سبزی کے کام نیز دودھ پر بھی نظر رکھیں اندر خواہ باہر پوری طرح حفاظت رہے۔

لانگری صاحب صادق شخص اور محنتی آدمی ہے خلفاء صاحبان سبزی وغیرہ کے کام میں پوری طرح اس کی مدد کریں۔

(۶) مولوی جان محمد صاحب جب آئے، ڈاکٹر صاحب اور آپ مل کر بستی کے گھروں کے لئے نئے سرے سے تجویز کریں۔

(۷) مولوی محمد اسماعیل صاحب، طلباء کی فارسی تعلیم کی خدمت عین سعادت بلکہ دارین کی سعادت، اجر عظیم سمجھ کر بدل و جان پوری محنت سے متواتر کرتے رہیں، مولوی محمد مشتاق بلوچ صاحب فراغت کے وقت طلبہ کو لکھنے پڑھنے اور حساب وغیرہ سکھانے کی سعادت

حاصل کریں۔

(۸) جن دوستوں اور کم عمر طالب علموں کو نماز کے مسائل یاد نہیں ہیں مولوی بخش علی صاحب ان پر پوری محنت کریں،

(۹) جملہ خلفاء صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے کہ جماعت اور طلبہ کی خدمت، ضروریات کے لئے باریک لکڑیاں، شہتیر سر اور سرکی چٹائیاں نیز مانجھا دہی لکڑی کاشت کرنے اور کچی اینٹیں بنوانے کو ہر ایک صاحب اپنا دائمی فریضہ سمجھے اور اس کی سرانجامی کے لئے ہر ایک سوچتا رہے۔

خاص الخاص تاکیدی عرض یہ کہ اللہ آباد کے تمام باشندے تقویٰ والی بہترین زندگی اختیار کریں اور اس سلسلہ میں عملی قدم اٹھائیں۔

(۱۰) تعلیمی سال کی ابتداء ہے اس لئے استاد صاحبان طلباء کی عربی خواہ فارسی کی تعلیم کا انتظام قانون کے مطابق مستحکم و مضبوط رکھیں، دوستوں نے کچھ مشورے کئے ہیں مولوی جان محمد صاحب سے معلوم کریں، جناب اخی المکرّم مولوی حبیب الرحمان صاحب کو تاکید کی جاتی ہے کہ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب سے کتاب حاصل کریں جو کہ یہ عاجز سفر خواہ حضر میں اپنے ساتھ رکھتا ہے، اس کتاب میں چند بالکل ضروری کتابیں شامل ہیں، کتاب نہ تو گم ہونے پائے نہ ہی اس میں نقص ہو، مولوی صاحب نے خود مولوی عزیز الرحمٰن صاحب کو اس کتاب کا بتایا اور سپرد کیا اس لئے یہ ان کی جوابداری ہے کہ کتاب حاصل کریں ــــ والسلام

مکتوب نمبر ۸۰

(تبلیغ و تنظیم کے موضوع پر خلیفہ مولانا حاجی محمد صالح چنہ (صوبھو دیرو سندھ) کے نام مکہ مکرمہ تحریر کردہ اس خط پر دستخط حضور نور اللہ مرقدہ نے خود فرمائے ہیں، جبکہ پورا خط حضرت مولانا مفتی عبدالرحمان صاحب نے تحریر فرمایا۔)

لاشئ فقیر اللہ بخش	۷۸۶	من بلیات الدارین
نقشبندی غفاری		سلمکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

مشفقی مکرمی محترمی مولانا مولوی محمد صالح صاحب

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ! آپ کا خط موصول ہوا، احوال معلوم کر کے قلبی خوشی و مسرت

حاصل ہوئی، یہ عاجز درگاہ ایزدی میں آپ کے لئے دست بدعا ہے کہ رب تعالیٰ آپ کو اس اصلی مقصد میں کامیابی و کامرانی عطاء فرمائے جس کے لئے آپ گئے ہیں، آمین ثم آمین ثم آمین جس مقصد کے لئے آپ گئے ہیں اس کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا اس سے غفلت ہرگز نہ برتنا، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں اور ان پر عمل پیرا رہیں۔

(۱) اپنے قیام کے لئے کوئی مخصوص جگہ حاصل کریں اور جن بیرونی ممالک کے افراد سے واقفیت و تعلقات پیدا ہو جائیں، ان کو اسی مخصوص مقام پر چائے کی دعوت دیکر لے جائیں اور علیحدگی میں ذکر کی دعوت و تلقین کرتے رہیں، اور ان سے یہ حقیقت معلوم کریں کہ کیا ان کے ممالک میں کچھ اسلامی تبلیغی تنظیمیں کام کر رہی ہیں، جن کے تعاون سے وہاں کے لئے سفر کر کے پہنچنے میں کچھ آسانیاں پیدا ہوں؟ نیز یہ کہ ان کے ملک میں کون سے بزرگ دینی درد و فکر رکھنے والے ہیں ان بزرگوں کے نام اور پتے لکھتے رہیں۔

(۲) اپنی جماعت کے اہل ذکر فقرا جو کہ مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں، ان کی تنظیم قائم کریں، ہر ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ضرور باہمی مل کر وعظ نصیحت، تقریر، تبلیغ اور حلقہ مراقبہ کریں، ہمارے استاد جناب مولانا مولوی رضا محمد صاحب کے رشتہ دار بھی ایام حج میں مکہ مکرمہ میں آتے ہیں. ان سے بھی رابطہ قائم کریں اور ان کو حلقہ مراقبہ میں شریک کرتے رہیں. اور تبلیغ کا کام احتیاط سے کرتے رہیں. مدینہ منورہ میں بھی جداگانہ تنظیم قائم کریں وہاں کے اہل ذکر فقراء بھی ہر ہفتہ باہمی اکٹھے ہو کر تبلیغ، تقریر اور حلقہ مراقبہ کرتے رہیں آپ جس پاکستانی ڈاکٹر کے لڑکوں کو پڑھاتے ہیں ان کو بھی ذکر کی دعوت دیں ذکر سمجھانے کی کوشش کریں۔

(۳) عرب حضرات سے بھی ذکر کے فضائل بیان کرتے رہیں. ذکر کے ثبوت میں قرآن مجید میں کافی آیات وارد ہیں خاص کر قلبی ذکر کے ثبوت کے لئے آیت۔

۱ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۲ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۳ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا۔

(۴) فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(۵) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِكُمْ

اور احادیث نبویہ میں بھی کافی ثبوت ہیں ان میں سے ذکر کے فضائل سناتے رہیں، لیکن ازحد احتیاط سے تبلیغی کام کریں۔

آپ مدینہ عالیہ میں حضرت مولانا مولوی علی محمد صاحب اور ان کے رشتہ دار حاجی غلام رسول صاحب کی معرفت حجاج کی آمد کے وقت بیرونی لوگوں سے ملاقاتیں کریں، تعارف بڑھائیں اور ان سے پتے وغیرہ لیتے رہیں اور ان سے خط و کتابت جاری رکھیں ویسے بھی خط و کتابت کے ذریعے دوستی اور تعلقات پیدا کریں، غرض یہ کہ اصلی مقصد کا زیادہ خیال رکھیں، آپ کا اصلی مقصد پڑھنا پڑھانا نہیں ہے، اصل مقصد تبلیغ دین ہے، لہٰذا تبلیغ میں اضافہ و کامیابی کے ذرائع تلاش کرتے رہیں اور تفصیلی خطوط کے ذریعے حالات سے واقف کرتے رہیں۔

(۶) حج کے ایام قریب آرہے ہیں، دوران حج مقبولیت دعا کے مقامات پر اس عاجز اور محمد طاہر اور خلفاء کرام اور تبلیغی کام میں اضافہ کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں، ہر وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(۷) قاری محمد صاحب پہلے حرم کعبۃ اللہ شریف میں درس دیتے تھے، اگر اب بھی وہیں ہوں تو ان سے رابطہ کرنا، ساتھ ہی حضرت قبلہ عالم کا تحریر کردہ مکتوب قاری صاحب کو دکھانا اور ان سے قرأت کی تعلیم حاصل کرنا، نیز ان کے ذریعے بیرونی لوگوں سے تعلقات قائم کرنا۔

یہ خیال ضرور رکھیں کہ جس آدمی سے آپ کی ملاقات ہو، پہلے طائرانہ نظر سے یہ معلوم کرلینا کہ وہ کس مسلک سے تعلق رکھتا ہے، اس کے مسلک کو پیش نظر رکھ کر اس سے بات چیت کرنا، قاری صاحب پکا دیوبندی مسلک کا ہے، یہ بات خیال میں رکھ کر اس کے مطابق ان سے گفتگو کرنا۔

جملہ حالات سے واقف کرتے رہیں، آمدنی کا ذریعہ، ڈاکٹر صاحب سے کس قدر تعلق ہے؟ وغیرہ حالات سے آگاہ کریں۔ ہر ایک خط میں پتہ لکھا کریں، اگرچہ پتہ تبدیل نہ ہو وہی ہو پھر بھی لکھا کریں، خط جلدی جلدی لکھتے رہیں۔ اللہ آبادی فقیر عبدالرحمٰن کی طرف سے آپ کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

دعاؤں میں نہ بھلانا۔

مکتوب نمبر ۸۱

(درج ذیل مکتوب محترم سید نصیر الدین شاہ صاحب کی طرف سے حضرت سیدی سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ نے مولانا غلام قادر صاحب کے نام درگاہ رحمت پور شریف سے تحریر فرمایا۔)

سلمہ الوہب الواہب ۷۸۶

بخدمت جناب مشفقی مکرمی میاں غلام قادر صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

واضح باد کہ آپ پیاروں کا خط پہنچا، احوال معلوم ہوا۔ جناب حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم سائیں دام حیاتہ. نور پور خواہ کسی اور طرف نہ گئے ہیں، نہ ہی جانے کا کوئی پروگرام ہے. آپ کو نور پور دعوت کے سلسلہ میں جو بات بتائی گئی ہے بالکل جھوٹی ہے. گیارہویں شریف کا موقعہ دستور کے مطابق درگاہ رحمت پور شریف میں ہوگا. آپ اسی موقعہ پر آجاویں. نیز قرب و جوار کی جماعت کو کوشش سے آنے کی دعوت دیں. عزیزا! یہ دنیوی زندگی چند روزہ ہے. کچھ دن یا کچھ ساعتیں یہاں رہنا ہے. جو کچھ کرنا ہے آج وقت ہے. کرلیں. کل کچھ بھی نہ ہوگا، کچھ نہ ہوگا۔ مرنے کے بعد بڑی حسرت کرنی پڑے گی. پشیمان ہونا پڑے گا کہ کاش یہ کرتا! یہ کرتا! میں نے تو اپنی عمر غیر ضروری نفسانی خیالات. بے سود کاموں میں، دنیوی غیر ضروری امور میں، نفس کی خواہشات میں برباد کردی. میں نے کیا کیا؟ آج مجھے لوٹا دیا جائے میں بہت ذکر، عبادت، اطاعت، سخاوت، رات دن پوری طرح اللہ تعالیٰ کی فرماں برادری کروں گا. لیکن یاد رہے. بیدار رہا جائے کہ اس وقت کچھ نہیں ہو سکے گا. کسی شاعر نے کہا ہے۔

جاگنا ہے، جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

لہذا جاگنا. رونا. نیکی کے کام کرنا. اللہ تعالیٰ کا ذکر یاد کرنا. محبت مولیٰ حاصل کرنا. حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت. سنت. شریعت کی اطاعت کا وقت یہی ہے. یہی چار ساعتیں. چار دن ہیں ..... یہ چار دن غفلت میں نہ گزریں خود انسان، عیال، رشتہ دار، دوست. یار. سبھی سے خیر خواہی کرے ان کو ہوشیار کرے. آپ ہر طرح کوشاں رہیں۔

ہم اور آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے لاکھ، لاکھ شکر۔ ہزار ہا حمد بجالانے چاہئیں کہ اس قرب قیامت، فتنہ و فساد کے وقت میں جو کہ گمراہی و بے دینی کا زور ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے کامل اکمل مرشد و رہنما رہبر عطا کیا ہے۔

جناب حضرت قبلہ عالم حضرت مرشد کریم سائیں کا وجود مسعود ہم اور آپ بلکہ جہان بھر کے لئے خاص رحمت الٰہی اور سایہ یزدانی ہے قدر کرنا چاہئے، مفت نعمت مل رہی ہے، غفلت ہرگز نہیں کرنی چاہئے اللہ تبارک و تعالیٰ حضور کو دراز عمر، خضری حیاتی عطا فرماوے تاکہ مخلوق خدا کا فائدہ ہوتا رہے۔

حاجی غلام حیدر صاحب اور میاں گل محمد کو تنبیہ کریں کہ صحبت میں آنے میں سستی نہ کریں، اس صحبت کے لئے کسی ایک دن بہت زیادہ ہاتھ ملنے ہوں گے، دیگر جماعت کو بھی ہوشیار کریں۔

السلام جملہ جماعت کو عرض

عاجز نصیر الدین شاہ

سگ آستانہ عالیہ غفاریہ

السلام اللہ بخش کے مطالعہ کریں کتاب یاد سے لیتے آنا

مکتوب نمبر ۸۲

(یہ مکتوب بھی مولانا غلام قادر میمن صاحب مورو والوں کے نام ماہوار ۱۵ تاریخ کے جلسہ میں شرکت کے سلسلہ میں تحریر فرمایا، واضح رہے کہ عرصہ دراز تک آپ ہر ماہ درگاہ فقیر شریف سے مورو اور محراب پور تشریف فرما ہوتے رہے۔)

تاریخ ۱۲ بروز پیر ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی محترمی عزیزم مولوی غلام قادر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت طرفین مطلوب واضح باد! عرض کہ آپ کی تمنا کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ تاریخ بروز بدھ صبح کو فقیر پور سے تیار ہو کر ۹ ـــ ۱۰ بجے کے درمیان آپ کے پاس پہنچیں گے۔ انتظار کرنا۔

اس فقیر حقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ بندہ دعا گو ہے۔

السلام جملہ جماعت دوست احباب کی خدمت میں عرض
لاشئ فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری از فقیر پور

مکتوب نمبر ۸۳

(یہ مکتوب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے خلیفہ مولانا عبدالغفور صاحب حاجی مولوی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی مولوی حاجی محمد ہاشم مری صاحب کے نام پھلڈیون ضلع سانگھڑ تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

جملہ جماعت اہل ذکر!

مولوی حاجی عبداللہ صاحب مولوی حاجی محمد ہاشم صاحب بخدمت جناب محترمی عزیزی محبی اخوی مولوی عبدالغفور صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بطرف بندہ حقیر پر تقصیر بفضل حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہر طرح خیریت ہے، صحت و عافیت، ترقی ظاہری و باطنی آنجناب کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے مطلوب۔ آپ کے سینے کو مصفا اور قلب کو روشن فرماوے۔ آمین مشفقا، مکرما! چند الفاظ بطور گزارش ازروئے خیر خواہی تحریر کئے جاتے ہیں۔

گو یہ الفاظ نصیحت آپ کو کی جاتی ہے دراصل اس نصیحت کا زیادہ مستحق یہ عاجز آوارہ، بیکار، نااہل ہی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھتے ہیں اور عذاب دیتے ہیں تو اس کے پڑوسیوں کی روحیں آواز دیتی ہیں کہ اے عزیز! تو ہم سے تھوڑی دیر بعد آیا ہے اور ہم تجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے۔ ہمارا حال دیکھ کر تو نے کیوں عبرت حاصل نہ کی؟ اور ہم سے جو غفلت اور سستی وغیرہ ہوئی تو نے اس سے گریز کیوں نہ کیا؟ اپنی تمام صلاحیتوں کو بیکار ضائع کیا۔ اور اپنی تمام پونجی کو سستی میں برباد کر دیا۔

افسوس! صد افسوس! ہم بے ہوش اور بے عقلوں سے بری عادتوں کے سوا اور کوئی نیک کام تو پورا ہوتا ہی نہیں۔ اور حد درجہ کی غفلت کے سبب ہم کبھی ہوشیار اور واقف نہیں ہوتے۔ اور اس دنیا کی مٹ جانے والی لذتوں اور نفسانی خواہشوں سے دل کو خوش کرتے اور مگن رہتے

ہیں. ہم نے دین کی پونجی کے ڈھیر میں لالچ اور خواہش کی آگ دبا رکھی ہے۔
کس قدر افسوس اور شرمندگی کا مقام ہے کہ ہماری تمام عمریں نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ کر خدائے تعالیٰ کے احکام کے برخلاف برباد ہوگئیں. اور کوئی ایسا کام ہم سے نہیں ہو سکا جو آخرت کے عذاب سے چھٹکارے اور قرب و رضائے حضرت رب العزت کا سبب بنتا. وائے حسرتا! وائے حسرتا!! یہ حالت زار اس سیاہ کار کی ہے. آپ ہمت والے ہیں کمر ہمت باندھیں۔

میرے عزیز و بزرگوار! اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ ہم اور آپ بلکہ ہر ایک انسان اپنے مالک کے حکم کا تابع و غلام ہے. اس کو اس طرح خود مختار نہیں بنایا کہ جو چاہے کرے. اس سے کوئی سوال ہی نہیں ہوگا۔ غور کرنا چاہئے اور عقل سے خوب کام لینا چاہئے تاکہ کل قیامت کے دن شرمندگی اور نقصان حاصل نہ ہو. کام کا وقت جوانی کا زمانہ ہے اور جوان مرد وہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے اور فرصت کو غنیمت جانے. ممکن ہے کہ اس کو بڑھاپے تک پہنچنے نہ دے۔ اگر پہنچے بھی تو اطمینان حاصل نہ ہو اور اگر حاصل بھی ہو تو کمزوری اور سستی کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے. اس وقت اطمینان کے سامان موجود ہیں. فرصت کا زمانہ اور طاقت کا وقت ہے. کسی بہانہ سے آج کا کام کل پر نہیں ڈالنا چاہئے. حدیث شریف میں آیا ہے۔ هلك المسوفون یعنی آج کل کرنیوالے ہلاک ہوگئے۔

میرے عزیزو! عقل کو بیدار رکھنا چاہئے جو اس مقدس ذات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم اور آپ آواروں کو اپنی کچھ شناس، دین کی طرف ذرا توجہ عطا کی ہے. یہ معمولی انعام و احسان نہیں ہے. ہم محتاجوں کو اس نعمت عظمیٰ کا پوری طرح شکر ادا کرنا چاہئے۔

عرض یہ کہ آپ کے گرامی نامے پہنچے آپ کی بڑی مہربانی آپ کی بلند ہمتی. عزم و استقلال کا کافی اثر ہوا. طبیعت محظوظ و مسرور رہتی ہے۔

بروقت اس نعمت کا شکریہ بجالاتے رہیں. ایسے خطوط جملہ جماعت فقراء و مبلغین حضرات کو ذوق و شوق سے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ جواب میں دیر ہوگئی معاف کرنا۔

۱۰۔ ۱۲ دن دریا پار تبلیغی دورہ تھا. یہاں پہنچنے کے بعد بھی دو تین. دن تبلیغ کے لئے جانا ہوا. بفضلہ تعالیٰ کافی فائدہ ہوا ہے نقیرپور کے اکثر دوست تبلیغ میں گئے ہوئے ہیں. مولوی قاری پیر

محمد صاحب. مولوی عبداللہ صاحب اکٹھے کام کر رہے ہیں. مولوی نصیرالدین شاہ صاحب. حاجی مشتاق احمد صاحب اور مولوی یار محمد صاحب کافی عرصہ سے تبلیغ میں گئے ہوئے ہیں مولوی امیر الدین شاہ صاحب. مولوی فضل محمد صاحب. مولوی محمد ایوب صاحب بھی مشغول ہیں. یہاں گردونواح میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔

جھمپیر کا جلسہ بروقت عدم توجہی اور پوری طرح سوچ وصلاح مشورہ نہ ہونے کی وجہ سے فی الحال موقوف کیا گیا ہے۔ جو مولوی محمد صدیق صاحب جھمپیر گئے تھے تو اس وقت اجتماع کے لئے دوستوں. پیش امام اور با اثر افراد نے کام کی اہمیت کے مطابق پیش کش نہیں کی. مولوی صاحب نے پیش امام سے بات کی. اس نے شوق کا اظہار نہ کیا. مولوی صاحب محمد صدیق نے دوبارہ کہا تو پیش امام نے کہا فی الحال میری طبیعت صحیح نہیں ہے. دوسرے آدمیوں سے بھی مشورہ کرنا ہے۔ مولوی صاحب ٹھہر کر پروگرام طے کر آتے لیکن وہ واپس چلے آئے. یہ عاجز سفر سے واپس آیا اور حال احوال دریافت کیا تو کوئی تدارک نظر نہیں آیا یہ عاجز بھی سارے سفر میں ہر جگہ اعلان کرتا آیا اور یہاں بعد میں دوستوں نے مشورہ کر کے فی الحال اجتماع موقوف کر دیا۔ آئندہ جو مشورہ ہوا. فی الحال آپ بھی خاموش رہیں. اور دوسروں کو بھی منع کریں۔

مولوی محمد داؤد صاحب نے محراب پور کے آئندہ جلسہ کے بعد نواب شاہ. سانگھڑ کی طرف اپنی حد میں جلسے رکھے ہیں. یہ عاجز بھی انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہو گا۔ آپ کے لئے مولوی محمد داؤد صاحب کا کافی خیال ہے کہ اجتماعات میں شامل رہیں. شائد آپ کو ضرور اطلاع کریں گے۔

اگر وہاں پر تبلیغ کا کام ہوتا رہا اور یہی مصروفیت ہو تو فقیر پور کے جلسہ میں آنا ضروری نہیں ہے. اس جلسہ پر کوئٹہ یا لاڑکانہ جانے کے لئے مشورہ ہو گا جس وقت تعطیلات ہوں گی. چھٹیوں میں ملازم اور طلباء موجود رہیں گے ۱۵ جون سے چھٹیاں ہو رہی ہیں. ان کے آنے کی صورت میں اس وقت آپ کا موجود رہنا ضروری ہے. جو تعلیم. تربیت اور تنظیم کے علاوہ وفود بھی نکلیں گے. لہٰذا یہ خیال رکھنا۔

والسلام

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری

السلام جملہ جماعت کو عرض

مکتوب نمبر ۸۴

جناب خلیفہ مولانا حاجی محمد صالح صاحب چنہ کے نام آداب حرمین شریفین، طریقہ تبلیغ اور تنظیم کے موضوع پر درج ذیل نصائح وہدایات اردو میں تحریر فرمائے جب وہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔

۷۸۶

از طرف لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

مکہ مکرمہ میں جو بھی افراد اہلذکر جماعت کے قیام پذیر ہیں ان کا شمار کرنا اور ان کے نام تحریر کرنا۔ جماعت اہلذکر کی تنظیم قائم کرنا ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ آپ کے پاس یا کسی دوسرے فقیر کے مکان میں تمام افراد اہلذکر کا جمع ہونا. اور اس اجتماع میں ذکر مراقبہ حلقہ، نصیحت، شریعت وطریقت، جس طرح ہمارے طریقہ عالیہ کی خصوصیات ہیں، اسی طریقہ پر جوش و خروش سے تقریر کرنا ان حضرات کو بیدار ہوشیار رکھنا جملہ حضرات کا عمامہ باندھنا، وضو میں مسواک، نماز اشراق اوابین کے نوافل اگر ہوسکے تو۔ تہجد کے نوافل ضرور، ہفتہ میں ایک دو مرتبہ صلوٰۃ التسبیح، نماز و پنجگانہ با جماعت بیت اللہ میں ادا کرنا اور طواف کثرت سے کرنا، فراغت کا وقت بیت اللہ کے طواف، ذکر، مراقبہ، تلاوت قرآن پاک ہی میں صرف کرنا اور ضرور دو تسبیح درود شریف دو تسبیح ذکر کلمہ شریف بلا جہر، اور دو تسبیح بوقت عشاء استغفار، اور بوقت عشاء سوتے وقت اور تہجد کے وقت سلسلہ عالیہ پڑھنا، اور مسائل وضو، نماز وغیرہ وغیرہ یاد کرنا۔ اور یہ حضرات جہاں جہاں کام کریں، وہاں ان فقراء کے ذریعے پاکستانی خواہ غیر ممالک والوں کے ساتھ احتیاط کے ساتھ تبلیغ کا کام کریں۔ ان حضرات کو تعلیم دینا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ عالیہ بلکہ عرب شریف کی ہر ایک چیز، ہر ایک آدمی کا ادب کریں، خصوصاً بیت اللہ اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بہت زیادہ ادب کریں، عجز و نیاز سے ہر وقت باوضو رہیں۔ جس کارخانہ، جس جگہ کام کرتے ہیں وہاں صداقت، سچائی سے کام کریں، اخلاق، اعمال، کردار، ایثار، سے رہیں ان آدمیوں کو اپنا گرویدہ بنالیں۔ یہ کوشش کریں کہ وہ حنفی ہو کر رہیں۔ جن ڈاکٹروں کے پاس آپ کا قیام ہے ان کو روحانیت، اصلاح قلب کی طرف توجہ دلائیں، ذکر بتائیں، اور ان کے ذریعے مزید کام کریں۔

جناب قاری القرآن مولانا محمد صاحب برگزیدہ شخصیت، نہایت صالح، قرات میں بڑے ماہر، نہایت پسندیدہ اور خوش اخلاق ہیں. اللہ والوں کے ساتھ ان کو عقیدت اور ان سے تعلقات ہیں اس عاجز کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں. نہایت مہربان ہیں ان کے پاس آنا جانا اور تعلقات رکھیں. اور ان سے قرأت اور تفسیر یا حدیث کی کوئی کتاب پڑھیں۔ قرات تو ضرور سیکھیں. اکثر طور پر وہ بیت اللہ شریف میں درس جاری رکھتے ہیں

تبلیغ کے بارے میں خاص کر غیر ممالک میں تعارف کے بارے میں ان سے مشورہ کریں اور معلومات حاصل کریں.

ان کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنونہ اور دعا کے لئے خاص عرض کریں۔ آپ کے جانے کا مقصد زیارت بیت اللہ اور خاص کر غیر ممالک میں تبلیغ کے کام کے مواقع اور معلومات حاصل کرنا تھا. اس کے لئے کوشش کریں۔

مکتوب نمبر ۸۵

(محترم بیدار مورائی کے نام تصنیف و تالیف پر ہمت افزائی کا مکتوب تحریر فرمایا۔)

بروز جمعرات — تعالیٰ

تاریخ ۵ ماہ ربیع الاول — سلمہ اللہ

بخدمت جناب محترمی عزیز القدر محبی مولوی فتح محمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ گرامی نامہ پہنچا. اخبارات کے پرچے اور اشتہار پہنچ چکے ہیں، بندہ کم ترین کی طبیعت درست نہ ہونے اور کوئی ایک ہفتہ مولوی غلام فرید صاحب (جو کہ بالکل بیمار کمزور تھے) کے پاس غریب آباد قیام رہا تاخیر معاف فرماویں، آج بھی طبیعت درست نہیں ہے جبر کر کے چند الفاظ تحریر کئے گئے ہیں۔ تمنا یہ تھی کہ جواب باصواب اور کچھ گذارشات عرض کی جاویں لیکن ایک طرف سستی دوسری طرف طبیعت کبھی کس حال میں اشتہار بہترین ہے پسند کیا گیا. شاید چند الفاظ شامل کئے جائیں روبرو دوستوں سے مشورہ کرنا۔

آپ نے لکھا ہے کہ بوقت حاضری حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیماو تکریماً ..... (دعاؤں میں یاد رکھیں)

عرض یہ کہ اگر اس کا اظہار کیا جائے گا تو پڑھنے والا کہہ دے گا کہ یہ بڑا ریاکار آدمی ہے. 'بس اس کی شرح یہی کافی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان عاجزانہ دردمندانہ پکار کو شرف قبولیت بخشا

تو دنیا، آخرت میں اس کے بہترین ثمرات، نتائج دیکھ کر خود اندازہ لگا سکو گے، بندہ کا کام ہے سوال کرنا، بخشش، انعام، مالک کریم الاکرمین، کا خصوصی خاصہ ہے۔

آپ کی تحریر، تقریر، تصنیف، خدمت خلق کے لئے سعی بلیغ حسن کوشش کے لئے بے ساختہ مسرت کے یہ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔ بیت

شاد ہے قلب باغباں ابر بہار دیکھ کر
بلبل بوستان ہے خوش گل کا نکھار دیکھ کر

سن کے نوائے جانفزاں کیوں نہ میں ہوں غزل سرا
اٹھتا ہے دل میں ولولہ رنگ بہار دیکھ کر

اس فقیر حقیر پر تقصیر کو دعا سے ہر وقت یاد رکھیں

جناب عزیزی محترمی منصور صاحب کی خدمت میں خصوصی سلام عرض اللہ تبارک و تعالیٰ موصوف کو ظاہری، باطنی، صحت و عافیت کاملہ عطا فرماوے، بندہ دعا گو ہے

مولوی غلام قادر صاحب، جملہ جماعت کو السلام عرض

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری از فقیر پور

خط سر سری اور جلدی میں لکھا گیا کہ کہیں جواب رو نہ جائے۔

مکتوب ۸٦

خلیفہ مولانا قاری شاہ محمد صاحب کے نام رابطہ شیخ، اور ماسوی اللہ سے استغناء کے بارے میں تحریر فرمایا۔

بخدمت جناب مشفقی محترمی خلیفہ صاحب مولوی شاہ محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر بخیریت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور عافیت اور شریعت اور طریقت پر استقامت اور سلامتی عطا فرمائے۔ آمین

گرامی نامہ موصول ہوا کار تبلیغ، حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی، اللہ تبارک و تعالیٰ تبلیغ میں مزید ہمت و جرأت عطا فرماوے۔ اور جماعت کو اس سے بہت زیادہ محبت اور صدق و اخلاص عطا فرماوے۔ اصل بنیادی چیز محبت و رابطہ ہے۔ یہی طالب کامیاب ہے۔ بزرگوں کا ارشاد ہے۔ بیت

آنکہ طالب را رساند بامراد
اعتقاد است اعتقاد است اعتقاد

یعنی وہ چیز جو طالب کو منزل پر پہنچا دے. وہ اعتقاد ہے اعتقاد ہے اعتقاد ہے۔

میرے عزیز! محتاجی بجز حقیقی مولا پاک کے کسی اور کی ذرہ بھر نہ ہے۔ مبلغ جتنا بے طمع ہو گا اتنا مزید فائدہ اور ترقی ہو گی اپنے پیران کبار، مرشد کریم کا اتباع ضروری ہے۔ اپنے خیال اور کسی مصلحت سے طریقہ عالیہ میں کوئی جدید چیز داخل نہ کی جاوے وگرنہ وہ برکت فیوضات. ترقیات بند ہو جائیں گی۔ وفد کی صورت اور خورد و نوش کا اپنا انتظام تبلیغ میں نہایت مفید ہے اور دس آدمیوں سے زیادہ نہ ہوویں تو بہتر ہے۔

جملہ جماعت کو السلام عرض. میاں محمد ایوب صاحب کو سلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر۷۸

متحدہ عرب امارات میں مقیم خلیفہ مولانا حاجی رب نواز صاحب کے نام تبلیغی ذوق و شوق. مدرسہ. مرکز اور آداب تبلیغ کے موضوع پر جامع مکتوب تحریر فرمایا۔

۷۸٦

تاریخ ۲۰ ماہ جماد الثانی سلمہ اللہ تعالی

بخدمت جناب محترمی محبی ارشدی اخوی مولانا مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ بفضلہ تعالی عاجز بیکار کی طرف خیریت ہے۔ آنعزیز کی عافیت. صحت. حقیقی ترقی و کامیابی اور سعادت دارین مطلوب ہے۔ دعا ہے اور دل کی دردمندانہ آواز ہے کہ اللہ تبارک وتعالی آنجناب کے قلب کو کلیتاً اپنی محبت و معرفت سے بھرپور پرنور معمور فرماوے اور ترک ماسوی اللہ ونسیان ماسوی اللہ کے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرماوے. آمین. اور اشاعت طریقہ عالیہ نقشبندیہ غفاریہ و خدمت خلق اور اصلاح ظاہری و باطنی بندگان خداوند تعالی کے لئے قبول و منظور فرماوے اور حیاتی کے معدودہ چند روز اس فکر. اس ذکر. اس دھن میں سفر و حضر ای میں صرف ہوں یہ دعا از فقیر حقیر دائماً ہے۔ اور حضرت حق سبحانہ و تعالی بحرمت پیران کبار. طریقہ عالیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین قبول فرماوے۔ (آمین) عرض کہ کافی مدت بعیدہ کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ کی صحت و عافیت

اور بقیہ حالات مندرجہ اور حالات تبلیغ و کرامات. فائدہ جلیلہ سے آگاہ ہو کر بہت ہی بہت خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ اور آپ کی محبت و استقامت اور پابندی سنت و شریعت طاہرہ و اتباع طریقہ عالیہ معلوم کر کے نہایت فرحت و سرور حاصل ہوا۔ اور بے اختیار آپ کے حق میں پر سوز دعائیں نکلیں۔ جزاک اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت پیرومرشد قبلہ عالم قطب الارشاد غوث الزمان حضرت مرشدنا و مربینا و سیدنا فی الدارین رحمتہ اللہ علیہ آپ کے باطن کو روشن اور سفر میں دینی دعوت میں اور آپ کے قائم کردہ مرکز درسگاہ میں مزید بر مزید ترقی حقیقی کامیابی عطا فرماوے اور فیوضات برکات عنایات رحمت کی بارانی فرماوے آمین ثم آمین۔ اور آپ کے مقاصد ارادات میں، جو مصر، شام، لیبیا، الجزائر، اردن، وغیرہ اسلامی ممالک میں نو (۹) مراکز اسلامی تبلیغی کی سرانجامی. مہیا کرنے میں تائید غیبی امداد شامل حال فرماوے آمین۔

امید کہ آپ کی ہمت اور جرأت اور ارادہ کی بلند پرواز دن بدن زیادہ ہوگی ہمارے دوست احباب منتظر ہیں۔ جو اس اعلیٰ افضل کام میں پورے ذوق و شوق سے آپ کے ساتھ شمولیت و معاونت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ یہاں کے حالات و واقعات نہایت خیریت سے اور برکت و رحمت سے پر ہیں۔ تبلیغ و تعلیم کا کام بالکل زور و شور سے جاری ہے۔ سندھ کے ہر ضلع ہر علاقہ ہر کونہ میں تبلیغ جاری ہے۔ پنجاب میں نیز کام تبلیغ تیزی سے اور جرأت سے ہو رہا ہے۔ بے انداز کافی فائدہ مخلوق کو ہو رہا ہے۔ ایک مرتبہ عاجز تبلیغ کے لئے ضلع لائلپور و لاہور گیا۔ عاجز کا آپریشن ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے جو آپریشن میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض حصہ بدن میں درد پیدا ہو گیا ابھی بھی کچھ درد ہے عاجز مزید سفر تبلیغ میں روانہ نہ ہو سکا۔ وگرنہ پنجاب کے لوگوں کو بہت ہی شوق ہے۔

اور عاجز کے سفر کے منتظر ہیں۔ بہت لوگ آتے رہتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں بھی کافی بے انداز تبلیغ کا کام فائدہ ہوا ہے۔ لیکن حاجی محمد سلام صاحب اور مولوی حاجی محمد صدیق صاحب اور مولوی محمد مشتاق صاحب کی سستی ہے کہ وہاں باقاعدہ قیام نہیں رکھا اور جانے میں کچھ غفلت کرتے ہیں۔ اس عاجز سے متعلق تین مرکز تبلیغ کے لئے قائم و جاری ہوئے ہیں۔ فقیرپور، کنڈیارو اور بوزدار۔ کنڈیارو میں بنام اللہ آباد مرکز قائم ہوا ہے۔ ۱۵، ۱۴ یا زیادہ گھر بن گئے ہیں اور کافی دوست آنے والے ہیں۔ یہاں مدرسہ بھی قائم ہے۔ جس میں ۳۰ طلباء مقیم ہیں۔ اور بعض دوست فقیرپور سے منتقل ہو کر سکونت پذیر ہوئے ہیں۔ اور فقیرپور شہر بھی قائم

ہے۔ میٹڑ سے کافی دوست آکر مقیم ہوئے۔ اور وہاں بھی مدرسہ تعلیمی و تبلیغی سلسلہ جاری ہے۔ وہاں چالیس (۴۰) کے قریب طلباء عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں ہر ماہ ۱۱ تاریخ کا عالیشان اجلاس پروگرام ہوتا ہے عاجز بھی ہر ماہ جاتا رہتا ہے۔ اس وقت ٹنڈو اللہ یار بوزداروں کی طرف عاجز بمع جماعت و مدرسہ تیار ہے وہاں لاڑ اور تھر کے علاقہ میں کافی فائدہ ہو رہا ہے۔ حضرت قبلہ عالم حضرت مرشدنا و سیدنا و سندنا قلبی و روحی فداہ کی نگاہ کرم سے بے شمار فائدہ اور کرامات ظاہر ہو رہی ہیں۔

عزیزا! آپ کا کافی انتظار ہے اس لئے کہ طویل عرصہ سے آپ کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ نے لکھا تھا کہ جنوری کے بعد ویزا مل جائے گا اور میں جلدی آجاؤں گا۔ آپ وہاں پر حکام سے تعارف پیدا کریں اور باثر افراد کے ذریعے کوشش کریں تاکہ ویزا مل جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ واپسی پر آپ کے ساتھ کافی دوست چلیں گے۔ آپ وہاں پر یہ معلوم کرتے رہیں کہ کونسے ممالک اور علاقے تبلیغ و تعلیم کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوں گے الحمدللہ یہاں پر کافی دوست فارغ التحصیل دستار بند مولوی صاحبان تیار ہوئے ہیں۔ ویزوں کا ملنا مشکل ہے۔ پاس پورٹ تو کافی دوستوں نے بنوائے ہیں۔ پاسپورٹ کے حصول میں زیادہ آسانی ہے۔ تبلیغی سفر کے لئے طریقے اور مسائل اور حالات معلوم کر کے احوال سے مطلع کرتے رہیں۔ خاص عرض! تبلیغ سے اصل مقصود خلق خدا کا فائدہ لوگوں کا توجہ و رجوع الی اللہ ہے۔ اس اہم مقصود کے پیش نظر مبلغین بلکہ جماعت کے ہر فرد میں یہ اوصاف ضروری ہونی چاہیں۔ طبع میں تواضع یعنی عاجزی پستی۔ عجز و انکساری۔ پیار و محبت۔ ہر ایک فرد خاص ہو، خواہ عام سے نہایت ہی اخلاق اور محبت سے پیش آنا۔ عملی کردار سے اخلاق حمیدہ عادات جمیلہ کی تعلیم دینا اخوۃ ہمدردی، اخلاص، خندہ پیشانی، سے پیش آنا، تاثیر و ہدایت کے لئے ضروری ہے کہ تقریر و نصیحت دل سے اور پرسوز ہو تاکہ سامعین کے دل میں جذباتی محبت کا جوہر پیدا ہو۔ عملی کردار سے پوری طرح دین کی طرف متوجہ ہونے کا شوق پیدا ہو۔ مرکز میں فراغت کا کوئی خاص وقت مقرر کریں جس میں ہر ملک و قوم کے آدمی آکر صحبت میں شامل ہوں۔ ذکر اللہ کا حلقہ مراقبہ مقرر کرنا اور آنے والوں کے دینی اور دنیوی مقاصد کے لئے دعا کرنا، نیز، تعویذات دینا۔ سکون قلب کے لئے ذکر خدا سے ان کے دل روشن کرنا، وعظ و نصیحت کرنا دوبئی اور اس کے گرد و نواح میں کس قدر تبلیغی کام ہوا ہے۔ خلق خدا کو کتنا فائدہ پہنچا ہے۔ کس قدر لوگ متوجہ

ہوئے ہیں۔ اس قسم کے تمام حالات لکھ کر ارسال کریں۔

رات دن طبع میں یہ تمنا، بے قراری اور درگاہ باری تعالیٰ میں یہ التجاو زاری ہونی چاہئے کہ اے خالق کائنات اس مسکین کا سفر یہاں قیام بلکہ تمام معاملات میرے مولا پاک محض تیری رضا کی خاطر ہوں۔ خلق خدا کے فائدہ اور طریقہ عالیہ کی اشاعت کے لئے ہوں ان تمام معاملات میں اس حقیر کو حقیقی اخلاص عطا فرما۔ شب و روز اسی قسم کی دعائیں والتجائیں ہوں۔ صلاح و مشورے اور تجاویز بھی اسی قسم کی ہوں کہ اس علاقہ میں قیام کا پورا نتیجہ کس طرح بر آمد ہو گا۔

بہرحال آپ کوشش کر کے ایک بار یہاں جلدی پہنچیں اس سلسلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک کامل و بہتر مشورہ بلکہ عملی قدم اٹھایا جائے گا۔ جس میں ایک بڑا تعلیمی مدرسہ اور عالیشان تبلیغی مرکز آپ کے زیر نگرانی قائم ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پتہ لکھتے وقت لفافہ کے اوپر غوث الاعظم قطب الارشاد مجدد وغیرہ القاب ہرگز نہ لکھیں۔ سخت منع ہے نہ لکھیں۔

از طرف لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری اللہ آباد کنڈیارو

مکتوب نمبر ۸۸

خلیفہ مولانا رب نواز صاحب (مقیم متحدہ عرب امارات) کے نام دوامی ذکر اور ترغیب اشاعت اسلام کے موضوع پر تحریر فرمایا۔

از درگاہ فقیر پور شریف ۷۸۶

تاریخ ۲ ماہ شوال ۱۳۹۲ سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی محبی عزیزی خلیفہ صاحب مولانا مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ بطرف فقیر حقیر خیریت ہے۔ ہر وقت دعا ہے۔ کہ مولیٰ پاک آپ کو باصحت و عافیت رکھے اور اپنا اور اپنے حبیب تاجدار مدینہ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی حقیقی رضا، محبت عطا فرماوے۔ اور اپنے پیران، طریقہ عالیہ کے بزرگان رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقے کا اتباع کامل اور نسبت قائم عطا فرماوے۔ دنیا و آخرت میں کامیاب و سرفراز رکھے۔ اور یہ دعا انشاء اللہ تعالیٰ العزیز بلاناغہ آپ کے حق میں مانگی جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرماوے۔ (آمین)

عزیزا، آپ کے پیارے مکتوب جو بھی ارسال شدہ ہیں جملہ موصول ہوئے ہیں۔ پورے

ذوق و شوق اور توجہ سے پڑھے جاتے ہیں۔ اور جماعت کو بار بار حضر میں خواہ سفر تبلیغ میں سنائے جاتے ہیں۔ تبلیغ کا حال، فیوضات، برکات و کرامات کا سن کر خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ دوست نہایت خوش ہوتے ہیں۔ اور آپ کی تبلیغ و کوشش و ہمت کا داد دیتے ہیں۔ جزاک اللہ تعالیٰ خیرالجزاء مزید ہمت، کوشش و سعی تبلیغ فرمائیں، آپ خود اندازہ لگائیں کہ اتنے دور دراز ملک میں طریقہ عالیہ کی اشاعت، خلق خدا کی خدمت مسلمانوں کے فائدہ رسانی کے لئے جو تبلیغی محنت، تکلیف کر رہے ہیں اور جو فائدہ ہو رہا ہے۔ اس سے حضرت قبلہ عالم قطب الارشاد مرشدنا و سیدنا و سیلتنافی الدارین قلبی و روحی فداہ آپ پر کتنے راضی ہوں گے اور آپ کے لئے دعاگو ہوں گے۔ آپ کو مبارک صد مبارک بلکہ لاکھ مبارک باد۔

عزیزا! آپ کا جب مکتوب آتا ہے آپ کی خیریت اور تبلیغ کا حال معلوم کر کے اس بندہ کم ترین کو اس حد تک خوشی، سرور، فرحت حاصل ہوتی ہے۔ کہ تحریر سے باہر ہے۔

میرے عزیز! آپ یہ تصور نہ کریں کہ میں دور ہوں یا تنہا ہوں نہیں، نہیں جبکہ آپ بھیجے گئے ہیں اور بھیجنے والے نے آپ کو محض تبلیغ، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضا کی خاطر بھیجا ہے۔ اور آپ کا سفر اور قیام اسی کام کیلئے ہیں۔ تو بلا مبالغہ آپ دور نہیں ہیں۔ بلکہ در حضور ہیں، آپ تنہا نہیں ہیں مرسل عالی آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، میرے پیارے آپ فکر نہ کریں آپ تنہا نہیں، بشرطیکہ آپ کی محبت رابطہ و نسبت قائم ہو اور طریقہ عالیہ کی اشاعت و تبلیغ میں مشغول ہیں، تو یقین کر لیں کہ حضرات پیران کبار رحمہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم و توجہ آپ کے شامل حال ہیں۔ بس اتنا ہو کہ آپ غافل نہ رہیں توجہ و خیال ہر وقت مبدء فیاض ذات کی طرف رہے۔ عنایت، فیض کی یارانی دائماً شامل حال رہے گی۔ آفریں! کمر ہمت، مستحکم، مضبوط رکھیں کوئی فکر پریشانی نہ کریں۔ اس عاجز بیکار کا خیال اس طرف ہے کہ آپ کا جدید مرکز قائم ہو جائے۔ یہ کوشش ہے کہ ایسے آدمی پختہ طبع آپ کے ساتھ شامل کئے جائیں اور الحمدللہ اس رمضان المبارک کے بعد ہمارے ۸۔ ۱۰ آدمی یعنی طلباء انشاء اللہ فارغ التحصیل ہوں گے۔ اور ان کی دستار بندی ہوگی ایک قابل عالم مدرس آپ کیساتھ مقیم رہے گا۔ اس عاجز نے جناب خلیفہ صاحب محمد علی جبلی صاحب کو عمان خط لکھا تھا کہ مولوی رب نواز صاحب کے ساتھ رہو۔ لیکن دوبئی کا معاملہ اب اور ہو گیا ہے۔ اور مولوی حاجی عرض محمد صاحب اور فقیر محمد قاسم صاحب کو عاجز نے تاکید کی تھی کہ آپ دوبئی جائیں اور

خلیفہ صاحب مولوی رب نواز صاحب کے ساتھ رہیں۔ وہ ماہ شعبان میں بغداد پہنچ گئے ہوں گے۔ آپ نے نیز حاجی محمد علی صاحب اور حاجی عرض محمد صاحب نے لکھا ہے کہ دوبئی جاتے ہوئے راستے میں تخت چیکنگ ہوتی ہے۔ اور ویزے بھی نہیں مل رہے۔ مولانا حاجی احمد حسن صاحب اور میاں غلام مصطفیٰ صاحب کراچی والے رجب یا شعبان میں مدینہ عالیہ پہنچ چکے ہوں گے۔ ان کے خطوط آرہے ہیں کافی مہربانی ہو رہی ہے حاجی عرض محمد صاحب والے بغداد شریف میں ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پندرہ رمضان المبارک کو عمرہ کا ویزا مل جائے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم. حضرت مرشد مربینا اور حضرات پیران کبار کی خاص عنایات اور مہربانیاں ہیں کہ کراچی حیدر آباد میرپور خاص ہالا نواب شاہ خیرپور میرس غرضیکہ پورے سندھ میں بے انداز تبلیغی کام ہوا ہے۔ حیدر آباد میں تو مبلغین بھی زیادہ رہتے ہیں۔ اور وہاں کام بھی کافی ہوا ہے۔ فیصل آباد شیخوپورہ اور سیالکوٹ اضلاع پنجاب میں بھی کافی تبلیغی کام ہوا ہے۔ صوبہ سرحد میں بھی مولوی محمد صدیق صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب نے حاجی محمد سلام صاحب سے مل کر بنوں کوہاٹ اور پشاور میں بے حد کام کیا ہے۔ جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ البتہ احباب نے یہ سستی کی کہ تنظیم کے تحت کام نہیں کیا۔ اب رمضان شریف کے بعد چند دوست جانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بھی ہمت کریں زیادہ قوت جرأت سے کام کریں مزید زبانیں سیکھیں۔ ذکر مراقبہ کی کثرت کریں۔ بلکہ ذکر اور مراقبہ ذہن میں اس قدر پختہ ہوں کہ ذکر کا ملکہ پیدا ہو جائے کہ خواہ آپ کاروبار وغیرہ میں مصروف ہوں پھر بھی آپ شاغل ہوں۔ اور توجہ الی اللہ تام و ثابت رہے ذرہ بھر غفلت نہ رہے۔ شب بیداری کی عادت بنائیں سلسلہ شریف بلاناغہ پڑھتے رہیں۔ دیگر عرض یہ ہے کہ ایسے آدمیوں آفیسران وقت اور تاجران اور بیرونی ممالک کے آدمیوں سے دوستی، آمدورفت، اور تعارف پیدا کریں جن کے ذریعے بیرونی ممالک میں تبلیغی کام کرنے کی سہولت پاسپورٹ ویزے اور آمدورفت کے آسان طریقوں کا پتہ چل سکے، جدید عربی، کتابی (قدیم) عربی سیکھنے علمی لیاقت پیدا کرنے کی کوشش کریں مختلف زبانیں زیر استعمال رکھیں اب تک بیرون ملک رہتے ہوئے آپ کو کافی عرصہ ہوا ہے۔ اس دوران آپ نے کتنی زبانیں سیکھی ہیں۔ اور ان میں کتنی مہارت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ کی باطنی توجہ و امداد سے الحمدللہ یہاں پر ہمارا تبلیغی کام بالکل کافی ہو رہا ہے اور اس قسم کی شہرت اور

تعارف ہر قسم کے افراد آفیسر صاحبان اور ملکی حکام تک پہنچ چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں جماعت کے لئے بیرونی ممالک آمدورفت کے لئے سہولتیں پیدا ہوں گی، آپ اس قسم کے ذرائع سوچیں اور اسی قسم کے افراد سے صلاح مشورہ کیا کریں۔ آپ کے دونوں مراکز کی سلامتی برقرار رہے اور اس صورت میں اگر آپ یہاں آسکیں تو بہتر ہے۔ آپ جیسے پیارے دوست اور روحانی بھائی کی ملاقات کے شوق سے دل بے قرار ہے۔ لیکن اس بات کا لحاظ فرضی کام سمجھیں کہ دونوں مراکز کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے، آپ یہ یقین رکھیں کہ آپ دور نہیں ہیں۔ بلکہ حضور میں ہیں اور یہ عاجز بیکار آپ سے غافل نہیں ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مقدس دربار میں آپ یاد ہوتے ہیں آپ کے پاس طریقت کے اسباق کی کتاب موجود ہے جو سبق آپ کو پہلے حاصل ہے۔ کتاب سے دیکھ کر اس کے بعد والا سبق شروع کریں۔ جب کبھی دل میں ملال و پریشانی پیدا ہو تو تصور شیخ کا زیادہ خیال کریں۔ اور تصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں۔ فراغت کے اوقات میں اہل اللہ کی کتابیں ضرور پڑھتے رہیں۔ آپ کی تبلیغ روحانی قسم کی ہے اس لئے تصوف سے واقفیت ضروری ہے۔ طبع میں عجزو انکساری تواضع اختیار کریں اپنے آپ کو خاک مٹی سمجھو اپنی کی ہوئی کوئی بھی نیکی نظر نہیں آنی چاہئے۔ اپنے تمام تعلقات کاروبار ضروریات اور حالات اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں۔ صحت طبیعت کا خیال رکھیں۔ کھانسی کا علاج کرائیں آپ کا دوسرا خط رمضان شریف میں موصول ہوا اس عاجز نے ابتداء رمضان ہی میں جواب لکھ رکھا تھا۔ لیکن چونکہ آپ کے سابقہ خط مولوی مشتاق احمد صاحب کے پاس تھے اور وہ پورا رمضان شریف سفر میں گئے ہوئے تھے اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی کہ پتہ نہیں مل سکا تھا۔ لہٰذا آئندہ ہر خط پر پتہ تحریر کیا کریں۔ آپ نے اشتہار کے سلسلہ میں جو خط لکھا ہے۔ نہیں ملا۔ پہلے اشتہار نہ چھپوانا، اس کا مسودہ ہماری طرف بھیجیں۔ احباب (علماء) دیکھ کر تصدیق کریں۔ اس کے بعد چھپوائیں اس عاجز بیکار اور محمد طاہر کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

الحمد للہ اس ماہ رمضان شریف میں تمام زیادہ تبلیغی کام ہوا اشتہارات بھی بہت سے شہروں میں چھپوائے گئے ان میں سے کچھ ارسال کئے جارہے ہیں۔

مکتوب نمبر ۸۹

درگاہ شریف کے کچھ معاملات اور دنیاوی مصائب ترقی مدارج کا باعث ہیں کے موضوع پر تحریر فرمایا۔

از طرف لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری ۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

فقیر پور

تاریخ: ۲۱ ماہ رجب

بخدمت جناب محترمی و مکرمی مجمع فضائل عزیزی حافظ نور محمد صاحب مولوی محمد سلام صاحب مولوی جان محمد صاحب میاں رب نواز صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ!

بندہ حقیر کی طرف بفضل حضرت باری تعالیٰ رب غفار ہر طرح خیریت ہے۔ آن صاحبان کو حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اپنی محبت و معرفت اور رضا مندی کی دولت سے سرفراز فرماوے (آمین) عرض کہ آپ کو معلوم ہے یا نہ کہ بتاریخ ۱۵ نیم شب کے بعد حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم مجدد دوران قیوم الزمان محبوب کبریا حضرت مرشدنا و سیدنا و سندنا وماوانا وملجانا و مربینا و وسیلتنا فی الدارین قلبی و روحی امی و ابی فداہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے حرم محترم جو بدرگاہ رحمت پور شریف قیام پذیر تھے انتقال فرما کر دار دنیا سے دار بقا جنت الفردوس روانہ ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ عاجز پندرہ تاریخ رجب کو داود کی طرف دعوت پر گیا تھا شام کو واپس آیا یہ خبر اندوہناک پر ملال معلوم ہونے پر بوقت سحور غریب آباد شریف گیا۔ تین دن بعد واپس آیا۔ عزیزی جناب حافظ صاحب پر شائد لحصول عالی مراتب اور عزت اور نجات اخروی کے دنیاوی حوادث بہت رہتے ہیں۔ یہ قرب حقیقی کی علامت ہے۔ حافظ صاحب مت گھبرائیں مطمئن رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر فتنہ و شر مصیبت سے نجات دے۔ محفوظ و مامون رکھے۔ یہ حقیر پر تقصیر باجود کم حیثیت عدم بضاعت دعا گو رہا ہے۔ اور اب بھی دعا مانگتا رہتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بطفیل حضرات ہر تکلیف و مصیبت دور و سہل فرمائے، آمین آپ کا انتظار رہتا ہے اپنے حال سے واقف نہیں فرماتے۔ جناب حکیم صاحب اور جملہ جماعت کو السلام عرض۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۹۰

شریعت مطہرہ کی پابندی اور ادائیگی زکوٰۃ کے موضوع پر ثواب پور تحصیل کنڈیارو کے فقراء کے نام تحریر کیا۔

۷۸۶

سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مکرمی مشفقی میاں محمد بخش صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! بعد خیریت طرفین واضح باد کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچی محبت واطاعت عطا فرماوے۔ آمین

عزیزا! آپ کا قیام اپنی بستی میں رہتا ہے اس لئے میاں محمد سراب صاحب اور حاجی روشن الدین صاحب سے مل کر ثواب پور کی جماعت کا انتظام بہتر رکھیں تاکہ مسجد شریف اندر خواہ باہر بستی کی جماعت سے بھری رہے نماز با جماعت، تہجد مسواک، حلقہ مراقبہ ذکر، نیکی کے کاموں کا پورا پورا شوق رہے، پوری بستی میں کوئی ایک بھی بے نمازی نہ رہے ہر طرح سے تاکید ہے۔

یہ عاجز انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۴۔ ۵ یا ۶ اسلامی تاریخ کو آپ کے یہاں آئے گا اور یہ دیکھے گا کہ آپ نے کس قدر کوشش کی انتظامات رکھے دیگر عرض یہ کہ گزشتہ سال یہ مشورہ اور کوشش کی گئی تھی کہ پورے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور سب سے بہتر مصرف میں جس سے ثواب زیادہ ملے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا زیادہ حاصل ہو۔

آپ کو پوری طرح یہ علم ہے کہ اس میں اس عاجز کا کوئی بھی ذاتی غرض نہیں، ذرہ بھر بھی طمع نہیں ہے، یہ کوشش محض اس خیال سے کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور آپ کی بھلائی فائدہ اور ثواب زیادہ حاصل ہو۔

گذشتہ سال آپ نے پوری جواں مردی سے کوشش کر کے یہ ثواب حاصل کیا تھا، اس سال بھی اس نیک کام کو بھول نہ جانا، ثواب حاصل کر کے رہنا، اور جملہ دوست احباب کو بیدار و ہوشیار کرتے رہیں۔

زیادہ احوال روبرو۔ السلام جملہ جماعت کی خدمت میں عرض

لاشئی اللہ بخش غفاری از درگاہ رحمت پور شریف

مکتوب ۹۱

۷۸۶

سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مکرمی، محترمی حاجی صاحب میاں غلام صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! عاجز کی طرف ہر طرح خیریت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت مرحمت فرماوے۔ اپنی محبت اور دین و دنیا آخرت کی ترقی کامیابی اور نجات عطا فرماوے آمین۔
عرض یہ کہ کافی دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی، آپ کا درگاہ شریف پر آنا نہیں ہوا آنے جانے میں سستی نہ ہونے پائے۔ صحبت شیخ میں ہزاروں فائدے ہیں، مرنے کے بعد ہی اہل اللہ کی محبت کی نعمت کا قدر ہوگا۔ جس وقت دنیوی مال و دولت، ملکیت اور اولاد و رشتہ دار یہیں رہ جائیں گے، کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ اس وقت اس نعمت کی قدر ہوگی۔ اس لئے خود بھی ہوشیار رہو اور دوسرے رشتہ داروں دوستوں پیر بھائیوں کو بھی ہوشیار کرتے رہو۔
جس قدر بھی جماعت غفاریہ کے قوانین ہیں جو کہ شریعت مطہرہ کے احکام ہی ہیں کی پوری پابندی کی جائے۔ نماز با جماعت تہجد، مسواک، حلقہ مراقبہ، کثرت ذکر اور محبت پیر کی پوری طرح کوشش کی جائے۔ خانواہن کے دوستوں نے جو کوشش کر کے قانون جاری کئے تھے، جرمانے عائد کئے تھے ان میں سستی نہ ہونے پائے، قانون جاری رہے دیگر عرض یہ کہ لنگر کے لئے گندم کی ضرورت ہے، قیمت نقد ادا کی جائے گی آپ خواہ ثواب پور کے احباب یہی تجارت کرتے ہیں، اگر کفایت سے عمدہ چیز مناسب قیمت سے یہ کام ہوسکے تو آپس میں مشورہ کر کے جواب دیں تیز قیمت سے آگاہ کریں، وزن پورے چالیس سیر ہو یا من سے زائد جو ڈیڑھ سیر دیتے ہیں یہ بھی معلوم کرنا تین چار ہزار کے گندم کی ضرورت ہوگی، نرخ سے پہلے ہی مطلع کریں، کچے کے علاقہ میں اس سال سیلاب نہ ہونے کی وجہ سے آبادی نہیں ہوئی زمین کے کام، فصل کے احوال سے مطلع کریں۔
السلام جناب قاضی محمد اشرف صاحب، میاں محمد بخش اور جملہ جماعت کو عرض۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری۔ از دین پور

مکتوب نمبر ۹۲

وقت کی قدر اور تبلیغ کے موضوع پر خلیفہ حاجی رب نواز صاحب کے نام دبئی تحریر فرمایا۔

۷۸۶   سلمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مولانا مولوی جلیل القدر خلیفہ میاں رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عرض یہ کہ آپ کا سابقہ خط بھی پہنچا ہے۔ محبت سے لبریز آپ کا خط دیکھ کر اس عاجز کو بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محبت میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین۔

احوال حاضر یہ کہ آپریشن کے بعد اس عاجز کی طبیعت درست ہے کوئی فکر نہ کریں۔ بس اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ دیگر جماعت سے زیادہ آپ اس عاجز کو پیارے ہیں۔ ہماری طرف سے آپ کو وطن آنے کی اجازت ہے۔ آپ کی والدہ اور بھائی بھی آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی مرکز اور اپنے مکانات کے سلسلہ میں مناسب انتظام کرنا۔ وہاں تبلیغی کام نہ ہونے۔ نیز اقامہ نہ ہونے کی وجہ سے حاجی احمد حسن صاحب واپس آچکے ہیں۔

یہاں تبلیغی کام زور شور سے ہو رہا ہے۔ تمام خلفاء کرام محنت سے کام کر رہے ہیں۔ لاڑ (زیریں سندھ کو لاڑ کہتے ہیں) کے تقریباً دس فقراء آپ کی طرف آنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تاحال ان کو ویزے نہیں ملے میاں احمد زمان صاحب نے بھی پاسپورٹ بنوالیا ہے۔ مزید تیاری میں مصروف ہے۔ میاں احمد زمان والا کپڑا مل گیا ہے۔

نوٹ: خط کا مذکورہ بالا حصہ حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے کسی اور صاحب نے تحریر کیا ہے جبکہ آخر میں درج ذیل کلمات خود آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔

عزیزا! جوانی، صحت، آزادی خداداد نعمتیں ہیں۔ ان چیزوں کی قدر کریں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں صرف کریں۔ تبلیغ میں سرگرم رہیں۔ عربی بات چیت اور تقریر کرنے کی کوشش کریں یہ عاجز تندرست ہے۔ کسی قسم کا انتظار نہ کریں۔

اس عاجز اور محمد طاہر کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا کریں اس طرف آنے کی، خوشی سے اجازت ہے۔ آپ کی دلجوئی کی خاطر یہ الفاظ میں نے خود لکھے ہیں۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۹۳

نیز حاجی رب نواز صاحب کے نام حضور نوراللہ مرقدہ کے حکم سے تحریر کردہ ایک خط میں (جس کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا) تحریر ہے.

آپ ذکر کی تلقین کا سلسلہ شروع کر دیں. کافی عرصہ گزر چکا ہے لیکن سلسلہ عالیہ کی اشاعت کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ ظاہر نہیں ہوا. آپ کو بیرونی ملک بھیجنے کا یہی مقصد تھا. اور اسی سے ہمیں زیادہ خوشی حاصل ہوگی. دوسرے احباب بھی آپ کی طرف بھیجے جائیں گے. خدا کرے ان کے ویزوں کا کام ہو جائے یہاں ہم کوشش کر رہے ہیں ان کے پاسپورٹوں کے فوٹو آپ کے پاس بھیج رہے ہیں. آپ بھی ویزوں کے لئے کوشش کریں اپنے احوال سے جلدی واقف کرتے رہیں. فقط والسلام

نوٹ:۔ مذکورہ خط کے آخر میں آپ نے تحریر فرمایا۔

احوال جلدی جلدی لکھتے رہیں. تاخیر ہرگز نہ کریں. تبلیغی احوال اور کرامات تفصیل سے لکھتے رہیں. آپ کی ملاقات کا کافی انتظار ہے آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو بہت زیادہ یاد کرتی ہے. اس لئے جلدی آنے کی کوشش کریں اور جلدی ان کی زیارت اور قدم بوسی کریں. اور ان کے نام خیریت کا احوال جلدی جلدی لکھتے رہیں۔ کچھ احباب تیار ہیں تصاویر بھیج دیں گے. آپ ان کے لئے ویزوں کی کوشش کریں.

جب کبھی کوئی آفیسر. معزز عرب یا کوئی غیر ملکی معزز آدمی مرکز پر آئے تو آپ کسی کتاب یا رجسٹر پر ان سے تاثرات تحریر کرالیا کریں۔

یہاں کے احباب کو شکایت ہے کہ ہم مولوی رب نواز صاحب سے محبت کی بنا پر ان کے نام خط لکھتے ہیں. یا دبئی جانے کے لئے لکھتے ہیں تو وہ جواب ہی نہیں دیتے۔ آپ ایسا نہ کریں ان کو جواب لکھتے رہیں۔ یہاں سے آپ کے پاس عرب شریف جانے کے لئے کافی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے آمین

مزید احوال بعد میں تحریر کیا جائے گا. انشاء اللہ تعالیٰ

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری از درگاہ فقیرپور

مکتوب نمبر ۹۴

احترام رمضان المبارک کے سلسلہ میں کراچی میں رہنے والے علماء اور روحانی طلبہ جماعت کے اراکین کے نام تحریر فرمایا ابتدائی حصہ کسی اور صاحب نے تحریر فرمایا اور درج ذیل ہدایات حضور نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمائیں۔

مولوی رحمتہ اللہ صاحب مولوی محمد رفیق صاحب. میاں محمد موسیٰ صاحب میاں عبدالوہاب صاحب میاں محمد سہیل صاحب اور دیگر اراکین روحانی طلبہ جماعت کا یہ فرضی کام ہے کہ اس جمعیت کی طرف سے احترام رمضان شریف کے لئے سخت جدوجہد کریں نیز برانچوں کا ایک جلسہ عام بلاکر سارے حضرات کو بیدار اور کام کرنے کے لئے مستعد رکھیں۔

میاں جاوید اقبال صاحب صدر جمعیت طلبہ پاکستان خود شامل ہوکر ان میں روحانی انقلابی کام کرنے کا شوق پیدا کریں مولوی عبدالغفور صاحب اور جناب شاہ صاحب جماعت غفاریہ میں کام کرنے کا ایک نیا روح پیدا کریں۔

السلام جمیع جماعت. احباب کی خدمت میں عرض. عاجز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میاں محمد طاہرپوری پابندی محنت اخلاص کے ساتھ سفر میں مستعد ہوکر کام کریں۔

لاشئی فقیراللہ بخش نقشبندی غفاری

مکتوب ۹۵

تبلیغی سفر میں رفاقت اور ایک دوسرے سے تعاون کے سلسلہ میں خلیفہ مولانا قاری شاہ محمد صاحب (کراچی) کے نام تحریر شدہ مکتوب مبارک کا ابتدائی حصہ کسی اور صاحب نے تحریر فرمایا اور آخری حصہ حضور نور اللہ مرقدہ نے خود تحریر فرمایا۔

۷۸۶   دائما سلامت باشید

مکرمی و محترمی جناب مولانا مولوی شاہ محمد صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! بعد از دعا و سلام معروض باد کہ محترم مولوی محمد آدم صاحب وڈھ بلوچستان کے علاقہ کی طرف تبلیغ کے لئے تیار ہیں. ان کے ساتھ جانے کے لئے ایک ساتھی کی ضرورت ہے. اس علاقہ میں پہلے بھی کافی کام ہوا ہے. اگر دوبارہ جانا نہ ہوگا تو گذشتہ محنت بھی

ضائع ہو جائے گی لہٰذا جلدی سفر کی ضرورت ہے۔ مولوی محمد آدم صاحب تیار ہیں۔ آپ ایک ہفتہ کے تبلیغی دورے پر ان کے ساتھ جائیں اور تبلیغ میں تعاون کریں انشاء اللہ تعالیٰ کثیر فائدہ ہوگا۔ پوری جماعت کو ہر وقت بیدار رکھیں۔ دین کا فکر محبت ادب اور تبلیغی سعی کی اشد ضرورت ہے (مذکورہ حصہ حضور کے حکم سے کسی اور صاحب نے تحریر فرمایا آخر میں آپ نے تحریر فرمایا)

مولوی محمد آدم صاحب تبلیغ میں بحیثیت رفیق آپ کے ساتھ جاتے رہتے ہیں۔ آپ بھی ان کے ساتھ تبلیغ میں شامل رہ کر ہمدردی کریں وڈھ کے علاقہ میں علماء بکثرت ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب کے ساتھ دوسرے مبلغ کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

مولوی محمد آدم صاحب مولوی محمد شریف صاحب کو بھی خط لکھیں کہ وہ بھی وڈھ کے علاقہ میں آکر ملیں۔ جہاں سے مولوی صاحب خضدار۔ باغبان کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے ان کے ساتھ جائیں۔ گذشتہ مرتبہ مولوی محمد آدم صاحب۔ مولوی محمد شریف صاحب کے علاقہ میں بہت کم رہے اس مرتبہ ان کو یہ فائدہ پہنچائیں مولوی محمد آدم صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب جتنا زیادہ عرصہ چاہیں سفر کریں۔ خواہ رمضان المبارک بھی تبلیغی سفر میں گزرے۔ شعبان شریف کے عرس کے جلسہ میں ان کا آنا ضروری نہیں ہے۔ بے شک تبلیغ کرتے رہیں البتہ آپ ۸۔ ۱۰ دن وڈھ کے علاقہ میں شامل ہو کر واپس چلے آئیں۔ اور شعبان شریف کے عرس شریف میں بمع جماعت ضرور شامل ہوں زیادہ جماعت لانے کی پوری کوشش کریں۔ مولوی محمد آدم صاحب کے ساتھ سفر میں جانے کے لئے از حد تاکید۔ آپ کے کرایہ کے لئے پندرہ روپے بھیجے جارہے ہیں یہ پندرہ روپے خاص وڈھ کے علاقہ میں مولوی محمد آدم صاحب کے ساتھ تبلیغ میں جانے کے کرایہ کے لئے ہیں

دعاؤں میں یاد رکھیں

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر۹۶

تبلیغ اسلام. وقت کی قدر اور صحبت شیخ کے متعلق تحریر کردہ اس مکتوب کا ابتدائی حصہ غالباً مولانا مولوی بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا اور آخری حصہ حضور نوراللہ مرقدہ نے تحریر فرمایا۔

۷۸۶ زیدہ مجدہ

مکرم و محترم میاں میر محمد صاحب

من بعد تسلیمات و شوق ملاقات واضح باد کہ آپ کا خط پہنچا احوال معلوم ہوا۔

عزیزا! یہ دور نہایت غفلت اور خود غرضی کا ہے. اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کو جہاد اکبر سمجھ کر حسب حیثیت تبلیغ کرتے رہو تبلیغ کو اپنی بستی تک محدود نہ رکھو بلکہ باہر نکل کر تبلیغ کا حق ادا کرو تمام مسلمان اس کے حقدار ہیں۔

عزیزا! یہ تبلیغ کوئی نئی بات نہیں بلکہ وہی تبلیغ ہے جو کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی. آج کل ہمارے بھائی غفلت کی وجہ سے دین سے کاہل ہو رہے ہیں. ان کو پیغام حق یاد دلاتا ہے. اس لئے سعی تبلیغ کرتے رہیں۔ جناب شاہ صاحب نے جو ایسا کیا ہے سو وہ خود جانیں آپ فرض ادائیگی کرتے رہیں اللہ تعالیٰ شاہ صاحب اور ہم کو ہدایت عطا فرماوے آمین۔ آپ کی تبلیغی جدوجہد سے انتہائی خوشی حاصل ہوئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس کار خیر کی مزید توفیق عطا فرماوے. ساتھ ہی ان دینی کاموں میں اخلاص عنایت فرماوے. آمین۔ (درج ذیل حصہ حضور نوراللہ مرقدہ نے اردو میں تحریر فرمایا)

مزید بریں تاکیدی عرض ہے کہ اپنے اصلی کام میں مصروف رہیں. یعنی مولیٰ پاک کی یاد میں اپنا وقت گذاریں ان تاریک راتوں کو خدا کے ذکر و اذکار و استغفار کے ذریعے روشن کریں۔ یاد رہے ایک لحہ بھی غفلت میں گزرنے نہ پائے. اب جوانی کا عالم ہے. کام کرنے کا وقت ہے. کل جب بڑھاپا آجائے گا تو سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ تبلیغ کا کام صدق و اخلاص سے کرتے رہیں اور اپنی اصلاح کا پورا خیال رکھیں.

کار تبلیغ اور اپنے حالات سے آگاہ کرتے رہیں. ہر ایک طالب و ذاکر کو خاص کر مبلغ کو صحبت کی اشد ضرورت ہے. اس طرف ذرا توجہ فرماویں۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری از فقیر پور

مکتوب نمبر ۹۷

تبلیغی تحریص. اور ملک بھر میں ہونے والے تبلیغی کام کا جائزہ. تبلیغ کے ارادہ سے ملازمت کرنا. کے موضوع پر تحریر کردہ درج ذیل مکتوب کا ابتدائی حصہ کسی اور صاحب نے تحریر کیا اور آخری حصہ خود حضور نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمایا

سلمکم اللہ تعالیٰ ۷۸۶

مشفقی و مکرمی مولانا مولوی رب نواز صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! احوال یہ ہے کہ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ آن جناب کے یہاں بھی خیریت ہوگی. آمین۔ وقتاً فوقتاً آپ کے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں حال ہی میں آپ کا ایک خط ملا ہے جس میں تبلیغی احوال کے ساتھ کرامات بھی بیان کی گئی ہیں جس سے خوشی ہوئی اور خط جماعت میں پڑھ کر سنایا گیا آپ کی بیماری کا سن کر قلبی صدمہ پہنچا اور آپ کے حق میں دعا مانگی گئی امید ہے کہ اس وقت خوش ہوں گے۔

یہ فقیر ہر وقت آپ کے لئے دعا گو ہے. خداوند کریم آپ کو دنیا و آخرت میں سرفراز رکھے اور آپ پورے ذوق و شوق سے تبلیغی کام کرتے رہیں۔ آپ یا جو دوست آپ کے ساتھ رہتے ہوں ان کا اٹھنا بیٹھنا. رنگ ڈھنگ بزرگان طریقت کے مطابق ہو. اس میں کسی قسم کی سستی نہ ہونی چاہئے۔ آپ کو مزدوری کرنے کی اجازت ہے. بیشک مزدوری کریں. لیکن تبلیغ کے کام کو اس پر مقدم رکھیں. اور حال احوال جلدی جلدی ارسال کرتے رہیں۔ اگر آپ یہاں آنا چاہیں تو آپ کی مرضی لیکن یہاں سے کافی دوست آپ کے پاس آنے کی کوشش کر رہے ہیں ویزوں اور پاسپورٹوں کا کام نہیں ہوا. امید ہے کہ یہ کام جلدی ہو جائیں گے. یہاں کے احوال سے آپ کو واقف کرتے رہیں گے آپ اپنے احوال سے واقف کرتے رہیں (مکتوب کا درج ذیل حصہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے اردو میں تحریر فرمایا)

عزیزا! اپ اس عاجز بیکار کو ہر وقت یاد ہیں آپ کے لئے یہ عاجز ہر وقت دعا گو ہے. حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ظاہری و باطنی کامل ترقی عطا فرماوے. غرض یہ ہے کہ اس وقت آپ کی

جوانی ہے اور آزادی. فراغت و صحت بحال ہے عجیب موقعہ ہے اس کی قدر کرو. تبلیغ میں سرگرم رہو تبلیغ سے بڑھ کر کوئی عبادت. کوئی نیکی نہیں جس طرح آپ نے اپنی قلبی ہمت و جرات کا اظہار کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اردن. یمن. کویت وغیرہ میں مرکز تیار کئے جائیں گے. جزاک اللہ خیرالجزاء جوانمردی واستقامت سے آگے بڑھو. اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم. تائید غیبی اور نگاہ کرم حضرت قبلہ عالم غوث الزمن قلبی و روحی فداہ اور پیران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باطنی توجہات و امداد سے یہاں تبلیغ کا کام بڑے زور و شور سے برجستہ شروع ہے۔

حضرات مبلغین بڑی ہمت اور مستعدی سے کام کر رہے ہیں. الحمدللہ. بعنایت الٰہی کثیر و بے انداز کام و فائدہ ہو رہا ہے خلیفہ مولانا مولوی سردار احمد صاحب جس کی پنجاب میں ہزار با جماعت ہے اور خلیفہ مولوی غلام محمد صاحب رحمت پوری نے بمع جماعت بڑی عقیدت و محبت واخلاص سے تجدید بیعت کی ہے. اور کثیر فوائد و برکات وفیوضات کی بارانی ہو رہی ہے جو خود بیان کر رہے ہیں اس کے تحریر کے لئے دفتر درکار ہیں بڑے انداز میں کرامات کا ظہور ہو رہا ہے. یہ عاجز تو بالکل آوارہ. بیکار سیاہ کار ہے یہ جو کچھ کرم ہے حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم مرشدنا و مربینا و وسیلتنا فی الدارین قدس اللہ تبارک و تعالیٰ سرہ الاقدس کی نگاہ کرم کا کرشمہ ہے۔

اگر بادشہ بردر پیر زن ــــ بیاید توائے خواجہ سبلت مکن بیت

بغرض اظہار انعام خداوندی یہ چند سطریں تحریر کی گئی ہیں عرب ممالک میں تبلیغ کے لئے بہت سے دوست مستعد و تیار ہیں آپ کا دوست خیرپور ریاست کا باشندہ میاں محمد الیاس صاحب جو کراچی میں ملازم ہے. اس نے پاسپورٹ بنوالیا ہے. اور تبلیغ کے لئے تیار ہوا ہے. اس کے ساتھ یہ مشورہ ہوا ہے کہ وہ صاحب عرب ممالک میں کسی جگہ ملازمت بھی کرے۔ ایسی باتوں کا آپ بھی لحاظ رکھیں کہ اس تحریک کا جو آغاز کیا گیا ہے تو جو ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ہے. وہ بیرونی ممالک میں ملازمت کریں ساتھ ہی تبلیغ میں سرگرم رہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس نیک کام میں کامیابی اور جملہ جماعت کو اس کار خیر میں ہمت و جرات عطا فرماوے. آمین۔

آپ عربی. فارسی. ترکی اور دیگر زبانیں سیکھنے کی پوری کوشش کریں غفلت ہرگز نہ کریں. اور حکام. افسران تاجران اور بیرونی ممالک کے باشندگان سے تعارف و واقفیت پیدا کریں۔ نیز ان کے ممالک کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ علمی لیاقت پیدا ہونے کے لئے علمی مشغلہ بحال رکھیں اور محبت. رابطہ. اخلاص. کثرت ذکر. مراقبہ. تہجد. مسواک نماز با جماعت. اتباع

شریعت و سنت کی پوری پابندی رکھیں تواضع. انکساری. عاجزی. خاکساری. اور ہر وقت دید قصور غالب رہے۔ تبلیغی حالات و دیگر جملہ احوال سے بلاتوقف جلدی جلدی آگاہ کرتے رہیں۔
عاجز بیکار کو دعا سے یاد فرماتے ہیں۔
نور چشم محمد طاہر کے لئے خصوصی دعا ہووے. اللہ تعالیٰ اس کو علم ظاہری و باطنی. اپنی محبت و معرفت سے سرفراز. کامل فرد. صحیح مبلغ. خادم مخلوق و خادم اسلام بنادے آمین۔ السلام میاں محمد رمضان و جملہ جماعت اہل ذکر کو عرض۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی از فقیرپور

مکتوب نمبر ۹۸

قاری غلام حسین صاحب کوندھر (نزد خانواہن) کے نام تحریر کردہ مکتوب کا ابتدائی حصہ حضور کے حکم سے مولانا غلام مرتضیٰ صاحب عباسی نے تحریر کیا اور آخری حصہ حضور نوراللہ مرقدہ نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

سدا سلامت باشید

بخدمت جناب غلام حسین صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! عرض یہ کہ افسوس کی بات ہے کہ آپ کی اتنی ساری بڑی بستی سے کوئی بھی آدمی نہ تو زیارت کے لئے آیا نہ ہی گیارھویں شریف کے جلسہ میں شریک ہوا اتنی سستی زیب نہیں دیتی۔ دنیاوی معاملات میں تو سردھڑ کی بازیاں لگا کر بندوقیں استعمال کرتے ہو۔ خیر خود جانیں۔

حضرت صاحب قبلہ مدظلہ نے پہلے بھی گھی کے لئے آپ کو لکھا تھا. اس وقت بھی خط لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ گھی جلد از جلد پہنچائیں کہ درگاہ شریف پر اس کی ضرورت ہے. بہتر یہ ہے کہ آپ لاڑکانہ کے شیخ فقراء کے پاس گھی پہنچائیں. مزید جس طرح سہولت سمجھیں حضرت صاحب کے السلام جملہ جماعت کو پہنچیں۔

زیادہ خیر والسلام

دعاگو غلام مرتضیٰ

(اس کے بعد درج ذیل مکتوب حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ نے خود تحریر فرمایا) اور ابتداء خط میں میاں غلام محمد صاحب میاں محمد منیر صاحب کے ناموں کا اضافہ فرمایا عرض یہ کہ گھی کے

لئے اس سے پہلے خط اور پیغام ارسال کئے گئے ہیں لیکن تاحال گھی نہیں پہنچا. دراصل حضرت قبلہ عالم غوث الاعظم محبوب کبریا حضرت مرشد کریم قلبی و روحی فداہ سائیں کے خاندان مبارکہ کے لئے گھی کی ضرورت ہے اور گھی پہنچنے میں دیر ہو گئی جس کی وجہ سے انہوں نے پیغام اور آدمی بھی بھیجے ہیں۔ لہٰذا یہ خط پہنچتے ہی ۲۰ سیر گھی کا ٹین جلدی پہنچا دینا. آئندہ اتوار کو ایک یا دو ماہ جمادی الاول ہو گا اس دن گھی ضرور لیتے آنا. گو خط دیر سے پہنچے پھر بھی گھی بلا تاخیر پہنچانا ہے. ہر طرح سے تاکید ہے گھی پہنچانا میاں غلام محمد کے ذمہ ہے کہ وہ باہمت اور محبت والا آدمی ہے۔ ضرور یہ خدمت و سعادت حاصل کرے سستی ہرگز نہ کرے. گھی کے لئے جو رقم ضرورت میں ہو فی الحال حاجی غلام صدیق صاحب سے لے لیں. مزید حساب روبرو کیا جائے گا اس عاجز کے نام حاجی صاحب سے پیسے لینا۔ گھی پوری طرح پاکی تقویٰ سے تیار کیا جائے. میاں غلام محمد صاحب گھی حاجی حسین بخش صاحب کی دوکان پر پہنچائیں۔ ذکر. مراقبہ تہجد. نماز با جماعت. اتباع شریعت. دستور غفاری. مرشد کریم کی محبت. پیروی میں ہر طرح کوشاں رہیں. فقراء اور مستورات. چھوٹے خواہ بڑے پوری طرح ہوشیار اور شریعت پر عامل رہیں. اگر اس ضروری و فرضی کام میں سستی ہو گی تو دنیاوی معاملات. دنیوی مشغولیات. حرص و ہوس و فساد کے دروازے کھلیں گے. جو پھر بند نہیں ہوں گے. اس لئے اپنا بچاؤ. اور حقیقی ترقی چاہتے ہو تو مذکورہ عرض قبول کرو. توجہ و رجوع الی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع میں کوشاں رہیں اس سلسلہ میں غفلت عظیم نقصان کا باعث ثابت ہو گا۔ اپنے اوپر رحم کرو. اپنا بچاؤ کرو میاں محمد منیر ماسٹر غلام حسین جماعت کے انتظام کی پوری طرح کوشش کریں اس بارے میں خواتین کو بھی تاکید کریں

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

از فقیر پور متصل اسٹیشن راوحن

مکتوب نمبر۹۹

فقیرپور شریف کے ماہوار جلسہ میں شرکت اور تربیتی پروگرام کے انعقاد کے سلسلہ میں تحریر کردہ اس مکتوب کا اکثر حصہ حضور کے فرمان سے کسی اور صاحب نے تحریر کیا اور آخری حصہ خود آپ نے تحریر فرمایا۔

۷۸۶ سلمکم اللہ فی الدارین

مشفق و مکرمی جناب مولوی بشیراحمد صاحب و مولوی حاجی بخشیل صاحب و مولوی حاجی علی محمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! بعد از سلام احوال اینکہ ستائیسویں شریف کا جلسہ بخیریت ہو گذرا. اس کے بعد درگاہ فقیرپور شریف جانے کی تیاری کرنی تھی. سکھر سے طویل مسافت کی وجہ سے خیال تھا کہ دین پور کے راستہ سے دریا عبور کر کے جائیں گے. اس سلسلہ میں دوستوں کو بیٹھ کر مشورہ کرنے کا کہا گیا. جن میں کچھ یہاں کے تھے اور کچھ کچے کے تھے۔ جملہ احباب نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ اس موسم میں آپ کے لئے کہیں بھی سفر کر کے جانا بہتر نہیں ہے. دوستوں کے سامنے اس عاجز کے عوارضات بھی تھے. لہٰذا گیارہویں شریف کے لئے فقیرپور شریف آنا فی الحال توقف میں ہے. آنا ہو یا نہ جو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہو گا. جسمانی عوارض کو دیکھ کر سب دوستوں نے اس عاجز کو جارکی جانے سے بھی روکا ہے. اس مشورہ میں لانگری صاحب بھی شامل تھے انہوں نے بھی جانے سے روکا تھا اسی لئے فی الحال جارکی جانے کا بھی ارادہ نہیں ہے۔ دیگر احوال یہ کہ یہاں پر دوستوں کے مشورہ اور کوشش سے ۱۵ رجب المرجب تا ۱۵ شعبان درگاہ اللہ آباد شریف میں تعلیمی دورہ رکھا گیا ہے اس لئے ہماری طرف سے آپ کو تاکید کی جاتی ہے کہ اس دورہ میں آپ کی طرف کے فقراء زیادہ سے زیادہ شریک ہوں. چونکہ اس وقت اسکول اور کالج بند ہیں اساتذہ اور طلبہ کو اس دورہ میں شریک کریں۔ یہ بات ہر ایک مبلغ کو ذہن میں رکھنی چاہئے. فقیرپور شریف جانے کے سلسلے میں مزید معلوم ہو کہ اس عاجز کی طرف سے جانے میں کوئی سستی نہیں ہے البتہ عوارضات ضرور ہیں اسی وجہ سے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس موسم میں سفر نہ کیا جائے تو بہتر. پھر بھی آپ حضرات جو مناسب سمجھیں اگر جانا مناسب معلوم ہو تو کوئی باہمت آدمی آئے جو یہاں آکر دوستوں سے صلاح مشورہ

کرے۔ (اس کے بعد حضور نور اللہ مرہ نے تحریر فرمایا)
غرض کہ مذکورہ حالات کے باوجود اگر کوئی قوی آدمی لے جانے کا انتظام کرے۔ مناسب راستے کا انتظام کر کے یہاں کے اور کیچے کے فقراء سے صلاح مشورہ کرے مشورہ سے اگر جانے کی بات طے ہو جائے تو یہ عاجز بیکار حاضر ہے السلام جملہ جماعت کو عرض۔
از طرف لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۰۰

۱۹۷۶ء میں حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے راقم الحروف مولانا محمد سعید صاحب اور چند طلبہ بالائی درسی کتب کی تعلیم کے لئے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف گئے۔ وقت اور تعلیم کی قدر اور غفلت کے بھیانک نتیجہ کے موضوع پر اس مکتوب کا ابتدائی حصہ مولانا استاد بشیر احمد صاحب نے تحریر کیا اور آخری حصہ آپ نے خود تحریر فرمایا۔

سلمکم اللہ الی یوم المیزان

مولوی خادم حسین، مولوی قائم الدین صاحبان
مکرم و محترم مولوی حبیب الرحمن. مولوی محمد سعید. مولوی عبدالحلیم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ. واضح باد کہ لبفضلہ تعالیٰ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے. امید ہے کہ آپ پیارے بھی خیریت سے ہوں گے۔

المرام یہ کہ آپ حضرات کا حال احوال معلوم ہوتا رہتا ہے. مختلف خطوط دیکھے گئے. جن سے یہی اندازہ لگایا گیا کہ آپ حضرات کو اپنے مستقبل کا کوئی خاص خیال نہیں ہے. ہم نے تو حسن ظن رکھ کر آپ کو بھیجا تھا کہ یہ محنت کر کے کامل فرد بن کر نکلیں گے اور یہاں آکر علوم دینیہ کے استاد بنیں گے. مگر افسوس کہ آپ کو تاحال حیاتی کی قدر نہیں. آپ کو تو علم میں اس قدر مشغول ہونا چاہئے کہ گھر یار دوست. عزیز. رشتہ دار سب بھول جائیں خط لکھنے کی فرصت نہ ہو. اگر کہیں سے خط آجائے تو جواب دینے کی فراغت نہ ہو. لیکن افسوس صد افسوس !! یکے بعد دیگرے خطوط لکھ رہے ہو. جس کی طرف سے خط نہیں جاتا اس پر رنج ہوتے ہو اور دکھ کا اظہار کرتے ہو۔

پیارے! حیاتی کی قدر کرو. آپ کو مستقبل میں ایک اہم کام سرانجام دینا ہے. اس کے لئے

آپ مجاہدانہ محنت کریں۔ مدرسہ میں اس طرح رہیں جس طرح اعتکاف میں رہا جاتا ہے۔ کوئی اور مشغلہ نہ ہو (کھانے پینے) کی بھی قلق نہ ہو۔ محنت کرو گے تو اس کا عجیب فائدہ حاصل کرو گے۔ ورنہ سفر۔ خرچہ۔ وطن کی جدائی۔ وقت صرف کرنا۔ تمام رائیگاں جائے گا۔ یہاں کے جملہ احباب کی نظریں آپ کی طرف ہیں سبھی آپ کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ یہ کامیاب ہو کر لوٹیں اور یہاں صدر المدرسین کی حیثیت میں درس دیں۔ لیکن نہ معلوم آپ کی طبیعتوں میں کیا اثر ہے؟ تعلیم سے دل نہیں لگتا بچوں کی سی طبیعتیں ہیں نہایت دکھ کی بات ہے کہ آپ کتابوں سے دل نہیں لگاتے۔ کتابوں سے اس قدر دلی محبت ہو کہ دوست احباب بھول جائیں۔ آپ کے وہ دوست بھی حقیقتاً آپ کے دوست نہیں جو خطوط لکھ کر خواہ مخواہ آپ کا وقت ضائع اور پریشان کرتے ہیں۔

پیارے! سابقہ زمانوں کے علماء کرام بھی آپ کی طرح انسان تھے۔ لڑکے تھے لیکن محنت کشی۔ اور عرق ریزی سے اس مقام پر پہنچے ایک دم وہ بھی بڑے نہیں ہوئے تھے۔ پیدائشی طور پر وہ بھی استاد نہیں تھے۔ ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہاں سے آپ کے نام کسی دوست نے تار بھیجا ہے کہ سالانہ جلسہ میں ضرور آکر شامل ہو جاؤ یہ اس لئے کہ ابھی تک آپ کو اس سعید سفر کی قدر نہیں ہے۔

دوستوں کو یہی امید تھی کہ جون اور جولائی دو تعطیل کے مہینے ہیں وہ بھی استاد صاحب سے عرض معروض کر کے وہیں رہیں گے اور تعلیم حاصل کریں گے۔ لیکن شائد یہ گماں درست ثابت نہ ہو اس لئے کہ آپ وہاں رہنے سے تنگ آکر واپسی کے لئے حیلے بہانے بنا رہے ہو۔

عزیزا! ہم بھی تو آپ ہی کا فائدہ چاہتے ہیں کہ محنت کر کے باقاعدہ عالم اور استاد بنیں برائے نام عالم نہ بنیں۔ اگر اس وقت اس نصیحت پر عمل نہ کیا تو آگے چل کر حسرت کے ہاتھ ملو گے۔ اس لئے دوبارہ پھر سے تاکید۔ تاکید کیا جاتا ہے کہ دوسرے خیال خطرے بھلا کر دل و جان سے تعلیم کے لئے محنت کریں یہاں آنے پر باقاعدہ آپ کا امتحاں لیا جائے گا تاکہ اپنی قیمتی زندگی بامقصد بنا کر لوٹو۔ یہی امید ہے کہ ان الفاظ پر عمل پیرا رہو گے۔

(مذکورہ مکتوب کے آخر میں حضور نور اللہ مرقدہ نے درج ذیل نصائح اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے۔ مرتب)

خصوصی تاکید کہ جناب مولانا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب آپ کے لائق۔ فائق۔ باخدا۔ ادیب

و باہمت استاد ہیں. ہر طرح سے ان کے ادب. احترام اور تعظیم کا خیال رکھیں. اسی طرح مولوی محمد سعید صاحب بھی شاید اکثر کے استاد ہوں گے. اسی طرح ان کا بھی لحاظ رکھیں. ہر مسئلہ میں ان کی طرف رجوع کریں. اور ان سے مشورہ طلب رہیں۔ مذکورہ بالا استاد صاحبان بھی ان طلبہ کو جو محض حصول علم کے اعلیٰ مقصد واہم غرض کے لئے احرام باندھ کر گھر سے نکلے ہیں اور سفر میں ہیں ان کو پیار و محبت سے ہر طرح ہوشیار و بیدار رکھیں ذرہ بھر غفلت کرنے نہ دیں. اور ان میں پڑھنے کا حقیقی جذبہ. بے انتہا شوق و ذوق و خلوص پیدا کریں. لیکن یہ اس وقت ہی ہوسکتا ہے جب پہلے ان میں یہ حقیقت بے اختیار جلوہ گر ہوجائے. لیکن اگر باوجود کوشش کے بھی کوئی صاحب سستی و غفلت کرتا ہے. مطالع مقررہ وقت (دیر تک) تک نہیں کرتا. محنت نہیں کرتا. یا اخلاق و اعمال میں سستی کرتا ہے تو جلدی بلا تاخیر ہمیں مطلع کریں.

عزیزو! خدارا غفلت چھوڑ کر جوانمردی سے کام کرو۔ اس خط اور گذارش نے آپ کی طبیعت اور ہمت میں کیا اثر پیدا کیا خصوصی طور پر اس سے آگاہ کریں۔ عزیزی مولوی امام علی صاحب کے واپس آنے کے بعد کچھ کتابیں شروع ہوتی تھیں۔ آپ نے ان کے لئے کوشش کی اور کتابیں شروع کیں یا نہیں؟ اگر سستی ہوئی اور حسب منشا کام نہ ہوا تو شاید مولانا مولوی بشیر احمد صاحب یا کوئی دوسرا آدمی سیال شریف آجائے گا. تاکید! ساتھیوں میں سے جو کم فہم و کم ذہن ہو. اس سے خاص محنت کریں مولوی قائم الدین صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب کا خصوصی خیال رکھیں. استادوں کی تقاریر لکھتے رہیں۔

اس خط کے جواب باصواب کا انتظار رہے گا۔ ہر ایک صاحب اپنا حقیقت حال واحوال خود لکھے، جدا جدا تحریر کردہ تمام خطوط بیشک ایک یا دو لفافوں میں ارسال کریں۔ جناب ہر دو حضرات استاد صاحبان مذکورہ بالا اپنے حقیقت حال کے ساتھ ساتھ دوسرے دوستوں کے متعلق بھی تفصیل سے لکھیں۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

از فقیر پور تاریخ ۲۴/ ماہ ربیع الاول

مکتوب نمبر ۱۰۱

(حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کے حکم سے درگاہ شریف کے جو طلبہ ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں زیر تعلیم تھے ان کے نام یہ خط مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

بخدمت جناب مشفقی مکرمی مولوی حبیب الرحمان صاحب و مولوی محمد سعید صاحب. مولوی عبدالحلیم صاحب. مولوی قائم الدین صاحب و قاری خادم حسین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ! الحمدللہ بفضل الٰہی حضرت صاحب قبلہ عالم قلبی وروحی فداہ بمع جملہ خلفاء. فقراء طلبہ و اساتذہ کرام بخیر و عافیت ہیں. اور آپ حضرات کی خیریت بارگاہ ایزدی سے مطلوب ہے۔

احوال یہ کہ مولوی حبیب الرحمان صاحب کے تحریر کردہ دو خط حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچ چکے ہیں. جن سے آپ کا حال احوال معلوم ہوا عن قریب مولوی محمد رمضان صاحب پنجابی کو آپ کے پاس انتظامات کے لئے بھیجا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ جملہ تکالیف دور ہوجائیں گی۔

اگر کسی قدر ذاتی کھانا تیار کرنے کی ضرورت ہو تو جو پیسے آپ کو حضرت صاحب کی طرف سے کرایہ خرچہ کے لئے دیئے گئے یا جو کچھ ذاتی رقم اپنے ساتھ لے گئے ہیں اس میں سے جو رقم بچی ہو اس سے حسب ضرورت کھانا تیار کر کے استعمال کریں. حال احوال تفصیل سے تحریر کریں. اور شب و روز محنت سے پڑھتے رہیں. استادوں کی تقریریں لکھیں. کتابوں کے ابتدائی حصے جو آپ کے جانے سے پہلے پڑھے جاچکے ہیں ان کے پڑھنے کی بھی کوشش کریں. اس سلسلہ میں یہ بھی جوابی خط میں تحریر کریں کہ کیا فارغ اوقات میں آپ استاد مولانا محمد اشرف صاحب کے پاس پڑھ سکیں گے؟ نیز یہ کہ استاد صاحب کو فراغت ہے وہ بھی پڑھائیں گے؟ اور یہ کہ جن کتابوں کے پڑھنے کی آپ کو ضرورت تھی وہ شروع ہوئی ہیں کہ نہیں؟ کونسی کتاب کس استاد صاحب کے پاس ہے؟ اور وہ صاحب اس فن میں کس قدر مہارت اور دلچسپی رکھتے ہیں؟ مقصد یہ ہے کہ کسی بھی کتاب پڑھنے میں کسی طرح کی نہ رہے. طلباء اساتذہ اور مدرسہ کے تفصیلی احوال سے

واقف کریں مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی محمد سعید مناظرہ کی کتاب ضرور شروع کریں اور استاد صاحب سے مذاہب کے بارے میں معلوماتی سوالات کرتے رہیں. یہاں سے استاد مولانا محمد اشرف صاحب کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا گیا ہے. جوابی خط میں یہ بھی لکھنا کہ خط ملنے کے بعد استاد صاحب کے تاثرات کیا نظر آئے؟ آپ حضرات ہمت کریں. مایوسی کو قریب تک آنے نہ دیں حضرت صاحب قبلہ. خلفاء کرام, فقراء طلباء اور اساتذہ کی دعائیں آپ کے شامل حال ہیں, آپ کے ذہن خود بخود کھلتے جائیں گے. اور ہر قسم کی تکالیف دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ. تمام دوست آپس میں اتفاق. اتحاد. پیار و محبت. سے رہیں مولوی عبدالحلیم. مولوی قائم الدین اور مولوی خادم حسین کو اسباق یاد کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش آئے تو مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی محمد سعید ان کی مدد کرتے رہیں۔

گھر وطن سے دوری کی فکر نہ کریں. اللہ تبارک و تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صاحب قلبی و روحی فداہ کی نورانی نظریں آپ کی طرف ہیں۔

حضرت صاحب قبلہ مدظلہ نے رونے کی حالت میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ میرے جسم کا بال بال ہمہ وقت آپ کے لئے دعاگو ہے حضرت صاحب قبلہ ہر وقت آپ کی طرف متوجہ ہیں آپ کو بھی چاہئے کہ محبت و رابطہ قائم رکھیں. نظام غفاریہ بخشیہ کی پوری طرح پابندی کریں. آپ دور نہیں بلکہ صحبت میں ہیں. حال احوال جلدی جلدی تفصیل سے لکھتے رہیں. اگر کسی قسم کی تکلیف درپیش ہو تو لکھیں حضرت صاحب اس کے رفع کرنے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

ذکر قلبی. حلقہ مراقبہ. نماز با جماعت. بامسواک. بادستار. اور حتی المقدور نماز تہجد کی پابندی کریں اپنے عمدہ اخلاق و عادات ہی سے آپ مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کو متاثر کر سکتے ہیں۔

دوسرا خط جو اردو میں تحریر شدہ ہے استاد مولانا محمد اشرف صاحب کو بھی دکھا سکتے ہیں۔

(کاتب لاشئی فقیر محمد مشتاق احمد بخشی بحکم حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ)

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو تبلیغ کی خاطر انگریزی بول چال سیکھنے کا شوق تھا. انگریزی بول چال کا کام کس قدر ہوا ہے؟ نیز یہ بھی لکھنا کہ مدرسہ کے طلبہ بھی اسکول یا کالج میں انگریزی پڑھ رہے ہیں یا نہیں؟

مکتوب نمبر ۱۰۲

(خالص قرض ادا کرنے کے موضوع پر حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے یہ خط مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

۷۸۶

سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی محمد پناہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہاں پر ہر طرح خیریت ہے امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے.

عزیزم آپ کی خیر خواہی کے لئے چند نصیحتیں لکھی جارہی ہیں امید ہے کہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے. حج کرنے سے تو تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں. لیکن قرض معاف نہیں ہوتا. آدمی اگر جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجائے پھر بھی قرض معاف نہیں ہوتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز جنازہ پڑھنے سے پہلے دریافت فرماتے تھے کہ میت کے ذمہ قرض تو نہیں ہے؟ قرض ہونے کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے کسی اور کو حکم فرماتے تھے۔

جب آپ کے ذمہ اوروں کا قرض ہے تو حج کرنے کیسے جارہے ہیں؟ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا. اگر تیرے اوپر موت آجائے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح گردن اٹھائے گا. اگر تو دبئی میں رہ کر قرض ادا کرتا تو بہتر تھا. لیکن نظر یہ آتا ہے کہ آپ فقط ٹکڑوں پر پڑے ہوئے ہیں. ورنہ تو خطوط میں یہ ضرور تحریر کرتا کہ میں کام وغیرہ کر کے پیسے جمع کر کے قرض ادا کردوں گا. پہلے آپ کی کراماتیں ظاہر ہوتی تھیں. اب کیا ہوگیا ہے؟ چھ سات ماہ سے تو آپ نے کوئی خط بھی نہیں لکھا۔

شاہ صاحب بھی تیری زمین میں دست اندازی نہیں کرتا. تیرے لڑکے میں بھی اتنی امید نہیں کہ وہ زمین بیچ کر قرض ادا کردے گا۔ اس لئے ہم بطور خیر خواہی آپ کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ واپس آکر زمین بیچ کر یا جس طرح بھی ہوسکے اپنا قرض ادا کریں اس کے بعد جاکر حج کریں قرض دار ہونے کی صورت میں تیرا کونسا حج ہوگا؟ ہمارا یہ کام تھا آپ کو خیر خواہی کا مشورہ دینا. آئندہ آپ کی مرضی

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

مکتوب نمبر ۱۰۳

(حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے فقیر عبدالرحیم بوزدار (خیرپور میرس) کے نام یہ خط راقم الحروف حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا۔)

سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین ۷۸۶

مکرم و محترم فقیر عبدالرحیم صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کا خط ملا آپ کے قلبی ارادات بہت عمدہ ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرماوے۔ آمین۔ آپ کے نیک مقاصد کے حصول کے لئے جماعت میں دعا مانگی گئی ذکر فکر، نماز با جماعت کی۔ نئے خواہ پرانے دوستوں کو پابندی کراتے رہیں۔

جس قدر شریعت و سنت پر پابندی سے عمل کیا جائے گا اسی قدر باطنی روحانی فائدہ حاصل ہو گا۔

فقط والسلام

حسب ارشاد حضرت صاحب قبلہ مدظلہ العالی

اللہ آباد شریف۔ کنڈیارو

مکتوب نمبر ۱۰۴

درج ذیل مکتوب حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے راقم الحروف فقیر حبیب الرحمٰن نے تحریر کیا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی الدارین ۷۸۶/۹۲

مکرم و محترم عزیز القدر جناب میاں کاظم علی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کے چند خطوط پہنچے۔ آپ کے والد صاحب کے بھی ایک دو خط پہنچے آپ حضرات کے دین و دنیا کی بھلائی۔ نیکی پر استقامت کے لئے خاص دعا مانگی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین۔ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیاروں کی محبت اطاعت اور عمل کی توفیق رفیق سے نوازے۔

ذکر، مراقبہ، نماز با جماعت کی پابندی کرتے رہیں جملہ اہل ذکر احباب کو بہت السلام علیکم

فقط والسلام

حسب حکم حضرت قبلہ محبوب سوہنا سائیں مدظلہ
اللہ آباد شریف. کنڈیارو ضلع نواب شاہ

مکتوب نمبر ۱۰۵

(حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے یہ خط مولانا مشتاق احمد صاحب نے تواضع. تبلیغ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے موضوع پر تحریر کیا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ! یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیریت ہے. اور آپ کی خیریت دینی و دنیاوی نیک مطلوب ہے۔ آپ کے دو عدد خیریت نامے موصول ہوئے. احوال معلوم ہوا تبلیغی احوال معلوم کر کے دل کو خوشی حاصل ہوئی. شب و روز کار تبلیغ میں پورے جوش و خروش سے مصروف رہیں. یہ وقت کاہل و سست ہو کر نرم بستروں پر آرام سے پڑے رہنے کا نہیں اس لئے ہر وقت چست و چالاک بن کر طریقہ عالیہ کی اشاعت کا فریضہ ادا کریں. آپ تبلیغی احوال تفصیل سے لکھا کریں۔

قاضی نصیر الدین صاحب گرمیوں کی دو ماہ کی چھٹی کے دوران تبلیغ کی غرض سے دبئی آنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن انہیں ویزانہ مل سکا. ان کی چھٹی کا ایک ماہ گزر چکا ہے ایک ماہ باقی ہے. اب ان کا آنا مشکل ہے آپ نے ادارہ کے رجسٹر فارم کے بھیجنے کا لکھا ہے.

عزیزم! اس علاقہ میں اس وقت بد امنی ہے فسادات کی وجہ سے عموماً شہروں حیدر آباد. کراچی وغیرہ میں کرفیو نافذ رہتا ہے. زبان کے مسئلہ پر سندھی مہاجر آپس میں جھگڑ رہے ہیں. وہ فارم ہم بھیجنے سے قاصر ہیں. وہ فارم ہمیں اس وقت نہیں مل سکتے۔ کوئی دوسرا فرد بھی ایسا موجود نہیں جسے دبئی بھیجا جائے حاجی احمد حسن صاحب آج سے تقریباً پندرہ بیس روز پہلے کچھ ساتھیوں کے ساتھ عربستان کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں وہ آپ کے ساتھ خط و کتابت کرتے رہیں گے اور کسی وقت آپ کے پاس بھی پہنچیں گے. حاجی احمد حسن صاحب کا مستقل قیام کویت میں یا دبئی یا کسی اور جگہ جہاں خدا کو منظور ہوا ہو گا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کو کس قدر غیبی تائید پہنچ رہی ہے. آپ جس طرح خط میں خود کو کمینہ. ردی. بیکار لکھتے ہیں اسی طرح دل میں

بھی یہی سمجھیں. اپنی سرداری کو ختم کریں. خود کو غلام تصور کریں. آپ کے پاس جو مبلغ دوست پہنچیں ان کے ساتھ ادب. محبت اخلاق سے پیش آئیں. نرمی کا برتاؤ کریں. جب ہی وہ آپ کے پاس ٹھہر سکیں گے. بے اتفاقی سے بچیں. اتفاق و اتحاد پیدا کریں۔ خود کو خادم تصور کریں. مولوی صاحب احمد حسن اگر دبئی میں مستقل قیام رکھیں تو ان کا علاقہ آپ سے جدا ہو. وہ بھی ذکر بتلاتے رہیں. آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں. باہم مل کر تبلیغ کرتے رہیں ایک دوسرے کی تائید کرتے رہیں. اور اگر حاجی احمد حسن صاحب دبئی میں مستقل قیام نہ رکھیں تو دوسری بات ہے. پھر وہ آپ کی تائید کریں تبلیغ میں مدد دیں۔ آپ طریقہ عالیہ کی شرائط کی سختی سے پابندی کرتے رہیں. ذرہ بھر کوتاہی ہونے نہ پائے ورنہ یہ فائدہ عارضی. تھوڑے عرصہ کیلئے ہوگا ہمیشہ کے لئے نہ ہوگا. جس قدر خودی کی نفی کروگے اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا. نماز پنجگانہ با جماعت. باسواک. نماز تہجد. ذکر مراقبہ حلقہ کی پوری پوری پابندی رکھیں۔

ازلاشئی فقیراللہ بخش غفاری نقشبندی

خط نئے مرکز واقع جارکی ٹنڈو اللہ یار علاقہ لاڑ سے آپ کو لکھا گیا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۰۶

(نئے تبلیغی مراکز بنانے پاکستان میں ہونیوالی تبلیغی کامیابی کے موضوع پر بہ ارشاد یہ مکتوب بھی مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

ازدرگاہ فقیرپور شریف

۷۸۶

۲۰ جمادی الآخر ۱۳۹۱ھ سلمہم اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی اخوی مولوی رب نواز صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح سے باخیریت ہے اور آپ کی خیریت دینی و دنیاوی و شریعت عالیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر استقامت مطلوب ہے۔

عزیزم! آپ کا نوازش نامہ و مسرت نامہ موصول ہوا. تبلیغی احوال معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی. بارگاہ ایزدی میں ہر وقت التجا ہے کہ اس تبلیغی محنت اور کوشش میں مزید ترقی و برکت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

آپ نے حج کے لئے جانے کے متعلق لکھا ہے، آپ کو اجازت ہے بے شک جائیں، مگر یاد رکھیں حج آپ پر فرض نہیں ہے۔ اس لئے حج کو جاتے ہوئے نیت تبلیغ کی رکھیں۔ اور جاتے ہوئے اگر آپ کا عمان سے گزر ہو تو حاجی محمد علی (فقیر جسے حاجی محمد مشتاق جبلی بھی کہتے ہیں) سے ملتے جائیں۔ حاجی محمد مشتاق جبلی فقیرپوری حج کے ارادے سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ اور اس وقت عمان میں ہے تھوڑے دن ہوئے ہیں اس نے بھی خیریت کا خط لکھا ہے۔ جب آپ حج کے لئے جائیں تو مرکز کا بندوبست کر کے جائیں مرکز کو خالی نہ چھوڑیں۔ آپ نے جو نئے ممالک اپنے پاسپورٹ میں ڈلوانے کی کوشش کی ہے۔ یہ نہایت خوش کن بات ہے۔ اس عاجز کی دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کام میں آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور آپ نے جو دیگر ممالک میں مرکز بنانے کا ارادہ فرمایا ہے۔ آپ پوری کوشش کریں۔ یہ آپ کے لئے سعادت مندی ہے۔ اور خدا اور رسول و حضور قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ و پیران کبار کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ تبلیغ میں سستی نہ کریں۔ اس مختصر زندگی میں تبلیغی خدمت پورے جوش و خروش محنت اور کوشش سے سرانجام دیکر سعادت دارین حاصل کریں آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو یہ نعمت لازوال حاصل ہوئی ہے۔ یہ نعمت کسی ازلی سعید کے حصے میں ہی آتی ہے۔ اب آپ پوری جاں فشانی سے دن رات تبلیغ کریں اور اس نعمت عظیمہ کا شکریہ ادا کریں قلبی ذکر مراقبہ کی کثرت رکھیں، خود میں دید قصور کو غالب رکھیں۔ اپنے آپ کو درمیان سے بالکل نکال دیں حضور قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ۔ پیران کبار کی نظر کرم توجہ باطنی و غیبی تائید ہر وقت آپ کے شامل حال ہے۔ آپ خط لکھنے میں کافی تاخیر کرتے ہیں، آئندہ ایسی سستی ہونے نہ دیں، جلدی جلدی احوال لکھتے رہیں۔ اور اپنے خطوط میں تبلیغ کا احوال تفصیل کے ساتھ لکھتے رہیں، جس علاقے میں سے سفر کے دوران آپ کا گزر ہو وہاں کے حالات، ماحول اور تبلیغی سہولتوں کے متعلق بھی تفصیل سے لکھتے رہیں۔

درگاہ شریف سے مبلغین کے دو وفد تبلیغ و حج کے ارادہ سے رجب یا شعبان میں روانہ ہو جائیں گے۔ ایک وفد کے امیر حاجی احمد حسن صاحب اور دوسرے وفد کے امیر حاجی محمد علی بوزدار ہوں گے۔ اور جس جگہ ممکن ہوسکا آپ سے ملاقات کریں گے۔ یہ عاجز خلفاء و طلباء کے ساتھ ایک ماہ تک کیلئے ٹنڈو اللہ یار کے نزدیک جارکی (بوزداروں کی گوٹھ میں) گیا ہوا تھا۔ الحمدللہ اس مختصر عرصے میں ہزارہا لوگ طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ سارے علاقے میں

دیہات خواہ شہروں میں خصوصاً ٹنڈو جام زرعی کالج. اور سندھ یونیورسٹی جام شورو. لیاقت میڈیکل کالج جام شورو میں کافی تبلیغی کام ہوا ہے. حیدر آباد شہر کے اندر بھی کافی کام ہوا ہے۔

اس وقت کچھ دوستوں کے ساتھ علاقہ بلوچستان کوئٹہ قلات کی طرف تبلیغ کرنے کی غرض سے یہ عاجز تیار ہے. عقل حیران ہے حضور قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ کی نظر کرم توجہ باطنی. غیبی تائید سے ہر جگہ کامیابی قدم چوم رہی ہے. صرف پیغام پہنچانے کی دیر ہے کام کرنے والے خود کام کر رہے ہیں. جارکی میں قیام کے دوران ہر اتوار کی رات کو جلسہ مقرر تھا جلسے میں کثیر تعداد میں جماعت اکٹھی ہوتی تھی۔ آپ کا خط ہمیں جارکی میں ملا. جلسے کے اندر ساری جماعت کو پڑھ کر سنایا گیا. حاضرین کو ترغیب دلائی گئی. آپ کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگی گئیں. اب بھی دن رات یہ عاجز آپ کے حق میں دعا گو ہے. آپ محبت اعتقاد قلبی رابطہ کو مضبوط رکھیں. آپ انشاء اللہ اس عاجز سے دور نہیں ہیں. تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے. آپ گویا صحبت میں ہیں. دوری کا خیال نہ کریں. جملہ خلفاء طلباء فقراء کی جانب سے آپ کو سلام عرض ہیں۔

نور چشم محمد طاہر کو دعا میں یاد رکھیں. اس عاجز خواہ جملہ جماعت اہل ذکر. ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے دعائے خیر فرماتے رہیں۔

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

مکتوب نمبر ۱۰۷

(حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا حاجی رب نواز صاحب کے نام تبلیغ کے موضوع پر یہ خط مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر فرمایا۔)

۷۸۶ — سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی مولانا مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ! یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیر و عافیت ہے اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے. احوال آنکہ آپ کا ارسال کردہ خیریت نامہ موصول ہوا. احوال معلوم ہوا محترم! آپ کے ہر خط کا جواب ہم دیتے رہے ہیں. جارکی ٹنڈو اللہ یار سے بھی آپ کو خط لکھا گیا تھا۔ مگر نامعلوم کیا وجہ ہے کہ ہمارے خطوط آپ تک کیوں نہیں پہنچتے آپ کا

ایڈریس صحیح نہیں ہے یا ڈاک والوں کی لاپرواہی ہے۔ آپ کو اجازت ہے حج پر جانے کی. اور درگاہ شریف پر یہاں صحبت میں آنے کی بھی اجازت ہے۔ اور آتے وقت آپ کے ساتھ دبئی کے علاقہ سے اگر کچھ دوست یا ایک دو دوست ہی آگئے تو وہ انشاء اللہ پکے بن جائیں گے اور دبئی کی تبلیغ میں آپ کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔ اب بفضل الٰہی ہماری صحت بالکل ٹھیک ہے۔ نماز پنج گانہ با جماعت بامسواک اور نماز تہجد حلقہ مراقبہ و دیگر شرائط طریقہ عالیہ کی پوری پابندی رکھیں۔ اپنے ذکر فکر اور اسباق کا ورد جاری رکھیں. تبلیغ بھی زور و شور سے جاری رکھیں۔

آپ کے تمام دوست احباب کو السلام علیکم قبول ہوں کرامات تفصیل کے ساتھ لکھا کریں۔

والسلام

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۰۸

(تبلیغ میں سستی پر تنبیہ پر مشتمل یہ خط بھی حضور نوراللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا حق احمد نے تحریر کیا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی محبی عزیزی مولانا مولوی رب نواز صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیریت ہے آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک اور شریعت پاک و فریضہ تبلیغ کی ادائیگی پر استقامت مطلوب ہے.

احوال یہ ہے کہ چار ماہ جیسی لمبی مدت کے بعد آپ کا خط ملا اس عاجز نے چار دن تک آپ کا خط نہ پڑھا. موزوں تو یوں تھا کہ جیسے آپ نے چار ماہ کے بعد خط لکھا ہے اسی طرح چار ماہ رکھ کر پھر خط پڑھا جاتا. لیکن اس عاجز کو آپ سے دلی محبت ہے. آپ کو اس عاجز سے نامعلوم محبت ہے یا کہ نہیں؟ خیر وہ تو آپ کے خط کے لکھنے سے ظاہر ہے. نامعلوم کیا وجہ ہے کہ آپ نے خط لکھنے میں اتنی دیر کی۔ اس عاجز نے تو خیال کیا کہ شاید آپ کی طبیعت میں عربوں والی عیاشی آگئی ہے. اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو گئے ہو کہ خط و کتابت بھی جاری نہیں رکھ سکتے۔ سچے عاشق صادق کا تو یہ کام نہیں ہوتا جو آپ نے اپنے لئے اختیار کیا ہے. اور آپ کے اس خط کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ تم باہر تبلیغ کے لئے نہیں نکلتے مرکز میں ہی خواب خرگوش میں یا دنیاوی کاروبار

میں مصروف رہتے ہو۔ اگر اتفاقاً کوئی مرکز میں آگیا تو تبلیغ کردی ورنہ آرام سے پڑے رہے۔

عزیزم! آپ کو مبلغ بناکر بھیجا گیا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ کیا مبلغ کا یہی شیوہ ہوتا ہے۔ پہلے خطوں میں آپ نے لکھا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ عمان۔ شام۔ یمن۔ مصر۔ کویت۔ عراق۔ سعودی عرب۔ الجزائر اور دوسرے ملکوں میں مرکز بناؤں گا کیا مرکز اسی طرح بنا کرتے ہیں؟ اس کے لئے دن رات محنت اور کوشش کی اشد ضرورت ہوا کرتی ہے۔ سستی نہ کرو ہوشیار بیدار ہو کر باہر تبلیغ کے لئے نکلو۔ پیران کبار کی توجہ مبارک۔ غیبی تائید ہر وقت آپ کے شامل حال ہے یہ عاجز ہر وقت آپ کے حق میں دعا گو ہے۔ آپ ناامید نہ ہوں۔ مرد مجاہد بن کر تبلیغ کے میدان میں کود پڑیں۔ انشاء اللہ پھر دیکھیں کس طرح کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کا آپ خود بھی بخوبی تجربہ رکھتے ہیں۔ پھر سستی کیوں کرتے ہو۔ ایسی کوشش کریں کہ آپ دبئی میں بھی کام کر سکیں اور صحبت میں رہنے کے لئے بغیر کسی رک ٹوک کے پاکستان آسکیں۔ آپ تو غیر شادی شدہ ہیں آپ کو تو صحبت میں رہنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اور نامعلوم آپ پر حج فرض ہے یا نہیں۔ بہرحال آپ تبلیغ کے ارادہ سے ہر صورت میں حج کا سفر کر سکتے ہیں۔ آپ کی مرضی سیدھے مدینہ منورہ۔ مکہ معظمہ جائیں یا دوسرے ملکوں میں تبلیغ کرتے جائیں اس وقت حاجی مبلغین کا وفد روانہ ہونے والا ہے۔ اس وفد میں کئی بزرگ ہستیاں شامل ہیں۔ جن کی صحبت سے آپ پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں جیسے حاجی احمد حسن امیر وفد۔ حاجی محمد علی بوزدار مولوی محمد حسن۔ مولوی حاجی عرض محمد اور دیگر مبلغین حاجی غلام رسول وغیرہ۔

آپ خط و کتابت کے ذریعے بغداد یا کسی اور جگہ ان سے مل سکتے ہیں

فقط والسلام

ہماری جانب سے خط آئے یا نہ آئے لیکن آپ جلدی خط لکھتے رہیں۔ سستی نہ کریں۔ اپنے ساتھ دوستوں کو لیکر باہر کے علاقوں میں بھی تبلیغ کرتے رہا کریں۔ آپ کو عید مبارک ہو۔ عاجز کے لئے دعا کرتے رہیں۔

لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

بتاریخ ۳ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ

مکتوب نمبر ۱۰۹

(ادائیگی قرض، طریقہ عالیہ کے موضوع پر درج ذیل مکمل مکتوب حضرت صاحب نور اللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

سلمہ اللہ تعالیٰ ۷۸۶

مکرم و محترم میاں محمد پناہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! الحمد اللہ بفضل الٰہی یہ عاجز ہر طرح سے خوش ہے، آپ کی خیریت وعافیت اللہ تبارک وتعالیٰ سے نیک مطلوب ہے۔ احوال یہ کہ آپ کا خط پہنچا احوال معلوم ہوا۔

عزیزا! پہلے اپنا قرض ادا کریں، اس کے بعد حج کریں، ورنہ آپ کا حج ادا نہیں ہو گا، کوئی انسان خواہ کتنی نیکی کرے، اگرچہ کفار سے جہاد کرتے کرتے شہید ہو جائے پھر بھی قرض معاف نہیں ہوتا۔

آپ کے اوپر آپ کے اہل و عیال کا بھی حق ہے، پہلے آکر قرض خواہوں کا قرض ادا کریں، اہل و عیال کے حقوق ادا کریں، اس کے بعد آپ کا حج قبول ہو گا، مولوی رب نواز صاحب خلیفہ مجاز، بزرگ شخصیت ہیں ان کی صحبت میں جاتے رہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہو گا لیکن اگر آپ صحبت میں نہیں جاتے تو مخالفت ہرگز نہ کریں اس معاملہ میں سخت تاکید کی جاتی ہے۔

طریقہ عالیہ کی شرائط کی پوری طرح پابندی کریں اسی سے فائدہ ہو گا نماز پنج گانہ با جماعت، باسواک، نماز تہجد، حلقہ مراقبہ کی خود بھی پابندی کریں، دوسرے دوستوں کو بھی پابندی کرائیں۔

جملہ احباب کو السلام علیکم پہنچیں۔

والسلام

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

مکتوب نمبر ۱۱۰

(حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے حکم سے حاجی محمد علی مری صاحب تاحال مقیم مکہ مکرمہ کے نام تبلیغ اور اصلاح اولاد کے موضوع پر یہ خط راقم الحروف فقیر حبیب الرحمٰن نے تحریر کیا تھا۔)

۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر جناب مولانا حاجی محمد علی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ، الحمدللہ یہاں پر تبلیغ واشاعت اسلام کا کام زور شور سے ہو رہا ہے امید یہی ہے کہ آپ جو کہ پرانے مبلغ و مجاہد ہیں اپنی حیثیت کے مطابق تبلیغی کام کر رہے ہونگے، خاص کر اپنے رشتہ دار اور فرزندوں پر زیادہ محنت کریں تاکہ سعودی عوام کا ان پر اثر نہ پڑے، عیاش و آزاد مزاج نہ بنیں بلکہ ذکر و فکر اور محبت والے فقیر بن کر رہیں۔ ذکر مراقبہ، نماز با جماعت اور تہجد کی پوری طرح پابندی کریں۔

مولوی محمد آدم صاحب یا دوسرے جو مبلغ مکہ مکرمہ جائیں ان کو اپنے یہاں لے جاکر تقریر و تبلیغ کرائیں تاکہ آپ کے فرزند اور دوسرے رشتہ دار چست رہیں حرم شریف کی حاضری کے وقت اس عاجز، اس عاجز کے اہل خانہ بلکہ پوری جماعت کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اس تھوڑی بہت ہونے والی تبلیغی محنت کو مقبول فرمائے، اپنا قرب نصیب کرے اور غیر کی محبت سے محفوظ رکھے۔

جملہ جماعت اہل ذکر کو السلام علیکم ورحمتہ اللہ "منجانب: حضرت صاحب قبلہ عالم مدظلہ"

!

مکتوب نمبر ۱۱۱

(بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنے کے سلسلہ میں یہ مکتوب حضور نور اللہ مرقدہ کے فرمان سے مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

از فقیر پور ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی مولانا مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیر و عافیت ہے، اور آپ کی خیریت

بارگاہ ایزدی سے نیک مطلوب ہے احوال عرض یہ کہ آپ اپنے ارادے بلند سے بلند تر رکھیں، دور ہونے کا فکر نہ کریں۔ آپ جانی و مالی قربانی دیکر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے سفر میں نکلے ہیں، اب آپ راہ خدا میں ہیں اور خدا کے مہمان ہیں یہ عاجز ہمہ وقت آپ کے لئے دعا گو اور آپ کی طرف متوجہ ہے۔ اس عاجز کی زبان سے آپ کے لئے بے اختیار دعائیہ کلمات نکلتے رہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حقیقی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت اور غلامی عطا فرمائے اور تادم زندگی امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی مخلصانہ خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ اور تبلیغ میں پیش آنے والی مشکلات آسان فرماوے، آمین ثم آمین۔

درگاہ شریف پر، پاکستان اور بیرون پاکستان دیگر ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں صلاح و مشورے ہو رہے ہیں، اس سلسلہ میں عن قریب ایک عظیم اجتماع بلایا جائے گا جس میں ہر طبقہ کے اہل ذکر احباب کو بلا کر بیرونی ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں مشورے کئے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مبلغین تیار کئے جائینگے، اور ان کے لئے حکومت سے ویزے، دستاویزات اور ضروری اسناد حاصل کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کی جائے گی جہاں تک ممکن ہو سکا ان دستاویزات اور اسناد میں بیرون ملک کام کرنے والے احباب کے نام بھی درج کرائے جائینگے، جیسے آپ یا مولوی حاجی احمد حسن صاحب، مولوی رضا محمد صاحب، مولوی مشتاق احمد جبلی صاحب، حاجی مشتاق احمد جبلی اور مولوی رضا محمد صاحب غالباً حاجی احمد حسن صاحب سے ملے ہونگے۔

یہ عاجز آج حاجی احمد حسن صاحب کے نام بھی خط لکھ رہا ہے کہ آپس میں مشورہ کر کے مراکز قائم کریں، ہر ایک کا تبلیغی کام علیحدہ ہو البتہ ایک دوسرے کی تائید کے لئے اپنے ساتھ آدمی لے جاسکتے ہیں امید یہی ہے کہ آپ گرم جوشی سے پوری طرح تبلیغ میں مصروف ہونگے ہمت وارادہ بلند رکھیں، اللہ عزوجل، اللہ تعالیٰ کے محبوب دل مرغوب مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیران کبار، حضور قبلہ عالم خواجہ غریب نواز رحمت پوری رحمتہ اللہ علیہ کی نورانی نظریں آپ کی طرف ہیں، باطنی توجہ و تائید غیبی آپکے شامل حال ہے۔

مولوی محمد رمضان صاحب، مولوی خیر محمد صاحب لاڑ والے، اور مولوی محمد حسن اوٹھو اور دوسرے کافی دوست تیاری میں مصروف ہیں کچھ دوست آپ کے پاس بھی جلدی پہنچ جائینگے۔

آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں، نئے خواہ پرانے دوستوں کو ہوشیار بیدار رکھیں۔ جو مبلغ اہل ذکر دوست درگاہ شریف کی طرف سے آپ کی پاس پہنچیں ان سے پیار، ایثار، اخلاق، سے پیش آنا۔ خط جلدی جلدی لکھتے رہیں، سستی ہرگز نہ کریں، خط لکھنے سے جذبہ محبت میں اضافہ ہوتا ہے ابھی تک کچھ عارضہ باقی ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماوے اس عاجز اور محمد طاہر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جملہ دوستوں کو السلام کہنا

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

مکتوب نمبر ۱۱۲

(خلیفہ صاحب کی صحبت میں بیٹھنے، اور ادائیگی قرض کے متعلق حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے یہ خط مولانا مشتاق احمد پنجابی نے تحریر فرمایا۔)

از درگاہ اللہ آباد شریف ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

یکم ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

بخدمت جناب محترمی میاں محمد پناہ صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیر وعافیت ہے، اور آپ کی خیریت و عافیت بارگاہ ایزدی سے مطلوب ہے عزیزم! بذریعہ منی آرڈر ارسال کردہ آپ کے پیسے موصول ہوئے شاہ صاحب نصیر الدین صاحب پوسٹ آفیس سے لے آئے۔

آپ مولوی رب نواب صاحب سے ملتے رہیں، ان کی صحبت میں بیٹھنے سے آپکو ظاہری وباطنی ترقی حاصل ہوگی، حلقہ مراقبہ اور جلسوں میں شامل ہوتے رہیں۔

غرض یہ کہ ہر طرح سے ان کی اطاعت اور موافقت کریں، محبت ایثار واخلاق سے پیش آتے رہیں، مزید نصیحتیں وہی ہیں جو سابقہ خطوط میں تحریر کی گئی تھیں، ان خطوط کا مطالعہ کرتے رہیں، تبلیغ، ذکر و فکر، حلقہ مراقبہ، نماز پنج گانہ باجماعت، بامسواک کی خود بھی پابندی کریں دوست احباب اہل ذکر کو بھی پابندی کرنے کی تلقین کریں۔

اپنی خیریت اور تبلیغ کا احوال جلدی جلدی لکھتے رہیں۔

حتی المقدور قرض جلدی ادا کرنے کی کوشش کریں پیسے ڈاکٹر عبدالطیف صاحب کی معرفت

ہی ارسال کرتے رہیں، بینک کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

بحکم حضور قبلہ عالم اللہ آباد شریف

معرفت ڈاکٹر عبداللطیف چنہ، کنڈیارو، ضلع نواب شاہ۔

مکتوب نمبر ۱۱۳

خلیفہ محترم حاجی محمد علی جبلی عرف مولوی مشتاق احمد کے نام

(عمان، ایران، دبئی وغیرہ میں تبلیغ کرنے کے سلسلہ میں حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا مشتاق احمد صاحب پنجابی نے یہ خط عمان ارسال کیا تھا۔)

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدم جناب محترمی و مکرمی مولوی مشتاق احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ عاجز ہر طرح خیریت سے ہے امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے۔ احوال یہ کہ آپ کا خط ملا، احوال معلوم ہوا، آپ نے خط میں واپس آنے کے بارے میں لکھا ہے۔

نہ معلوم آپ عمان میں کس قدر تبلیغی کام کر رہے ہیں اگر آپ کی تبلیغ سے عرب وغیرہ زیادہ مستفید ہو رہے ہیں تو بہتر۔ اگر آپ کی تبلیغ فقط سندھی حضرات تک محدود ہے تو پھر عمان میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کسی اور مناسب جگہ پر رہیں دبئی میں بہتر تبلیغی کام سنائی دے رہا ہے، دبئی میں مولوی رب نواز صاحب نے دو مرکز بنالئے ہیں، اور وہ تبلیغ کر رہے ہیں اگر آپ دبئی میں رہ کر تبلیغ بھی کریں اور کاروبار بھی تو آپ کی مرضی مولانا رب نواز صاحب کا پتہ بھیج رہے ہیں آپ ان سے خط و کتابت کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

اس عاجز کا خیال یہ تھا کہ اگر آپ واپس ہو کر ایران کی سرحد کے ساتھ جہاں آپ کے ہم قوم بلوچ بکثرت آباد ہیں وہاں تبلیغ کرتے تو بہتر تھا۔ بہر حال جو بات آپ کو بہتر نظر آئے ہماری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ حاجی احمد حسن صاحب بھی اپنے ساتھیوں سمیت عربستان کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، امید ہے کہ وہ آپ سے خط و کتابت جاری رکھیں گے۔ مولوی رب نواز صاحب کا پتہ یہ ہے

ڈیرہ دبئی عربن گلف، پوسٹ آفس ۷۹۹ معرفت حاجی خیر محمد سومرو بدست مولوی رب نواز صاحب سندھی مسجد کارتون۔

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

مکتوب نمبر ۱۱۴

(تبلیغی ذرائع آمدروفت کے سلسلہ میں حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے درج ذیل مکتوب مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا جس کا ابتدائی حصہ نہ مل سکا یہ بھی حاجی رب نواز صاحب ہی کے نام ہے۔)

دیگر عرض یہ کہ آپ ہرایک خط پر پتہ ضرور تحریر کریں، تاریخ، دن، ماہ، سال، بھی تحریر کریں۔ کسی بھی قسم کا فکر نہ کریں، آپ کے معاونین انشاء اللہ تعالیٰ دو مہینہ کے اندر اندر آپ تک پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ مختلف زبانیں، سیکھنے کی کوشش کریں، مثلاً عربی، فارسی، ترکی، انگریزی وغیرہ۔

اگر آپ کی طرف سے یا قاری خلیل احمد صاحب کی طرف سے مبلغین کی طلب کا کوئی خط آئیگا تو یہاں کے دوستوں کو آنے کی اجازت سہولت سے ملے گی، قاری صاحب سے مشورہ کرکے پوری تفصیل سے آگاہ کریں۔ پہلے سننے میں آیا تھا کہ دبئی جانے پر پابندی ہے، نہ معلوم اب تک پابندی ہے یا نہیں۔ اور جو دوست آنا چاہیں وہ کوئٹہ کے خشکی راستے سے آئیں! یا کراچی سے بحری راستہ سے! جس طرح سہولت ہو ضرور لکھیں دبئی جانے والے دوست اپنے ساتھ کس قسم کا سامان لے جاسکتے ہیں جسے بیچ کر کرایہ نکال سکیں۔ تفصیل سے لکھیں۔

آپ اپنے پاسپورٹ کا نمبر، تاریخ اجراء اور رہائش گاہ کا پتہ صاف تحریر کریں تاکہ اگر ممکن ہوا تو ویزے یا تبلیغی سرٹیفکیٹ وغیرہ میں آپ کا نام درج کرایا جاسکے۔

فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۱۵

مولانا غلام حسین صاحب (خانواہن) کے نام

(تعلیمی ذوق و شوق، ہمت افزائی، نئی تالیفات کے موضوع پر حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے یہ خط مولانا محمد اسماعیل صاحب نے لاہور تحریر کیا تھا، جبکہ مکتوب پر دستخط خود حضور نے فرمائے تھے۔)

اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ ۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ

بدھ ۲ محرم ۱۳۹۵ھ

مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء

مکرم و محترم جناب مولانا غلام حسین صاحب

سلام مسنونہ کے بعد واضح ہو کہ کافی عرصہ گزر چکا ہے کہ آپ کی طرف سے فقط ایک خط پہنچا ہے. وقتاً فوقتاً اپنے احوال سے واقف کرتے رہیں تو بہتر ہے۔

ہمارا یہاں سے آپ کے لئے پیسے ارسال کرنے کا ارادہ تھا، اور یہ امید بھی تھی کہ آپ عید کے موقع پر آجائینگے، لیکن آپ نہیں آئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے .... خریدی ہے، ہمارا آپ سے حسن ظن ہے آپ کا ارادہ نیک ہوگا، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اپنے اصلی مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ فراغت کے وقت میں بالائی کتب پڑھیں تاکہ دوبارہ سفر کی حاجت نہ ہو۔

اساتذہ سے ادب واخلاص کا رویہ اپنائیں تاکہ ان کی شفقت وہمدردی آپ کو حاصل ہو اور وہ آپ کی تعلیم کے لئے خصوصی توجہ مبذول کریں امید ہے کہ آپ نے تقویٰ کا پہلو مضبوط رکھا ہوگا اور اس لئے اساتذہ اور طلبہ کو متاثر کیا ہوگا۔

آپ کو مدرسہ کا صدر مدرس بننا ہے مدبر اور مصلح ہوکر رہنا ہے ہماری نظریں، یہاں کے اساتذہ، طلبہ، خلفاء اور فقراء کی نظریں آپ کی طرف ہیں انشاء اللہ آپ سارا وقت حصول مقصد کے لئے خرچ کریں گے جس قدر ہوسکا ہماری طرف سے آپکی خدمت ہوتی رہے گی۔ حال احوال لکھنے میں سستی نہ کریں۔ اگر نئی تصنیف شدہ کتابیں ملیں تو مطالعہ میں رکھیں، دنیوی

معاملات کی واقفیت بھی رکھیں، لیکن اس سے زیادہ کوشش حصول تعلیم کی طرف ہو۔

رسالہ رضوان کے سابق مدیر مولانا محمود احمد رضوی صاحب نے بخاری شریف کی شرح لکھی ہے، معلوم کرنا کہ وہ کتنے حصوں پر مشتمل ہے مکمل چھپ چکی ہے، یا بعض حصے چھپے ہیں، اس قسم کی نئی کتابیں معلومات کے لئے مطالعہ کرتے رہیں، اور ان کے مضامین کے بارے میں بذریعہ خطوط مطلع کرتے رہیں۔ اگر مولانا جامی صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب "شواہد النبوۃ" مل سکے تو مطالعہ کر کے مطلع کریں، مولانا جامی علیہ الرحمہ کی ایک نظم جس کا بیت یہ ہے۔

نسیما جانب بطحا گذر کن

زا حوالم محمد را خبر کن (صلی اللہ علیہ وسلم)

اگر کہیں سے مل سکے تو مکمل نقل کر کے بھیجنا، اپنے مفصل احوال سے واقف کرتے رہیں۔

لاشئی فقیر الٰہ بخش غفاری از اللہ آباد

مکتوب نمبر ۱۱۶

(درج ذیل مکتوب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا میر محمد صاحب چانڈیو (مٹھیانی) کے نام مولانا جان محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر کیا۔)

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ۷۸۶ سلامت باشید

بخدمت جناب میاں میر محمد صاحب

بعد از السلام علیکم کے معروض باد کہ آپ کا ارسال کردہ عریضہ حضور قبلہ عالم قلبی وروحی فداہ کی خدمت میں پہنچا، الحمدللہ حضور بہت ہی خوش ہوئے۔ حضور ہی کے حکم سے یہ نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں کہ یہ خط دیکھتے ہی آپ، حضور سے آکر ملاقات کریں، تبلیغ کی خاطر حضور آپ کے اوپر مزید مہربانی کرنا چاہتے ہیں، بس، العاقل تکفیہ الاشارۃ ضرور پہنچ جائیں حضرت صاحب قبلہ آج تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے ہیں آج ۱۳ ربیع الثانی ۱۴ کی رات حضور غریب آباد لاڑکانہ قیام فرمائینگے اور ۱۵ تاریخ بروز اتوار ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے پاس کنڈیارو پہنچیں گے، بعد ازاں ۱۶ تاریخ کو حسب دستور محراب پور جلسہ میں شرکت فرمائینگے ۱۷ تاریخ کو حاجی عطا محمد موجائی صاحب کے گوٹھ ہونگے ۱۸ تاریخ ثواب پور تشریف فرما ہونگے، ۱۹ تاریخ کو متصل گوٹھ ڈیون میں ہونگے ۲۰ تاریخ بروز جمعہ ہفتہ کی رات مورو تشریف فرما ہوں گے جہاں سے ہفتہ کی صبح کو درگاہ شریف کے

لئے روانہ ہو نگے شاید ۲۱ یا ۲۲ تاریخ کو کوئٹہ بلوچستان کے سفر پر روانہ ہوں مذکورہ بالا پروگراموں میں سے جہاں آپ کو سہولت ہو پہنچ جائیں چونکہ خط دیر سے بھیجا جا رہا ہے۔ آپ کے لئے مورو بہتر رہے گا۔ تاہم جس طرح آپ مناسب سمجھیں لیکن تاکیداً عرض ہے کہ ضرور آجائیں۔

جملہ جماعت کے السلام قبول ہوں۔

الراقم لاشئ فقیر جان محمد عفی عنہ فقیرپوری
حسب الحکم مرشدی و مربی عم فیضہ

مکتوب نمبر ۱۱۷

(احترام و تبلیغ رمضان المبارک کے متعلق حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے محترم کاظم علی بوزدار (ضلع خیرپور) کے نام راقم الحروف فقیر حبیب الرحمان نے یہ خط تحریر کیا۔)

۸ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۷۸۶ فی الدارین
۸۲/۷/۱۰ سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر کاظم علی صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ آپ کا خط ملا، آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کا احوال معلوم کر کے از حد خوشی حاصل ہوئی، دعا ہے کہ خداوند عزوجل آپکو مزید توفیق، ہمت اور استقامت سے کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

اس بابرکت ماہ رمضان المبارک کی تبلیغ کے لئے خصوصی جدوجہد کرنا مولانا مشتاق احمد صاحب آئیں یا نہ آئیں آپ شہر میں، بس اسٹاپ اور رانی پور، سیٹھارجہ، سے خیرپور تک ٹرین کے ڈبوں میں اور پلیٹ فارموں پر تبلیغ کریں۔ زیادہ وعظ نہ سہی چند احادیث سنا کر رمضان المبارک کے سلسلہ میں احساس دلائیں تو بھی ضرور اثر ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

فقط والسلام

بحکم سیدی و مرشدی سوہنا سائیں مدظلہ

طاہر آباد شریف ڈاک خانہ ہاشم آباد براستہ ٹنڈوالہیار ضلع حیدر آباد سندھ

مکتوب نمبر ۱۱۸

(حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے درج ذیل مکتوب بھی راقم الحروف نے مولانا کاظم علی صاحب کے نام تحریر کیا۔)

۷/۲/۱۴۰۳ھ　　　　۷۸۶　　　　سلمکم اللہ تعالیٰ

اللہ آباد شریف

مکرم و محترم عزیز القدر کاظم علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ امید ہے کہ آپ کی تبلیغی محنت، جدوجہد مسلسل جاری ہوگی، آئندہ بھی ہمت واستقامت سے دن بدن قدم آگے بڑھاتے جائیں، خاص احوال یہ کہ روحانی طلبہ جماعت کی جانب سے مورخہ ۱۰ دسمبر کو یوم مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مرکزی طور پر لاڑکانہ میں منایا جارہا ہے۔

آپ بھی کوشش کرکے کچھ ساتھی لیکر اس پروگرام میں شریک ہو جائیں۔

فقط والسلام

بحکم حضرت صاحب قبلہ سوہنا سائیں مدظلہ

مکتوب نمبر ۱۱۹

(مسلمانوں کے موجودہ حالات اور نیک صحبت کی ضرورت کے موضوع پر مولانا میر محمد چانڈیو صاحب کے نام حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے تحریر کیا۔)

۷۔ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ　　　　۷۸۶　　　　زید مجدہ

۷۱۔۶۔۱

مجمع فضائل وخصائل حمیدہ مولانا میر محمد صاحب

من بعد تسلیمات وشوق ملاقات واضح باد کہ بفضلہ تعالیٰ یہاں پر خیریت ہے۔ خیریت طرفین من جانبہ تعالیٰ مطلوب و مسئول المرام ایکہ عزیزا! آپ کا خط فرحت نمط موصول ہوا پڑھ کر بے حد خوشی حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو مزید توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

عزیزا! خدمت دین نہایت اعلیٰ کام ہے، آج کل غفلت کا زور شور ہے، ہر طرف سے ہمارے مسلمان بھائیوں پر شیطان لعین حملہ آور ہے، چوری، خون ریزی، زنا کاری، اور دیگر بد اعمالیاں ہم مسلمانوں میں موجود ہیں، نیک کام جیسا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ پڑوسیوں سے خیر خواہی، ماں باپ کا ادب واحترام وغیرہ ہم مسلمانوں سے چھوٹ چکے ہیں، گویا کہ مسلمان بھائی اندھیرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے چاہئے کہ ہر طرح سے اپنے کلمہ گو بھائیوں کی ہمت افزائی کر کے دین کی طرف متوجہ کریں، تاکہ وہ اس مختصر سی زندگی میں ہمیشہ والی زندگی کے لئے کچھ جمع کر سکیں اور یہ زندگی ضائع نہ کریں، تبلیغ کا کام کرتے رہیں، جماعت کو مسائل کی تعلیم دیتے رہیں اس طرف اپنا تبادلہ دینی نفع کا باعث سمجھیں۔

گرمی کی چھٹیوں میں تعلیم و تربیت کا مہینہ مقرر کیا گیا ہے، آپ ان چھٹیوں میں یہاں آکر تربیت حاصل کریں، جس قدر زیادہ صحبت میں رہو گے اسی قدر باطنی قوت میں اضافہ ہو گا (نفس و شیطان) سے جنگ کرنے کے لئے اسلحہ یہاں سے ملے گا بغیر اسلحہ کے لڑائی نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے صحبت میں رہنے کا شوق و حرص رکھیں، اپنے دوستوں کو بھی کوشش کر کے ساتھ لائیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیا　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کا نفع آکر پائیں، جملہ جماعت کو السلام علیکم کہنا بقلم فقیر بشیر احمد عفی عنہ خادم دربار عالیہ فقیر پور شریف۔

مکتوب نمبر ۱۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر محمد فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خیریت بخیریت مطلوب من اللہ تعالیٰ۔ سالانہ جلسہ کے بارے میں آپ کے نام خط لکھا گیا ہے کہ ۱۰ اپریل اتوار کے دن ہو گا، اور اسی تاریخ پر بہر صورت پہنچنا چاہئے۔

مذکورہ تاریخ تک ملازموں کو تنخواہیں تو مل جائیں گی اور موسم بھی بہتر ہے، البتہ جمعہ نہیں ہو

گا۔ جمعہ کا پہلے سے ہمیں خیال تھا لیکن ۲۷ تاریخ کی مناسبت سے کوئی جمعہ نہ تھا اس لئے مذکورہ تاریخ مقرر کی گئی۔ زیادہ سے زیادہ احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں۔

فقط والسلام

حسب ارشاد حضرت صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(مذکورہ بالا خط حسب فرمان احقر حبیب الرحمان (مؤلف) نے تحریر کیا تھا)

مکتوب نمبر ۱۲۱

۷۸۶

سلمکم اللہ سبحانہ

مکرم و محترم عزیز القدر جناب محمد فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

احوال یہ کہ آپ کا تبلیغ اور تجاویز پر مشتمل تفصیلی خط پہنچا. احوال سے آگاہی اور آپ کے نیک عزائم وارادات معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی. دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید درد دین، عزم. ہمت اور توفیق سے نوازے. اور دوسرے احباب کو بھی فکر دین عطا فرماوے. آمین

آپ نے نہایت خوب جائزہ اور بہتر تجاویز تحریر کی ہیں. انشاء اللہ تعالیٰ ان پر عمل سے کام کافی آگے بڑھ سکے گا. ویسے تو جیسا کہ آپ نے لکھا ہے. روحانی طلبہ جماعت کے استحکام و ترقی کے لئے پنجاب کے خلفاء صاحبان کی قیادت باہمی اتحاد اور تعاون نہایت ضروری ہے. لیکن اگر وہ حضرات صحیح معنوں میں اس کام میں دلچسپی نہیں رکھتے اور تعاون نہیں کرتے تو آپ حضرات خود ہی یہ کام ذمہ داری سے جدوجہد کر کے آگے بڑھاویں۔

سندھ کے طلبہ حضرات انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے مکمل تعاون کریں گے اور جناب مولانا مشتاق احمد صاحب بھی آیا کریں گے. اسی طریقہ سے مل جل کر کام کرنے سے خود آپ حضرات بھی کافی کچھ کر سکتے ہیں. اور یہ نیک کام پنجاب میں بھی پروان چڑھ سکتا ہے. یہی نہیں بلکہ پنجاب سے بیرون پنجاب بھی یہ دعوت جا سکتی ہے. کیونکہ عموماً پاکستان کی ہر تحریک میں پنجاب کے لوگ آگے آگے ہوتے ہیں. اس نیک کام میں تو بطریق اولیٰ ان حضرات کو آگے بڑھنا چاہئے۔

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ آج کل پورے عالم اسلام میں پندرھویں صدی ہجری کی تقریبات

کے سلسلے میں جشن منائے جا رہے ہیں اور اس صدی کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صدی کہا جا رہا ہے۔ لہذا ہم کو بھی چاہئے کہ عملی طور پر اس صدی ہجری کو احیاء اسلام کی صدی ثابت کر دکھائیں، سستی اور غفلت کی میٹھی نیند کو خیرباد کہہ کر بیدار ہو کر میدان عمل میں قدم رکھیں، پہلے اپنا احتساب کریں، اپنی غلطیوں، کوتاہیوں پر نادم ہو کر۔ سنبھل کر زندگی بسر کریں، اور دوسروں کو بھی صراط مستقیم پر چلنے کی دعوت دیں۔

آپ کو معلوم ہو گا کہ بانی اسلام باعث کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت باعث سعادت و رحمت کے وقت عالم اسلام کی کیا حالت تھی۔ شرک و کفر کی گھٹاؤں نے عالم انسانیت کو مکدر و غبار آلود بنا رکھا تھا۔ لیکن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثار وفادار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال قربانیوں اور جدوجہد نے ان کی کایا ہی پلٹ دی۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

اور آج بھی بے دینی، بے راہ روی، ضلالت و گمراہی اپنے عروج پر جا پہنچی ہے، اور ایسے نازک وقت میں خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہم اور آپ کو وہی طریقہ مرحمت فرمایا ہے، جس میں بعینہٖ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ماسلف بزرگان دین کے طریقہ کی عملی تصویر موجود ہے۔

لہذا ہم پر بھی لازم اور ضروری ہے کہ نئی صدی ہجری کی ابتداء میں نئے عزم و استقلال جوش، جذبہ سے آگے بڑھیں، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں زندگی بسر کریں، نماز با جماعت تہجد، مسواک، عمامہ و دیگر نبوی سنتوں پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور دوسروں کی بھی رہبری کریں۔

آپ اخبارات میں پڑھتے ہوں گے کہ آج کل پورے عالم اسلام میں جشن تقریبات میں اصحاب ثروت و اقتدار بھی نئے نیک عزائم کا اظہار کر رہے ہیں، حالانکہ وہ خود اس ذکر الٰہی اور قلبی سکون سے دور ہیں، تو ایسے موقعہ پر ہمارا بھی خاموش ہو کر بیٹھ جانا کسی صورت میں مناسب نہیں ہے۔ یہاں پر الحمد للہ روحانی طلبہ جماعت خواہ جماعت اصلاح المسلمین کا کام بدستور جاری ہے، آپ بھی پنجاب میں اسی قسم کے جلسے وغیرہ منعقد کروائیں، کہ کسی بھی مناسب مقام پر تین یوم جلسہ رہے صوبہ بھر سے طلبہ شریک ہوں، آپ اور جناب منیر احمد صاحب و دیگر کارکنان

بھی موجود ہوں، سندھ سے بھی دوست شریک ہوں مولانا مشتاق احمد صاحب بھی شامل ہوں،
تین تین ماہ بعد ایسے جلسے ہوتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیغام مزید عام ہوگا جلسے کے خورد و نوش
کا بوجھ کسی کے اوپر نہ ہو، بلکہ خود ہر ایک اپنا انتظام کرے، یا کوئی سیدھا سادہ ہوٹل کھولا جائے،
ہر ایک آدمی پیسے دے کر کھانا کھائے۔
سالانہ جلسہ کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی، جب بھی تاریخ مقرر ہوگی آپ حضرات کو مطلع کیا
جائے گا۔

فقط والسلام

منجانب:۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں مدظلہ العالی اللہ آباد شریف، کنڈیارو، نواب شاہ سندھ
(نوٹ:۔ مذکورہ بالا مکتوب حسب ارشاد مؤلف نے تحریر کیا تھا۔)

مکتوب نمبر ۱۲۲

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدار

بخدمت جناب محترمی و مکرمی مولوی رب نواز صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ۔
الحمد للہ یہ عاجز ہر طرح بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہے اور آپ کی خیریت دینی و دنیاوی خداوند
کریم سے نیک مطلوب ہے!
آپ کا ارسال کردہ خط ملا پڑھ کر تبلیغ کا احوال معلوم کر کے دل کا کچھ بار کم ہوا، اس سے
پہلے والے خط میں آپ نے اپنی غلطیوں اور نقصان کا لکھا تھا وہ خط پڑھ کر عاجز کو آپ کی بے توجہی
اور طریقت میں عظیم غلطی کرنے کا پڑھ کر دلی دکھ اور صدمہ عظیم پہنچا تھا، آپ اپنے گریبان
میں منہ ڈال کر سوچیں کہ آپ کو دینی طریقہ عالیہ کی اشاعت کے لئے بھیجا گیا تھا، یا عیش و آرام
کرنے کے لئے؟ آپ نے اپنے ساتھیوں کی شکایت کی ہے کہ انہوں نے میرا یہ نقصان کیا، آپ
نے اب اتنی دیر کے بعد لکھا ہے، بروقت کیوں نہیں لکھا، اور اسی وقت ہی اپنے ساتھیوں کو
خبردار کیوں نہ کیا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیرے دل میں اپنے پیر بھائیوں کے لئے محبت
نہیں بلکہ بغض اور حسد ہے یہ باطن کی خرابی ہے، جسے پیر سے محبت ہوتی ہے، اسے اپنے پیر
بھائیوں کے ساتھ بھی دلی محبت ہوا کرتی ہے،

خبردار اس بات سے باز آ جاؤ! اپنا سینہ صاف رکھو، ورنہ تبلیغ کا فائدہ عارضی طور پر مختصر وقت کے لئے ہو گا، مستقل طور پر حقیقی فائدہ نہ ہو گا۔ اب آپ کے خط سے دل کو کچھ راحت ہوئی ہے، لیکن آپ تبلیغ کے لئے دبئی سے باہر کیوں نہیں نکلتے؟ دبئی کے اندر ہی دن رات خواب خرگوش میں مدہوش رہتے ہو۔ تبلیغ میں ذرہ بھر سستی نہ کرو، یہ قیمتی گھڑیاں، ساعتیں عیش و آرام میں نرم بستروں پر سو سو کر ضائع نہ کرو۔ آپ کو ایک ایک سانس کا حساب دینا ہو گا۔

آپ نے دبئی میں دوسرا مرکز خریدا ہے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اسے آباد کرنے کی کوشش کرو۔ دوسرے اسلامی ممالک میں دینی مراکز بنانے کا آپ خطوں میں لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن باتوں سے کام نہیں بنتا عیش و آرام کو چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں نکل کر عملی قدم اٹھانے سے کام بنے گا۔ اور آپ کو پر زور تاکید کی جاتی ہے کہ حتی المقدور تقویٰ، پرہیزگاری سے رہیں۔ طریقہ عالیہ کے قوانین و شرائط پر سختی سے عمل کرتے رہیں، ذرہ بھر خلاف ورزی کرنے سے عظیم نقصان ہو سکتا ہے، اس لئے پوری طرح ہوشیار بیدار ہو کر تبلیغ کریں۔ آپ کو صحبت کی اشد ضرورت ہے اس لئے اگر زیادہ عرصہ کا موقع نہ بھی مل سکے، تاہم پھر بھی ایک دو مہینہ تک کے لئے صحبت میں ضرور پہنچیں۔ نماز پنج گانہ با جماعت بامسواک، نماز تہجد، حلقہ مراقبہ اور طریقہ عالیہ کے قوانین و شرائط کی پوری پابندی رکھیں ورنہ تبلیغ کا حقیقی فائدہ نہ ہو گا۔ محبت کو بڑھائیں آپ کے سینہ میں جس قدر عشق و محبت والی آگ ہو گی اسی قدر لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ شب و روز پورے جوش و خروش سے تبلیغ دین کر کے جلدی جلدی تبلیغ کا احوال لکھیں تاکہ پتہ چلے کہ ہماری گزارش، التماس التجا کا آپ نے کیا نتیجہ نکالا۔ اتفاق و اتحاد سے رہیں، بے اتفاقی سے بچیں۔

اس عاجز کی طرف سے آپ کو اور آپ کے جملہ دوست و احباب کو سلام عرض ہیں

آپ کا مخلص:۔ لاشئ فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی بتاریخ ۱۵ محرم ۱۳۹۲ھ

(نوٹ)! مذکورہ بالا خط حسب فرمان مولانا محمد مشتاق نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۲۳

صفر المظفر ۱۴۰۰ھ ۷۸۶

مکرمی و محترمی محمد فیض الحسن صاحب سلمہ اللہ سبحانہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

(۱) عزیزا! جن جن احباب کے لئے آپ نے جوابی خط ارسال کئے انکو خط لکھے گئے ہیں، یہی نہیں بلکہ جن صاحبان کے بھی خطوط جواب طلب ہوتے ہیں، سبھی کو جواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خواہ وہ جوابی لفافہ نہ بھی ارسال کریں۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ کثرت خطوط یا کسی اور مشغلہ کی وجہ سے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی ہو۔

(۲) دیگر یہ کہ آپ حضرات نے خط میں ایک آدمی کے ۲۸ تاریخ کو اللہ آباد آنے کے لئے لکھا تھا، اور ایک آدمی کے فقیرپور آنے کا لکھا تھا۔ مگر یہاں تو وہ نہیں آئے۔ ممکن ہے فقیرپور گئے ہوں یہ عاجز پورا ماہ گیارہویں کو بھی یہیں تھا۔

لہٰذا آئندہ جو بھی حضرات آپ کی طرف سے آنا چاہئیں۔ تو آپ پہلے خط لکھ کر اس فقیر کے متعلق یقین کر لیں کہ میں کہاں پر ہوں، ورنہ تو اگر وہ فقیرپور یا اللہ آباد آجائیں اور میں کسی اور جگہ یا تبلیغی سفر میں ہوں تو نئے آدمیوں کو اس سے کوفت ہو سکتی ہے لہٰذا چونکہ وہ بیچارے دور کے سفر سے ملاقات کرنے آتے ہیں تو پروگرام کے تحت آئیں تو بہتر رہے گا۔ یا پھر ۲۷ تاریخ کے ایک دو دن قبل یا بعد میں اللہ آباد آجائیں کیونکہ یہ عاجز اکثر طور پر ستائیسویں کو یہیں موجود رہتا ہے۔

آپ اور محترم منیر احمد صاحب کی کوشش سے روحانی طلبہ جماعت کا کام محنت سے جاری ہو گا۔ اور یہاں کے احباب مسلسل جدوجہد سے اپنے مشن کو آگے بڑھاتے جا رہے ہیں، ۳ اور ۴ جنوری کو حیدرآباد میں روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس تھی جس کے لئے آپ کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا تھا شاید کسی عذر کی وجہ سے آپ نہ پہنچ سکے ہوں۔

الحمد للہ وہ جلسہ توقعات کے عین مطابق کامیاب رہا، سندھ کے تقریباً ہر ایک ضلع سے کافی تعداد میں طلبہ حضرات شامل ہوئے، خاص کر حیدرآباد، کراچی، نواب شاہ، خیرپور

کالجوں اور یونیورسٹیوں سے بہت طلبہ حاضر ہوئے. ان کے علاوہ ٹھٹھہ، لاڑکانہ اور جیکب آباد کے ہائی اسکولوں سے بھی کافی دوست شریک ہوئے امریکہ کے مولانا صدیق احمد ناصر اور افغانستان کے مولانا شمس الرحمان صاحبان جو کہ کراچی میں پی. ایچ ڈی (P.H.D) وغیرہ کے طالب علم بھی ہیں وہ بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے. اور اپنے مواعظ سے طلبہ حضرات کو بہت محظوظ کیا. صرف شاگرد ہی نہیں، کافی لکچرار، ہیڈ ماسٹر صاحبان اور دیگر اساتذہ بھی شریک ہوئے. اور الحمد للہ سبھی بے حد خوش ہو کر گئے۔

اگر پنجاب کے بھی کچھ احباب اس موقع میں شامل رہتے تو بڑا اچھا رہتا روحانی طلبہ جماعت کی کتابیں آپ کے پاس پہنچ گئی ہوں گی. اگر اور بھی ضرورت ہو تو حسب ضرورت محترم منیر احمد صاحب سے حاصل کریں. یا سندھ روحانی طلبہ جماعت کو لکھیں۔

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی فضلی غفاری

نوٹ. مذکورہ بالا خط حسب ہدایت احقر حبیب الرحمان (مؤلف) نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۲۴

اللہ آباد شریف کنڈیارو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۳ شوال ۱۳۹۹ھ سلمہ اللہ سبحانہ

مکرم و محترم عزیزم منیر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ خیریت طرفین نیک مطلوب من اللہ تعالیٰ

احوال یہ ہے کہ پنجاب کے لئے روحانی طلبہ جماعت کا وفد بھیجنے کا پختہ پروگرام تھا. مگر سندھ کی بعض یونیورسٹیوں اور کالجوں کے بند ہونے اور پنجاب کی چھٹیوں کی صحیح خبر نہ ہونے اور بعض ورکروں کے امتحانات جاری ہونے کی وجہ سے اس پروگرام میں تاخیر ہوئی ہے. اب پھر الیکشن کا زور ہے آپ خود بھی اور دوسرے احباب بھی ہو سکے تو سندھ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آ جائیں. پروگرام وہیں طے کیا جائے گا اس سلسلہ میں جناب مولوی محمد حسن صاحب نے آپ کو مطلع کر دیا ہو گا سالانہ جلسہ گیارہ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ کو درگاہ فقیر پور شریف رادھن ضلع دادو میں منعقد ہو گا۔

اس تبلیغی کام میں سب سے پہلے یہ بات ضروری ہے کہ آدمی خود عامل ہو اور پڑھنے کے

اعتبار سے بھی فائق ہو، اسی صورت میں ہی یہ پروگرام آگے بڑھ سکتا ہے۔

یہاں پر الحمد للہ پورے سندھ میں روحانی طلبہ جماعت کامیابی سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہے، کراچی، حیدر آباد، نواب شاہ و دیگر چھوٹے بڑے شہروں میں یہ تبلیغ زور و شور سے ہو رہی ہے، روحانی طلبہ جماعت کے ممبران اعمال کے لحاظ سے بھی دوسروں کی نسبت زیادہ پابند ہیں اور تعلیم کے میدان میں بھی پہلے سے زیادہ ہوشیار ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس سال پورے سندھ میں میٹرک کے امتحان میں دوسری پوزیشن روحانی طلبہ جماعت مورو کے ایک ورکر نے حاصل کی، اور اسکالر کے امتحان میں بھی دوسری اور تیسری پوزیشن روحانی طلبہ جماعت کے ممبروں نے حاصل کیں، اسی طرح کراچی حیدر آباد کے طلبہ نے بھی انعامات حاصل کئے، پنجاب کے احباب میں بھی یہی کوشش اور تڑپ ہونی چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ سندھ کے احباب پورا پورا تعاون کریں گے۔

فقط والسلام

حسب حکم حضرت سوہنا سائیں مدظلہ العالی درگاہ اللہ آباد شریف

نوٹ:۔ حضرت صاحب قبلہ ذی قعدہ کے شروع شروع میں فقیرپور شریف جائیں گے۔

(نوٹ۔ مذکورہ بالا خط حسب ارشاد احقر حبیب الرحمان (مؤلف) نے تحریر کیا تھا)

مکتوب نمبر ۱۲۵

سلمہ ربہ ۷۸۶

محترم و مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب

بعد تسلیمات و شوق ملاقات کے واضح باد کہ آپ کا خط پہنچا آپ نے جو لکھا ہے معلوم ہوا۔

عزیزا! آپ رب تعالیٰ شانہ کا شکریہ ہر آن و دم ادا کرتے رہیں، آپ کی یہ قلق اور پریشانی کہ مجھے وصول الی اللہ ہو جاوے، یا مانگنا کس نے دیا ہے؟ یہ خیال کس نے پیدا کیا ہے، جس نے یہ خیال اور مانگ سینہ میں پیدا کیا ہے وہ یہ چیز بھی دے گا حضرت مجدد، منور الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگر ندا دے داد نہ دادے خواست۔ اگر دینا نہ چاہتے تو مانگ نہ دیتے، لیکن چونکہ مانگنے کی توفیق دی ہے تو وہ چیز بھی مل جائے گی۔ لیکن کل امر مرھون باوقاتھا وقت آجائے گا تو مل جائے گا۔

عزیزا! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو نعمت دیتا ہے تو پہلے اس پر امتحان بھی آتا ہے، صبر، شکر، توکل، تحمل کرتا ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

عزیز من! حلال وجہ کا کام کرتے رہو یہ سنت ہے اور اس پر بھی بھروسہ نہ کرو کہ یہ ذریعہ میرا رزاق ہے، لیکن یہ سمجھو کہ کسب حلال سنت ہے اس لئے کر رہا ہوں رزق دینے والا میرا خالق، مالک ہے اپنے کرم سے دیتا ہے، توکل کے معنیٰ یہ نہیں کہ کچھ نہ کرو، کاہل اور سست بن کر بیٹھے رہو۔ نہیں، یہ غلط ہے، کسب حلال کر دکھاؤ کھاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ محتاجوں، غریبوں کی خدمت کرو خدمت خلق اعلیٰ کام ہے۔ شکر حق بجالاؤ کہ اس نے اپنی یاد میں رکھا ہے ذاکروں میں داخل کیا ہے، ذکر اللہ کثیر کرتے رہو اور اتباع سنت کرو محبت میں سبقت کرو، محبت والا پیر سے قریب ہے وہ دور نہیں اگرچہ کوہ قاف میں ہو۔

آپ تجارت بند نہ کریں رب تعالیٰ شانہ آپکو بہت برکت دے، ظاہری تجارت کرتے رہیں اور باطنی تجارت کو بھی بڑھاتے رہیں۔ ذکر مراقبہ اور رابطہ قوی رکھیں۔

آپ کو رب تعالیٰ شانہ دونوں عالم میں خوش آباد رکھے اور اپنی محبت سے مالا مال کرے۔

خیر والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری

(نوٹ:۔ حسب ارشاد یہ خط حضور کی جانب سے کسی اور صاحب نے تحریر کیا ہے)

مکتوب نمبر ۱۲۶

(نوٹ:۔ درج ذیل نصائح اور شرائط خلافت حضور نور اللہ مرقدہ کے فرمان سے مولانا مولوی رب نواز صاحب کے نام دیئے ارسال کئے گئے اور ان ہی سے احقر مرتب کو دستیاب ہوئے)

عزیزم! یہ سب کچھ آپ کی خیر خواہی کی خاطر لکھا گیا ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ عاجز آپ سے ناراض ہے، عاجز آپ سے راضی ہے۔ آپ کا یہ خط عاجز نے خود بھی پڑھا، جماعت اہل ذکر کو بھی پڑھ کر سنوایا۔ اس عاجز نے ساری جماعت کے ساتھ مل کر آپ کے حق میں دعا مانگی، آپ نے جو جو کوششیں کی ہیں اس عاجز کو بڑی خوشی ہے۔ آپ نے قربانی دے کر نیا پلاٹ کافی رقم دے کر خریدا ہے۔ عاجز کو از حد مسرت ہے، کیا بیان کروں۔ عاجز کا بال بال آپ کے حق میں ہر وقت دعا گو ہے، فکر نہ کریں تسلی رکھیں یہ عاجز آپ سے غافل نہیں ہے، حضور قبلہ عالم پیران کبار کی توجہات ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔ اگر آدمی گر پڑے تو اس کے لئے یہ بات تو مناسب نہیں ہے کہ ناامید ہو کر وہیں گرا رہے، بلکہ عقلمند کا کام ہے کہ جلدی اٹھ

کر اپنے سفر کو جاری رکھے۔ آپ اپنے ارادوں کو بلند کر کے مایوسی اور ناامیدی کو دور کر کے پورے جوش و خروش سے تبلیغ دین اور طریقہ عالیہ کی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں۔

جب بھی آپ کا تبلیغی خط آتا ہے یہ عاجز جماعت اہل ذکر کو ترغیب دیتا ہے کہ دیکھو آج عیاشی کا دور دورہ ہے، تمہارا بھائی مولانا مولوی رب نواز صاحب اپنے وطن عزیز و اقارب اور عیش و آرام کو چھوڑ کر سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے شب و روز دین کی خدمت میں مصروف ہے اور آپ لوگ اپنے وطن میں رہ کر بھی تبلیغ دین نہیں کرتے۔

عزیزم! جس نعمت عظمیٰ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے یہ نعمت ہر فرد کے حصہ میں نہیں آتی، کسی ازلی سعید کو ہی عطا ہوتی ہے، فائدہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، غیبی مدد ہر وقت آپ کے شامل حال ہے، لیکن اپنی وسعت کے مطابق کوشش کرنا ضروری ہے، اگر ایک دفعہ سستی ہو جائے تو آئندہ کے لئے آدمی سنبھل کر رہے۔

اس عاجز اور محمد طاہر و دیگر جماعت اہل ذکر کے حق میں دعائے خیر کرتے رہیں۔

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی

(نوٹ! مذکورہ بالا خط جو کہ مولانا حاجی رب نواز صاحب کے نام ہے حسب فرمان مولانا مولوی محمد مشتاق صاحب نے تحریر کیا تھا)

خاص عرض کہ حضرات خلفاء کرام کے لئے حضور محبوب مرشدنا حضرت غفاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند شرائط تاکیداً فرمائے تھےاور فرمایا کہ خلفاء کرام کی خلافت ان شرائط پر موقوف ہے، اگر شرائط محکم ہیں تو خلافت محکم اور اگر شرائط پر عمل نہ رہا تو خلافت بھی سلب ہو جائے گی۔

چونکہ آپ صاحب صحبت سے دور ہیں اس لئے ان شرائط میں سے چند شرائط لکھ کر بھیجی جاتی ہیں ان پر ضرور عمل پیرا رہیں اور خلافت کے لئے شرائط سمجھیں۔

نمبر۱ کوئی بھی خلیفہ صاحب سوال اور چندہ نہ کرے اگرچہ اشارۃً یا کنایۃً ہو۔

نمبر۲ حسن پرستی نہ کرے یعنی عشق مجازی میں مبتلا نہ ہو کسی بھی نامحرم کو نہ دیکھے۔

نمبر۳ قرضہ نہ لیوے اپنی جماعت ہو یا دوسرے خلیفہ صاحب کی جماعت ہو کسی سے قرضہ نہ لیوے۔

نمبر۴ فقیروں کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے پارٹی بازی وغیرہ نہ کرے یعنی ہر ایک آدمی سے یکساں ہو ایسا نہ ہو کہ یہ جانے کہ خلیفہ صاحب فلاں کی پارٹی ہے۔
نمبر۵ جماعت سے لین دین کا معاملہ ہرگز نہ ہو, کیونکہ اس سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔
نمبر۶ گیارہویں کے موقعہ پر ضرور آوے اگر نہ آسکے تو تار کرے یا آدمی بھیجے۔

آپ صاحبان چونکہ دور ہیں گیارہویں پر نہیں آسکتے تو یہ تو ضروری ہے کہ ایک دو برس میں آ جاویں اور حالات کو تازہ کریں۔ چونکہ آپ کو کافی عرصہ ہو گیا ہے اس لئے آپ وطنی پاسپورٹ کی کوشش کر کے تھوڑے عرصہ کے لئے یہاں حضور میں آکر شرف صحبت حاصل کر کے پھر چلے جائیں۔ یہ ضرور کوشش کریں غفلت ہرگز نہ کریں۔

خاص تاکید یہ بھی ہے کہ آپ صاحب اور محمد پناہ صاحب آپس میں اختلاف نہ رکھیں, اگرچہ آپس میں کوئی کشیدگی ہو بھی تو دوسروں کے سامنے کچھ بھی ظاہر نہ ہو۔ کوئی شکایت نہ ہو جو کہنا ہو تو خلاصگی میں سمجھا دیں۔ پس غائبانہ کسی کے سامنے کوئی شکایت نہ کریں ورنہ کار تبلیغ کو سخت نقصان ہو گا. اس پر ضرور عمل فرما دیں۔

مکتوب نمبر ۱۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ سلمکم اللہ سبحانہ

مکرمی و محترمی عزیزی محمد فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خیریت طرفین نیک مطلوب من اللہ سبحانہ

یہاں کے احباب حسب معمول اصلاح و تبلیغ میں مصروف ہیں اور بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی کامیابی مرحمت ہو رہی ہے, کئی جگہ مختلف نئی برانچیں بھی قائم ہوئی ہیں, ان میں بھی تسلی بخش کامیابی سے کام ہو رہا ہے۔ پنجاب میں تبلیغ کے لئے جو روحانی طلبہ جماعت کا وفد تیار تھا, انشاء اللہ تعالیٰ مارچ کے آخر تک لاہور پہنچ جائے گا, مزید تاریخ وغیرہ محترم منیر احمد صاحب سے معلوم کرتے رہنا۔ آپ بھی اپنے احباب سے ان کی ملاقات کروانا۔ اور ماہ رواں کے ۲۷ویں (جمادی الاولی) کو دربار اللہ آباد شریف. کنڈیارو میں سالانہ جلسہ ہو رہا ہے, ہر طرح سے

جلسہ کی اطلاع کی جارہی ہے۔

جلسہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس دفعہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلقہ احباب کے لئے جدا جدا نشست گاہیں تیار کی جائیں گی، روحانی طلبہ جماعت، جمعیت علماء روحانیہ غفاریہ، جمعیت طلبہ عربیہ روحانیہ، ملازم حضرات، اور تاجران حضرات کے لئے جدا جدا نشست گاہیں ہوں گی۔ آپ خود بھی سالانہ جلسہ میں ضرور شریک ہوں، اور دوست احباب کو بھی کثرت کے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ محترم عبدالنظیر صاحب اور مولانا محمد اسماعیل شاہ جی صاحب کو بھی اس پروگرام سے مطلع کرنا۔ دوستوں کو ابھی سے اطلاع کریں تاکہ جلسہ کے دنوں میں چھٹی لینے میں دشواری پیش نہ آئے۔

ہر ایک دوست موسم کے موافق بستر اپنے ساتھ لے آوے۔

کتبہ بحکم حضرت صاحب قبلہ سوہنا سائیں مدظلہ العالی

(نوٹ! یہ مکتوب حسب ارشاد احقر حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا)

مکتوب نمبر ۱۲۸

۱۴۰۰/۱۲/۳۰ ۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیزی فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

خیریت طرفین نیک مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کے دو مکتوب ملے احوال سے آگاہی اور آپ کے تبلیغی ذوق و مساعی کا سنکر بے حد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام کے احکام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق سے نوازے اور دین اسلام کی مزید تبلیغی خدمت کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

آپ نے روحانی طلبہ جماعت کے وفد بھیجنے کے لئے لکھا ہے، کوشش کی جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ کچھ دوست آجائیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں کے احباب کا آپ کے پاس آنے سے زیادہ مناسب، بہتر بلکہ ضروری یہ بات ہے کہ آپ حضرات یہاں آئیں ان کا طریقہ کار دیکھ کر خود کام کو آگے بڑھائیں۔

روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس الحمد للہ بہتر طریقہ سے نہایت کامیاب ہو گزری،

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب سے کوئی بھی طالب علم یا دوست نہیں آیا، حالانکہ آپ کو پیشگی اطلاع اور دعوتیں انہوں نے ارسال کی تھیں،

آپ حضرات خود جتنا ان کے پاس زیادہ آتے رہیں گے یہ بھی اتنے ہی شوق کے ساتھ آپ کے پاس آتے رہیں گے، لیکن اب حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرات کے بالکل نہ آنے کی وجہ سے یہ دل شکستہ ہوئے ہیں۔ تاہم طلبہ کے لئے مولانا مشتاق احمد صاحب کو پنجاب جانے کے لئے کہا جائے گا۔ اور آپ خود بھی ان کو اپنی طرف سے لکھیں کہ وہ ضرور پنجاب کے دورہ پر آ جائیں۔

اور آپ کے مرگی والے اس عزیز کے لئے تعویذ ارسال کیا جاتا ہے یہ اس کو گلے میں باندھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہو جائے گا۔ اور یہ تعویذ جس کے دونوں اطراف پر جداگانہ آیات لکھی ہوئی ہیں دراصل یہ تعویذ پیتل کے ایک ٹکڑے پر کاٹ کاٹ کر لکھ کر گلے میں باندھنے کا ہے، بہتر یہی رہے گا کہ آپ ہی اسے پیتل پر لکھا کر اس کے گلے میں باندھ لیں۔

فقط والسلام

منجانب :۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں مدظلہ

مکتوب نمبر ۱۲۹

سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین ۷۸۶

بخدمت جناب محترمی و مکرمی حافظ حبیب اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیر و عافیت ہے اور آپ خواہ جملہ جماعت اہل ذکر کی خیریت دینی و دنیاوی خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے، احوال یہ ہے کہ آپ کا ارسال کردہ لفافہ موصول ہوا احوال معلوم ہوا۔

محترم! یہ خط آپ کو ضلع حیدر آباد تحصیل و ڈاک خانہ ٹنڈو اللہ یار بمقام جار کی بس اسٹینڈ سے لکھا جا رہا ہے، یہ عاجز گزشتہ ماہ جمادی الاول کی سولہ (۱۶) تاریخ سے بمع اساتذہ و طلباء اور چند خلفاء و فقراء کے بارادہ تبلیغ اس علاقہ میں قیام پذیر ہے، حیدر آباد اور آس پاس کے علاقہ میں، کالجوں اور اسکولوں میں تبلیغ کرنے اور تبلیغی دورہ رکھنے کے ارادہ سے اس جگہ آنا ہوا، لیکن اس

علاقہ میں زبان کے مسئلہ پر حالیہ ہنگاموں کی وجہ سے تبلیغی دورہ کا پروگرام نہ رکھا گیا اور تبلیغ بھی پوری تنظیم کے ساتھ نہ ہو سکی، جس جگہ ہمارا قیام ہے یہ جگہ بالکل نئی ہے۔ آٹھ ایکڑ زمین کے ٹکڑے پر دربار کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ فقراء کام میں مشغول ہیں۔ شروعات میں برسات وغیرہ سے بچاؤ کے لئے کوئی مکان وغیرہ بھی نہیں تھا۔ تاہم آپ کو خط کے ذریعے اس علاقہ میں رہنے کی اطلاع دی گئی تھی مگر نامعلوم وہ خط آپ کو ہنگاموں کی وجہ سے نہیں مل سکا یا اس کی کوئی اور وجہ ہے۔ اس جگہ آئندہ گیارہویں کے موقعہ تک قیام ہو گا اس کے بعد جیسے قدرت کو منظور ہوا۔

یہ جگہ ماسٹر علی احمد صاحب و مولوی محمد رمضان صاحب کی دیکھی ہوئی ہے۔ جس گاؤں میں پچھلے سال قیام تھا اس گاؤں سے شمال کی جانب تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر روڈ سے مغرب کی طرف روڈ کے بالکل ساتھ ہمارا قیام ہے آپ کے والد ماجد صاحب کے بیمار ہو جانے کا پڑھ کر دلی دکھ ہوا۔ اس عاجز کی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے والد ماجد کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ تمام فقراء اہل ذکر آپس میں محبت واتفاق سے رہیں۔

فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ آپ فیض کے منتظر رہیں حضور قبلہ عالم و پیران کبار کی نظریں آپ کی طرف ہیں، غافل ہو کر نہ رہیں، ذکر کی کثرت رکھیں نماز پنج گانہ با جماعت۔ بامسواک۔ نماز تہجد۔ حلقہ مراقبہ کی پابندی رکھیں حتی المقدور تبلیغ کرتے رہیں۔ اس عاجز کا بال بال آپ کی طرف متوجہ ہے اور دعا گو ہے۔ یہ عاجز آپ سے غافل نہیں ہے۔ آپ ہمت وجرات کے ساتھ مرد مجاہد بن کر تبلیغ کے کام کو جاری رکھیں۔ قلبی تعلق کو مضبوط تر مضبوط رکھیں۔ دوری کا فکر نہ کریں۔ آپ دور نہیں بلکہ نزدیک ہیں۔

پتہ! ضلع حیدر آباد سندھ تحصیل وڈاک خانہ ٹنڈو اللہ یار بمعرفت عماوریہ واہں دوکاندار بدست محمد یوسف بوزدار دوکاندار جاری بس اسٹینڈ۔

از لاشئی فقیر اللہ بخش غفاری نقشبندی بتاریخ ۱۴ جمادی الآخر ۱۳۹۲ھ

(نوٹ! حسب فرمان یہ مکتوب مولانا محمد مشتاق صاحب نے تحریر کیا)

مکتوب نمبر ۱۳۰

۷۸۶ سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدارین

بخدمت جناب محترمی و مکرمی و محبی، اخوی عزیزی مولوی محمد رمضان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ یہ عاجز بفضل الٰہی ہر طرح بخیر و عافیت ہے اور آپ کی خیریت دینی و دنیاوی و شریعت علیہ پر استقامت مطلوب ہے۔

عزیزم! آپ کا راحت نامہ وگرامی نامہ موصول ہوا، آپ کا احوال معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے اعتقاد و محبت اور تبلیغی جنون میں مزید ترقی وبرکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محترم! آپ نے اپنی شادی خانہ آبادی کے متعلق تحریر کیا ہے آپ اور آپ کے ورثاء اس بات کو مدنظر رکھیں کہ اگر رشتہ قریبی رشتہ داروں میں سے ہو نیک صالح ہو اور دوبارہ ایسا رشتہ ملنا مشکل ہو، اور دوسری شرط یہ بھی ہے کہ شادی کے بعد آپ کے ورثاء آپ کو تکمیل علم کے لئے آزاد چھوڑیں اور شادی کا سارا خرچہ اپنے ذمہ لیں تو شادی کرنا بہتر ہے، اور اگر ایسا نیک صالح رشتہ پھر بھی مل سکتا ہو تو فی الحال جب تک آپ تکمیل علم سے فارغ نہ ہو جائیں شادی نہ کرنا آپ کے حق میں بہتر ہو گا۔ کیونکہ شادی شدہ آدمی پوری آزادی اور بے فکری کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر سکتا، شادی سے انسانی زندگی میں دور رس تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

آپ کے سامنے دونوں صورتیں پیش کی گئی ہیں، اپنے ورثاء کے ساتھ صلاح مشورہ کے ساتھ جونسی صورت اختیار کریں۔ آپ الحمد للہ نیک، دانا ہیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں مدرسہ میں پڑھائی دن رات جاری ہے، خط ملنے پر جس قدر ممکن ہو سکے جلد از جلد پہنچ کر تعلیم حاصل کرنا شروع کریں۔

والسلام

اپنے والد صاحب اور حافظ صاحب و جملہ احباب کو السلام عرض

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

(نوٹ۔ حسب فرمان مذکور خط مولانا مشتاق احمد صاحب نے تحریر کیا جبکہ آخر میں والسلام کے بعد چند کلمات اور دستخط خود حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے اپنے دست مبارک سے ثبت فرمائے ہیں)

مکتوب نمبر ۱۳۱

۷۸۶

سلمہ اللہ المنان

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

مکرم و محترم جناب مولانا مولوی محمد رمضان صاحب
وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خیریت طرفین نیک مطلوب

آپ کا خط بڑی دیر کے بعد آیا ہے، سالانہ جلسہ ذی قعدہ میں ہوا تھا. اور آپ کا خط صفر المظفر میں آیا ہے. حالانکہ آپ باہمت سرگرم مبلغ ہیں آپ کو اتنی دیر نہ کرنی چاہئے تھی۔

آج کل تبلیغ کی کتنی ضرورت ہے، اس وقت تو پورا وقت تبلیغ میں بسر کرنا چاہئے تھا نہ کہ اتنی سستی یا تاخیر. اور تبلیغ کا حال احوال بھی جلد جلد ارسال کرتے رہیں۔

یہاں سے روحانی طلبہ جماعت کا وفد لاہور تبلیغ کے لئے گیا تھا الحمد للہ توقعات سے کہیں زیادہ فائدہ ہوا ہے. آپ حضرات کو شاید اس بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔

اب آل پاکستان روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس حیدر آباد میں منعقد ہو رہی ہے. جس میں علماء، خلفاء اور طلبہ مدارس عربیہ و طلبہ کالج اور یونیورسٹیوں کے شریک ہوں گے۔

لہٰذا آپ بھی اپنے متعلقین طلبہ یا ماسٹر صاحبان کو لے کر اس کانفرنس میں شامل ہوں. تاکہ پنجاب کے طلبہ بھی یہاں کے طلبہ کا طریق کار دیکھ سمجھ کر اسی طریق سے پنجاب میں بھی طلبہ میں تبلیغ شروع کر سکیں۔

یہ کانفرنس ۳/۴ جنوری کو مسجد عمر الاسلام نزد ایس پی آفس گاڑی کھاتہ حیدر آباد میں منعقد ہو گی۔

. آپ حضرات یا تو پہلے سیدھے حیدر آباد جلسہ میں جائیں اس کے بعد درگاہ اللہ آباد شریف آ جائیں یا پہلے دربار سے ہو کر پھر حیدر آباد جائیں، جس طرح آپ کو سہولت ہو۔

آج کل تبلیغ کی بے حد ضرورت ہے، لیکن سالک کے لئے اسی طرح صحبت شیخ بھی ضروری ہے. یہ نفسانی اور شیطانی فریب ہے کہ آدمی صحبت سے دور رہے، بعض دوست تبلیغ کی تو الحمد للہ کوشش کرتے ہیں. مگر خود صحبت میں نہیں رہتے. حالانکہ تبلیغ کا پوری طرح مفید و مؤثر ہونا

صحبت شیخ سے وابستہ ہے۔ فقط والسلام ۴ صفرالمظفر ۱۴۰۰ھ
(نوٹ! یہ مکتوب حسب ارشاد احقر حبیب الرحمٰن مرتب نے تحریر کیا تھا)

مکتوب نمبر ۱۳۲

۷۸۶ سلمہم اللہ تعالیٰ

قائم الدین، مولوی عبدالحلیم، مولوی خادم حسین

بخدمت جناب مشفقی، مکرمی مولوی حبیب الرحمٰن، مولوی محمد سعید، مولوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ حضرت قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ بمع جملہ جماعت اہل ذکر فقراء و خلفاء طلباء و اساتذہ بخیر و عافیت ہیں، اور آپ کی خیر و عافیت بارگاہ ایزدی سے نیک مطلوب ہے احوال آنکہ مولانا مولوی حبیب الرحمان صاحب کے دونوں خطوط حضرت صاحب قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں موصول ہو چکے ہیں۔

آپ جملہ دوستوں کو حضرت صاحب قلبی و روحی فداہ کے فرمان مبارک سے چند نصیحتیں لکھی جارہی ہیں، ان کا بغور مطالعہ کریں اور عمل کریں۔

○ مدرسہ کے جملہ اساتذہ کرام کا پورا ادب و احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔
○ استاد صاحب جناب علامہ محمد اشرف صاحب کے ادب کا خصوصی طرح خیال رکھیں۔
○ یہ شہر بزرگان دین کا ہے لہٰذا اس شہر کے ہر باشندے اور ہر چیز کا احترام کرتے رہیں۔
○ بزرگ صاحب حضرت خواجہ قمر الدین مدظلہ العالی کے آداب کا بھی پورا پورا خیال رکھیں۔
○ بزرگوں کے مزارات پر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ حاضر ہو کر ختم شریف کا ایصال ثواب کریں۔
○ اور حضرت صاحب قلبی و روحی فداہ اور جملہ جماعت کے حق میں اور اپنے لئے خصوصی دعائیں کرتے رہیں۔
○ مدرسہ عالیہ کا لنگر چاہے سادہ ہی کیوں نہ ہو جب مشفق و مہربان استاد علامہ محمد اشرف صاحب جیسی شخصیت کے زیر سایہ حصول تعلیم کی خاطر تمہیں بھیجا گیا ہے، تو بس تمہارے لئے یہ بہشتی طعام موجود ہے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

دوری کا فکر نہ کریں۔ حصول تعلیم کی خاطر شب و روز ہمہ وقت کوشاں رہیں۔
حضرت صاحب بمع جملہ جماعت آپ کے حق میں ہمہ وقت دعاگو ہیں اخلاق و اعمال کی پوری درستی رکھیں، بڑوں کا ادب کیا کریں اور دیگر طلباء کے ساتھ اخلاق سے پیش آیا کریں۔
منجانب! مہتمم مدرسہ جامعہ غفاریہ اللہ آباد شریف
(نوٹ! مذکورہ بالا مکتوب ۱۳۹۶ھ میں سیال شریف ضلع سرگودھا پنجاب میں زیر تعلیم طلبہ کے نام حسب فرمان مولانا محمد مشتاق صاحب نے تحریر کیا)

مکتوب نمبر ۱۳۳

۷۸۶

من بلیات الدارین
سلمکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

مشفقی، مکرمی، محترمی فقیر محمد اسماعیل صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! آپ کا مرسول موصول ہوا پڑھ کر خوشی حاصل ہوئی۔
(۱) آپ نے جو رقم ارسال کی تھی مل گئی ہے۔
(۲) آپ نے جو خواب دیکھا ہے وہ بہترین خواب ہے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور مرید ہوا رات کو چالیس بار اس کو احتلام ہوا صبح کو حضرت کی خدمت میں عرض کی حضرت نے جواب دیا تیری تقدیر میں چالیس بار زنا لکھی ہوئی تھی تیرے مرید ہونے کی وجہ سے رب العزت نے تیری زنا کو احتلام میں تبدیل کیا بلکہ حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں فرمایا ہے کہ جو حضرت یحییٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب تک تو کفر نہ کرے گا اور بھائی کو قتل نہ کرے گا اور ماں کے ساتھ صحبت نہ کرے گا تب تک مؤمن نہ ہو گا اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک تو جو طریقت میں سکر آتا ہے اس میں داخل نہ ہو گا اپنے نفس کو قتل نہ کرے گا اور مبدء فیض جس کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں اس سے اتصال نہ ہو گا، تو حقیقی ایمان آپ کو حاصل نہ ہو گا، اعیان ثابتہ ایک ولایت کا مقام ہے اس کو ماں سے تعبیر کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ صاحبان کے خواب کا نتیجہ بہترین ہو گا، انشاء اللہ، کوئی فکر نہ کریں ذکر میں لگے رہیں۔
اور جو یہ دیکھا ہے کہ ان کے وارث تکلیف دے رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے

دشمن دوست بن جائے گے، یا نفس کے رزائل ختم ہو جائیں گے کچھ اس پر فنائیت آئے گی اور مطیع بن جائے گا۔

(۳) اور جو لکھا ہے کہ کافی آدمی حضور کی خدمت میں آنے کے لئے تیار ہیں ان کو محرم شریف کی گیارہویں پر لاویں کیونکہ اس کے بعد تبلیغی تعلیم کا دورہ رہے گا اور آپ اس میں ضرور شامل ہوں، جتنا ہو سکے کوشش کریں کیونکہ حضور قبلہ عالم کا یہی ارشاد ہے، وگرنہ تو محرم شریف کی پہلی تاریخ جمعرات کے دن حضور قبلہ عالم پنجاب آرہے ہیں پنجاب کی جماعت نے دعوت کی ہے لاہور سے جو گاڑی شور کوٹ کی طرف جاتی ہے راستہ میں ظفروال کی اسٹیشن آتی ہے اس کے ساتھ ہی چک نمبر ۵۶۲ ہے اس میں حضور قبلہ عالم جمعہ کی نماز پڑھائیں گے۔

اگر آپ آئیں تو لاہور میں پہلے آجائیں اس کے بعد شور کوٹ ننکانہ صاحب جانے والی گاڑی پر سوار ہو جائیں، ظفروال اسٹیشن پر اتریں اور چک نمبر ۵۶۲ میں آجائیں جو اسٹیشن کے جنوب کی طرف ساتھ ہے۔

نوٹ:۔ محرم الحرام کی گیارہویں پر جو دورہ ہو گا اگر آپ اس میں درگاہ شریف پر آکر شامل ہو جائیں تو سب سے بہتر ہو گا۔

بحکم حضور قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ

فقیر عبدالرحمان غفاری بخشی فقیرپوری

مکتوب نمبر ۱۳۴

از اللہ آباد شریف

۷۸۶

۸۱-۱۰-۶ سلمہ سبحانہ و تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر جناب فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

خیرت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

احوال اینکہ آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ اگر آپ دوسری مناسب جگہ پر تبادلہ کرانا چاہتے ہیں اور دینی و دنیوی لحاظ سے بظاہر اس میں فائدہ بھی ہے تو خوشی سے اجازت ہے۔ لیکن یہ ہر وقت خیال رہے کہ ذکر و فکر اور دوسروں کو تبلیغ کرنے میں کسی قسم کی سستی نہ آنے پائے۔

پنڈی سے قریشی صاحب روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے حیدر آباد اور بعد میں یہاں آئے تھے۔ الحمد للہ مجاہد آدمی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی مزید ترقی مرحمت فرمائے، وہ بھی پنڈی میں مضبوط تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں، اس سے قبل لاہور سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھی آئے تھے، الحمد للہ وہ بھی بڑے کام کرنے والے دوست ہیں۔ آپ بھی لاہور میں ان سے رابطہ رکھیں اور مل کر داتا دربار اور دیگر مقامات پر تبلیغ کیا کریں، سالانہ جلسہ کے بارے میں پہلے بھی لکھا گیا ہے کہ ۵۔ ۶ نومبر جمعرات و جمعہ کو فقیر پور شریف میں ہو رہا ہے، دوستوں کو لے کر پہنچنے کی کوشش کرنا۔

فقط والسلام

بحکم حضرت قبلہ محبوب سوہنا سائیں مدظلہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا مکتوب حسب ارشاد احقر حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۳۵

۷۸۶

سلمکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

مکرم و محترم فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کا خط ملا، الحمد للہ حضرت صاحب قبلہ کی صحت مبارکہ بالکل ٹھیک ہے اور حسب دستور امسال بھی دربار طاہر آباد شریف تحصیل ٹنڈو اللہ یار گرمیوں کے دو ماہ گزارنے کے لئے کل یعنی ۱۳ شعبان سے روانہ ہو رہے ہیں اور ۱۸ شعبان کو طاہر آباد شریف میں جلسہ گزارنے کے بعد ایک ہفتہ کے لئے کراچی دعوتوں پر جائیں گے۔ اور ۲۷/۲۸ کو پھر طاہر آباد شریف تشریف لائیں گے، کوئی بھی دوست آنا چاہے تو پروگرام اسے بتا دینا، رمضان المبارک کا پورا مہینہ طاہر آباد شریف میں گزاریں گے جو کہ ٹنڈو اللہ یار سے ۷ میل کے فاصلہ پر چمبڑ روڈ پر واقع ہے۔

فقط والسلام

بحکم حضرت صاحب قبلہ محبوب سوہنا سائیں مدظلہ اللہ آباد شریف، کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ

نوٹ! مذکورہ مکتوب حسب فرمان احقر حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۳۶

اللہ آباد شریف ۷۸۶

۱۔ ۱۔ ۱۴۰۳ سلمکم اللہ ذوالمنن

مکرم و محترم عزیز القدر جناب فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔ خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کا خط موصول ہوا احوال سے آگاہی ہوئی۔

آپ کی بیوی اور دونوں ہمشیراؤں کی صحت کے لئے دعا مانگی گئی اللہ تعالیٰ مقبول و منظور فرماوے۔ آمین

آپ کی تبلیغی سرگرمی سے ازحد خوشی ہوئی ہے، تبلیغی سعی بدستور جاری رہے۔

جناب محمد اسماعیل شاہ صاحب آپ حضرات خصوصاً جناب قریشی صاحب کی محبت کی وجہ سے پنڈی آئے ہوئے ہیں، اس لئے قریشی صاحب کو ہر طرح ان کا خیال رکھنا چاہیے، آپ حضرات کوشش کر کے ان کے لئے کوئی مناسب آمدنی کا ذریعہ تلاش کریں، تاکہ مالی پریشانیوں سے آزاد ہو کر دلجمعی سے تبلیغ کا کام کر سکیں۔

۸۔ اکتوبر کو روحانی طلبہ جماعت کی جانب سے سالانہ جلسہ منعقد ہوا تھا، اور پنجاب کے احباب کو بھی انہوں نے دعوت نامے اور خطوط ارسال کئے تھے، لیکن افسوس کہ کوئی بھی ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ یہ سالانہ کانفرنس تھی اس میں تو کم از کم ضرور شامل ہوتے۔ دربار شریف کے سالانہ جلسہ کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی جب کوئی تاریخ مقرر ہوگی مطلع کیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ جماعت اہل ذکر کو بہت بہت السلام علیکم ورحمتہ اللہ!

فقط والسلام

بحکم حضرت قبلہ سیدی سوہنا سائیں مدظلہ العالی اللہ آباد شریف

نوٹ! مذکورہ مکتوب فقیر حبیب الرحمان نے حسب الارشاد تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۳۷

اللہ آباد شریف کنڈیارو ۷۸۶

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۹ دامت برکاتکم

بخدمت مکرم و محترم جناب میاں محمد فیض الحسن صاحب

سلام مسنونہ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا محبت نامہ موصول پاکر بڑی مسرت محسوس کی۔ تبلیغی سعی و کوششوں کا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید توفیق بخشے آمین! ثم آمین!!

آپ کا مکتوب جماعت کے روبرو پڑھا گیا، اور دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے دوستوں کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔

محترم! یہاں اللہ آباد شریف پر سالانہ اجتماع آئندہ ماہ یعنی ۲۵ مارچ کو منعقد ہو گا۔ آپ بمع دوست احباب شرکت فرمائیں۔

ذکر مراقبہ، و اتباع سنت کا اہتمام کریں، تبلیغ میں حسب دستور کوشش جاری رکھیں۔ احوال بھیجتے رہیں۔

تاخیر کے لئے رنجیدہ خاطر نہ ہوں، سلسلہ مکتوب جاری رکھیں دوست احباب کو السلام

حسب الارشاد حضرت قبلہ عالم (قلبی و روحی فداہ)

نوٹ! مذکورہ مکتوب حسب فرمان محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۳۸

۷۸۶ سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

احوال اینکہ آپ کا خط ملا احوال سے آگاہی ہوئی، خط پڑھ کر آپ کے لئے اور آپ کے متعلقین کے لئے خصوصی دعائے خیر مانگی گئی، اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین! روحانی طلبہ جماعت کا ایک وفد ۱۸ فروری سے تبلیغی سلسلہ میں پنجاب روانہ ہوا ہے، امید ہے کہ انہوں نے آپ کو ضرور مطلع کیا ہو گا۔

جناب مولانا محمد اسماعیل شاہ صاحب اور آپ مل کر تبلیغی کوشش کریں اور سالانہ جلسہ جو کہ

۱۲ اپریل کو اللہ آباد شریف میں منعقد ہو رہا ہے. اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کو شریک کرنے کی کوشش کریں، اس دفعہ روحانی طلبہ جماعت، جمیعت علماء روحانیہ غفاریہ، اور جمیعت طلباء عربیہ اسی طرح اصلاح المسلمین کے اراکین کے لئے بھی جدا جدا نشست گاہوں کا بندوبست کیا جائے گا، جس میں جمیع منتظمین مزید اصلاح و تبلیغ واشاعت طریقت کے لئے باہم مل کر سوچیں گے، آپ صاحبان بھی اس سلسلہ میں تجویزیں اور مشورے نوٹ کرتے رہیں، فقط والسلام

منجانب:۔ بحکم حضرت قبلہ مرشدی محبوب سوہنا سائیں دامت برکاتہم العالیہ

نوٹ! مذکورہ بالا مکتوب حسب فرمان فقیر حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا

مکتوب نمبر ۱۳۹

۲۷/ ۱۱/ ۱۴۰۳ھ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — سلمکم اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم عزیز القدر جناب محمد فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالیٰ

آپ کا مکتوب موصول ہوا، آپ کے لئے دین و دنیا کی سعادت اور دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے دعا مانگی گئی، اللہ تعالیٰ مقبول و منظور فرماوے، اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت سے سینہ منور فرماوے، آمین۔

محترم محمد اسماعیل شاہ صاحب، قریشی صاحب اور فیاض صاحب چند دن قبل یہاں آئے تھے دو تین دن رہنے کے بعد واپس ہو گئے، الحمد للہ وہ حضرات بھی پوری لگن، ذوق و شوق سے تبلیغی کام میں مصروف ہیں، امید ہے کہ آپ حضرات بھی پوری تندہی سے کام کر رہے ہوں گے روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے طلبہ الحمد للہ پوری کوشش سے کام کر رہے ہیں چند ماہ سے لاہور میں بھی مولانا انوار المصطفیٰ صاحب کی قیادت میں کافی تبلیغی کام ہوا ہے اٹک، پنڈی، اسلام آباد و دیگر مقامات پر بھی اسی طرح کوشش شروع ہونی چاہئے۔

مزید تفصیلی احوال جناب قریشی صاحب والوں سے زبانی معلوم کرنا۔

فقط والسلام

منجانب:۔ حضرت قبلہ محبوب سوہنا سائیں مدظلہ العالی اللہ آباد شریف کنڈیارو، نواب شاہ

سندھ

نوٹ:۔ مذکورہ مکتوب حسب فرمان فقیر حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۴۰

۷۸۶ سلمہ سبحانہ وتعالٰی

مکرم و محترم عزیز القدر جناب فیض الحسن صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ! خیریت طرفین مطلوب من اللہ تعالٰی

احوال اینکہ آپ کا خط ملا، آپ کی تبلیغی اصلاحی کوششوں کا سن کر خوشی ہوئی، جناب محمد منیر صاحب کا بھی خط آیا تھا، وہ بھی انشاء اللہ امتحان کے بعد تندہی سے کوشش کریں گے، جناب قریشی صاحب اور شاہ صاحب ۲۷ کے جلسہ پر بھی آئے تھے، الحمد للہ وہ دونوں حضرات بڑے مجاہد شخص ہیں اللہ تعالٰی ان کو کامیاب و کامران رکھے۔

آپ کے قریب کی مسجد میں اگر امام صاحب تبلیغی جماعت کے ہیں تو آپ ان کی موجودگی میں ان ہی کی کتابیں مثلاً فضائل صدقات، فضائل حج فضائل ذکر وغیرہ میں سے ہی کچھ پڑھ کر سنائیں، ان کے اعتراضات کے جوابات ان ہی کی کتابوں سے مل جائیں گے۔

آپ حضرات اگر جنوری میں آنا چاہتے ہیں تو اکیس بائیس جنوری کو روحانی طلبہ جماعت کی جانب سے ہونے والی کانفرنس میں (لاڑکانہ میں) شریک ہوں یہ کانفرنس جمعہ بائیس جنوری کو چانڈ کامیڈیکل کالج لاڑکانہ میں منعقد ہوگی۔ آپ لاڑکانہ پہنچ کر پہلے جناب حاجی محمد حسین شیخ صاحب (غفاری جنرل اسٹور شاہی بازار لاڑکانہ والے) سے ملیں۔ اس کانفرنس کے دوسرے دن ۲۷ دیں کا جلسہ اللہ آباد شریف میں ہوگا، آپ اس میں بھی شریک ہوسکیں گے، لاڑکانہ میں حضرت قبلہ عالم محبوب پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی زیارت بھی ضرور کر کے آنا، یہ بھی بڑی خوش نصیبی ہوگی۔

نوٹ:۔ اگر مذکورہ کتابیں اسی مولوی صاحب کے پاس ہوں تو بہتر، نہیں تو شاید شاہ جی صاحب کے پاس ہوں۔ اگر ان کے پاس بھی نہیں تو اپنے لئے نئی خریدیں فائدہ مند کتابیں ہیں، ان کے اعتراضات کے جوابات ان ہی کی کتابوں سے مل جائیں گے۔

منجانب:۔ بحکم حضرت قبلہ سوہنا سائیں مدظلہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

نوٹ: مذکورہ بالا مکتوب حسب فرمان بندہ حبیب الرحمان نے تحریر کیا تھا۔

مکتوب نمبر ۱۴۱

(حضور نور اللہ مرقدہ کے حکم سے مولانا غلام مصطفیٰ بوزدار نے تحریر کیا تھا۔)

خوش باشید تاقیامت آمین ۷۸۶

محترمی و مکرمی فقیر کاظم علی صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

بعداز تسلیمات و خیریت طرفین احوال یہ کہ آپ کے خطوط ملتے رہتے ہیں جن سے تبلیغ کا احوال معلوم ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید تبلیغ کی توفیق، عطا فرمائے۔

مزید احوال یہ کہ آپ تبادلہ کے لئے لکھتے رہتے ہیں، آپ کے تبادلہ کے لئے دعا مانگی گئی ہے۔ مزید جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہی ہو کر رہے گا، اسی میں حکمت ہوگی، آپ کوشش کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہتر نتیجہ بر آمد ہو گا اس سلسلہ میں آپ کو کچھ سمجھانا ہے سو جب ملاقات ہوئی بتادیا جائے گا۔ اور کوئی خاص بات نہیں۔

فقط والسلام سلام مطالعہ کریں

اور السلام جملہ جماعت کو عرض

منجانب: حضور قبلہ عالم درگاہ طاہر آباد شریف

الراقم فقیر غلام مصطفیٰ بخشی بوزدار خادم دربار عالیہ طاہر آباد شریف

مکتوب نمبر ۱۴۲

(اتباع سنت، بد صحبت سے بچنے اور اتباع سنت کے موضوع پر حضور نور اللہ مرقدہ کے امر سے یہ خط راقم الحروف نے لکھا۔)

سلمکم اللہ تعالیٰ ۷۸۶ ۱۴۰۲۔ ۵۔ ۸۔

اللہ آباد شریف

مکرم و محترم عزیز القدر کاظم علی صاحب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ!

آپ کا خط ملا، احوال سے آگاہی ہوئی، اس سے پہلے بھی آپ کے کئی خطوط آئے اور پڑھے گئے۔ الحمد للہ آپ نیک بھی ہوئے ہیں، ساتھ ہی دنیوی لحاظ سے بھی تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کو کافی ترقی حاصل ہوئی، ہمیں اس کی خوشی ہے اور بحکم خداوندی جس قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر

ادا کرو گے اسی قدر نعمتیں بڑھیں گی۔ لہٰذا آپ کے اوپر بھی لازم ہے کہ خود بھی دن بدن اتباع سنت نبویہ کے زیادہ عامل بنیں، اور دوسروں کو بھی اسی کی دعوت دیں۔

بد صحبت سے خود بھی دور رہو، دوسروں کو بھی بچاؤ لیکن افسوس کہ آپ کی ہندوؤں سے دوستی ہے آمدورفت ہے جیسا کہ آپ کے خط سے معلوم ہوا، لیکن پھر بھی آپ سے یہی امید کی جاتی ہے کہ ان سے آپ کا تعلق تبلیغی حد تک ہوگا بصورت دیگر ان سے تعلقات ہرگز نہ رکھیں، ان کی صحبت سے آپ کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ اٹھانا پڑے گا، علاوہ ازیں جب آپ یہاں آئے تھے تو اس وقت بھی آپ کے سر پر عمامہ نہ تھا، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ عمامہ سے نماز پڑھنے کا کس قدر ثواب ہے، آپ جیسے محبت والے دوستوں کو یہ زیب نہیں دیتا۔

ذکر مراقبہ، نماز با جماعت کی پابندی کریں تعلقات اپنی جماعت کے دوستوں سے پیدا کریں۔

فقط والسلام

جملہ جماعت اہل ذکر کو السلام

بحکم حضرت قبلہ محبوب سوہنا سائیں مدظلہ

مکتوب نمبر ۱۴۳

اللہ آباد شریف کنڈیارو	۷۸۶	سلمہ اللہ تعالیٰ

۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

بخدمت گرامی محترم و مکرم جناب نسیم احمد صاحب

سلام مسنون کے بعد واضح ہو کہ آپ کا محبت نامہ موصول ہوا، جماعت نے احوال سنا، تبلیغ کا احوال سن کر پوری جماعت بے حد خوش ہوئی، خدمت خلق، تبلیغ سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں، الحمدللہ آپ کوشش کرتے رہیں، ذکر، مراقبہ اتباع سنت کی جتنی پابندی کرو گے، اتنا فیض پاؤ گے، اور دنیاوی واخروی کاموں میں اتنی برکت ہوگی، یہی طریقہ ہے جس کو اپنا کر اللہ والے باطنی ترقی کرتے ہیں، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب اہل دل بزرگ آدمی ہیں تبلیغ کے لئے ان کو اپنے پاس لے جایا کریں روحانی طلبہ جماعت سے رابطہ جاری رکھیں، اجتماعات میں شمولیت کیا کریں، انشاء اللہ خداتعالیٰ کے فضل و کرم اور پیران کبار کی توجہ سے دنیا و آخرت کی کامیابی

نصیب ہوگی، آمین! ثم آمین!!

حال احوال لکھتے رہیں، اپنے کام میں تندہی، اور محنت سے کام کیا کریں۔ مزید خیر والسلام: قوت
حافظہ کے لئے مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

طریقہ: زبان کی نوک کے نیچے پتھری (چھوٹی سی کنکری) رکھ کر یہ دعا پڑھیں ۲۱ بار صبح مراقبہ
کے بعد ہر روز رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي
(اے اللہ میرا سینہ کھول دے میرے واسطے آسانی فرما، زبان کی گانٹھ (تکلیف) کھول دے
میرے قول (بات) کو فصیح فرمادے، آمین۔

دوست احباب کو سلام: حسب الارشاد حضرت قبلہ عالم (قلبی وروحی فدا)

مکتوب نمبر ۱۴۳!

(یہ مکتوب حضرت قبلہ تجن سائیں مدظلہ نے مرشد مربی مہربان حضرت سوہنا سائیں کی خدمت میں تحریر فرمایا۔)

تاریخ ۱/۵/۸۲   بسم اللہ الرحمن الرحیم   دام اقبالکم علینا الی یوم المیزان

بخدمت جناب حضرت قبلہ سوہنا سائیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ بندہ اور جملہ اہل خانہ ہر طرح خیریت سے ہیں. امید ہے کہ حضرت سائیں بھی ہر طرح خیریت سے ہوں گے حضور سائیں کی نظر کرم سے درگاہ شریف کا انتظام ہر طرح سے بہترین چل رہا ہے اسی طرح مدرسہ کا انتظام بھی بالکل درست ہے. حضور سائیں کی مہربانی سے جملہ طلباء تدریسی خواہ انتظامی لحاظ سے بالکل چست ہیں۔

چونکہ اس وقت طلبہ کی پڑھائی نئے تعمیر شدہ مدرسہ میں ہوتی ہے. اس لئے طلبہ پر تعلیمی پابندی کرانے میں آسانی ہے صبح کی نماز کے بعد مختصر وقت لنگر کا کام ہوتا ہے اس کے بعد طلبہ کی ضروریات کی پیش نظر آدھ گھنٹہ چھٹی دی جاتی ہے جس کے بعد حاضری ہوتی ہے. حاضری میں نہ پہنچنے والے تیز یا جماعت نماز میں نہ پہنچنے والے طلبہ کو سزا دی جاتی ہے اس کے بعد تعلیم کا آغاز ہوتا ہے ساتھ ہی مدرسہ کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور مرکزی دروازہ پر ایک آدمی بٹھا دیا جاتا ہے جو بغیر اجازت باہر جانے والے طلبہ کو واپس کرتا ہے. باہر جانے کے لئے ہر ایک طالب علم استاد صاحب سے اجازت لے کر جاتا ہے اور استاد اس کو ٹائم مقرر کر کے دیتا ہے مقررہ وقت پر نہ پہنچنے والے طالب علم کو سزا دی جاتی ہے۔ اسی طرح کی پابندی لنگر شریف کھانے کے بعد بھی کرائی جاتی ہے. اسی طرح شام کو تین بجے کے بعد تعلیم شروع کی جاتی ہے اور رات کو استاد صاحبان خود بیٹھ کر پابندی سے طلبہ کو مطالعہ کراتے ہیں. اور مطالعہ میں شامل نہ ہونے والے طالب علم کو سبق میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

مزید قبلہ سائیں اس عاجز اور مولوی محمد داؤد نے یہ مشورہ کیا ہے کہ ہفتے میں ایک ایسا دن مقرر کیا جائے جس میں جماعت کا کوئی تعلیم یافتہ فرد مختلف موضوعات پر طلبہ کو لیکچر دے اور اس پر عمل بھی کیا جائے. آئندہ سوموار کے لئے ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب کو کہا گیا ہے کہ وہ

حفظان صحت کے موضوع پر طلبہ کو لیکچر دیں۔ انہوں نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ اسی طرح بعد میں آنیوالے ہفتہ کے لئے کسی اور اہل آدمی کو دعوت دی جائے گی۔

مدرسہ کا انتظام ہر لحاظ سے بہترین چل رہا ہے۔

حضور سائیں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ یہ دعا فرماویں کہ اللہ سائیں صحیح طرح سے آپ کی غلامی نصیب فرماوے. آمین گھر میں ہر طرح خیریت ہے۔ والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی تندرست ہے ننھا محمد طارق، محمد جمیل اور ان کی ہمشیرہ بالکل خوش ہیں تمام ہمشیرائیں پابندی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہیں لنگر شریف کا ٹریکٹر پہنچ گیا ہے جسے فی الحال نور محمد شاہ چلا رہا ہے میاں محمد عثمان کی طبیعت اب بالکل ٹھیک ہے۔ جمعہ کے دن آیا تھا۔

رات کو میاں گل محمد، شفیع محمد اور میاں محمد عثمان اندر (حویلی میں) سوتے ہیں۔

۹ تاریخ کو ہماری فقیرپور کے لئے تیاری ہے۔ حضور سائیں کی دعا کی ضرورت ہے. بندہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے. حضور سائیں کی نظر کرم کی ضرورت ہے۔

السلام علیکم اس عاجز اور جملہ اہل خانہ کی طرف سے عرض
ناچیز محمد طاہر بخشی

مکتوب نمبر ۱۲۵

(یہ مکتوب بھی حضرت نجن سائیں مدظلہ کا ہے جو کہ آپ نے اپنے والد بزرگوار، ظاہری و باطنی مربی مرشد حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔)

۷۸٦

بخدمت جناب، حضور اقدس قبلتی و کعبتی قلبی و روحی فداہ السلام علیکم و رحمتہ اللہ

خیریت موجود و خیریت مطلوب

بعد اقدام بوسی کے عرض کہ قبلہ آپ کی نظر عنایت اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے، اللہ آباد شریف کا انتظام ہر طرح سے بہتر ہے اور مدرسہ کا انتظام بھی ہر لحاظ سے بہتر ہے جملہ اساتذہ پوری پابندی سے اسباق پڑھاتے ہیں اور طلبہ بھی پورے انہماک اور توجہ سے پڑھنے میں مشغول ہیں حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق یہ ناچیز نماز اور مراقبہ وغیرہ خود کراتا ہے۔

قبلہ اگر اپنے اعمال پر ایک نظر دوڑاتا ہوں تو واللہ باللہ یہ عاجز ناکارہ اپنے آپ کو اس مقدس

مقام پر رہنے کے لائق بھی نہیں سمجھتا. چہ جائیکہ اللہ کے نیک بندوں اور آپ کے مخلص دوستوں کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے لیکن یہ سوچتا ہوں کہ کچھ بھی ہوں لیکن یہ مرشد کا فرمان ہے نیز میرے لئے بہتری اسی میں منحصر ہے. مجھے یقین ہے کہ طفیل اللہ تعالیٰ آپ کے طفیل میرے اس عمل کو مقبول بنائے گا اور مجھے حقیقتاً اس کے قابل بنا دے گا آمین۔ قبلہ سائیں طالب علم محمد نواز زیادہ عرصہ سے بیمار رہنے کے بعد اپنے گھر روانہ ہو گیا ہے کافی علاج کے باوجود کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ اس کو روٹی کی بجائے کشش وغیرہ بنا کر دی جاتی تھی۔

یہ عاجز فرمان کے مطابق صبح کو بعد از مراقبہ تقریر بھی کرتا ہے از حد شرمندہ ہوتا ہوں کہ خود بے عمل رہ کر بھی اللہ کے پیارے اور باعمل بندوں کو نصیحت کر رہا ہوں لیکن قبلہ خواہ کتنا ہی عاصی و گنہگار ہوں پھر بھی آپ سے تعلق اور محبت ضرور ہے اور یہ بھی یقین ہے کہ جو دنیا میں جس کے ساتھ رہے گا قیامت میں اسی کے ساتھ اٹھے گا اور انشاء اللہ آپ بھی اس گنہگار کو دنیا میں خواہ آخرت میں نہیں بھولیں گے کاش! اللہ سائیں آپ کے شان و مرتبہ پہچاننے والی آنکھیں عطا کرے۔ سوہنا سائیں بھولنا مت۔ گھر میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سب بخیریت ہیں محمد جمیل اور طارق بھی خوش ہیں. تمام افراد کی طرف سے السلام عرض

والسلام

فقط آپ کا غلام ناچیز محمد طاہر بخشی

باب سوم

وہ
حکایات، حالات و واقعات
جو
حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہٗ
نے
مختلف مستند کتب سے نقل فرمائے۔

حکایات

نقل از کتاب "حالاتِ تابعین"

(۱) تکبیر اولیٰ: حضرت ابراہیم بن یزید تیمی (مشہور تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبادت میں اس قدر اہتمام تھا کہ تکبیر اولیٰ کبھی قضا نہ ہوئی تھی اور اس سے غفلت کرنے والے کو گیا گذرا سمجھتے تھے چنانچہ فرماتے تھے کہ جسے تکبیر اولیٰ میں تساہلی کرتے دیکھو اس سے ہاتھ دھو ڈالو۔ ۲ نماز میں کیف و استغراق کا یہ عالم تھا کہ سجدہ کی حالت میں چڑیاں پیٹھ پر اڑ کر بیٹھتی تھیں اور چونچیں مارتی تھیں دو دو مہینے مسلسل روزے رکھتے تھے۔ اور محض ایک انگور روزانہ پر پورا چلہ گزار دیتے تھے۔ لیکن اس زہد اور عبادت پر بھی اپنے اعمال کو قابل اعتناء نہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب میں اپنے قول و عمل میں موازنہ کرتا ہوں تو جھوٹا بننے سے خوف

معلوم ہوتا ہے۔

یہی بزرگ ایثار اور قربانی کا مجسم پیکر تھے اس کی آخری حد یہ ہے کہ دوسروں کے لئے جان تک دے دینے میں دریغ نہ کیا انہوں نے ایثار و قربانی کا وہ نمونہ پیش کیا جس کی مثالیں کم ملتی ہیں حجاج ثقفی حضرت ابراہیم نخعی کا جو بڑے ممتاز عالم تابعی ہیں سخت دشمن تھا اور ان کے درپئے آزار رہا کرتا تھا لیکن دسترس حاصل نہ کر سکا۔ اس کے آدمی ہمیشہ ان کی تلاش میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ حضرت ابراہیم نخعی کو تلاش کر رہے تھے حضرت ابراہیم تیمی کو دونوں کی مخالفت کا علم تھا اس کے باوجود انہوں نے ان کو بچانے کے لئے خود کو پیش کر دیا کہ ابراہیم میں ہوں تلاش کرنے والے آدمی حضرت ابراہیم نخعی کو پہچانتے نہ تھے اس لئے ان کے اقرار پر انہیں کو پکڑ کر لے گئے حجاج نے زنجیروں میں جکڑوا کے دیماس کے قید خانہ میں جس کو اس نے سنگین مجرموں کے لئے خاص طور پر بنوایا تھا ڈلوا دیا۔ یہ قید خانہ کیا تھا موت کا گھر تھا اس میں سردی، گرمی، پانی اور دھوپ سے بچنے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا اس پر محن قید نے چند ہی دنوں میں ابراہیم کا رنگ و روپ ایسا بدل دیا کہ ان کی ماں تک ان کو نہ پہچان سکیں، لیکن وہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان مصائب کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کو جھیلتے جھیلتے بالآخر انتقال کر گئے ان کی شبِ وفات کو حجاج نے خواب میں دیکھا کہ آج شہر میں ایک جنتی مر گیا ہے صبح کو اس نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ ابراہیم نے قید خانہ میں انتقال کیا ہے۔ یہ سن کر اس جفاشعار نے کہا خواب شیطانی وسوسہ معلوم ہوتا ہے اور ابراہیم کی لاش گھور پر پھینکوا دی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بحوالہ ابن سعد)

(۲) **خوفِ خدا۔** حضرت ثابت بن اسلم بنانی رضی اللہ عنہ۔ ان کا دل سوز و گداز کی آتش سوزاں تھا۔ گداز قلب سے ان کی آنکھیں ہر وقت اشکبار رہتی تھیں اور اس بے قراری کے ساتھ روتے تھے کہ پسلیاں الٹ پلٹ جاتی تھیں شدت گریہ سے آنکھیں خراب ہو گئی تھیں اور ان کے بے نور ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا لوگوں نے اتنی اشکباری پر علاج کے لئے عرض کیا تو فرمایا آنکھوں کی بھلائی اس میں ہے کہ روتی رہیں اور علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

(۳) **چار چیزوں میں عار نہ کرنی چاہیے۔** حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایک مرتبہ بادشاہ منصور عباسی کے اوپر مکھی آکر بیٹھی وہ بار بار ہنکاتا تھا اور مکھی بار بار آکر بیٹھتی تھی، منصور اس کو ہنکاتے ہنکاتے عاجز آگیا اتنے میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ

عنہ پہنچ گئے منصور نے ان سے کہا ابو عبداللہ (کنیت) مکھی کس لئے پیدا کی گئی ہے فرمایا جابرہ کو ذلیل کرنے کے لئے۔ حضرت امام موصوف فرماتے تھے چار چیزوں میں عار نہ کرنا چاہئے اپنے باپ کی تعظیم میں، اپنی جگہ سے اٹھنے میں، مہمان کی خدمت کرنے میں اور خود اس کی سواری کی دیکھ بھال کرنے میں خواہ گھر میں سو غلام کیوں نہ ہوں اور اپنے استاد کی خدمت کرنے میں۔

(۴) خشیۃ الٰہی: حضرت شیخ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ۔ آپ پر خشیۃ الٰہی کا اس قدر غلبہ تھا کہ ہر آن لرزاں رہتے تھے یونس بن عبید کا بیان ہے کہ جب حسن آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اپنے کسی عزیز قریب کو دفن کرکے آرہے ہیں۔ جب بیٹھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسے قیدی ہیں کہ جس کی گردن مارے جانے کا حکم دیا جا چکا ہے اور جب دوزخ کا ذکر کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دوزخ صرف انہی کے لئے بنائی گئی ہے۔

فرائض و سنن کے علاوہ آپ کی خاص عبادت تنہائی میں ہوتی تھی اس وقت آپ اس عالم آب و گل کے علاوہ کسی دوسرے عالم میں ہوتے تھے۔ حمید رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ مکہ میں تھے کہ امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام حسن رحمتہ اللہ علیہ سے تخلیہ میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی میں نے حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا جب دل چاہے آئیں ملاقات ہو جائے گی چنانچہ وہ ایک دن آئے میں دروازہ پر موجود تھا میں نے ان سے کہا اس وقت حضرت حسن گھر میں تنہا موجود ہیں اندر چلے جاؤ لیکن تنہا جانے کی ہمت نہ پڑی اس لئے انہوں نے مجھ سے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی میں بھی ساتھ ہو لیا، جس وقت ہم لوگ اندر پہنچے اس وقت حضرت حسن بصری" قبلہ رو ایک عجیب عالم میں کہہ رہے تھے ابن آدم تو نیست تھا ہست کیا گیا تو نے مانگا تجھ کو دیا گیا لیکن جب تیری باری آئی اور تجھ سے مانگا گیا تو تو نے انکار کر دیا افسوس تو نے کتنا برا کیا یہ کہہ کر وہ بے خبر ہو جاتے تھے پھر ہوش میں آکر یہی کلمات دہراتے یہ رنگ دیکھ کر امام شعبی نے مجھ سے کہا لوٹ چلو اس وقت شیخ کسی اور عالم میں ہے۔

(تابعین، ص ۸۵ - ۸۶)

(۵) خشیۃ الٰہی: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ گداز قلب، خشیت الٰہی اور تمام مذہبی و اخلاقی محاسن کا سرچشمہ تھے، ابن جبیر کا دل اتنا پرسوز اور ان پر خشیت الٰہی کا اتنا غلبہ تھا کہ ہر وقت ان کی آنکھیں اشکبار رہتی تھیں۔ پردۂ شب کی تاریکی میں جو ان کی عبادت اور راز و نیاز کا خاص وقت تھا زار زار روتے تھے ان کی آنکھوں کی بینائی کم ہو گئی تھی اور ان سے پانی بہنے لگا تھا۔

(۶) حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جلیل القدر تابعی ہیں۔ خلفاء اور سلاطین کے مقابلہ میں سعید بن میسبؒ کی بے نیازی بے اعتنائی کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی انہوں نے متعدد اموی خلفاء کا زمانہ پایا لیکن ان میں سے کسی کے سامنے سرخم نہیں کیا سرخم کرنا تو بڑی بات ہے انہوں نے ان کو قابل التفات بھی نہیں سمجھا۔ عبدالملک کے ساتھ متعدد واقعات اس قسم کے پیش آئے جن سے ان کی عظمت کا حقیقی اندازہ ہوتا ہے اگر عبدالملک (مشہور بادشاہ بنوامیہ) کبھی ان سے ملنے کی خواہش بھی کرتا تھا تو وہ انکار کر دیتے تھے ایک مرتبہ وہ مدینہ گیا اور مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر انہیں ملنے کے لئے بلا بھیجا عبدالملک کے آدمی نے ان کے پاس جا کر کہا امیر المؤمنین دروازہ پر کھڑے ہیں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں انہوں نے جواب دیا نہ امیر المؤمنین کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے اور نہ مجھے ان سے۔ اگر امیر المؤمنین کی کوئی ضرورت ہو بھی تو وہ پوری نہیں ہو سکتی آدمی نے جا کر عبدالملک کو یہ جواب سنا دیا اس نے پھر اس کو واپس کیا کہ دوبارہ جا کر کہو، لیکن اگر وہ اب بھی نہ آئیں تو زبردستی نہ کرنا آدمی نے دوبارہ جا کر عرض کی پھر وہی جواب ملا عبدالملک کے آدمی نے یہ خشک جواب سن کر کہا اگر امیر المومنین نے ہدایت نہ کر دی ہوتی تو میں تمہارا سر لے جاتا امیر المومنین بار بار بلا بھیجتے ہیں اور تم اس قسم کا جواب دیتے ہو حضرت سعید بن میسب نے کہا اگر وہ میرے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہتا ہے تو وہ میں تمہیں بخشتا ہوں اور اگر اس کا ارادہ کچھ اور ہے تو میں اس وقت تک حبوہ (بیٹھنے کا ایک طریقہ جس میں کپڑا باندھ کر بیٹھتے ہیں) نہ کھولوں گا جب تک وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے اسے کر نہ گذرے عبدالملک کے آدمی نے پھر واپس جا کر یہ جواب سنایا اس نے سن کر کہا خدا ابو محمد (حضرت سعید رضی اللہ عنہ) پر رحم کرے ان کی سختی بڑھتی ہی جاتی ہے۔
ان کی لڑکی نہایت حسین و جمیل اور تعلیم یافتہ تھی عبدالملک (اموی بادشاہ) اس کو بہو بنانا چاہتا تھا چنانچہ اپنے ولی عہد کے لئے ابن میسب کے پاس پیغام بھیجا مگر انہوں نے انکار کر دیا عبدالملک نے بہت دباؤ ڈالا اور مختلف قسم کی سختیاں کیں لیکن سعید انکار پر قائم رہا اور چند دنوں کے بعد قریش کے ایک نہایت معمولی اور غریب آدمی ابوو داعہ کے ساتھ شادی کر دی۔

(واقعہ حال شادی ص ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴)

(۷) عابدہ صابرہ عورت۔ ایک مسکین اور عابدہ عورت چند بدویوں کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور ان کی ہر قسم کی وحشیانہ سختیاں جھیلتی تھی حضرت عامر (مشہور اجل تابعی) کے ساتھ

اس کی معنوی مماثلت کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ فلاں عورت تمہاری بیوی ہے اور جنتی ہے۔ عامر اس کی تلاش میں نکلے۔ اس عورت کی زندگی یہ تھی کہ دن بھر وحشی اور بد خو بدویوں کی بکریاں چراتی تھی اور شام کو بکریاں لے کر واپس آتی تو بدوی گالیوں کی بوچھاڑ سے اس کا استقبال کرتے اور اس کے سامنے روٹی کے دو ٹکڑے پھینک دیتے۔ یہ انہیں اٹھالیتی اور ان میں سے ایک لے جا کر اپنے گھر والوں کو دیتی تھی اور خود دن بھر روزے رکھتی تھی شام کو دوسرے ٹکڑے سے افطار کرتی، عامر تلاش کر کے اس کے پاس پہنچے جب وہ بکریاں چرانے کے لئے نکلی تو عامر بھی ساتھ ہو گئے۔ ایک مقام پر پہنچ کر اس عورت نے بکریوں کو چھوڑ دیا اور خود نماز میں مصروف ہو گئی، عامر نے اس سے کہا کہ اگر تمہاری کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے بیان کرو اس نے کہا میری کوئی ضرورت ہی نہیں۔ جب عامر کا اصرار زیادہ بڑھا تو اس نے کہا میری صرف یہ خواہش ہے کہ میرے پاس دو سپید کپڑے ہوتے جو میرے کفن کے کام آتے عامر نے اس سے پوچھا وہ لوگ (بدوی) تم کو گالیاں کیوں دیتے ہیں؟ اس نے جواب دیا اس میں مجھے خدا سے اجر کی توقع ہے اس گفتگو کے بعد حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے آقاؤں کے پاس گئے اور ان سے کہا تم لوگ اپنی لونڈی کو گالیاں کیوں دیتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو وہ ہمارے کام کی نہ رہے عامر نے کہا اچھا اس کو تم لوگ بیچو گے انہوں نے کہا تم خواہ اس کے معاوضہ میں ہمیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ دو ہم اسے الگ نہ کریں گے یہ جواب سن کر عامر لوٹ گئے اور لونڈی کی خواہش کے مطابق دو سپید کپڑے مہیا کرنے اس کے پاس گئے لیکن یہ عجیب اتفاق کہ اس وقت یہ لونڈی اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی عامر نے اس کے آقاؤں سے اجازت لے کر اس کی تجہیز و تکفین کی اس طرح دنیا میں انہیں ایک عورت سے ہمدردی بھی پیدا ہوئی تو یوں ختم ہو گئی۔

(۸) غصہ پر کنٹرول: حضرت عبداللہ بن عون مشہور جلیل القدر تابعی ہیں، وہ اپنی لونڈی، غلاموں بلکہ بکری مرغی تک کو کبھی گالی نہ دیتے تھے۔ اوپر گزر چکا ہے کہ اپنی جہاد کی اونٹنی کو بہت محبوب رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک غلام کو اس پر پانی لاد کر لانے کا حکم دیا اس نے اس کو ایسی بے دردی کے ساتھ مارا کہ اس کی آنکھ بہہ گئی لوگوں کو خیال ہوا کہ اگر انہیں کسی بات پر غصہ آسکتا ہے تو غلام کی اس حرکت پر ضرور آجائے گا لیکن جب ان کی نظر اونٹنی پر پڑی تو غلام سے صرف اس قدر کہا سبحان اللہ خدا تم کو برکت دے کیا تم کو مارنے کے لئے چہرہ کے

علاوہ اور کوئی عضو نہ ملتا تھا اور اسکو گھر سے نکال کر آزاد کر دیا یہ ان کی انتہائی خفگی تھی۔

(۹) پسند اپنی اپنی: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں یہ (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور ان کے بھائی عبداللہ اور مصعب بن زبیر اور عبدالملک چاروں آدمی مسجد حرام میں جمع تھے کسی نے تجویز پیش کی کہ ہم لوگ اس گھر میں خدا کے روبرو اپنی اپنی آرزوئیں پیش کریں سب نے اسے پسند کیا سب سے پہلے حضرت عروہ کے بھائی حضرت عبداللہ نے کہا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میں حرم کا بادشاہ ہو جاؤں اور مجھے تخت خلافت ملے ان کے بعد ان کے دوسرے بھائی حضرت مصعب نے کہا کہ میری تمنا یہ ہے کہ قریش کی دونوں حسین عورتیں (حضرت سکینہؓ بنت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور عائشہ بنت طلحہؓ) میرے عقد میں آجائیں۔ ان کے بعد عبدالملک نے کہا کہ میری آرزو یہ ہے کہ میں کل روئے زمین کا بادشاہ ہو جاؤں اور امیر معاویہؓ کا جانشین بنوں سب سے آخیر میں حضرت عروہؓ نے کہا مجھے تم لوگوں کی خواہشات میں سے کچھ نہ چاہئے میں دنیا میں زہد، آخرت میں کامیابی اور علم چاہتا ہوں۔ خدا نے ان چاروں کی دعائیں قبول کیں عبداللہ بن زبیر حرم کے بادشاہ ہوئے سات برس تک خلیفہ رہے حضرت سکینہؓ اور عائشہؓ دونوں مصعف کے عقد میں آئیں عبدالملک سندھ سے لے کر اسپین تک کا فرمان روا ہوا اور امیر معاویہؓ کی قائم کردہ سلطنت کا وارث بنا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو خاصان خدا کا مرتبہ ملا۔

(۱۰) خشیتہ الٰہی: خشیت الٰہی ہی وہ تخم ہے جس سے شجر اخلاق کی شاخیں پھوٹتی ہیں آپ کا دل خشیت الٰہی سے لبریز رہتا تھا اور اکثر وہ اس کے خوف سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج کو گئے احرام باندھنے کے بعد جب سواری پر بیٹھے تو مارے خوف کے ان کا رنگ زرد پڑ گیا اور ایسا لرزہ طاری ہوا کہ زبان سے لبیک تک نہ نکل سکا۔ لوگوں نے کہا آپ لبیک کیوں نہیں کہتے فرمایا ڈر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں لبیک کہوں اور ادھر سے جواب "لا لبیک" تیری حاضری قبول نہیں لوگوں نے کہا مگر لبیک کہنا تو ضروری ہے لوگوں کے اصرار سے کہا مگر جیسے ہی زبان سے لبیک نکلا بے ہوش ہو کر سواری سے گر پڑے اور حج ہونے تک یہی کیفیت طاری رہی۔ جب زور سے ہوا چلتی تھی اور آندھی آتی تھی تو عذاب الٰہی کے خوف سے بے ہوش ہو جاتے تھے، آپ شبانہ یوم ایک ہزار رکعتیں پڑھتے تھے اور مرتے دم تک اس معمول میں فرق نہ آیا

اس عبادت کی وجہ سے زین العابدین لقب ہو گیا تھا۔

(۱۱) **اخلاص فی العبادۃ**۔ اخلاص فی العبادۃ اور خشیت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضوری کے وقت سارے بدن میں لرزہ طاری ہو جاتا تھا، عبداللہ بن سلمان کا بیان ہے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو سارے بدن میں لرزہ طاری ہو جاتا تھا لوگوں نے پوچھا آپ کو کیا ہو جاتا ہے؟ فرمایا تم لوگ کیا جانو میں کس کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے سرگوشی کرتا ہوں۔

(۱۲) **محویت فی العبادۃ**۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ نماز کی حالت میں کچھ بھی ہو جائے آپ کو خبر نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ کہیں پاس ہی آگ لگی لوگوں نے آپ کو بھی پکارا۔ یاابن رسول اللہؐ آگ لگی۔ یاابن رسول اللہؐ آگ لگی۔ لیکن آپ نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ آگ بجھ بھی گئی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو آگ کی جانب سے اس قدر بے پرواہ کس چیز نے کر دیا تھا فرمایا دوسری آگ (آتش دوزخ) نے۔

(۱۳) انفاق فی سبیل اللہ فیاضی اور دریا دلی آپ کا خاص وصف تھا آپ خدا کی راہ میں بے دریغ دولت لٹاتے تھے فقراء اور اہل حاجت کی دستگیری کے لئے ہمیشہ آپ کا دست کرم دراز رہتا تھا۔ مدینہ کے معلوم نہیں کتنے غریب گھرانے آپ کی ذات سے پرورش پاتے تھے اور کسی کو خبر تک نہ ہونے پائی آپ کی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ خفیہ مستقل سو گھرانوں کی کفالت کرتے تھے۔

(۱۴) لوگوں سے چھپانے کے لئے بہ نفس نفیس خود راتوں کو جا کر ان کے گھروں پر صدقات پہنچا آتے تھے مدینہ میں بہت سے لوگ ایسے تھے جن کی معاش کا کوئی ظاہری وسیلہ نہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ آپ رات کی تاریکی میں خود جا کر ان کے گھروں پر دے آتے تھے۔

(۱۵) غلہ کے بڑے بڑے بورے اپنی پیٹھ پر لاد کر غریبوں کے گھر پہنچاتے تھے وفات کے بعد جب غسل دیا جانے لگا تو جسم مبارک پر نیل کے داغ نظر آئے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ آٹے کی بوریوں کے بوجھ کے داغ ہیں جنہیں آپ راتوں کو لاد کر غرباء کے گھر پہنچاتے تھے۔

(۱۶) **سخاوت کی انتہا**۔ آپ کی وفات کے بعد اہل مدینہ کہتے تھے کہ خفیہ خیرات حضرت امام زین العابدین کے دم سے تھی، سائلین کا بڑا احترام کرتے تھے جب کوئی سائل آتا تو "میرے توشہ کو آخرت کی طرف لے جانے والے مرحبا" کہہ کر اس کا استقبال کرتے. سائل کو خود اٹھ

کر دیتے تھے اور فرماتے تھے صدقات سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں جاتے ہیں۔ عمر میں دو مرتبہ اپنا کل مال و متاع آدھا آدھا خدا کی راہ میں دے دیا پچاس پچاس دینار کی قیمت کا لباس صرف ایک موسم پہن کر فروخت کرتے اور اسکی قیمت خیرات کر دیتے تھے۔ اکل حلال کا آپ کو اس درجہ اہتمام تھا کہ آپ اگر چاہتے تو اپنے بزرگوں کے نام پر بڑی دولت کما سکتے تھے. لیکن آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یا نام سے ایک درہم کا بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔

(۱۷) بردباری: تحمل اور بردباری میں اپنے بابا حضرت حسنؓ کے مشابہ تھے آپ تحمل کی ایسی چٹان تھے کہ زبان کے تیز سے تیز نشتر بھی اس پر اثر نہ کرتے تھے. ناگوار سے ناگوار اور تلخ سے تلخ باتیں سن کر پی جاتے تھے اور کوئی جواب نہ دیتے تھے. آپ کے تحمل کا یہ اثر ہوتا تھا کہ جب مسجد سے اٹھ کر آنے لگتے تو گالی دینے والے روتے ہوئے آپ کے ساتھ ہو جاتے تھے اور کہتے کہ اب آئندہ آپ کبھی زبان سے ایسا کلمہ نہ سنیں گے جو آپ کو برا معلوم ہو۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ بکنے والے کی جانب متوجہ ہی نہ ہوتے تھے گویا آپ کو کہہ ہی نہیں رہا ہے. بعض گستاخ ایسے جری اور بے باک تھے کہ آپ کو جتاتے کہ میں تم ہی کو کہہ رہا ہوں یہ سننے کے بعد بھی آپ جواب دیتے "میں چشم پوشی کرتا ہوں۔"

(۱۸) برائی کا بدلہ نیکی سے دے دیا: ایک مرتبہ ایک شخص نے آپکو کچھ نالائم الفاظ کہے آپ سنی ان سنی بنا گئے۔ اس شخص نے کہا میں تم کو کہہ رہا ہوں آپ نے کہا میں چشم پوشی کرتا ہوں۔ اگر کبھی جواب بھی دیتے تو ایسا کہ کہنے والا خود منفعل ہو جاتا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے نکلے راستہ میں ایک شخص ملا اور آپ پر گالیاں برسانی شروع کر دیں. آپ کے غلام اور خدام اس کی طرف لپکے آپ نے روک دیا، اور اس شخص سے فرمایا کہ میرے جو حالات تم سے مخفی ہیں وہ اس سے زیادہ برے ہیں، تمہاری کوئی ایسی ضرورت ہے جس میں میں تمہاری مدد کر سکوں، یہ جواب سن کر وہ شخص سخت شرمندہ ہوا آپ نے اپنا کرتہ اتار کر اسے دے دیا اور ایک ہزار درہم سے زیادہ نقد عطا فرمائے اس شخص پر آپ کے اس حسن انتقام کا اتنا اثر ہوا کہ بے اختیار اس کی زبان سے نکل گیا "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں۔"

(۱۹) ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ فلاں شخص آپ کو برا بھلا کہتا ہے. آپ اس خبر

دینے والے کو لے کر اس شخص کے پاس پہنچے. خبر دینے والا یہ سمجھتا تھا کہ آپ نے اس کو مدد کے لئے اپنے ساتھ لیا ہے. وہاں پہنچ کر آپ نے اس شخص سے فرمایا تم نے جو کچھ میرے بارے میں کہا ہے اگر وہ صحیح ہے تو خدا میری مغفرت فرما دے اور اگر جھوٹ ہے تو خدا تمہاری مغفرت فرمائے۔

(۲۰) آپ انتہائی کینہ پرور دشمنوں سے بھی جن سے آپ کو بڑی بڑی تکلیفیں پہنچی تھیں موقع ملنے کے بعد انتقام نہ لیتے تھے۔ ہشام بن اسماعیل والئی مدینہ. آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو سخت اذیت پہنچاتا تھا اور بر سر ممبر اس کو بیان کرتا تھا اور جناب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ پر علانیہ سب و شتم کرتا تھا۔ ولید بن عبدالملک نے جو شاید اس سے کسی بات پر کچھ برہم تھا اپنے زمانہ میں اسے معزول کر دیا اور حکم دیا کہ لوگوں کے مجمع میں کھڑا کیا جائے کہ لوگ اس سے اپنا اپنا بدلا لے لیں. ہشام کا بیان ہے کہ مجھے سب سے زیادہ خطرہ حضرت علی (امام زین العابدین) بن حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے تھا کہ وہ ایک بااثر آدمی تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکوں اور حامیوں کو منع کر دیا کہ کوئی شخص ہشام سے تعرض نہ کرے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں خدا کی قسم اس نے ہمارے ساتھ بہت برائیاں کی ہیں. ہم کو تو ایسے وقت کا انتظار ہی تھا. فرمایا ہم اس کو خدا کے سپرد کرتے ہیں. آپ کے اس ارشاد کے بعد ان میں سے کسی نے اس کے متعلق ایک لفظ منہ سے نہ نکالا. ہشام پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ اس کو حضرت امام زین العابدینؓ کے فضل کا اعتراف کرنا پڑا۔

(۲۱) آپ فطرتاً بڑے نرم خو تھے. درشتی اور سختی کا آپ میں نام تک نہ تھا جانوروں تک کو مارتے اور جھڑکتے نہ تھے ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ امام علی (حضرت زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر مکہ جاتے تھے اور واپس آتے تھے اور اس طویل سفر میں کبھی اپنی سواری کو نہ مارتے تھے۔

(۲۲) مشہور شاعر فرزدق کی خوش قسمتی: اس تحمل اس عفو و در گزر اور اس نرمی اور ملاطفت کی وجہ سے آپ کی محبت و عظمت لوگوں کے دلوں میں اتنی جاگزین تھی کہ جدھر نکل جاتے تھے آپ کو راستہ دینے کے لئے ہجوم چھٹ جاتا تھا اس سلسلہ میں آپ اور ہشام بن عبدالملک کا ایک واقعہ لائق ذکر ہے، ہشام بن عبدالملک ایک دفعہ اپنی ولی عہدی کے زمانہ میں عمائد شام کے ساتھ حج کو گیا طواف کرنے کے بعد حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے بڑھا، ہجوم اتنا تھا کہ انتہائی کوشش کے باوجود نہ پہنچ سکا مجبور ہو کر رک گیا، اور اژدہام کا تماشہ دیکھنے کے لئے

پاس ہی اس کے لئے ایک کرسی بچھائی گئی ابھی وہ تماشہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اتنے میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور طواف کر کے حجر اسود کی طرف بڑھے انہیں دیکھ کر خود بخود بھیڑ چھٹ گئی اور انہوں نے آسانی کے ساتھ حجر اسود کا بوسہ دیا یہ منظر دیکھ کر ایک شامی نے ہشام سے پوچھا یہ کون شخص ہے جس کی لوگوں کے دلوں میں اتنی ہیبت ہے۔ ہشام آپ کو پہچانتا تھا لیکن محض شامیوں کے دلوں میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت نہ قائم ہونے اور ان کی توجہ کو ان کی طرف سے ہٹانے کے لئے کہا میں نہیں پہچانتا، فرزدق شاعر بھی موجود تھا یہ تجاہل عارفانہ سن کر اس کی شراب عقیدت جوش میں آگئی اس نے کہا میں ان کو جانتا ہوں شامی نے کہا کون ہیں؟ فرزدق نے اسی وقت حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایک پر مغز مدحیہ قصیدہ پڑھا جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاَتَهٗ
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

هٰذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمُ
هٰذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ

اِذَا رَاَتْهُ قُرَیْشٌ قَالَ قَائِلُهَا
اِلٰی مَكَارِمِ هٰذَا یَنْتَهِی الْكَرَمُ

وَلَیْسَ قَوْلُكَ مَنْ هٰذَا بِضَائِرِهٖ
اَلْعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ اَنْكَرْتَ وَالْعَجَمُ

مَا قَالَ "لَا" قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاءُهٗ نَعَمُ

یَكَادُ یُمْسِكُهٗ عِرْفَانُ رَاحَتِهٖ
رُكْنُ الْحَطِیْمِ اِذَا جَاءَ یَسْتَلِمُ

مُقَدَّمٌ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ ذِكْرُهُمُ
وَلَا یُكَلِّمُ اِلَّا حِیْنَ یَبْتَسِمُ

هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلَهٗ
بِجَدِّهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُوْا

(۱) یہ وہ ہستی ہے جس کے قدموں کو بطحا کی سرزمین اچھی طرح جانتی ہے اور اس کو بیت اللہ۔ کعبۃ اللہ۔ حل اور حرم بھی جانتے ہیں۔

(۲) یہ اللہ کے جمیع بندوں میں سے بہترین بندہ کے فرزند ارجمند ہیں یہ پرہیزگار۔ صفائی پسند۔ طاہر اور قوم کے سردار ہیں۔

(۳) جس وقت ان کو قریش قبیلہ میں سے کسی نے دیکھا تو ان میں سے ایک قائل نے کہا کہ اس زین العابدین پر ہی اکرام و احسانات کی انتہا ہے۔

(۴) نہیں ہے تیرا قول من ہذا یعنی یہ کون ہے۔ اس ہستی کو اس کے درجہ عالیہ سے گرانے والا جس ہستی کا تو انکار کر رہا ہے۔ اس کو عرب و عجم اچھی طرح جانتے ہیں۔

(۵) زین العابدین لفظ (لا) کبھی نہیں کہتا مگر کلمہ شہادت یعنی اشہد ان لاالہ الا اللہ کہتے وقت اگر یہ کلمہ شہادت پڑھنا نہ ہوتا تو ان کا لفظ (لا) کہنا (نعم) ہے۔ مطلب یہ کہ زین العابدین لفظ (لا) یعنی نہیں اس کو بالکل نہیں جانتے مگر جس وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اس وقت (لا) کا لفظ زبان پر استعمال کرتے ہیں۔

(۶) قریب ہے کہ رکن حطیم اس کی ہتھیلی کی عرفان کو روک رکھتا اپنے پاس جس وقت اس کو بوسہ دینے کے لئے آئے۔

(۷) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد ان ہستیوں کا ذکر مقدم ہے۔ اور ان عظیم شخصیتوں پر ذکر خیر کی باتیں ختم ہیں۔

(۸) حیاء و شرم کی وجہ سے اپنی آنکھیں جھکاتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے نگاہیں جھکاتے ہیں۔ لیکن جمیع انسان ان کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے ان کے سامنے بات کرنے کی طاقت و ہمت نہیں رکھتے مگر جس وقت خود ان کو مانوس کرنے کیلئے ان کے سامنے مسکراتے ہیں۔

(۹) اگر آپ اس عظیم ہستی سے بے خبر ہیں تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ حضرت فاطمہؓ کے فرزند ارجمند ہیں اور ان کے دادا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(ترجمہ از مولانا محمد عاشق صاحب)

یہ قصیدہ سن کر ہشام فرزدق سے بگڑ گیا اور اس کو قید کر دیا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے صلہ میں فرزدق کو بارہ ہزار درہم عطا فرمائے۔ اس نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ میں نے خدا و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے مدح کی تھی۔ انعام کی طمع میں نہیں۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پیام کے ساتھ پھر

اس کے پاس بھجوا دیا کہ ہم اہل بیت جس کسی کو کچھ دیتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے خدا تعالیٰ تمہاری نیت سے واقف ہے وہ اس کا اجر علیحدہ دے گا. خدا تمہاری سعی مشکور فرمائے اس پیام کے بعد تعمیل ارشاد میں فرزدق نے روپیہ لے لیا۔

(۲۳) **تواضع:** آپ جس خانوادہ کے رکن رکین اور جس رتبہ کے بزرگ تھے اس کے لحاظ سے آپ میں عجب (تکبر) و غرور کا پیدا ہو جانا تعجب انگیز نہ تھا لیکن آپ میں اس کا شائبہ (آمیزش) تک نہ تھا بلکہ اس کے برعکس بڑے متواضع اور منکسر تھے غرور سے سخت نفرت کرتے تھے فرماتے تھے مجھے اس متکبر اور مغرور انسان پر تعجب آتا ہے. جو کل ایک حقیر نطفہ تھا اور کل پھر مردار ہو جائے گا۔ آپ کی چال ایسی متواضعانہ تھی کہ چلنے میں دونوں ہاتھ رانوں سے آگے نہ بڑھنے پاتے تھے۔

(۲۴) غرور نسب کو عملاً مٹانے اور مساوات کی عملی مثال قائم کرنے کے لئے اپنی ایک لڑکی کی شادی اپنے ایک غلام سے کر دی تھی اور ایک لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ خود عقد کر لیا تھا عبدالملک کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے خط لکھ کر اس فعل پر ملامت کی۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تمہارے لئے نمونہ ہے. آپ نے حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کو (جو لونڈی تھی) آزاد کر کے اپنے عقد میں لے لیا تھا اور اپنے غلام حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کر کے ان سے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کر دی تھی۔

(۲۵) اپنے حق پرست اسلاف کی طرح حضرات خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ حضرت امام زین العابدینؒ بھی سچی عقیدت رکھتے تھے ان کی برائی سننا پسند نہ فرماتے تھے اور برائی کرنے والوں کو اپنے یہاں سے نکال دیتے تھے۔ ایک مرتبہ چند عراقی آپ کے پاس آئے اور شاید اس غلط فہمی میں کہ آپ بھی ان کے گمراہ کن خیالات میں ان کے ہم نوا ہوں گے آپ کے سامنے حضرات خلفاء ثلاثہ کے متعلق نازیبا باتیں کہیں آپ نے کلام اللہ کی ان آیات کی طرف۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ (آیت ۸ سورۃ الحشر)

یعنی مال غنیمت میں ان محتاج مہاجرین کا بھی حق ہے جو اپنے وطن سے نکالے گئے اور اپنے مال سے محروم کئے گئے اور وہ خدا کے فضل اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔

جس میں مہاجرین کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اشارہ فرما کر پوچھا تم کہہ سکتے ہو کہ تم ان مہاجرین اولین میں سے ہو جو اپنے وطن سے نکالے گئے اور اپنی جائداد اور دولت سے محروم کئے گئے اور خدا کے فضل اور اس کی رضامندی کے متلاشی ہیں اور اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتے ہیں عراقیوں نے کہا نہیں پھر آپ نے اسی آیت کے دوسرے ٹکڑے کی طرف

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آیت ۹ ۔ الحشر)

اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان (مہاجرین) سے پہلے مدینہ میں رہتے ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو (مال غنیمت) مہاجرین کو دیا جاتا ہے اپنے دل میں اس کی خواہش نہیں پاتے اور خواہ ان پر تنگی کیوں نہ ہو ان (مہاجرین) کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں، جو اپنے نفس کو بخل سے بچائیں گے وہی لوگ فلاح پائیں گے۔

جو انصار کے فضائل میں ہے اشارہ کر کے پوچھا کہ کیا تم ان لوگوں میں ہو جو ان لوگوں (مہاجرین) کی ہجرت کے پہلے سے (مدینہ میں) گھر رکھتے ہیں اور ایمان لا چکے ہیں اور جو ان کے یہاں ہجرت کر کے جاتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں۔ عراقیوں نے کہا ان میں سے بھی نہیں ہیں، فرمایا تم کو خود اعتراف ہے کہ تم دونوں جماعتوں میں سے نہیں ہو۔ اب میں تم کو بتاتا ہوں کہ تم اس جماعت میں بھی نہیں ہو جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۰ (الحشر)

اور وہ لوگ جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے اور کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہمارے اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم میں سب سے پہلے ایمان لا چکے ہیں مغفرت فرما اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب! تو رؤف و رحیم ہے۔

جب تم ان تینوں اسلامی جماعتوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہو تو خدا تم کو غارت کرے میرے یہاں سے نکل جاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرماتے تھے کہ خدا کی قسم وہ ناحق شہید کئے گئے۔

نمبر۱۰ سے لے کر نمبر۲۵ کے اس بیان تک حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف و کمالات کا بیان ہے اس عاجز بدکار راقم کو اہل بیت عظام سے خاص محبت و تعلق ہے اس لئے دل شوق سے سیراب نہ ہوا۔ مسکین الٰہ بخش

(۲۶) حضرت عمر بن عبد العزیزؒ: تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بالکل بدل گئے اب انہوں نے نازپروردہ عمر کی بجائے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قالب اختیار کر لیا سلیمان کی تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد حسب معمول حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے شاہی سواریاں پیش کی گئیں انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا شاہی سواریاں۔ فرمایا میرے لئے میرا خچر کافی ہے اور کل سواریاں واپس کر دیں۔

(۲۷) حکومت ملنے پر پریشان ہو گئے. ابھی سلیمان کے اہل و عیال قصر خلافت میں تھے اس لئے اپنے خیمہ میں فروکش ہوئے گھر آئے تو اس بار عظیم کی ذمہ داری سے چہرہ پریشان تھا لونڈی نے پوچھا آپ شاید کچھ متفکر ہیں. فرمایا اس سے بڑھ کر تشویش کی بات کیا ہوگی کہ مشرق و مغرب میں امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فرد ایسا نہیں جس کا مجھ پر حق نہ ہو اور بغیر مطالبہ اور اطلاع کے اس کا ادا کرنا مجھ پر فرض نہ ہو۔

(۲۸) حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو خلافت کی ذمہ داریوں کے بار گراں کا پورا احساس تھا۔ اگر نامزدگی کے وقت ان کو اس کا علم ہو گیا ہوتا تو وہ اسی وقت اپنا نام واپس لے لیتے لیکن اب یہ بار پڑ چکا تھا تاہم انہوں نے ایک مرتبہ اس سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی اور لوگوں کو جمع کر کے تقریر کی۔

لوگو! میری خواہش اور عام مسلمانوں کی رائے لئے بغیر مجھے خلافت کی ذمہ داریوں میں مبتلا کیا گیا ہے اس لئے میری بیعت کا جو طوق تمہاری گردن میں ہے میں خود اس کو اتارے دیتا ہوں تم جس کو چاہو اپنا خلیفہ منتخب کرو۔ یہ خطبہ سن کر مجمع سے شور اٹھا ہم نے آپ کو خلیفہ منتخب کیا ہے اور آپ کی خلافت سے راضی ہیں خدا کا نام لے کر کام شروع کر دیجئے۔

(۲۹) **صرف ایک جوڑا:** لباس میں عموماً صرف ایک جوڑا رہتا تھا اس کو دھو دھو کر پہنتے تھے مرض الموت میں ایک قمیض کے علاوہ دوسری قمیض نہ تھی کہ بدلائی جاتی۔ آپ کے سالے مسلمہ بن عبدالملک نے اپنی بہن فاطمہ سے کہا کہ قمیض میلی ہو گئی ہے لوگ عیادت کو آتے ہیں اس لئے دوسری بدلوا دو، وہ خاموش رہی مسلمہ نے دوبارہ کہا فاطمہ نے جواب دیا خدا کی قسم اس کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں ہے پھر ایک جوڑا بھی سالم نہ ہوتا تھا بلکہ اس میں بھی پیوند لگے ہوتے تھے۔

(۳۰) **بچوں کی سادگی:** آپ کے بچے بھی اسی تنگی سے گزر بسر کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کی بچی کے پاس کپڑا نہ تھا آپ نے حکم دیا فرشی چادر پھاڑ کر کرتہ بنا دیا جائے آپ کی بہن کو خبر ہوئی تو انہوں نے ایک تھان بھجوا دیا اور منع کر دیا کہ عمر سے نہ مانگنا۔

(۳۱) **امیر المومنینؒ کی غذا:** حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی غذا نہایت معمولی اور سادہ ہوتی تھی روٹی اور روغن زیتون یا دال روٹی کھاتے تھے، آپ کے غلاموں کو بھی یہی ملتا تھا ایک مرتبہ ایک غلام نے کہا روز روز دال روٹی؟ آپ کی بیوی نے جواب دیا امیر المومنین کی یہی غذا ہے پھر یہ غذا بھی کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، آپ کے غلام کا بیان ہے کہ جب سے آپ خلیفہ ہوئے اس وقت سے وفات تک کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

(۳۲) **اطاعت الٰہی میں انہماک:** حکومت اور سلطنت دلوں کو سخت اور مؤاخذہ سے بے خوف بنا دیتی ہے لیکن اس شئے نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دل کو خشیت الٰہی سے لبریز کر دیا تھا وہ خلافت کی ذمہ داریوں کے احساس سے لرزہ براندام رہتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ عشاء کے بعد تنہائی میں مسجد میں بیٹھ کر رو رو کر دعائیں کرتے تھے اور اسی حالت میں آنکھ لگ جاتی تھی آنکھ کھلتی تو پھر یہی مشغلہ جاری ہو جاتا اسی طرح روتے، دعائیں کرتے اور جاگتے سوتے ساری رات گزر جاتی تھی۔

بعض لوگ آپ کے گریہ و بکا پر ملامت کرتے آپ جواب دیتے تم لوگ مجھے رونے پر ملامت کرتے ہو حالانکہ اگر فرات کے کنارے بکری کا ایک بچہ بھی ہلاک ہو جائے تو عمر اس کے بدلہ پکڑا جائے گا۔ سلاطین کے بزم طرب میں موت اور قیامت کے ذکر اور خوف کا گزر بھی نہیں ہوتا لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس بزم عزا ہوتی تھی رات کو علماء جمع ہو کر موت اور قیامت کا ذکر کر کے اس طرح روتے تھے جیسے ان کے سامنے جنازہ رکھا ہے۔

(۳۳) موت کی یاد. رات رات بھر جاگ کر موت پر غور و فکر کیا کرتے تھے اور قبر کی ہولناکیوں کا ذکر کر کے بیہوش ہو جاتے تھے ایک مرتبہ اپنے ایک ہم جلیس سے فرمایا میں رات بھر غور و فکر میں جاگتا رہا اس نے پوچھا کس چیز کے متعلق؟ فرمایا قبر اور اہل قبر کے متعلق اگر تم مردے کو تین دن کے بعد قبر میں دیکھو تو انس و محبت کے باوجود اس کے پاس جاتے ہوئے خوف زدہ ہو گے تم ایسا گھر دیکھو گے جس میں خوش وضع، خوش لباسی اور خوشبو کے بعد کیڑے رینگ رہے ہوں گے پیپ بہہ رہی ہو گی اور اس میں کیڑے تیر رہے ہوں گے بدبو پھیلی ہو گی کفن بوسیدہ ہو چکا ہو گا یہ کہہ کر ہچکی بندھ گئی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے ان کی بیوی پانی چھڑک کر ہوش میں لائیں۔

(۳۴) یزید بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے زیادہ کسی شخص کو قیامت سے ڈرنے والا نہیں دیکھا معلوم ہوتا تھا گویا کہ دوزخ ان ہی کے لئے بنائی گئی ہے. طبیعت نہایت اثر پذیر تھی قرآن مجید کی پر موعظت آیات پڑھ کر بے حال ہو جاتے تھے ایک شب کو یہ آیت۔

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝
(القارعة)

(جس دن لوگ مثل بکھرے ہوئے پروانوں کے ہوں گے اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کی مثل ہوں گے) تلاوت کر کے زور سے چیخے واسوء صباحاہ اور اچھل کر اس طرح گرے کہ معلوم ہوتا تھا کہ دم نکل جائے گا پھر اس طرح ساکن ہو گئے کہ معلوم ہوتا تھا کہ ختم ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور یاسوء صباحاہ کا نعرہ لگا کر کودے. کود کر گھر بھر میں دوڑنے لگے اور کہتے جاتے تھے افسوس اس دن پر جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوں گے یہ حالت صبح تک قائم رہی، پھر اسی طرح گرے کہ مردہ معلوم ہوتے تھے یہاں تک مؤذن کی آواز نے ہوشیار کیا، ایک دن نماز میں آیت

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۲۴ (الصافات)

(ان کو بتا دو کہ ان سے باز پرس کی جائے گی) پڑھی تو اتنے متاثر ہوئے کہ اس کو بار بار دہراتے رہے اور اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔

(۳۵) بیت المال کی جانب سے فقراء اور مساکین کے لئے جو مہمان خانہ تھا اس کے باورچی خانہ سے اپنے لئے پانی بھی گرم نہ کراتے تھے. ایک مرتبہ غفلت میں آپ کا ملازم ایک مہینہ تک

اس مطبخ سے آپ کے وضو کا پانی گرم کرتا رہا آپ کو معلوم ہوا تو اتنی لکڑی خرید کر باورچی خانہ میں داخل کرا دی۔ احتیاط کا آخری نمونہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ بیت المال کا مشک آپ کے سامنے لایا گیا آپ نے ناک بند کر لی کہ اس کی خوشبو نہ جانے پائے۔ لوگوں نے عرض کیا امیرالمومنین اس کی خوشبو سونگھ لینے میں کیا حرج ہے فرمایا مشک کا انتفاع یہی ہے۔

(۳۶) غلاموں کی رعایت. ملازموں کے آرام میں خلل انداز نہ ہوتے تھے اور ان کے آرام کے اوقات میں خود اپنے ہاتھوں سے کام کر لیتے تھے ایک مرتبہ رجاء بن حیواۃ سے گفتگو میں رات زیادہ گزر گئی اور چراغ جھلملانے لگا پاس ہی ملازم سویا ہوا تھا حضرت رجاء نے کہا اسے جگا دوں فرمایا سونے دو حضرت رجاء نے خود چراغ درست کرنے کا ارادہ کیا. آپ نے روک دیا کہ مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے خود اٹھ کر زیتون کا تیل لیا اور چراغ ٹھیک کر کے پلٹ کر فرمایا جب میں اٹھا تھا تب بھی عمر بن عبدالعزیز تھا اور اب بھی عمر بن عبدالعزیزؒ ہوں۔

(۳۷) غلاموں کی خدمت. لونڈیوں اور غلاموں کے ساتھ برتاؤ مساویانہ تھا۔ کبھی کبھی آپ خود بھی ملازمین کی خدمت کرتے تھے ایک مرتبہ پنکھا جھلتے جھلتے ایک لونڈی کی آنکھ لگ گئی آپ نے پنکھا لے کر اس کو جھلنا شروع کر دیا اس کی آنکھ کھلی تو گھبرا کر چلائی فرمایا تم بھی میری طرح انسان ہو تم کو بھی گرمی لگتی ہوگی، جس طرح تم مجھے پنکھا جھل رہی تھیں میں نے تم کو جھلنا مناسب سمجھا۔

(۳۸) آپ فطرتاً صالح اور سعید تھے اس لئے زندگی کے کسی دور میں بھی آپ کا دامن اخلاق داغدار نہ تھا. لیکن خلافت سے پہلے آپ کی زندگی بڑے عیش و تنعم اور شان و شکوہ کی تھی، ان کا بیان ہے کہ مجھے لباس، عیش پرستی اور عطریات کا شوق ہوا تو میں نے اسے اتنا پورا کیا کہ میرے علم میں میرے خاندان بلکہ دوسرے خاندانوں میں بھی ایسی زندگی کسی کو نصیب نہ ہوئی ہو گی۔ ان کے شوق اور نفاست مزاج کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب ان کے کپڑوں پر ایک مرتبہ دوسروں کی نظر پڑ جاتی تھی تو پھر انہیں وہ پرانا سمجھتے تھے ولید کے زمانہ میں ان کو چار چار سو روپیہ کی قیمت کا کپڑا سخت و کرخت معلوم ہوتا تھا لیکن پھر چودہ درہم کا کپڑا نرم و ملیح معلوم ہونے لگا تھا۔ خوشبو کے لئے نمک کی طرح عنبر داڑھی پر چھڑکتے تھے، رجاء بن حیواۃ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سب سے زیادہ خوش لباس، سب سے زیادہ معطر اور سب سے زیادہ تبختر کی چال چلنے والے تھے۔ لیکن تخت خلافت پر قدم رکھنے کے بعد اس زندگی میں

ونعمۃ" انقلاب آ گیا عیش و تنعم کے سارے سامان چھوٹ گئے عیش پروردہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوذر غفاری اور حسن بصری کا قالب اختیار کرلیا۔

(۳۹) بعض لوگوں نے (مرض الموت میں) عرض کیا کہ آپ مدینہ منورہ منتقل ہو جاتے اور روضہ نبوی میں جو چوتھی جگہ خالی ہے اس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن ہوتے، یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم آگ کے سوا اگر خدا مجھے ہر قسم کے عذاب دے تو میں انہیں بخوشی منظور کرلوں گا لیکن یہ گوارا نہیں کہ خدا کو یہ معلوم ہو کہ میں اپنے کو حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کے قابل سمجھتا ہوں۔

(۴۰) تقویٰ: حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور فاضل تر تابعین سے ہیں۔ تجارت ایک ایسا شغل ہے جس میں زیادہ احتیاط برتنا عمداً خسارہ میں پڑنا ہے، ابن سیرین کا شغل تجارت تھا، وہ اپنی احتیاط کے سلسلہ میں خندہ پیشانی کے ساتھ نقصان اٹھاتے تھے لیکن مشتبہ اشیاء کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے بیع کے طور پر غلہ خریدا اس میں انہیں اسی ہزار کا فائدہ ہوا، لیکن ان کے دل میں شک پیدا ہو گیا کہ اس منافع میں سود کا شائبہ ہے، اس لئے پوری رقم چھوڑ دی حالانکہ اس میں مطلق ربوا (سود) نہ تھا۔

(۴۱) بعض مرتبہ اس احتیاط کی وجہ سے انہیں قید تک کی سزا اٹھانی پڑی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے چالیس ہزار کا غلہ خریدا بعد میں انہیں اس کے متعلق کچھ ایسی باتیں معلوم ہوئیں جنہیں وہ مکروہ سمجھتے تھے اس لئے غلہ چھوڑ دیا یا خیرات کر دیا اور اس کی قیمت باقی رہ گئی جس کے بدلے میں انہیں قید ہونا پڑا۔

(۴۲) اس واقعہ کے سلسلہ میں ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ دراصل چالیس ہزار کا روغن زیتون خریدا تھا اس کے پیپوں سے چوہا نکلا معلوم ہوا کہ یہ چوہا کولھو میں پڑ گیا تھا، یہ معلوم کر کے انہوں نے کل تیل پھینکوا دیا لیکن اتنی بڑی رقم ادا نہ کر سکے اور اس کی سزا میں قید کی مشقت اٹھانی پڑی۔

(۴۳) اپنے کو (حضرت محمد بن سیرین) نہایت حقیر سمجھتے تھے اپنی ذات کے لئے کسی قسم کا امتیاز پسند نہ کرتے تھے چنانچہ کسی کو اپنے ساتھ چلنے نہ دیتے تھے اگر کوئی شخص ساتھ چلنا چاہتا تو فرماتے اگر تم بلاضرورت چل رہے ہو تو لوٹ جاؤ۔ فرماتے تھے کہ اگر گناہوں میں بو ہوتی تو کوئی

شخص بو کی شدت سے میرے قریب نہیں آسکتا تھا۔

حکایات نقل از کتاب اسوۂ صحابہؓ

حصہ دوم مصنفہ مولوی عبدالسلام ندوی

(۴۴) ہمارے زمانہ میں بادشاہ کا رات کو تنہا نکلنا ایک غیر معمولی واقعہ سمجھا جاتا ہے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو سات ماہ تک مقام سخ میں قیام فرمایا جو مدینہ کی اصل آبادی سے دور تھا لیکن روزانہ وہاں سے کبھی پاپیادہ اور کبھی سواری پر مسجد نبویؐ میں آتے تھے اور عشاء کی نماز پڑھا کر واپس جاتے تھے۔

(۴۵) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح تڑکے اٹھتے تو پہلا کام یہ انجام دیتے کہ جو لوگ تہجد پڑھ کر سو جاتے تھے ان کو نماز صبح کے لئے جگاتے عشاء کے بعد ان کا سب سے آخری فرض یہ تھا کہ مسجد کی دیکھ بھال فرماتے جو لوگ عبادت الٰہی میں معروف ہوتے ان کے سوا دوسرے بیکار آدمیوں کو نہ رہنے دیتے، لیکن ابھی ان کے فرائض خلافت ختم نہ ہو جاتے بلکہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مدینہ کا پہرا دیتے۔

(۴۶) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی دوسرا شخص اس بار (خلافت) کے اٹھانے کی قوت رکھتا تو مجھ پر یہ بہت آسان تھا کہ میں آگے بڑھ جاؤں اور میری گردن مار دی جائے۔ ایک بار حج سے واپس آرہے تھے راہ میں ایک مقام پر ٹھہر گئے اور بہت سی کنکریاں جمع کر کے چادر بچھائی اور اس پر چت لیٹ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی۔ خداوندا! اب میرا سن زیادہ ہوا میرے قویٰ ضعیف ہو گئے میری رعایا ہر جگہ پھیل گئی پس مجھ کو اس حالت میں اٹھا لے کہ میرے اعمال برباد نہ ہوں اور میں حد اعتدال سے آگے نہ بڑھوں۔

(۴۷) حضرت عمرؓ نے مدینہ میں ایک لنگر خانہ قائم کیا تھا وہاں جاتے تھے اور مسلمانوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے تھے ایک قاصد دربار خلافت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ امیر المؤمنین ہاتھ میں عصا لے کر مسلمانوں کو خود کھانا کھلا رہے ہیں، عشاء کے بعد پھر پھر کے مسجد میں ہر شخص کا چہرہ دیکھتے اور اس سے پوچھتے کہ کھانا کھایا ہے کہ نہیں اگر کوئی شخص بھوکا ہوتا تو اس کو لے جا کر کھانا کھلاتے۔

(۴۸) صدقہ میں جو جانور آتے تھے ان کی نگرانی اور حفاظت خود (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے ایک دن سخت لو چل رہی تھی اور زمین پر انگارے بچھے ہوئے تھے اسی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ دو اونٹوں کو ہانکے ہوئے لے جارہے ہیں، پوچھا آپ اس وقت گھر سے کیوں نکلے. بولے صدقے کے دو اونٹ چھوٹ گئے تھے میں نے خیال کیا ان کو چراگاہ میں پہنچا آؤں۔

ایک روز صدقے کے اونٹ آئے تو سر پر چادر ڈال دی اور تپتی ہوئی زمین پر کھڑے ہو کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ان کا حلیہ قلمبند کروایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی لڑکی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا تھا۔

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۲۶ القصص

(جس کو تم نے ملازم رکھا ہے وہ قوی اور امین ہے لیکن وہ قوی اور امین یہ ہیں)

ایک دن صدقہ کے اونٹوں کے بدن پر تیل لگا رہے تھے ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین کسی غلام کے متعلق یہ کام کر دیا ہوتا؟ بولے مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہو سکتا ہے؟ جو شخص مسلمانوں کا والی ہے وہ مسلمانوں کا غلام ہے۔

(۴۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اسی جوش و خلوص کے ساتھ فرائض خلافت ادا فرماتے تھے استیعاب میں ہے کہ وہ ہاتھ میں درہ لئے ہوئے بازاروں میں گھومتے رہتے تھے اور لوگوں کو پرہیزگاری، سچائی، حسن معاملات اور پورے پورے ناپ تول کی ترغیب دیتے تھے. ایک دن بازار میں گئے دیکھا کہ ایک لونڈی ایک خرما فروش کی دوکان پر رو رہی ہے بولے کیا ہوا ہے؟ بولی اس نے ایک درہم پر میرے ہاتھ کھجور فروخت کی لیکن میرے آقا نے اس کو واپس کر دیا اب وہ پھیرنے پر راضی نہیں ہوتا. انہوں نے سفارش کی کہ کھجور لے لو اور اس کے دام واپس دے دو اس نے ان کو دھکیل دیا لوگوں نے کہا کچھ خبر ہے یہ امیر المومنین ہیں. اب اس نے اس کی کھجور واپس کر دی اور کہا کہ مجھ سے راضی ہو جائیے بولے اگر لوگوں کا حق پورا پورا دو گے تو مجھ سے زیادہ تم سے کون راضی ہو گا۔

(۵۰) دیانت. خلفاء کی حفاظت میں سب سے زیادہ گراں قیمت چیز بیت المال تھا دنیوی بادشاہ سلطنت کا مال اپنے اوپر بے دریغ صرف کرتے ہیں لیکن صحابہ کرامؓ نے اس خزانہ الٰہی کی

اس دیانت کے ساتھ حفاظت کی کہ اپنے مصارف سے زیادہ اس میں سے کبھی ایک حبہ بھی نہ لیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرائض خلافت کی مصروفیت کی بناء پر بیت المال سے وظیفہ لیا تو اس کے ساتھ یہ تشریح کر دی کہ اس کے بعد ان کی تجارت کی آمدنی بیت المال میں منتقل ہو جائے گی اور

فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ

"اب آل ابوبکر اس مال سے وجہ معاش لے گی اور مسلمانوں کے لئے پیشہ کرے گی۔"

لیکن انتقال کے وقت وظیفہ کی رقم بھی واپس کر دی۔

(۵۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیثیت اس سے زیادہ نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کے ایک مزدور تھے اس لئے بیت المال سے صرف اسی قدر لیتے تھے جتنا ایک مزدور کو لینا چاہئے۔

اسد الغابہ میں ہے۔

وَنَزَّلَ نَفْسَهُ بِمَنْزِلَةِ الْأَجِيرِ وَكَآحَادِ الْمُسْلِمِينَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

"انہوں نے اپنا حق بیت المال سے صرف اس قدر لیا جس قدر ایک مزدور اور مسلمانوں کے عام فرد کا حق تھا۔" انہوں نے اپنے طرز عمل سے ہر موقعہ پر ثابت کیا کہ بیت المال مسلمانوں کا مشترکہ خزانہ ہے خود ان کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔

ایک بار بیمار ہوئے دوا کے لئے شہد کی ضرورت پیش آئی بیت المال میں شہد کا پیپا تھا مسجد شریف میں تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر تمام مسلمانوں کی طرف خطاب کر کے کہا کہ اگر آپ لوگ اجازت دیں تو یہ شہد لے لوں ورنہ مجھ پر حرام ہے۔

(۵۲) ایک بار بیت المال کا کچھ مال بچ گیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ اب یہ کہاں خرچ کیا جائے؟ لوگوں نے کہا امیر المؤمنین ہم نے آپ کو زراعت و تجارت اور اہل و عیال سب سے روک رکھا ہے اب وہ آپ کا حق ہے۔ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا ایک دن ہم اور آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں گئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افسردہ پایا دوسرے دن گئے تو آپ خوش تھے ہم نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ پہلے دن میرے پاس صدقے کے دو دینار رہ گئے تھے اس لئے میں رنجیدہ تھا اور آج میں نے ان کو تقسیم کر دیا اس لئے خوش ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا میں دنیا و آخرت دونوں میں تمہارا شکر گزار ہوں۔

(۵۲) دنیا کا فتنہ۔ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینے کا پانی مانگا تو لوگ شہد کا شربت لائے پیالے کو منہ سے لگا کر ہٹا لیا اور رونے لگے جو لوگ پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی رو پڑے اور لوگ تو چپ ہو گئے لیکن انہوں نے دوبارہ رونا شروع کیا۔ لوگوں نے پوچھا آخر آپ کیوں روئے؟ فرمایا میں ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپ کسی چیز کو دھکیل رہے ہیں حالانکہ کوئی شخص آپ کے پاس نہ تھا میں نے

(۵۳) خلافت کے بعد وہ خود مسلمانوں کے ہو گئے تھے اور اپنی ذاتی حیثیت فنا کر دی تھی اس لئے ان کو جو کچھ ملتا تھا اس کو یا تو بیت المال میں داخل کر دیتے تھے یا اس کے لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ ایک بار بادشاہ روم کا قاصد آیا تو ان کی بیوی نے ایک اشرفی کا عطر خریدا اور اس کو شیشی میں بھر کر شاہ روم کی بیوی کے پاس ہدیہ بھیجا اس نے ان شیشیوں کو جواہرات سے بھر کر واپس کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواہرات دیکھے تو ان کو فروخت کر کے ایک دینار اپنی بیوی کو واپس کر دیا بقیہ رقم بیت المال میں داخل کر دی۔

(۵۴) بیت المال کی تقسیم: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دوران خلافت میں ایک بار اصفہان سے ان کے پاس بہت سا مال اور سامان آیا انہوں نے اس کو چند دیانتدار لوگوں کی حفاظت میں رکھوا دیا اس میں سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مشکیزہ شہد اور ایک مشکیزہ گھی کا منگوا لیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آکر گنا تو دو مشکیزوں کی کمی معلوم ہوئی انہوں نے پوچھا تو حفاظت کرنے والوں نے کہا ان کا حال نہ پوچھئے، ہم ان کو لا دیتے ہیں، بولے تم کو اصل واقعہ بیان کرنا پڑے گا، انہوں نے کہا ہم نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا، چنانچہ اسی وقت وہ مشکیزے اٹھوا منگوائے اور ان میں سے جو کچھ صرف ہو چکا تھا اس کی قیمت لگوائی تو معلوم ہوا کہ ۳ درہم کی کمی آتی ہے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں سے ۳ درہم منگوائے اور مشکیزوں کو تمام مسلمانوں میں تقسیم کرا دیا۔

(۵۵) خدمت خلق: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت سے پہلے محلہ والوں کی بکریاں دوہا کرتے تھے، منصب خلافت پر فائز ہوئے تو محلہ کی ایک چھوکری نے کہا اب وہ ہماری بکریاں نہ دوہیں گے انہوں نے سنا تو بولے خدا کی قسم ضرور دوہوں گا، خدا نے چاہا تو خلافت میری قدیم اخلاقی حالت میں کوئی تغیر نہ پیدا کرے گی چنانچہ امور خلافت کو بھی انجام دیتے تھے اور اہل محلہ کی بکریاں بھی دوہتے تھے۔

پوچھا یہ آپ کس کو دھکیل رہے ہیں فرمایا دنیا میرے سامنے مجسم ہو کر آئی میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس سے ہٹ جا وہ ہٹ گئی مگر پھر دوبارہ آئی اور کہا کہ آپ مجھ سے بچ کر نکل جائیں تو نکل جائیں لیکن آپ کے بعد کے لوگ مجھ سے نہیں بچ سکتے مجھے یہی واقعہ یاد آگیا اور میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ وہ کہیں مجھ سے چمٹ نہ جائے۔

(۵۷) سادگی کے پیکر: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیصر و کسریٰ کے خزانے کے کلید بردار تھے لیکن زہد و تواضع کا یہ حال تھا کہ ایک دن انہوں نے پینے کا پانی مانگا لوگ شہد لائے پیالے کو ہاتھ پر رکھ کر تین بار فرمایا کہ اگر پی لوں تو اس کی مٹھاس چلی جائے گی اور تلخی (عذاب) باقی رہ جائے گی یہ کہہ کر ایک آدمی کو دے دیا اور وہ اس کو پی گیا۔

(۵۸) ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں آئے انہوں نے سالن میں زیتون کا تیل ڈال کر سامنے رکھ دیا بولے ایک برتن میں دو دو سالن تادم مرگ نہ کھاؤں گا۔ عین زمانہ خلافت میں ان کے سامنے کھجوریں رکھ دی جاتی تھیں اور وہ سڑی گلی کھجوریں تک اٹھا کر کھا جاتے تھے۔ لباس اس سے بھی زیادہ سادہ تھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے زمانہ خلافت میں دیکھا کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان کے کپڑوں پر تہ بتہ تین پیوند لگے ہوئے ہیں۔

(۵۹) جاہ و جلال کے موقعوں پر بھی یہی سادگی قائم رہتی تھی شام کے دورے کو گئے تو شہر کے قریب پہنچ کر اپنے اونٹ پر اپنے غلام سالم کو سوار کر دیا اور خود سالم کے اونٹ پر سوار ہوئے لوگ استقبال کے لئے چشم براہ تھے سالم کے قریب پہنچے تو انہوں نے لوگوں کو اشارے سے بتایا کہ حضرت عمر امیر المومنین (رضی اللہ عنہ) یہ ہیں لوگ تعجب سے باہم کانا پھوسی کرنے لگے تو فرمایا کہ ان کی نگاہیں اہل عجم کی سواری کے جلوس کو ڈھونڈ رہی ہیں۔

(۶۰) ایلہ کو گئے تو اونٹ پر بیٹھے بیٹھے گاڑھے کی قمیض کا پچھلا حصہ پھٹ گیا اس لئے وہاں کے پادری کو دے دیا کہ اس کو دھو کر پیوند لگائے وہ قمیض میں پیوند لگا کر لایا تو اس کے ساتھ خود اپنی طرف سے ایک نئی قمیض بھی پیش کی لیکن انہوں نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ میری قمیض پسینہ خوب جذب کرتی ہے۔

(۶۱) ایک دن (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے منبر پر چڑھ کے فرمایا کہ ایک دن وہ تھا کہ میں اپنی خالہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور وہ اس کے عوض میں مٹھی بھر کھجور دے دیا کرتی تھیں

آج میرا یہ زمانہ ہے، یہ کہہ کر منبر سے اتر آئے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو آپ نے اپنی تنقیص کی بولے تنہائی میں میرے دل نے کہا کہ تم امیر المؤمنین ہو تم سے افضل کون ہو سکتا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ اس کو اپنی حقیقت بتا دوں۔ ان کے دروازہ پر دربان اور پہرہ دار نہ تھے وہ خود چپراسی تھے جہاں ضرورت ہوتی تھی خود چلے جاتے تھے اور کام انجام دے کر چلے آتے تھے، ایک دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر آپ بلوا بھیجتے تو میں خود حاضر ہو جاتا بولے ضرورت تو مجھ کو تھی۔

(۶۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ بذات خود دولت مند تھے لیکن زمانہ خلافت میں اس قدر سادہ زندگی بسر فرماتے تھے کہ مسجد میں سرہانے چادر رکھ کر لیٹ جاتے تھے اٹھتے تھے تو بدن میں کنکریوں کے چبھنے کے نشان نظر آتے تھے لوگ دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ امیر المومنین ہیں۔

(۶۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوتراب کا خطاب عطا فرمایا تھا اور خاکساری نے ان کو اس خطاب کا صحیح مصداق بنا دیا تھا، تمام لوگ ان کی خدمت و اطاعت کو اپنا فخر سمجھتے تھے لیکن وہ خود بازار سے اپنا سودا سلف خرید کر لاتے تھے ایک دن بازار میں کھجوریں خریدیں اور خود اٹھا کر لے چلے ایک آدمی نے کہا یا امیر المؤمنین میں پہنچا دوں بولے بچوں کا باپ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔ زہد و ورع کا یہ حال تھا کہ اپنے لئے کبھی اینٹ پر اینٹ اور شہتیر پر شہتیر نہیں رکھی یعنی گھر نہیں بنایا، بیت المال میں جو کچھ آتا اسی وقت تقسیم کر دیتے اور کہتے کہ اے دنیا مجھے فریفتہ نہ کر۔

لباس نہایت سادہ پہنتے تھے ایک شخص نے دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک پھٹی پرانی قمیص ہے جب آستین کھینچی جاتی ہے تو ناخن تک پہنچ جاتی ہے اور چھوڑ دی جاتی ہے تو سکڑ کر نصف کلائی تک آ جاتی ہے اسی سادہ لباس میں فرائض خلافت ادا کرنے کے لئے بازاروں میں پھرا کرتے تھے۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ گاڑھے کا تہ بند باندھے ہوئے اور گاڑھے کی چادر اوڑھے ہوئے بازار میں پھر رہے ہیں ہاتھ میں درہ ہے اور لوگوں کو حسن معاملہ کا حکم دے رہے ہیں لیکن بعض اوقات یہ سادہ لباس بھی یہ مشکل میسر ہوتا تھا ایک دن منبر پر چڑھ کر فرمایا کہ میری تلوار کون خریدتا ہے؟ اگر میرے پاس تہ بند کے دام ہوتے تو میں اس کو نہ فروخت کرتا ایک شخص نے اٹھ کر کہا ہم آپ کو تہ بند کی قیمت قرض دیتے ہیں۔ (ص ۲۱۔ ۱۲۲ اسوۂ

(۶۴) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ازواج مطہرات ؓ کی تعداد کے لحاظ سے نو پیالے تیار کرائے تھے اور جب میوہ یا کوئی عمدہ چیز آتی تو ان میں بھر کے ازواج مطہرات کی خدمت میں بھیجتے. لیکن سب سے آخری پیالہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجواتے تاکہ جو کمی ہو وہ ان کے حصہ میں آئے۔

اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا وظیفہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کم مقرر فرمایا تو انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے کسی چیز میں آگے نہیں رہے. بولے ان کے باپ تمہارے باپ سے اور وہ تم سے زیادہ حضرت رسول تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھے۔

(۶۵) ایک بار حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں آئے تو ان کو ان کا آنا ناگوار گزرا اور بولے کہ ہم تمہارے آنے سے کچھ خوش نہیں ہوئے انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا جس شخص کو مسلمانوں کا والی بنائے اگر وہ ان کی حاجتوں سے آنکھ بند کر لے. پردہ میں بیٹھ جائے تو خدا بھی قیامت کے دن اس کی حاجتوں کے سامنے پردہ ڈال دے گا. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ لوگوں کی حاجت براری کے لئے ایک مستقل شخص مقرر کر دیا۔

(۶۶) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچے دیکھتے تو دوڑ کر کہتے اے باپ، وہ محبت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے چھوکریاں کہتیں کہ آپ ہماری بکریوں کا دودھ کیوں نہیں دوہتے وہ دودھ دوہ دیتے۔ اور کہتے کہ اگر ضرورت ہو تو چرا بھی لاؤں۔ مدینہ منورہ کے کسی گوشہ میں ایک بڑھیا رہتی تھی وہ رات کو جاتے اور اس کی ضروریات انجام دے آتے جاڑوں کے موسم میں چادریں خرید کر مدینہ کی بیواؤں میں تقسیم فرماتے۔

(۶۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا تو ان کی قدیم شدت و جلادت کے تصور سے تمام صحابہ ؓ کانپ اٹھے اور کہنے لگے کہ دیکھیں اب کیا ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی تو ایک عام مجمع کیا اور منبر پر چڑھ کر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ میری سختیوں سے گھبراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خود حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہم پر سختی کرتے تھے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ

ہوئے تو اس وقت بھی (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمارے ساتھ سختی سے پیش آئے اب جب کہ وہ خود خلیفہ ہو گئے ہیں تو خدا جانے کیا غضب ہو گا؟ لوگوں نے یہ بالکل سچ کہا ہے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک خادم تھا اور آپ کی رحمت و شفقت کا درجہ کون حاصل کر سکتا ہے. خدا تعالیٰ نے خود آپ کو رؤف. رحیم کہا ہے جو خود خدا تعالیٰ کا نام ہے اس حالت میں میں تیغ برہنہ ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ مجھ کو میان میں ڈال دیتے تھے یا برہنہ ہی رکھتے تھے تاکہ میں اپنا وار پورا کر لوں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کی رفق و ملاطفت کا بھی آپ لوگوں کو انکار نہیں، میں ان کا بھی ایک خادم اور مددگار تھا اس لئے ان کی نرمی کے ساتھ اپنی سختی کو ملا دیتا تھا اور تیغ بے نیام ہو جاتا تھا وہ چاہتے تھے تو اس سے وار کرتے تھے ورنہ میان میں ڈال دیتے تھے لیکن اب جبکہ میں خود خلیفہ ہو گیا ہوں تو یقین کرو کہ وہ سختی دوگنی ہو گئی ہے لیکن صرف ان لوگوں کے لئے جو مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں، رہے نیک اور دیندار لوگ تو میں ان کے لئے اس سے بھی زیادہ نرم ہوں جس قدر وہ باہم نرم ہیں۔ (ص ۲۵ ۔ ۲۶)

حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ ایک صحابیؓ تھے جو ان کے عہد خلافت میں اندھے ہو گئے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تعزیت کو آئے اور کہا کہ کوئی جمعہ ناغہ نہ کرنا اور مسجد نبویؐ میں برابر شریک جماعت ہونا۔ بولے مجھے کون لے جائے گا واپس لوٹے تو اس کام کے لئے ان کے پاس ایک غلام بھیج دیا۔

(۶۸) جن عورتوں کے شوہر سفر میں ہوتے ان کے گھر خود تشریف لے جاتے دروازہ پر کھڑے ہو کر سلام کرتے اور کہتے تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ تمہیں کسی نے ستایا تو نہیں؟ اگر تمہیں سودے سلف کی ضرورت ہو تو میں خرید دوں، مجھے خوف ہے کہ خرید و فروخت میں تم دھوکا نہ کھا جاؤ، وہ اپنی لونڈیاں ساتھ کر دیتیں بازار میں جاتے تو ان لونڈیوں اور غلاموں کا جھرمٹ ساتھ ہوتا وہ ان کے لئے سودا سلف خرید دیتے، جن عورتوں کے لونڈی یا غلام نہ ہوتے ان کا سودا خود خرید لیتے، مجاہدین کے خطوط آتے تو خود ان کی بیبیوں کے پاس جاتے اور کہتے کہ اگر کوئی پڑھنے والا نہ ہو تو دروازہ کے قریب آ جاؤ میں پڑھ دوں قاصد فلاں دن جائے گا جواب لکھوا رکھو تاکہ میں بھیج دوں پھر خود ہی کاغذ اور قلم دوات لے کر جاتے جن عورتوں کے خطوط تیار ہوتے ان کو لے لیتے ورنہ کہتے کہ دروازہ کے قریب آ جاؤ میں خود لکھ دوں، سفر

میں ہوتے تو اپنے اونٹ پر ستو، کھجور، مشک اور پیالے ساتھ رکھتے جو لوگ کسی ضرورت سے پاس آتے ان کو کہتے کہ لو کھاؤ جب کوچ کر چکتے تو منزل (پڑاؤ) کی دیکھ بھال فرماتے اگر کوئی چیز گری ہوتی تو اٹھا لیتے۔ اگر کوئی شخص لنگڑا لولا ہوتا یا اس کا اونٹ بیمار ہوتا تو اس کے لئے کرایہ کا اونٹ کر دیتے قافلہ روانہ ہوتا تو پیچھے پیچھے چلتے کوئی چیز گر پڑتی تو اٹھا لیتے لوگ منزل پر اترتے تو گم شدہ چیزوں کی تلاش میں خود امیر المؤمنین کے پاس آتے۔

(۶۹) ایک بار بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان عورت آئی اور کہا کہ یا امیر المومنین میرا شوہر مر گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں نہ وہ کوئی کام کر سکتے ہیں نہ ان کے پاس کھیتی ہے نہ مویشی۔ مجھے خوف ہے کہ ان کو درندے نہ کھا جائیں میں خفاف ابن ایماء الغفاری کی لڑکی ہوں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً ٹھہر گئے وہاں سے پلٹے تو ایک اونٹ پر غلہ اور کپڑا لاد کر اس کے پاس لائے اور ہاتھ میں اونٹ کی مہار دے کر کہا کہ اس کو ہانک لے جاؤ۔ ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین آپ نے اس کو بہت دیا، بولے ارے کم بخت اس کے باپ اور بھائی دونوں نے میرے سامنے ایک قلعہ کا مدتوں محاصرہ کیا اور اس کو فتح کیا۔

(۷۰) ایک بار سفرحج کو جا رہے تھے راہ میں ایک بڈھا ملا اور اس نے قافلہ کو روک کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم میں حضرت رسول کریم رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ہیں؟ جب معلوم ہوا کہ آپؐ کا وصال ہو چکا ہے۔ تو اس نے شدت سے گریہ وزاری کی پھر پوچھا کہ آپؐ کے بعد کون خلیفہ ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بتایا بولا وہ تم میں ہیں؟ جب اس کو ان کی وفات کی خبر ہوئی تو پھر اسی طرح گریہ وزاری کی پھر پوچھا کہ ان کے بعد کس نے زمام خلافت ہاتھ میں لی؟ بولے (حضرت) عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس نے پوچھا وہ تم میں ہیں؟ جواب دیا کہ تم سے وہی گفتگو کر رہے ہیں اس نے کہا تو میری فریاد رسی کیجئے مجھے کوئی فریاد رس نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کون ہو؟ تمہاری فریاد سن لی گئی۔ بولا میرا نام ابو عقیل ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے دعوت اسلام دی میں آپؐ پر ایمان لایا آپؐ نے مجھے اپنا جھوٹا ستو پلایا اور میں اب تک بھوک اور پیاس میں اس کی سیری و سیرابی کو محسوس کرتا ہوں پھر میں نے بکری کا ایک گلہ لیا اور اب تک اسے چراتا ہوں نماز پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا

ہوں لیکن اس سال بدبختی نے ایک بکری کے سوا جس کا دودھ ہم لوگ پیتے تھے کچھ نہیں چھوڑا مگر اس کو بھی بھیڑیا اٹھالے گیا اب آپ میری دستگیری فرمایئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم سے چشمہ پر ملو منزل پر پہنچے تو اونٹنی کی لگام پکڑے بھوکے پیاسے بوڑھے کا انتظار کرتے رہے لوگ آ چکے تو صاحب حوض کو بلا کر کہا کہ فلاں بوڑھا آئے تو اسے اور اس کے اہل و عیال کو کھلاتے پلاتے رہو۔ یہاں تک کہ میں حج سے واپس آ جاؤں، حج سے لوٹے تو صاحب حوض سے اس کے متعلق دریافت فرمایا اس نے کہا وہ جلائے بخار آیا تھا اور تین دن کے بعد مر گیا میں نے اس کو دفن کر دیا یہ اس کی قبر ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اس کی قبر پر نماز پڑھی اور اس سے لپٹ کر روئے اور اس کے اہل و عیال کو ساتھ لے گئے اور تادم مرگ ان کی معاش کے متکفل رہے۔ (ص۔ ۲۹)

(۷۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بازاروں میں جاتے تو بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ دکھاتے حمالوں کے سر پر بوجھ اٹھا دیتے اگر کسی کے جوتے کا تسمہ گر جاتا تو اسے اٹھا کر دے دیتے اور یہ آیت پڑھتے۔

ہم نے آخرت کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں فساد اور غلبہ حاصل کرنا نہیں چاہتے اور عاقبت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

(۷۲) ایک دفعہ وہ مسجد سے آ رہے تھے راہ میں ایک صحابیہؓ سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے ان کو سلام کیا، بولیں اے عمر میں نے تمہارا وہ زمانہ دیکھا ہے جب تم کو لوگ عکاظ میں عمیر کہتے تھے پھر چند دنوں کے بعد عمر ہوئے اور اب تو تمہارا لقب امیر المؤمنین ہے پس رعیت کے معاملہ میں خدا سے ڈرو اور یقین کرو کہ جو شخص عذاب خداوندی سے ڈرے گا اس پر بعید قریب ہو جائے گا اور جو موت سے ڈرے گا اس کو ثواب کے فوت ہو جانے کا خوف لگا رہے گا، ایک شخص جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے بولے۔ بی بی! تم نے تو امیر المؤمنین کو بہت کچھ کہہ ڈالا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جانے دو کیا تم نہیں جانتے کہ خولہ بنت حکیم (حاشیہ میں خولہ بنت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی ہیں اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی بات سن لی تھی پھر عمر کو تو اور سننا چاہیئے۔

(۷۳) ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر کہا صاحبو اگر میں دنیا کی

طرف جھک جاؤں تو تم لوگ کیا کرو گے ؟ ایک شخص وہیں کھڑا ہو گیا اور تلوار میان سے کھینچ کر بولا کہ تمہارا سر اڑا دیں گے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو آزمانے کو ڈانٹ کر کہا تو میری شان میں یہ لفظ کہتا ہے اس نے کہا ہاں ہاں تمہاری شان میں۔ بولے الحمد للہ قوم میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ میں کج ہوں گا تو مجھ کو سیدھا کر دیں گے۔

(۴۷) ایک بار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ مروان کا لڑکا سامنے سے گزرا انہوں نے پہلے اس کو ہٹایا وہ نہ ہٹا تو مارا وہ روتا ہوا مروان کے پاس آیا مروان نے ان سے کہا اپنے بھتیجے کو کیوں مارا؟ بولے میں نے اس کو نہیں شیطان کو مارا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص حالت نماز میں کسی کے سامنے سے گزر جائے تو پہلے اس کو ہٹائے اگر نہ ہٹے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب چہارم

عُمدہ لباس، خوراک وغیرہ
کے موضوع پر
آپؐ کا تحریر کردہ مقالہ

دلائل در بارۂ خوش لباس وعمدہ پوشاک

(۱) حضرت ابراہیم بن یزید النخعی رضی اللہ عنہ فضل وکمال کے لحاظ سے کوفہ کے ممتاز ترین تابعین میں تھے، ان کا گھرانا علم وعمل کا گھوارہ تھا ابو معشر کا بیان ہے کہ ابراہیمؒ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعض ازواج مطہرات (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آتے جاتے تھے اور ان کو (مذکور بالا ابراہیم کو) علم حدیث و فقہ دونوں علوم میں بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ بر سر مطلب۔ ابراہیم نہایت خوش لباس تھے رنگین اور بیش قیمت پوشاک پہنتے تھے۔

جاڑوں کے لباس میں سمور (لومڑی کی قسم کا ایک جانور ہے) جس کی کھال بہت قیمتی ہوتی ہے مجازاً اس کی کھال کو بھی سمور کہتے ہیں، لغات کی سنجاف لگی ہوتی تھی، سمور کی ٹوپی پہنتے تھے عمامہ بھی باندھتے تھے۔ سلاطین اور امراء کے ساتھ ابراہیمؒ کے دوستانہ تعلقات تھے اور دونوں میں باہم ہدایا و تحائف کا تبادلہ ہوا کرتا تھا، اکثر ممتاز امراء ان کی خدمت کیا کرتے تھے یہ اس کو قبول کرنے میں مضائقہ نہ سمجھتے تھے، وہ اسے برا سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کسی کو کوئی شئی عطا فرماوے اور وہ اس سے انکار کرے، لیکن وہ ہدایا لینے کے ساتھ ان کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے، ان کا ہدیہ عموماً مرغابی ہوتا تھا۔

(از کتاب تابعین مصنف شاہ معین الدین احمد ندوی صفحہ ۱۰۔ ۱۱)

(۲) آپ (یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بظاہر اہل دنیا کے لباس میں رہتے تھے، لیکن اندر لباس فقر مخفی ہوتا تھا، سفیان ثوری کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اس وقت ان کے جسم پر خز (ریشمی کپڑا) کا جبہ اور دخانی خز کی چادر تھی، میں نے کہا یہ آپ بزرگوں کا لباس نہیں ہے، فرمایا وہ لوگ افلاس اور تنگ حالی

کے زمانہ میں تھے اور اس زمانہ میں دولت بہہ رہی ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اوپر کا کپڑا اٹھایا تو خز کے جبہ کے نیچے پشمینہ کا جبہ تھا اور فرمایا ثوری، یہ ہم نے خدا کے لئے پہنا ہے اور وہ تم لوگوں کے لئے جو خدا کے لئے پہنا تھا اس کو پوشیدہ رکھا ہے اور جو تم لوگوں کے لئے تھا اس کو اوپر رکھا ہے۔ (از کتاب تابعین ص ۷۲)

(۳) حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حسن ظاہری کے ساتھ بڑے خوش لباس اور جامہ زیب تھے آپ ظاہری وضع و قطع میں زیادہ تقشف (موٹا پہننا، کھانا فقیرانہ، زندگی زاہدانہ) کو پسند نہ کرتے بلکہ اس کو جامۂ ریا سمجھتے تھے، اس لئے نہایت بیش قیمت اور خوبصورت کپڑے استعمال کرتے تھے، مشہور و معروف مقامات کے عمدہ کپڑے منگاتے تھے۔ شطاء کا کتاں (سن کا ایک باریک کپڑا۔ اس کے متعلق شاعروں کا یہ خیال ہے کہ وہ چاند کے عکس پڑنے سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے) یمن کی چادر اور پھولدار چادریں استعمال کرتے تھے لباس میں جبہ، رداء، اور عمامہ پورے کپڑے ہوتے تھے بغیر عمامہ کے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ (حالات تابعین ص ۹۷)

(۴) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ حضرت خارجہ کے والد حضرت زید بن ثابتؓ علماء صحابہؓ میں سے تھے خصوصاً حفظ قرآن میں جماعت صحابہؓ میں ممتاز تھے کلام اللہ انہیں کی زیر نگرانی مدون ہوا تھا حضرت خارجہ نے اسی آغوش علم میں پرورش پائی تھی، باپ کے فیض تعلیم سے ان کا شمار ان کے عہد کے کبار علماء میں ہو گیا تھا، خارجہ کا جسم نہایت سڈول اور خوبصورت تھا، خز (ریشمی کپڑے) کی چادر اوڑھتے تھے، سفید عمامہ باندھتے تھے اور بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (حالات تابعین صفحہ ۹۹۔ ۱۰۰)

(۵) حضرت سعید بن مسیبؓ بڑے جلیل القدر تابعی اور ان نفوس قدسیہ میں سے تھے جو اپنے علم و عمل کے اعتبار سے ساری دنیائے اسلام کے امام اور مقتدیٰ مانے جاتے تھے، ان کے والد حضرت مسیبؓ اور دادا حزن دونوں صحابیؓ تھے امام نووی لکھتے ہیں کہ ان کی امامت و جلالت علمی فضیلت اور جملہ اعمال خیر میں ان کے معاصرین پر ان کے تفوق اور برتری پر تمام علماء کا اتفاق ہے، ابن حبان لکھتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ میں تمام اہل مدینہ کے سردار تھے۔ مدینہ کے ان سات مشہور فقہائے میں سے تھے جو اس فن کے امام مانے جاتے تھے پھر ان میں بلکہ پوری جماعت میں تابعین میں ان کا پایہ سب سے بلند تھا۔

آخر عمر میں سر اور داڑھی دونوں کے بال سفید ہو گئے تھے جو کبھی یوں ہی رہتے تھے اور کبھی

داڑھی میں خضاب کرتے تھے مونچھیں کبھی بہت باریک کبھی ذرا موٹی کترواتے تھے لباس میں کوئی خاص اہتمام نہ تھا. لیکن بالعموم اچھا پہنتے تھے۔ سفید لباس زیادہ مرغوب خاطر تھا اور وہی زیادہ استعمال کرتے تھے عمامہ البتہ سیاہ ہوتا تھا کبھی سفید عمامہ بھی باندھ لیتے تھے۔ کبھی کبھی کلاہ بھی استعمال کرتے تھے۔

طیلسانی کپڑا زیادہ مرغوب تھا اس میں کتان کی گھنڈی ہوتی تھی، کبھی باریک ابریشم کی چادر استعمال کرتے تھے. کپڑے پورے پہنتے تھے ازار قمیض لمبا کرتا، موزہ اور عمامہ کبھی کبھی پاجامہ بھی پہنتے تھے۔ (حالات تابعین ص١٧٦)

(٦) حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ (تابعی) علمی اعتبار سے کوفہ کے اکابر علماء میں سے تھے انہوں نے اس عہد کے تمام اکابر محدثین کا علم اپنے دامن میں سمیٹ لیا تھا اپنے نفس کی اصلاح کے علاوہ دنیا کے اور تفریحی مشغلوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نہایت خوش جمال آدمی تھے نصف کان تک پٹے تھے، مونچھیں زیادہ گہری نہیں کترواتے تھے۔

خوش جمالی کے ساتھ بڑے نفاست پسند. لطیف مزاج اور خوش لباس تھے کپڑے نہایت نرم و باریک پہنتے تھے خوشبو زیادہ لگاتے تھے پورا لباس پہن کر گھر سے باہر نکلتے تھے وضو کرنے کے وقت خادم رومال پیش کرتا تھا اس سے ہاتھ منہ صاف کرتے تھے۔ (تابعین ص٢٣٨)

(٧) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی حواری رسول ؐ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے، ان کی ماں اسماءؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں، اس طرح حضرت عروہؓ کی رگوں میں ایک جانب حواری رسول ؐ اور دوسری جانب صدیق رسول ؐ کا خون تھا (حضرت) عروہؓ کے والد بھائی، ماں، خالہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) وغیرہ بیشتر قریب اعزہ احادیث نبوی کے رکن اعظم تھے (حضرت) عروہؓ نے ان سب سے فیض اٹھایا تھا مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک فقیہ مانے جاتے تھے، بڑے عابد و زاہد تھے عیدالفطر اور عید الاضحیٰ کے ممنوعہ ایام کے علاوہ بارہوں مہینے روزہ رکھتے تھے۔

(حضرت) عروہؓ اگرچہ بڑے عابد و زاہد تھے لیکن مزاج میں نفاست بہت تھی روزانہ غسل کرتے تھے کپڑے نہایت بیش قیمت پہنتے تھے گرمیوں میں جسم پر سندس (نہایت باریک اور لطیف ریشم دی نازک و لطیف بہشتیوں کا لباس اسی قسم کا ہوگا) کی قبا ہوتی تھی جس میں حریر (ریشمی کپڑا) کا استر ہوتا تھا خز (ریشمی کپڑا) کی چادر اوڑھتے تھے۔ (تابعین ص٢٧٠)

(۸) حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ابوالحسن کنیت. زین العابدین لقب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند اصغراور ریاض نبوت کے گل تر تھے کربلا کے میدان میں اہل بیت نبویؐ کا چمن اجڑنے کے بعد یہی ایک پھول رہ گیا تھا جس سے دنیا میں شمیم سعادت پھیلی اور "حضرت حسینؓ" کا نام باقی رہا۔

جناب حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ہی بس اور کافی ہے اس لئے اوصاف حمیدہ. کمالات. فضل. علم. فیض وغیرہ کا بیان تعارف کے لئے نہیں کیا گیا کہ مقصود بیان موضوع اور چیز ہے. صورۃً نہایت حسین و جمیل تھے. بدن سے خوشبو پھوٹتی تھی شانوں تک زلفیں تھیں مانگ نکلی رہتی تھی خضاب سرخ استعمال کرتے تھے. نہایت خوش لباس تھے. خز کا جو ایک بیش قیمت کپڑا ہے جبہ اور اسی کی چادر استعمال کرتے تھے ایک چادر کی قیمت پچاس پچاس اشرفی تک ہوتی تھی اور محض ایک موسم پہن کر اس کو بیچ کر خیرات کر دیتے تھے. سردیوں میں لومڑیوں کا سمور استعمال کرتے تھے. گول سر کی جوتی پہنتے تھے۔

(تابعین ص ۳۱۵)

(۹) حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم! جب کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آغوش شفقت میں پرورش پائی اور ان کے تعارف اور علمی و عملی کمالات فیاضی کہ از حد بیروں ہے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے. وہ مدینہ کے سات مشہور اور ممتاز فقہاء میں سے ایک تھے اور باطنی فیض کے اعتبار سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے پیر پیراں تھے۔

آخر عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے سر اور داڑھی میں حنا کا خضاب کرتے تھے چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے جس پر ان کا نام کندہ تھا لباس نفیس اور خوش رنگ استعمال کرتے تھے جبہ. عمامہ اور رداء وغیرہ سارے کپڑے عموماً خز کے ہوتے تھے خز کے علاوہ اور قیمتی کپڑے بھی استعمال کرتے تھے چادر بوٹے دار اور رنگین ہوتی تھی. اور عمامہ سپید ہوتا تھا زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے۔ (تابعین ص ۳۶۵)

(۱۰) حضرت امام محمد بن حنفیہ. شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فرزند دلبند ہیں ان کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم. عمل. کمالات. شجاعت میں اپنے والد ماجد حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے نمونہ تھے۔ میانہ قد تھا آخر عمر میں بال سپید ہو گئے تھے

بالوں میں مہندی کا خضاب کرتے. خز کا لباس پہنتے تھے. سیاہ عمامہ باندھتے اور ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (تابعین ص ۴۱۵)

(۱۱) حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس عہد کے بڑے بڑے علماء اور ارباب کمال انہیں ان کے زمانہ کا ممتاز ترین فاضل سمجھتے تھے۔ ابن عون کہتے تھے کہ ساری دنیا میں تین آدمیوں کا مثل نہیں مل سکتا۔ عراق میں ابن سیرین کا حجاز میں قاسم بن محمد کا اور شام میں رجاء بن حیان کا. پھر ان تینوں میں ابن سیرین افضل تھا بالوں میں کتم اور حنا کا خضاب کرتے. مونچھیں بہت ہلکی کترواتے اور لباس اچھا پہنتے تھے۔ (تابعین ص ۴۲۹)

(۱۲) حضرت محمد باقر بن حضرت علی بن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا محمد نام گرامی ابو جعفر کنیت باقر لقب حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فرزند ارجمند تھے ان کی ماں ام محمد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اس طرح آپ کی ذات گویا ریاض نبوی کے پھولوں کا دو آتشہ عطر تھی بس ان حضرت حمیدہ ذات. مستودہ صفات کے لئے عظمت, بزرگی, جلالت کا یہی شرف کافی ہے. اور حضرت موصوف کا علمی تبحر, عملی فیوضات کمالات وجود و سخا, زہد و عبادت, ریاضت وغیرہ کا بیان تحریر و تقریر سے زیادہ ہے۔

امام باقر رضی اللہ عنہ نہایت خوش لباس تھے خز جو ایک بیش قیمت (ریشمی) کپڑا ہے اور سادہ اور رنگین دونوں طرح کا لباس استعمال کرتے تھے ابریشم کے بوٹے دار کپڑے بھی پہنتے تھے اور وسمہ اور کتم کا خضاب لگاتے تھے۔ (تابعین ص ۴۳۴)

(۱۳) حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عہد نبوی میں پیدا ہوئے تھے لیکن صغر سنی اور بعد مسافت کی وجہ سے شرف لقاء سے محروم رہے۔ ان کے اس ذوق نے ان کو علمی کمالات. زہد و ورع اور تہذیب اخلاق. جملہ فضائل و کمالات کا مجموعہ بنا دیا تھا۔ وہ دنیاوی شان و شوکت سے متمتع ہونے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے خدا نے ان کو دولت دنیا سے وافر حصہ دیا تھا اس لئے وہ نہایت شان و شوکت اور وقار کی زندگی بسر کرتے تھے حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ مطرف سردار اور بلند مرتبہ تھے بہترین کپڑے پہنتے تھے سلاطین کے دربار میں آمدورفت رکھتے تھے لیکن اس ظاہری ٹھاٹھ سے ان کی اخلاقی حیثیت پر کوئی اثر نہ پڑتا تھا غیلان بن جریر کا بیان ہے کہ مطرف برانس (ایک قسم کی ٹوپی) اور مطارف (ایک قیمتی چادر) پہنتے تھے گھوڑے پر سوار ہوتے تھے سلاطین کے پاس آتے جاتے تھے لیکن اس زندگی کے باوجود تم ان کے پاس جاتے تو

آنکھوں کی ٹھنڈک کے پاس جاتے۔ (تابعین ص ۴۶۷)

(۱۴) حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنھم قریش کے مشہور سردار مطعم بن عدی کے (جنھوں نے تبلیغ اسلام کے ابتدائی دور میں جبکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہر طرف سے مشرکین کا نرغہ تھا بڑی حمایت کی تھی.) پوتے تھے۔ علمی اعتبار سے نافع اکابر تابعین میں سے تھے امام نووی لکھتے ہیں وہ امام اور فاضل تھے انہوں نے اپنے والد جبیر بن مطعم . حضرت عباس بن مطلب حضرت زبیر بن عوام حضرت علی بن ابی طالب حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم جیسے اکابر ملت سے فیض اٹھایا تھا۔

بالوں میں خضاب کرتے تھے لباس عمو سپید اور قیمتی پہنتے تھے خز جو ایک بیش قیمت کپڑا ہے زیادہ استعمال کرتے تھے۔ (تابعین ص ۴۸۰)

(۱۵) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علماء بصرہ میں سے تھے اور علمی کمالات کی وجہ سے شیخ البصرہ حضرت حسنؓ کے مقابلے میں ان کا لقب فتی البصرۃ تھا۔ خدا نے حضرت بکرؓ کو دنیاوی حیثیت سے بہت فارغ البال بنایا تھا اور وہ تحدیث (اظہار) نعمت کے لئے امیرانہ اور عیش و راحت کی زندگی بسر کرتے تھے. خوش لباسی کے بڑے شائق تھے. چار چار ہزار تک کی کی قیمت کا لباس استعمال کرتے تھے. مزاج میں نفاست اتنی تھی کہ اس کے خلاف اونیٰ سی بات بھی گوارا نہ کرتے تھے ایک مرتبہ چار سو کی ایک چادر خریدی درزی نے لباس قطع کرنے کے لئے اس پر مٹی سے نشان لگانا چاہا. بکر نے روک دیا اور کافور پسوا کر اس سے نشان لگوائے۔ (ص ۶۱)

(۱۶) آنجناب (حضرت قبلہ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ) خلوت خانہ ہی میں کھانا تناول فرماتے تھے. جیسا کہ عام لوگ کہتے ہیں طعام کے بعد سورۃ فاتحہ نہ پڑھتے کیونکہ صحیح احادیث میں ایسا کرنے کا کہیں ذکر نہیں آیا, ہر روز ایک دفعہ دوپہر سے پہلے کچھ تناول فرماتے اور وہ بھی بہت ہی تھوڑا. پھر بھی آنجناب فرماتے کہ کیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے تھوڑا کھانے کی عادت ڈالتا ہوں لیکن نہیں پڑتی. آپ فرماتے تھے کہ یہ کھانا ہی ہے جو عارف کو ملکیت سے بشریت میں لاتا ہے۔ آنجناب رحمتہ اللہ علیہ کو بھیڑ بکری اور دنبے کے گوشت سے زیادہ رغبت تھی چنانچہ اس کے کباب دستر خوان پر موجود رہتے تھے۔ (کتاب روضۃ القیومیہ رکن اول ص ۲۴۸)

(۱۷) اعضائے وضو کو کپڑے سے نہ پونچھتے اس کے بعد لطیف اور نفیس کپڑے زیب تن فرماتے اور نہایت تحمل اور وقار کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعات نماز ادا کرتے۔
سماع اذان کے بعد دعا پڑھ کر فوراً اٹھتے اور وضو فرماتے اور نفیس کپڑے زیب تن فرما کر بر آمد ہوتے تھے۔ (حالات حضرت مجدد منور الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ از کتاب حضرات القدس ص ۵۶ - ۵۸)

(۱۸) حضرت خواجہ محمد معصوم" تلاوت کے بعد تقریباً آدھا دن محل کے اندر تشریف لے جاتے اور اہل و عیال سے مل کر کھانا تناول فرماتے۔ آنحضرت (حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ) کے دستر خوان پر بادشاہوں کی طرح کھانے چنے جاتے۔ آنحضرت کو مٹھائی اور حلوہ وغیرہ میٹھی چیزوں کا بہت شوق تھا آنحضرت کے باورچی خانے میں دن رات کھانا پکتا رہتا لوگ جو کھانا تقسیم کرنے پر مقرر تھے وہ صبح سے ظہر تک طعام تقسیم کرتے اور رات کا کھانا شام سے آدھی رات تک تقسیم کرتے تھے۔
کہتے ہیں کہ ہر صبح و شام آپ کے باورچی خانے سے پانچ ہزار آدمی کھانا کھاتے ہر ایک کو پیٹ بھر گیہوں کی روٹی چاول اور گوشت ملتا۔ آنحضرت کے خلفاء کے لئے دو ہزار دستر خوان جاتے جن میں طرح طرح کے کھانے. میوے اور حلویات ہوتے تھے. روایت ہے کہ چالیس آدمی صرف برتن جمع کرنے پر مقرر تھے۔
(حالات حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ از کتاب روضتہ القیومیہ رکن دوم ص ۱۵۴)

(۱۹) آنحضرت کا لباس نہایت لطیف بلکہ الطف ہوتا۔ عمامہ سر پر ہوتا۔
(حالات حضرت خواجہ محمد معصوم روضتہ القیومیہ ص ۱۵۱ رکن دوم)

(۲۰) آپ کا ارشاد اس درجہ تھا کہ امراء اور سلاطین میں قدرت نہ تھی کہ شیخ صاحب (حضرت خواجہ محمد سیف الدین فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہما) کے حضور میں بیٹھیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس کے گرد و نوح امراء. بادشاہ خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انہیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔ (روضتہ القیومیہ رکن دوم ص ۲۲۶)

(۲۱) کہتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحب (حضرت خواجہ محمد سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ) کے لئے سرہند میں دیبا کا ایک خیمہ جواہرات اور مروارید سے ٹکا ہوا نصب ہوتا جس کی چوبوں پر یاقوت جڑے ہوتے۔ اس خیمہ کے اندر ایک جڑاؤ دار کرسی رکھی جاتی جس پر آنجناب جلوہ افروز ہوتے اور گرداگر نقیب اور چوبدار ہاتھوں میں سنہری اور روپہری عصا لئے ہوئے کھڑے ہوتے۔ بادشاہ، شہزادے اور امراء حاضر خدمت ہو کر کھڑے رہتے جب تک حکم نہ ہوتا نہ بیٹھتے۔ (روضۃ القیومیہ رکن دوم ص ۱۴۲)

(۲۲) آنحضرت کی تعظیم (یعنی حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ پوتے حضرت حجۃ اللہ فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے لئے اپنے آپ کو اس قدر جھکاتے کہ ان کا سر زمین تک پہنچ جاتا جب تک آنحضرت بیٹھنے کے لئے حکم نہ دیتے اسی ہیئت میں کھڑے رہتے۔ اس قبلہ دو جہاں کے حضور میں بیٹھنے کی کسی کو مجال نہ تھی صرف وہ شخص بیٹھتا جسے امر ہوتا۔ جب آنحضرت لوگوں کی طرف نگاہ کرتے تو بے اختیار ہاتھوں کو سر پر رکھ کر تعظیم کرتے۔ آنحضرت کے فرزند بھی دوسروں کی طرح ڈرتے رہتے۔ انہیں بھی بات کرنے کی مجال نہ تھی۔ اور نہ ہی اجازت کے بغیر بے تکلف بیٹھ سکتے تھے۔

جب آنحضرت خلوت خانہ سے مسجد میں تشریف لاتے تو اثنائے راہ میں مرید اور امیر لوگ عمدہ عمدہ چادریں اور شالیں غرضیکہ اپنا لباس فاخرہ آنحضرت کی راہ میں بچھاتے۔ آنحضرت اس فرش پر سے گزر کر مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جاتے بعد ازاں لوگ اس لباس کو بطور تبرک رکھ چھوڑتے اور اس پر فخر کرتے کہ آنحضرت نے اس لباس پر اپنا قدم مبارک رکھا ہے۔ آنحضرت کی مسند سے لے کر مصلے تک تمام فرش ہی فرش ہوتا۔ علاوہ ازیں اٹھتے بیٹھتے وقت بھی لوگ ایسا کرتے۔ سلطنت کے اراکین عظام آنحضرت کو نعلین پہنانے کے لئے ایک دوسرے کو زر کثیر دے کر اس کی باری خرید کر لیتے پھر بھی یہ سعادت نصیب نہ ہوتی۔

آنجناب کے حضور میں کسی کی جرات نہ پڑتی تھی کہ امراء کی تعظیم کرے حتیٰ کہ ان کے اپنے نوکر بھی تعظیم نہ کرتے۔ (روضۃ القیومیہ ص ۸۱۔ ۸۲ رکن چہارم حالات حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ)

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت انسؓ بیٹے مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور آپ ٹیک لگائے تھے اسامہ بیٹے زید پر اس وقت آپ پر یمنی چادر منقش تھی جسے آپ دونوں کندھوں پر ڈالے تھے پھر نماز پڑھائی یاروں کو۔

(۲) عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ (شمائل ترمذی)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہننے میں زیادہ پسندیدہ کپڑوں میں یمنی منقش چادریں تھیں۔)

(۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ الْعَازِبِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ جُمَّتُهٗ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِّنْ مَّنْكِبَيْهِ۔

براء بیٹے عازب سے مروی ہے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو (یا کوئی آدمی) بڑھ کر خوبصورت سرخ یمنی جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے قریب پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

(۴) عَنْ عَوْنِ بْنِ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ اُرَاهَا حِبَرَةً (شمائل ترمذی)

ابی جحیفہ کا بیٹا عون اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ کے اوپر سرخ (دھاریوں والا) جوڑا تھا گویا کہ میں اب دیکھ رہا ہوں آپ کی پنڈلیوں کی چمک۔ سفیان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں وہ سرخ جوڑا یمنی منقش چادر تھی۔

(۵) عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ (شمائل ترمذی)

ابو رمثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

(۶) عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا جس کی آستین تنگ تھیں۔

(۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ

لَاٰخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِئُ الْجَائِيُ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

(شمائل ترمذی)

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کے پاس تھے اور وہ دو کتان کے رنگے ہوئے کپڑے اوڑھے ہوئے تھے، اور آپ نے ان میں سے ایک کے ساتھ ناک صاف کیا اور فرمایا واہ واہ ابو ہریرہ (کتان سے ناک صاف کرتے ہو جبکہ) میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا اس حال میں دیکھا تھا کہ کوئی آتا اور اپنا پاؤں میری گردن پر رکھتا اس خیال سے کہ میں دیوانہ ہوں، حالانکہ مجھ میں کوئی دیوانگی نہیں تھی وہ صرف بھوک ہی تھی۔ کتان ایک عمدہ قسم کا کپڑا ہوتا ہے، صاحب لغات الصراح نے لکھا ہے کہ ایک باریک قسم کا کپڑا ہے جو گھاس کے چھڑے سے بنتا ہے۔

(۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

(شمائل ترمذی)

حضرت انس؇ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ (شمائل ترمذی)

سعید بن ابی الحسن؇ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔

(۲۳) ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ اچھے کپڑے سامان دل کے تکبر کے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب عرض کیا گیا کہ کپڑوں کا نفیس رکھنا تکبر میں داخل ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ کبر نہیں بلکہ کبر اس کا نام ہے کہ امر حق سے جاہل رہے اور لوگوں کے عیب نکالے تو بظاہر ان دونوں میں تناقض معلوم ہوتا ہے ان کی تطبیق کس طرح ہے؟ تو جاننا چاہئے کہ عمدہ کپڑے کچھ ضروری نہیں کہ سب لوگوں کے حق میں ہر حال میں داخل تکبر ہوں اور حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور یہی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے قول سے سمجھی تھی یعنی جب انہوں نے پوچھا کہ میں ایک آدمی نظافت دوست ہوں تو آپ نے جانا کہ انکا میل نظافت اور خوش لباسی کی

طرف ہے اس واسطے نہیں کہ دوسروں پر تکبر کریں کیونکہ یہ تو ضروری ہی نہیں کہ لباس کی عمدگی کبر میں داخل ہو، گو کبھی کبر کے واسطے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ کچھ مختص عمدہ پر نہیں، ادنیٰ لباس سے بھی کبر ہوتا ہے اور تواضع بھی اور وہ یہ حدیث ہے انہوں نے (یعنی حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ) نے پوچھا آپ کو معلوم ہے کہ مجھے نفاست محبوب ہے، تو یہ کبر تو نہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ کبر یہ ہے کہ امر حق سے سرکشی کرے اور لوگوں کی عیب جوئی اور تحقیر کرے۔ اور لباس میں متکبر کی پہچان یہ ہے کہ جب لوگ دیکھیں تب تو پر تکلف بنے اور اگر اکیلا ہو تو کچھ پرواہ نہ کرے کہ کس طرح ہوں؟ اور طالب نفاست کی علامت یہ ہے کہ ہر ایک شئے میں اس کو خوبصورتی پسند ہو اگرچہ تنہائی ہی ہو یہاں تک کہ گھر کے پردوں میں بھی خوش وضعی ملحوظ رکھے پس جب حال مختلف ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمانا بھی درست ہے کہ بعض احوال میں خوش وضعی اور خوش لباسی مورث دل کے تکبر کی ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف بھی درست ہے کہ کبر کیلئے خوش لباسی ضروری نہیں اور نہ خوش لباسی ہمیشہ موجب کبر ہوتی ہے، گو کبھی مورث کبر ہوتی بھی ہے۔ حاصل یہ کہ اس باب میں احوال مختلف ہیں اور سب سے اچھی پوشاک وسط درجہ کی ہے جس میں نہ شہرت عمدگی کی ہو نہ خرابی کی اور آنحضرت صلی اللہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ دو نہ اسراف کے ساتھ اور نہ تکبر کے ساتھ۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر اپنی نعمت کا معلوم ہوتا ہے اثر اچھا۔ (نسائی وابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب۔) اور بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ کپڑے چاہے بادشاہوں کے سے پہنو مگر دلوں کو خوف خدا سے نرم رکھو۔

حاجت بکلاہ ترکی داشتنت نیست
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

یہ ان لوگوں کے واسطے فرمایا کہ پارساؤں کا کپڑا پہن کر تکبر کے طالب ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میرے پاس کپڑے تو راہبوں کے سے پہن کر آتے ہو اور تمہارے دل بھیڑیوں کے سے ہیں کپڑے بادشاہوں کے سے پہنو مگر دلوں کو خوف الٰہی سے نرم رکھو۔ (احیاء العلوم جلد سوم ص ۱۷-۱۸)

(۲۴) فرض لباس وہ ہے جو عورت کے ستر کو چھپاوے اور گرمی اور سردی کو دفع کرے بہتر یہ ہے کہ پوشاک روئی یا کتان یا اون کی ہو. سنت کے موافق یعنی اس کا دامن نصف

ساق تک ہو اور آستین انگلیوں تک اور آستین کا عرض بقدر ایک بالشت کے۔ چنانچہ تحفہ میں مصرح ہے متوسط لباس چاہئے نہ نفیس نہ خسیس اس واسطے کہ خیر الامور اوسطہا اور اس واسطے کہ نہی وارد ہے لباس شہرت سے یعنی جو نہایت نفیس ہو، اور جو نہایت خسیس ہو، اور مستحب وہ لباس ہے جو آرائش اور نعمت الٰہی کے اظہار کے واسطے ہو اور مباح لباس جمیل ہے زینت کے واسطے عید اور جمعہ اور مجامع خلق میں نہ جمیع اوقات میں، اور مکروہ لباس وہ ہے جو تجبر اور تکبر کے واسطے ہو۔ اور سپید لباس مستحب ہے، کذافی الطحطاوی، (از کتاب در مختار مترجم اردو ص ۲۰۲ جلد چہارم فصل فی اللبس ۔)

(۲۵) ترمذی شریف میں ہے قیلہ بنت مخرمہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حضور والا پر دو پرانی لنگیاں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرانی دو چادریں پہننا تواضع کی وجہ سے تھا، اسی وجہ سے صوفیا نے شکستگی کی حالت کو اختیار فرمایا کہ یہ تواضع کی طرف لے جانے والی ہے اور تکبر سے دور کرنے والی ہے، ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر یہ مقصود حاصل نہ ہو تو پھر شکستگی کی حالت محمود نہیں، چہ جائیکہ بجائے اس نفع کے اور مضرت حاصل ہو، جیسا کہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے کہ بسا اوقات اس اظہار شکستگی کو اظہار کمال کا ذریعہ بنایا جاتا ہے اور زبان حال سے سوال ہوتا ہے۔

حضرت ابو الحسن شاذلی قدس سرہ کا جو اکابر صوفیاء میں سے ہیں قصہ مشہور ہے کہ وہ ایک مرتبہ نہایت عمدہ لباس میں تھے کسی شکستہ حال نے ان پر اعتراض کیا تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میری یہ ہیئت حق تعالیٰ شانہ کا حمد و شکر ظاہر کرتی ہے، اور تیری یہ حالت صورت سوال بن رہی ہے، تو اپنی زبان حال سے لوگوں سے سوال کر رہا ہے۔ الغرض بہ نیت تواضع بھی لباس فاخرہ نہ پہننا افضل ہے بشرطیکہ کسی اور مضرت کی طرف نہ پہنچ جائے۔ اس کے بالمقابل اگر کوئی دینی مصلحت مقتضی ہو، مثلاً کسی ہدیہ دینے والے مخلص کی دل داری مقصود ہو یا اور کسی قسم کی دینی منفعت اس پر مرتب ہوتی ہو تو عمدہ لباس پہننا بھی افضل اور مندوب ہو جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ستائیس اونٹنیوں کے بدلے ایک جوڑا خرید فرمایا اور پہنا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ یہ ایک عارضی چیز تھی ورنہ لباس میرے آقا کا نہایت معمولی ہوتا تھا، اسی وجہ سے اکثر مشائخ تصوف کا یہی معمول رہا ہے، البتہ حضرات نقشبندیہ اور شاذلیہ کا معمول اچھے لباس کا رہا ہے، اور صورت سوال سے تحفظ کی رعایت اہم رہی جیسا کہ حضرت

ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نفس کے دھوکہ سے احتراز دونوں جانبوں میں ضروری ہے. شکستہ حالت میں شہرت اور تواضع کے اظہار میں ریا اور عمدہ لباس میں تکبر و نخوت خطرناک امور ہیں. (شرح شمائل ترمذی از حضرت مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ص ۵۴ _ ۵۵)

نقل از تفسیر ماجدی مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی

(۱) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔

(۲۶) تفسیر۔ یعنی اللہ کی جائز کی ہوئی نعمتوں کو حرام کر دینے کا حق کسی مخلوق کو حاصل ہے؟ ظاہر ہے کہ کسی کو نہیں. اور جو لوگ اس میں مبتلا ہیں وہ گناہ میں پڑے ہوئے ہیں۔
استفہام انکاری ہے اور انکار میں زور تاکید مقصود ہے۔

اَلْمُرَادُ مِنْهُ تَقْرِيْرُ الْاِنْكَارِ وَالْمُبَالَغَةُ فِيْ تَقْرِيْرِ ذٰلِكَ الْاِنْكَارِ

زینت خداداد سے یہاں مراد کیا ہے؟ لباس فاخرہ کا مراد ہونا تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔
اَلزِّيْنَةُ مِنْهَا الْمَلْبَسُ الْحَسَنُ اِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ۔

لیکن اکثر نے اسے وسعت دیکر جملہ سامان آرائش اس میں شامل رکھے ہیں.
اَيْ مِنَ الثِّيَابِ وَكُلُّ الْمَلْبَسِ يُتَجَمَّلُ بِهٖ

(کشاف و بیضاوی) امام المفسرین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید وقت سے کام لیکر اس کے اندر سواری، زیور وغیرہ سارے مرغوبات داخل کئے ہیں بجز اس کے جو کسی نص سے حرام قرار پا چکے ہیں، زینت سے مراد انھوں نے جمیع انواع زینت مراد لی ہے۔
والطیبات من الرزق یعنی کھانے پینے کی جائز. پاکیزہ. لذیذ اشیاء
اَلطَّيِّبَاتُ اِسْمٌ عَامٌّ لِمَا طَابَ كَسْبًا وَّطَعْمًا قِيْلَ هِيَ كُلُّ مُسْتَلَذٍّ مِنَ الطَّعَامِ (قرطبی) كُلُّ مَا يُسْتَلَذُّ وَيُشْتَهٰى مِنْ اَنْوَاعِ الْمَاكُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ (کبیر) يَتَنَاوَلُ جَمِيْعَ اَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ فَيَدْخُلُ تَحْتَ الزِّيْنَةِ جَمِيْعُ اَنْوَاعِ التَّزْيِيْنِ وَيَدْخُلُ تَحْتَهَا تَنْظِيْفُ الْبَدَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ وَيَدْخُلُ تَحْتَهَا الْمَرْكُوْبُ وَيَدْخُلُ تَحْتَهَا اَيْضًا اَنْوَاعُ الْحُلِيِّ لِاَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ زِيْنَةٌ وَلَوْلَا النَّصُّ الْوَارِدُ فِيْ تَحْرِيْمِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْاِبْرِيْسَمِ

عَلَى الرِّجَالِ لَكَانَ ذٰلِكَ دَاخِلًا تَحْتَ هٰذَا الْعُمُوْمِ (کبیر)

دَلَّتِ الْاٰيَةُ عَلَى اللِّبَاسِ الرَّفِيْعِ مِنَ الثِّيَابِ التَّجَمُّلِ بِهَا فِي الْجُمَعِ وَالْاَعْيَادِ وَعِنْدَ لِقَاءِ النَّاسِ وَمُزَاوَرَةِ الْاِخْوَانِ (قرطبی)

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُفَضَّلِ الْمَقْدِسِيُّ شَيْخُ اَشْيَاخِنَا وَهُوَ الصَّحِيْحُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ امْتَنَعَ مِنْ طَعَامٍ لِاَجْلِ طِيْبِهِ قَطُّ بَلْ كَانَ يَاْكُلُ الْحَلْوٰى وَالْعَسَلَ وَالْبِطِّيْخَ وَالرُّطَبَ وَاِنَّمَا يُكْرَهُ التَّكَلُّفُ لِمَا فِيْهِ مِنَ التَّشَاغُلِ بِشَهَوَاتِ الدُّنْيَا عَنْ مُهِمَّاتِ الْاٰخِرَةِ.

(از تفسیر مواہب الرحمٰن)

(۲۷) امام رازی علیہ الرحمہ نے اسے وسعت دے کر دوسرے مرغوبات ولذات بھی اس کے اندر مانے ہیں مثلاً خوشبو یا حسن نسوانی۔ يَدْخُلُ اَيْضًا تَحْتَهُ التَّمَتُّعُ بِالنِّسَاءِ وَبِالطِّيْبِ (کبیر) آیت سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کھانے پینے کی چیزوں میں سے کچھ جائز و حلال ہیں اور کچھ ناجائز و حرام۔ اور یہیں سے تردید ہوگئی اس مسیحی عقیدہ کی کہ کوئی چیز باہر سے آدمی میں داخل ہوکر اسے ناپاک نہیں کر سکتی۔ مرقس ۷۔ ۱۵ فقہاء و مفسرین نے آیت سے عید اور دعوت وغیرہ کے موقعوں پر خوش لباسی کے استحباب پر استدلال کیا ہے۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا

محققین نے اس آیت سے یہ نکتہ بھی نکالا ہے کہ ذائقہ دار کھانے بجائے خود ہرگز قابل ترک نہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض لذت کی بنا پر کسی بھی لذیذ غذا سے نہیں روکا ہے۔ البتہ ان کے شوق کی زیادتی کو جو مشغل آخرت سے روک دینے والی ہو منع کیا ہے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ

وسعت والے کو چاہئے کہ اپنی وسعت سے خرچ کرے۔

(۲) سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا

عنقریب اللہ تعالیٰ بعد سختی کے آسانی عطا فرمائیگا۔

(فائدہ) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حق میں وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا فرمایا چنانچہ پہلے تمام جزیرہ عرب ان پر فتح کیا پھر فارس و روم وغیرہ فتح کر دیئے حتی کہ اہل عرب بہت تونگر ہوگئے۔ خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آیت کا حکم دائمی ہے۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں خطاب اول ہے کیونکہ ان کا ایمان کامل تھا۔ ابو سنان نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا یعنی کس

طرح اوقات بسر کرتے ہو؟ تو آپ سے بیان کیا گیا کہ موٹے کپڑے پہنتے ہیں، اور موٹا اناج کھاتے ہیں پس آپ نے بیت المال سے ہزار دینار ان کو بھیجے اور ایلچی سے کہا کہ جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ یہ دینار لے لیں تو اس کے بعد دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ جب ایلچی نے جاکر دینار ان کو دیئے تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد اچھے کپڑے اور اچھا کھانا شروع کیا ایلچی نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حال بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے اس نے اس آیت پر عمل کیا لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ یعنی ہر وسعت والا اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے (ابن جریر) (از تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۲۸ ص ۴۳۷ ـ ۴۳۸)

از کتاب سیر الصحابہؓ

(۲۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ساری عمر نہایت فراغت بلکہ عیش کے ساتھ بسر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب صحابہ کرامؓ کے وظائف مقرر کئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پانچ ہزار ماہوار مقرر کیا تو آپ کے ساتھ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بھی جو اگرچہ اس زمرہ میں نہ آتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے پانچ ہزار ماہوار مقرر فرمایا جو انہیں برابر ملتا رہا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی یہ وظائف برابر جاری رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خود ہی خلیفہ مقررہ ہوئے۔ آپ کی شہادت کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری کے وقت اہواز کے علاقے کا پورا اخراج اپنے لئے مخصوص کرا لیا تھا۔ اسلئے شروع سے آخر تک آپنے بڑی راحت و آرام کی زندگی بسر فرمائی۔ (سیر الصحابہ حصہ ششم ص ۱۸)

(۲۹) حضرت حسین رضی اللہ عنہ مالی حیثیت سے ہمیشہ فارغ البال رہے اور بہت عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں پانچ ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر کیا تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک برابر ملتا رہا، اس کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری کے وقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ان کے لئے دو لاکھ سالانہ مقرر کرا دیئے، غرض اس حیثیت سے آپ کی زندگی مطمئن تھی، (سیر الصحابہ ص ۲۴۸)

(۳۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے دولت و تمول کے گہوارہ میں پرورش پائی تھی آپ

کے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ دولت مند ترین صحابہ میں سے تھے۔ انکا تجارتی کاروبار بڑا وسیع تھا فتوحات میں متعدد جاگیریں انہیں ملی تھیں مختلف شہروں میں مکانات تھے خاص مدینہ میں جائداد کے علاوہ گیارہ مکانات تھے۔ انکے علاوہ بصرہ میں دو اور مصر و کوفہ میں ایک ایک مکان تھا۔ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک وسیع شاداب قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے زمانہ میں مقام جرف اور مقام عقیق میں جاگیر و زمین دی تھی۔ غرض حضرت زبیرؓ بہت جاگیروں اور مکانات کے مالک تھے۔ تجارتی سلسلہ اس کے علاوہ تھا۔ اسلئے وہ اپنے عصر کے بڑے صاحب ثروت آدمی تھے ان کی دولت کا اندازہ پانچ کروڑ دو لاکھ کیا جاتا ہے۔ (سیر الصحابہ حصہ ششم ص ۳۰۵)

فرق گلیم پوش و حریر پوش

(۳۱) حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوف کا پہننے والا کبر میں بہ نسبت حریر پوش کے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ حریر پوش گلیم پوش کے سامنے فروتنی کرتا ہے اور افضل اسی کو سمجھتا ہے اور گلیم پوش اپنے آپ کو افضل سمجھتا ہے اور یہ آفت بھی ایسی ہے کہ کم عابد ہونگے جن میں یہ بات نہ ہو۔ (احیاء العلوم جلد سوم ص ۳۱۰)

(۳۲)

الحدیث: اِنَّ الْاَرْضَ لَتَعِجُّ اِلَی اللہِ تَعَالٰی مِنَ الَّذِیْنَ یَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ رِیَآءً (فر) عن ابنِ عبّاسؓ (ض)

ترجمہ: زمین اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے۔ ان لوگوں سے جو صوف کا لباس ریاء سے پہنتے ہیں کہ لوگ ان کو صوفی کہیں (ف) اس میں ریاکار صوفیوں کی مذمت ہے اور ایسے نمائشی لباس کے باب میں خوب کہا گیا ہے نقد صوفی۔

بیت۔ نقد صوفی نہ ہمہ صافی و بےغش باشد
اے بسا خرقہ کو مستو جب آتش باشد

(التشرف حصہ سوم ص ۱۰۳)

الحدیث ج: اِغْسِلُوْا ثِیَابَکُمْ وَخُذُوْا مِنْ شُعُوْرِکُمْ وَاسْتَاکُوْا وَتَزَیَّنُوْا وَتَنَظَّفُوْا فَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ فَزَنَتْ نِسَآءُھُمْ (ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ)

اپنے کپڑے دھولیا کرو اور اپنے بال سنوار لیا کرو اور مسواک کیا کرو اور صفائی رکھا کرو کیونکہ (اکثر) بنی اسرائیل ایسا نہ کرتے تھے (بلکہ میلے کچلے رہتے تھے شاید اس کو زہد سمجھتے ہوں) سو ان کی عورتیں زنا کرنے لگیں (کیونکہ خاوندوں سے ان کو نفرت ہوئی اور دوسرے زینت کرنے والوں کی طرف رغبت کرنے لگیں۔)

ف!۔ اس سے ضروری زینت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا اور اس کی ایک حکمت تو وہ ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور یہ حکمت خاص بیوی والوں کے لئے ہے اور دوسری حکمت اظہار ہے حق تعالیٰ کی نعمت کا جیسا متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے (اور یہ حکمت عام ہے بی بی والوں کے لئے اور غیر بی بی والوں کے لئے۔) (التشرف حصہ سوم ص ٦٨_٦٩)

الحدیث: اِغْسِلُوْا اَیْدِیَکُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِیْہَا فَلَیْسَ مِنْ اِنَاءٍ اَطْیَبَ مِنَ الْیَدِ (ہ، ہب عن ابن عمرؓ)

ترجمہ:۔ اپنے ہاتھوں کو دھو کر ان میں پانی پیا کرو اس لئے کہ کوئی برتن ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے (ف) یہ حدیث ترک تکلف پر دال ہے لیکن مع نظافت کے اسلئے کہ ہاتھ سے لیکر پانی پینا ترک تکلف ہے اور ان کا دھونا تحصیل ہے نظافت کی اور یہی اعتدال ہے درمیان دو طرفوں کے ایک تکلف دوسرا میلا کچیلا ہونا جو کہ دونوں مذموم ہیں۔ (التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف حصہ سوم ص ٦٨)

الحدیث: اِذَا آتَاکَ اللّٰہُ مَالًا فَلْیُرَ عَلَیْکَ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُہٗ عَلٰی عَبْدِہٖ حَسَنًا وَلَا یُحِبُّ الْبُؤْسَ وَلَا التَّبَاؤُسَ (عن زہیر بن ابی علقمۃ صح)

(٣٣) جب اللہ تعالیٰ تجھ کو مال عطا فرماوے تو تجھ پر وہ مال نظر بھی آنا چاہئے. کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کا اچھا اثر اپنے بندہ پر دیکھیں (اور باوجود وسعت مفلسانہ صورت کو. اور لوگوں کے سامنے مفلسانہ صورت بنانے کو پسند نہیں فرماتے)

فی العزیزی قولہ اَلْبُؤْسُ اَیِ التَّخَشُّنُ فِی الْمَلْبَسِ وَقَوْلُہُ التَّبَاؤُسُ اَیْ اِظْھَارُ التَّحَزُّنِ لِلنَّاسِ اھ

(ف) اس میں تعلیم ہے کہ خوش لباسی میں کیا نیت رکھے (یعنی اظہار نعمت نہ کہ اترانا اور دوسروں کی حقیر سمجھنا) اور اس میں ایسے شخص کو جو کہ خوش لباسی پر قادر ہو اس کی ممانعت ہے کہ ایسا لباس پہنے جس سے شبہ ہو کہ یہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہے. اور اس حکم میں دوسرے دلائل سے یہ قید ہے کہ (خوش لباسی کے دوسرے موانع بھی مرتفع ہوں مثلاً لباس پہن کر

اینٹھ مروڑ کرنا اور جس شخص پر اس کا احتمال ہو اس کو غیر مزین لباس پہننے کا حکم دیا جائیگا اور اس (کے فیصلہ) میں قلب سلیم کی طرف رجوع کیا جائیگا (یعنی اس سے شہادت لینگے) جیسے کاملین کے قلوب ہوتے ہیں اور یہی معنی ہیں علامہ حنفی کے قول (اس حدیث کے متعلق) کہ اس مضمون کا موقع اس وقت ہے۔ جب تو کسی ایسے شیخ کے ماتحت نہ ہو جو تیرے تزکیہ کے لئے تیری تربیت کرتا ہو (یعنی تو تربیت سے مستغنی ہو گیا ہو اور تجھے قلب سلیم عطا ہو گیا ہو) کیونکہ ایسے وقت میں یعنی جب تو شیخ سے مستغنی نہ ہوا ہو تیرے لئے اولیٰ یہ ہے کہ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے (تاکہ نفس میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو جائے) پھر جب تیرا قلب ان رذائل سے پاک ہو جائے تو تیرے لئے اولیٰ یہ ہے کہ تو اچھا لباس پہنے اور کبھی موٹے کپڑے پہننے کو تواضع کی وجہ سے ترجیح ہو جاتی ہے (اس کی فضیلت دوسری حدیث میں آئی ہے) اور اس باب میں اہل طریق کی عادت مختلف ہے بعضے اچھا لباس پہنتے ہیں اظہار نعمت کی وجہ سے بعضے موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے ہیں تواضع اختیار کرنے کے لئے اور ہر ایک کو اس کی نیت پر اجر ملتا ہے اور سب سنت نبویہ ؐ کے متبع ہیں (جیسا کہ اوپر گزرا کہ دونوں کے متعلق حدیثیں وارد ہیں) پس تو کسی پر طعن و اعتراض مت کرنا۔ (التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف ص ۱۸۔۱۹۔۲۰)

اَلْحَدِیْث: اِنَّکُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰی اِخْوَانِکُمْ فَاَصْلِحُوْا رِحَالَکُمْ وَاَصْلِحُوْا لِبَاسَکُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَاَنَّکُمْ شَامَۃٌ فِی النَّاسِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ (حم دک، ھب عن سھل بن الحنظلیۃ صح)

(۳۴) آپ ؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کسی موقعہ پر کہ وہ کہیں پہنچنے والے تھے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو۔ سو اپنا سامان درست کر لو اور اپنا لباس درست کر لو۔ یہاں تک کہ عام لوگوں میں تم ایسے ہو جاؤ جیسے بدن میں کوئی (ممتاز) نشان ہوتا ہے (جیسے تل) کیونکہ اللہ تعالیٰ بے شرم ہونے کو پسند نہیں فرماتا اور نہ بے شرم بننے کو (اور سامان و لباس کو درست نہ کرنا مشابہ بے حیائی کے ہے کہ ذلت سے شرماتا نہیں۔ "کذا ذکر العزیزی

بقولہ اَیْ وَعَدَمُ الْاِصْلَاحِ مَا اُذْکِرَ یُشْبِہُ الْفُحْشَ اھ

اور ذلیل ہونا بلاوجہ یہ بھی مذموم ہے حدیث میں ہے۔ "لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ" (ف) حدیث اس پر دال ہے کہ جس قدر (سہولت سے) ممکن ہو اپنی ہیئت کو درست رکھے اور نظافت کا خیال رکھے اور اس میں دو پہلو ہیں ایک یہ کہ یہ خود مقصود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نظافت والے ہیں نظافت کو محبوب رکھتے ہیں اور جمال والے ہیں جمال کو محبوب رکھتے ہیں اور دوسرا پہلو اس شخص کا اکرام ہے جس کے پاس یہ جارہا ہے (کہ میلا کچیلا کسی کے پاس جانے کے گویا یہ معنی ہیں کہ ہمارے قلب میں اس کی کوئی وقعت نہیں جس کی وجہ سے کوئی اہتمام کیا جاتا اور حدیث میں دونوں امر کی طرف اشارہ ہے امر اول کی طرف تو اس ارشاد میں کہ اللہ تعالیٰ بے شرم ہونے یا بے شرم بننے کو پسند نہیں فرماتے اور امر ثانی کی طرف اس ارشاد میں کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو اور غرض ثانی میں بہ نسبت غرض اول کے کسی قدر زیادتی بھی جائز ہے) یعنی ہر وقت کی نظافت و تجمل سے کسی کے آنے یا کسی کے پاس جانے کے وقت نظافت یا تجمل میں کسی قدر زیادتی بھی جائز ہے. لیکن اگر یہ زینت و تجمل کسی غرض فاسد سے ہو جیسے ناز و فخر وہ مذموم ہے. بہت سے نصوص اس کی دلیل ہیں اور اسی سبب سے حنفی نے اس حدیث میں یہ قید لگائی ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب نفس کا تزکیہ ہو چکا ہو اور اگر یہ شخص ایسا ہے کہ اس زینت و جمال سے اس کو عجب و تکبر پیدا ہو جاویگا تو پھر زینت و تجمل کو ترک کر دے اور غیر مزین و غیر جمیل لباس پہن کر اس کا علاج کرے. یہاں تک کہ اس کو مہذب کرے۔ (اشرف حصہ سوم ص ۱۲۲ـ ۱۲۳ـ ۱۲۴)

خوش لباس

(۳۵) امام صاحب (امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ) کو خدا نے حسن سیرت کے ساتھ جمال صورت بھی دیا تھا. میانہ قد. خوشرو اور موزون اندام تھے گفتگو نہایت شیریں اور آواز بلند اور صاف تھی. کیسا ہی پیچیدہ مضمون ہو نہایت صفائی اور فصاحت سے ادا کر سکتے تھے. مزاج میں تکلف تھا۔ اور اکثر خوش لباس رہتے تھے. کبھی کبھی سنجاب و قاقم کے جبے بھی استعمال کرتے تھے ابو مطیع بلخی ان کے شاگرد کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن ان کو نہایت قیمتی چادر اور قمیص پہنے دیکھا جن کی قیمت کم از کم چار سو درہم ہوگی۔ ایک دن نصر بن محمد ان سے ملنے گئے (امام صاحب کہیں باہر جانے کی تیاری کر رہے تھے ان سے کہا ذرا دیر کے لئے اپنی چادر مجھے دیدو واپس آئے تو شکایت کی کہ ناحق تمہاری چادر لیکر مجھے شرمندہ ہونا پڑا انہوں نے کہا کیوں؟ فرمایا بہت گندہ ہے نصر کہتے ہیں میں نے وہ چادر پانچ دینار کی خریدی تھی اور مجھ کو اس پر ناز تھا۔ اسلئے امام صاحب کی شکایت سے تعجب ہوا. لیکن دوسرے موقعہ پر جب میں نے ان کو ایک چادر اوڑھے دیکھا جو تیس دینار سے کم قیمت کی نہ تھی تو وہ تعجب جاتا رہا۔ (سیرت النعمان از شبلی

نعمانی ص ۳۴_۳۵)

(۳۶) منقول ہے کہ ابو حفص حداد نرم کپڑا پہنا کرتے۔ ابو حفص کا نرم کپڑا پہننا علم . اور نیت کے ساتھ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی صحبت سے ملے اور اسی طرح صادقین کا حال ہے اگر انہوں نے نیت کے ساتھ نرم کپڑا پہنا ایک نیت جو ان کے لئے اس میں ہے. پس ان پر اعتراض نہ کیا جائے۔ (عوارف المعارف ص ۴۳۰)

(۳۷) لیکن نرم کپڑے کا پہننا لائق نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے جو اس بارے میں اپنے حال کا عالم ہو اور اپنے نفس کی صفات کا دیکھنے والا ہو شہوات پوشیدہ نفسانی کا جو یا نہ ہو اللہ تعالیٰ اس میں حسن نیت کو قبول کرے پس نیت کے سبب اس مسئلہ میں بہت سی وجوہ ہیں کہ ان کی شرح طویل ہے اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ جو کپڑا پہننے کا خاص قصد نہیں کرتے نہ اس کی سختی سے نہ اس کی نرمی سے بلکہ وہ ایسا کپڑا پہنتے ہیں جو حق ان کو پہنا دے تو وہ وقت کے حکم سے ہے۔ عوارف ص ۴۳۰)

(۳۸) اور ہمارے شیخ ابو النجیب سہروردی کا یہ حال تھا کہ آپ کسی ہیئت کے مقید لباس میں نہ تھے بلکہ وہ کپڑا پہنتے تھے جو بلا قصد اور تکلف واختیار کیف ما اتفق ملجاتا تھا۔ اور عمامہ دس دینار کا بھی پہنتے تھے ــــ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ایک ہیئت مخصوصہ کا لباس پہنتے تھے اور طیلسان پہنتے تھے (ایک کپڑا ہے کہ کاندھے پر ڈالتے ہیں۔) (عوراف ص ۴۳۱)

(۳۹) شیخ ابو مسعود رحمہ اللہ کا حال اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترک اختیار تھا اور ہر آن ان کے لئے نرم کپڑے بھیجے جاتے تھے اور وہ اسے پہنتے تھے۔ اور اس سے ذکر کیا جاتا کہ بسا اوقات بعض آدمیوں کے دلوں میں انکار سبقت کرتا ہے آپ کی نسبت جو یہ کپڑا آپ پہنتے ہیں تو آپ کہتے کہ ہماری ملاقات نہیں ہوتی دو آدمیوں سے. کسی ایک کی۔ ایک وہ شخص جو ہم سے مطالبہ ظاہر حکم شرع کا کرتا ہے تو ہم اس سے کہتے کہ آیا ہمارے کپڑے کو شرع مکروہ کرتی ہے تو اس کو حرام کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں اور ایک وہ شخص ہے جو ہم سے مطالبہ اس حقائق کے ساتھ کرتا ہے جو ارباب عزیمت نے قوم سے ہیں تو ہم اس سے کہتے ہیں کہ کیا تو ہمارے واسطے اس کپڑے میں جو ہم اسے پہنتے ہیں کوئی اختیار ہے یا تو ہمارے پاس اس میں خواہش اور شہوت دیکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں۔ اور کبھی لوگوں میں وہ ہوتے ہیں کہ نرم کپڑوں کا مقدور رکھتے ہیں۔ اور سخت کپڑے پہننے اپنے لئے مکروہ جانتا ہے کہ اللہ اس کے لئے ایک ہیئت خاص پسند فرمائے پس وہ اللہ

تعالیٰ سے التجا اور اختیار کرتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ وہ اسے دکھلا دے ایسا لباس جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اور اس کو لائق اور صالح اس کے دین اور دنیا کے لئے کرے. اس سبب سے کہ وہ ایک خاص لباس کا بعینہ صاحب غرض وہوا نہیں ہے. پس اللہ تعالیٰ اس پر کشود کر دیتا ہے اور اس کو ایک خاص لباس بتلا دیتا ہے اور معلوم کرا دیتا ہے تب وہ اس لباس کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے. پس اس کا لباس لِلّٰہ ہوتا ہے اور یہ اتم و اکمل ہے ان سب لباسوں سے جن کا پہننا للہ ہو۔ اور بعضے وہ آدمی ہوتے ہیں جن کا حصہ علم سے وافر ہوتا ہے اور منسبط اس سے ہوتا ہے جس کا بسط اللہ اس کو کرتا ہے تو وہ علم اور ایقان سے لباس پہنتا ہے اور پرواہ اس کی نہیں کرتا کہ وہ کپڑا نرم ہے یا سخت ہے. اور بسا اوقات اس نے نرم لباس پہنا اور اس میں اس کے نفس کے لئے اختیار ہے اور حظ ہے اور یہ حظ اس میں موجب کمی گناہ و کنارہ کا اس کے لئے اور اس کے اوپر پھیرا ہوا اور اس کو بخشا اور ہبہ کیا ہوا ہوگا کہ اس کے ارادہ نفس سے اللہ تعالیٰ موافق ہے اور یہ شخص تزکیہ میں کامل اور طہارت میں تمام محبوب مراد ہوگا کہ اس کی مراد محبوب کی طرف اللہ تعالیٰ مسارعت فرماتا ہے بغیر اس کے کہ یہاں ہر قدم کو لغزش ہو. جو اکثر مدعیوں کے لئے ہے. یحیٰ بن معاذ رازی سے حکایت ہے کہ وہ صوف اور پرانے کپڑے ابتدائی عمر میں پہنا کرتے تھے بعد ازاں آخر عمر میں نرم کپڑے پہننے لگے یہ حال بایزید سے ذکر کیا گیا تو اس نے کہا جب مسکین یحیٰ نے صبر اولیٰ پر نہ کیا کیونکر تحفوں پر صبر کرتا۔ اور بعض وہ لوگ ہیں جن کو پہلے سے علم ان چیزوں کا ہوتا ہے جو لباس کی قسم سے اس کے پاس آجائیگا تو اس کو وہی سمجھ کر پہنتا ہے. اور صادقین کے جتنے احوال ہیں مختلف انواع کے وہ سب مستحسن ہیں۔

قَوْلُہٗ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا۔

یعنی تو کہہ ہر کوئی کام اوپر طریقہ اپنے کے کرتا ہے پس رب تمہارا خوب جانتا ہے اس شخص کو کہ وہ راہ کو پانے والا ہے۔ (عوارف المعارف ص ۴۳۱_۴۳۲)

(۴۰) بندہ کے لئے نہیں جائز وسعت میں داخل ہونا الّا بعد اس کے کہ علم وسعت کا مضبوط اور قوی اور نفس زکی کامل ہو اور یہ جب ہے کہ نفس اپنی ہوا تبع کی غیبت کے ساتھ غائب پوشیدہ ہو جائے اور نیت خالص ہو جائے۔ (عوارف المعارف ص ۴۳۴)

(۴۱) حضرت علقمہؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ

نے فرمایا ہے بہشت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر کبر و غرور ہوگا پس ایک شخص نے کہا کہ آدمی دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ کپڑے اس کے اچھے ہوں اور جوتا اس کا اچھا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آن اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے. پس یہ رخصت اس شخص کے حق میں ہے جو اسے اور ہوائے نفس سے اس میں افتخار نہ کرے اور نہ وہ اترائے. لیکن جس نے کہ لباس اس واسطے پہنا کہ دنیا اور اسکے تکاثرات پر تفاخر کرے اور شیخی مارے تو ہر آن اس کے حق میں وعید ہے. (عوارف ص ۴۳۵)

(۴۲) احوال میں اختلاف ہوا کرتا ہے اور جو شخص کہ اس کا حال اس کے صحت علم کے ساتھ صحیح ہو اس کی نیت ثاکول و ملبوس اور تمام کاروبار میں صحیح ہوتی ہے اور کل احوال میں مستقیم رہتا ہے اور باطن کی استقامت سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ راست اور مستحکم ہوتا ہے اور اسکے موافق بندہ کے کاروبار اللہ تعالیٰ کے حسن توفیق سے مستقیم ہوتے ہیں. (عوارف المعارف ص ۴۳۵)

از کتاب سیرۃ النبیؐ

دربارۂ لباس وغذا وخلافِ رہبانیت

(۴۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میں سب سے زیادہ یمن کی دھاری دار چادریں پسند تھیں جن کو عربی میں حبرہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ صحیح بخاری باب اللباس)

بعض اوقات شاہی عبا استعمال کی ہے جسکی آستین اس قدر تنگ تھی کہ جب وضو کرنا چاہا تو چڑھ نہ سکی، اور ہاتھ کو آستین سے نکالنا پڑا. نوشیروانی قبا بھی جس کی جیب اور آستینوں پر دیبا کی سنجاف تھی استعمال کی ہے۔ مختلف روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے سیاہ، سرخ، سبز، زعفرانی ہر رنگ کے کپڑے پہنے ہیں لیکن سفید رنگ بہت مرغوب تھا۔ (کتاب سیرت النبی مجلد دوم ص ۱۵۸ حصہ اول)

(۴۴) تلوار کا قبضہ کبھی چاندی کا بھی ہوتا تھا۔ (ص ۱۵۹ مجلد دوم حصہ اول)

(۴۵) گو تکلف اور جاہ پسندی سے آپ کو نفرت تھی لیکن کبھی کبھی نہایت بیش قیمت اور خوش نما لباس بھی زیب تن فرماتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباس جب حروریہ کے پاس سفیر بن کر گئے

تو وہ یمن کے نہایت قیمتی کپڑے پہن کر گئے۔ حروریہ نے کہا، کیوں؟ ابن عباس! یہ کیا لباس ہے؟ بولے کہ تم اس پر معترض ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتر سے بہتر کپڑوں میں دیکھا ہے۔ (بحوالہ ابو داؤد کتاب اللباس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نہایت متقشف تھے، ایک دفعہ بازار سے ایک شامی حلہ مول لیا گھر پر آکر دیکھا تو اس میں سرخ دھاریاں تھیں، جاکر واپس کر آئے۔ کسی نے یہ واقعہ حضرت اسماء (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن) سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ منگوا کر لوگوں کو دکھایا جس کی جیبوں اور آستینوں اور دامن پر دیبا کی سنجاف تھی۔

(بحوالہ ابو داؤد باب الرخصتہ فی العلم و خط الحریر)

بعض امراء سلاطین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیش قیمت کپڑے ہدیہ بھیجے آپؐ نے قبول فرمائے، اور کبھی کبھی زیب تن کئے۔

(۴۶) ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں عام مسلمان اور خصوصاً مہاجرین سخت فقر و فاقہ میں مبتلا تھے، حدیثوں میں صحابہؓ کے فقر و تنگ دستی کے جو واقعات کثرت کے ساتھ مذکور ہیں اسی زمانہ کے ہیں۔ (کتاب سیرت النبی جلد دوم حصہ اول ص ۹۵)

(۴۷) خوشبو آپ کو بہت پسند تھی، کوئی شخص خوشبو کی چیز ہدیہ بھیجتا تو کبھی رد نہ فرماتے، ایک خاص قسم کی خوشبو یا عطر ہوتا ہے جس کو سکہ کہتے ہیں یہ ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتا تھا، صحابہؓ کہتے ہیں جس گلی کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا۔ (ص ۱۶۲)

(۴۸) نظافت پسندی: مزاج میں لطافت تھی، ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا اس سے اتنا نہیں ہوتا کپڑے دھو لیا کرے (بحوالہ ابو داؤد کتاب اللباس) ایک دفعہ ایک خراب کپڑے پہنے ہوئے خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا تم کو کچھ مقدور ہے؟ بولا ہاں، ارشاد ہوا خدا نے نعمت دی ہے تو صورت سے بھی اس کا اظہار کرنا چاہئے۔ (مجلد دوم حصہ اول ص ۱۶۲)

(۴۹) کبھی کبھی مجلس عالی میں خوشبو کی انگیٹھیاں جلائی جاتیں جن میں اگر اور کبھی کبھی کافور ہوتا۔ (ص ۱۶۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مشک اور عنبر کا استعمال فرماتے۔ (ص ۱۶۳)

ایک شخص کے بال پریشان دیکھے تو فرمایا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ بالوں کو درست کر لے۔

(ابو داؤد کتاب اللباس)

ایک دن لوگ مسجد نبوی میں آئے چونکہ مسجد تنگ تھی اور کاروباری لوگ میلے کچیلے کپڑوں میں چلے آئے تھے، پسینہ آیا تو تمام مسجد میں بو پھیل گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہا کر آتے تو اچھا ہوتا. اسی دن سے غسل جمعہ ایک شرعی حکم بن گیا۔ (بحوالہ ابو داؤد کتاب اللباس)۔ (مجلد دوم حصہ اول ص ۱۶۳)

(۵۰) اگرچہ یہ (حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ) مدت تک یعنی ہجرت کے آٹھویں سال تک ایمان نہیں لائے تھے لیکن اس حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کعبہ میں ذویزن کا اسباب نیلام ہوا۔ اس میں ایک عمدہ حلہ تھا انہوں نے پچاس اشرفیوں میں اس کو خریدا۔ اور مدینہ لیکر آئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر کریں، آپ نے فرمایا کہ میں مشرکوں کا ہدیہ نہیں قبول کرتا. البتہ قیمت لے لو تو لے سکتا ہوں. مجبور ہو کر انہوں نے قیمت لینی گوارا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لے لیا۔

(سیرت النبی مجلد اول حصہ اول ص ۱۴۴، بحوالہ سند امام حنبل جلد سوم ص ۴۰۳)

(۵۱) غذا اور خوراک. اگرچہ ایثار وقناعت کی وجہ سے لذیذ اور پر تکلف کھانے نصیب نہ ہوتے. یہاں تک کہ (جیسا کہ صحیح بخاری کتاب الاطعمہ میں ہے) تمام عمر آپ ؐ نے چپاتی کی صورت تک نہیں دیکھی تاہم بعض کھانے آپ کو نہایت مرغوب تھے. سرکہ، شہد، حلوہ، روغن زیتون، کدو خصوصیت کے ساتھ پسند تھے۔ سالن میں کدو ہوتا تو پیالے میں اس کی قاشیں انگلیوں سے ڈھونڈتے۔

گوشت کے اقسام میں سے آپ ؐ نے دنبہ، مرغ، بٹیر، (حباریٰ) اونٹ، بکری، بھیڑ، گورخر، خرگوش، مچھلی کا گوشت کھایا ہے. ٹھنڈا پانی نہایت مرغوب تھا. دودھ کبھی خالص نوش فرماتے. کبھی اس میں پانی ملاتے کشمش. کھجور. انگور. پانی میں بھگو دیا جاتا کچھ دیر کے بعد وہ پانی نوش جان فرماتے۔ (سیرت النبی ص ۱۵۹ ــ ۱۶۰ جلد دوم حصہ اول)

(۵۲) پوشاک. یمن کا مشہور بادشاہ ذی یزن جس نے حبشی حکومت مٹا کر ایران کے زیر اثر عربی حکومت قائم کی تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قیمتی حلہ بھیجا جس کو اس نے ۳۳ اونٹوں کے بدلہ میں خریدا تھا، آپ ؐ نے قبول فرمایا اور پھر اس کو حلہ ہدیۃً بھیجا جو ۲۰ اونٹ سے کچھ زیادہ اونٹ دے کر خریدا گیا تھا. (جلد دوم حصہ اول ص ۲۵۵ سیرت النبی)

(۵۳) رہبانیت اور تقشف کو ناپسند فرماتے تھے صحابہؓ میں سے بعض بزرگ میلان طبعی، یا عیسائی راہبوں کے اثر سے رہبانیت پر آمادہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو باز رکھا، بعض صحابہؓ ناداری کی وجہ سے شادی نہیں کرسکتے تھے اور ضبط نفس پر بھی قادر نہ تھے انہوں نے قطع اعضاء کرنا چاہا، آپؐ نے سخت ناراضگی ظاہر کی، قدامہ بن مظعون ایک اور صحابیؓ آئے کہ ہم میں سے ایک نے ترک حیوانات اور دوسرے نے ترک نکاح کا عزم کرلیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تو دونوں سے متمتع ہوتا ہوں آپؐ کی مرضی نہ پاکر دونوں صاحب اپنے ارادے سے باز رہے۔ (سیرت النبی جلد دوم ص ۲۵۸)

(۵۴) قبیلہ باہلہ کے ایک صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واپس گئے پھر سال بھر کے بعد آنے کا اتفاق ہوا لیکن اتنے ہی زمانہ میں ان کی شکل وصورت اس قدر بدل گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نہ پہچان سکے۔ انہوں نے اپنا نام بتایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے پوچھا کہ تم نہایت خوش جمال تھے تمہاری صورت کیوں بگڑ گئی انہوں نے کہا کہ جب سے آپؐ سے رخصت ہوا متصل روزے رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈالا ہے رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں ایک دن کا روزہ کافی ہے، انہوں نے کہا اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپؐ نے ایک دن کا اور اضافہ کردیا اور انہوں نے اضافہ کی درخواست کی آپؐ نے تین دن کردیئے ان کو اس سے بھی تسکین نہ ہوئی تو آپؐ نے شہر حرام کے روزوں کا حکم دیا۔ (ابو داؤد ص ۲۴۲ سیرت النبی جلد دوم حصہ اول ۲۵۹)

(۵۵) ایک دن چند صحابہؓ خاص اس غرض سے ازواج مطہراتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے حالات معلوم کریں وہ یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات دن عبادت کے سوا اور کچھ نہ کرتے ہونگے، حالات سنے تو ان کے معیار کے موافق نہ تھے بولے کہ بھلا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت ان کے پچھلے پہلے گناہ سب خدا نے معاف کردیئے۔ ایک صاحب نے کہا میں تو رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے صاحب بولے میں عمر بھر روزہ رکھوں گا، ایک صاحب نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے، فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں، تاہم روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جو شخص میرے طریقہ پر نہیں چلتا وہ میرے

گروہ سے خارج ہے۔ (بحوالہ صحیح بخاری سیرت النبی جلد دوم حصہ اول ص ۲۵۹)

(۵۶) اور جن کپڑوں میں ریشم زیادہ ہوتا ہے جیسے خز وغیرہ تو اس میں کچھ ڈر نہیں ہے. اور جس کپڑے میں ظاہر ریشم ہو وہ مکروہ ہے. مجموعہ النوازل میں ہے کہ دریافت کیا گیا کہ دنیا میں زینت و تجمل کا کیا حکم ہے تو فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے اس وقت آپؐ کے بدن مبارک پر ہزار درم قیمت کی چادر تھی اور گاہے گاہے چار ہزار درم کی چادر اوڑھے ہوئے نماز کو کھڑے ہوتے تھے اور آپؐ کے اصحابؓ میں سے ایک شخص ایک روز چادر خز اوڑھے ہوئے داخل ہوئے پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو نعمت عطا فرماتا ہے تو پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اس کے بدن پر دیکھے. اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ چار سو دینار کی قیمت کی چادر اوڑھتے تھے۔ (یہ ذخیرہ میں ہے)

اچھے کپڑے پہننا مباح ہیں بشرطیکہ تکبر نہ کرے اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایسے کپڑے پہن کر ویسا ہی رہے جیسا پہلے تھا یہ سراجیہ میں ہے امام سرخسی نے کتاب "کتاب الکسب" میں فرمایا کہ عام اوقات میں دھلے ہوئے کپڑے پہننا چاہئے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی نعمت ظاہر کرنے کے واسطے احسن لباس پہنے مگر ہر وقت نہ پہنے کہ اس میں محتاج مسلمانوں کو ایذاء ہوتی ہے یہ خلاصہ میں ہے۔ (ص ۵۱ فتاویٰ ھندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیری جلد نہم)

(۵۷) ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ (الاحزاب)

ترجمہ: اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو ایذا نہ دی جایا کرے گی اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ لباس وغیرہ میں امتیاز رکھنا جبکہ اس میں کسی مفسد و مضرت سے بچاؤ ہو اور کبر سے نہ ہو مذموم نہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۱۲۴ پارہ ۲۲)

(۵۸) قولہٗ تعالیٰ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ (صٓ)

ترجمہ: اے میرے رب میرا قصور معاف کر اور مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو۔ مقصود ایسی سلطنت طلب کرنے سے یہ تھا کہ اس کو مزید قرب کا ذریعہ بناویں اور سب سے زیادہ مزید قرب کا ذریعہ مال کے لئے دوسروں کی تکمیل ہے اور سلطنت اس کا بہت اچھا ذریعہ ہے اور اقرب یہ ہے کہ احد سے مراد اہل دنیا لئے جاویں. چونکہ ایسا بڑا جاہ اہل دنیا کے لئے مضر تھا اسلئے شفقت کی وجہ سے ان کو ایسی دنیا ملنے سے مستثنیٰ کر دیا پس آیت میں

دلالت ہوئی کہ بعض شئے کامل کو مضر نہیں ہوتی اور ناقص کو مضر ہوتی ہے. جیسے اس پر دلالت تھی کہ جاہ اور کمال میں تنافی نہیں جبکہ جاہ میں دینی مصلحت ہو۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۱۴۰)

(۶۵) وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ

ترجمہ: اور ان کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہونگی. مقام ترغیب میں اس کا ذکر کرنا دلیل ہے اس پر کہ مباح عورتوں کی طرف رغبت نہ کمال کے منافی ہے نہ حب الٰہی کے۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۱۴۲)

(۶۰) قولہٗ تعالیٰ كُلُوا مِنَ طَيِّبَاتِ

فِي الرُّوحِ الْمُرَادُ بِالطَّيِّبَاتِ عَلَى مَا اخْتَارَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ وَغَيْرُهُ مَا يُسْتَطَابُ وَيُسْتَلَذُّ مِنْ مُبَاحَاتِ الْمَاكِلِ وَالْفَوَاكِهِ وَالْأَمْرُ لِلْإِبَاحَةِ وَالتَّرْفِيهِ وَفِيهِ ابْطَالُ الرَّهْبَانِيَّةِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا النَّصَارَىٰ

(مسائل السلوک جلد دوم ص۵۸)

ترجمہ: تم نفیس چیزیں کھاؤ۔ یعنی پاکیزہ اور لذیذ مباح طعام اور میوے کھاؤ اس میں رہبانیت کا ابطال ہے جسے نصاریٰ نے اختیار کیا ہے۔

(۶۱) وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ

ترجمہ: لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس رسولؐ کو کیا ہوا کہ وہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کی حالت کے قصور کی طرف اشارہ ہے جو اولیاء اللہ پر اس وجہ سے انکار کرتے ہیں کہ وہ لوازم بشریت کھانے پینے وغیرہ میں ان کے ساتھ مشارکت رکھتے ہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۶۹)

(۶۲) قولہٗ تعالیٰ: فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ۔

ترجمہ: پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے اور جو کہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اس میں ادب اور عبدیت کا پورا اظہار ہے کہ اس میں ابراہیم علیہ السلام نے یہ بتادیا کہ جس طرح دینی نعمت یعنی ہدایت کی مجھ کو احتیاج ہے اسی طرح دنیوی نعمت کھانے پینے کی بھی احتیاج ہے بخلاف جاہل مدعیان زہد کے کہ وہ دنیوی نعمتوں کی تحقیر کرتے ہیں اور اس سے اپنا استغناء ظاہر کرتے ہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۸۱)

(۶۳) وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

ترجمہ: اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں۔ آیت سے معلوم ہوا کہ منتہی کے لئے مال وملک میں اور کمال میں تنافی نہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۹۱)

(۶۴) وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

ترجمہ: اور ہم نے ان کا صلہ ان کو دنیا میں دیا اور وہ آخرت میں بھی نیک بندوں میں ہونگے اس میں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں کا عطا ہونا جیسا کہ بعض اہل اللہ کو عطا ہوتی ہیں آخرت میں ان کے رتبہ کو نہیں گھٹاتا۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۱۰۵)

قولہ تعالیٰ: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ..... فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى كَوْنِ الْمَيْلَانِ اِلَى الْاَزْوَاجِ مِنْ سُنَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِذِكْرِهٖ فِيْ مَحَلِّ الْاِمْتِنَانِ فَدَلَّ عَلٰى عَدَمِ التَّنَافِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَمَالِ كَمَا يَزْعَمُهٗ بَعْضُ الْمُتَقَشِّفِيْنَ مِنَ الزُّهَّادِ۔

ترجمہ:

اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی اس میں دلالت ہے اس پر کہ بیبیوں کی طرف میلان ہونا حق تعالیٰ کے احسانات سے ہے کیونکہ یہ موقع امتنان کا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ میلان منافی کمال نہیں جیسا بعض زاہدان خشک سمجھتے ہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۱۱۰)

قولہ تعالیٰ: وَجَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ، قَالَ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ دَلَّ عَلٰى اَنَّ عَدَمَ اَكْلِ الطَّعَامِ لَيْسَ مِنَ الْكَمَالَاتِ وَدَلَائِلِ الْمَقْبُوْلِيَّةِ كَمَا يَزْعَمُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْخَوَاصِّ۔

ہم نے ان رسولوں کے ایسے جسّے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں، یہ آیت دال ہے اس پر کہ کھانا نہ کھانا کمالات اور علامات مقبولیت سے نہیں جیسا کہ بہت سے عوام اور بعض خواص بھی خیال کرتے ہیں۔ (مسائل السلوک جلد دوم ص ۳۷ ـ ۳۸)

(۶۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

ترجمہ: یہاں لفظی معنی میں صرف کھانے تک محدود نہیں بلکہ ہر قسم کا جائز انتفاع اس میں آگیا۔

اَلْمُرَادُ بِالْاَكْلِ الْاِنْتِفَاعُ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ (تفسیر قرطبی)

اکل سے ہر قسم کا جائز نفع اٹھانا مراد ہے۔

وَيُكُوْا لِعُمُوْمِ جَمِيْعِ وُجُوْهِ الْاِنْتِفَاعِ دَلَالَةً وَعِبَارَةً (روح بحوالہ تفسیر ماجدی)

(۶۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (المائدہ : ۸۷)

تحریم حلال کی ایک عام اور چلتی ہوئی صورت یہ ہے کہ کسی جائز لذت سے بقصد قربت حق اپنے کو ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جائے. غیر مذہب والے اس عادت کا شکار بکثرت ہو چکے ہیں کسی مسلمان کا ایسی جسارت کرنا گویا اس کا اقرار کرنا ہے کہ شریعت میں فلاں فلاں پرہیز کے مقرر نہ کرنے میں کمی ہوئی ہے اور اب میں اپنی عقل و تجربہ سے اس فروگذاشت کی تلافی کرتا ہوں۔

طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

ان پاکیزہ اور جائز چیزوں میں غذا لباس، ازواج وغیرہ ہر قسم کی لذتیں آگئیں۔

الطَّيِّبَاتُ الَّتِيْ تَشْتَهِيْهَا النُّفُوْسُ وَتَمِيْلُ اِلَيْهَا الْقُلُوْبُ (تفسیر کبیر)

اَلطَّيِّبَاتُ اِسْمٌ يَقَعُ عَلٰى مَا يُسْتَلَذُّ وَ يُشْتَهٰى وَ يَمِيْلُ اِلَيْهِ الْقُلُوْبُ (جصاص) اور

طیبات کے تحت میں ہر وہ جائز لذت شامل ہے جس کی طرف قلب اور طبیعت کو میلان ہوتا ہے۔

فَالنَّهْيَانِ عَلٰى هٰذَا تَضَمَّنَا الطَّرَفَيْنِ اَىْ لَا تَشَدَّدُوْا فَتُحَرِّمُوْا حَلَالًا وَتَتَرَخَّصُوْا فَلَا تُحِلُّوْا حَرَامًا (قرطبی)

اعتداء یا حدود سے نکل جانا یہی ہے کہ شریعت کی احتیاطوں اور قیدوں کو ناکافی سمجھ کر ان پر اپنی رائے و تجویز سے اضافہ کر لیا جائے یا اسکے برعکس انہیں زیادہ سمجھ کر ان میں سے کچھ چیزوں کو گھٹا دیا جائے۔ جو حکمت یا صنعت ہر لحاظ سے اکمل اور ہر اعتبار سے اجمل ہو اس میں ایک ذرہ کا اضافہ کر دینا بھی اس کے کمال حسن کے غارت کر دینے کے لئے ایسا کافی ہے جیسا اس میں سے گھٹا دینا یا نکال دینا۔

یہ کہ تقویٰ یا خوف خدا ہی راہ اعتدال واحتیاط وفرمانبرداری پر قائم رکھے گا۔ اسلامی شریعت کے احکام عقلاء وحکماء کے گڑھے ہوئے نہیں کہ ان میں کسی قسم کی ترمیم وتنقید اضافہ واصلاح کی گنجائش ہو. وہ تو تمامتر حکیم مطلق اور حاکم برحق کے مقرر کئے ہوئے ہیں. اس میں اپنی رائے و تجویز کو دخل دینا مقتضیات ایمان کے سراسر خلاف اور حاکمیت الٰہی سے بغاوت ہے. فقہاء محققین نے لکھا ہے کہ جو غذائیں شریعت الٰہی نے حلال و طیب قرار دی ہیں انہیں چھوڑ

دینے میں کوئی دینی فضیلت ہرگز نہیں جیسا کہ خود ساختہ مذہبوں نے ترک لذائذ کو ایک معیار تقویٰ و مقبولیت سمجھ کر رکھا ہے۔

اَیْ لَا تُبَالِغُوْا فِی التَّضْیِیْقِ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ بِتَحْرِیْمِ الْمُبَاحَاتِ عَلَیْکُمْ کَمَا قَالَ مَنْ قَالَہٗ مِنَ السَّلَفِ (ابن کثیر) قَالَ عُلَمَائُنَا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَمَا شَابَھَھَا رَدٌّ عَلٰی غُلَاۃِ الْمُتَزَھِّدِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ الْبَطَالَۃِ مِنَ الْمُتَصَوِّفِیْنَ. وَاتَّقُوا اللّٰہَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا فَضِیْلَۃَ فِی الْاِمْتِنَاعِ مِنْ اَکْلِھَا (جصاص)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشتوں میں علاوہ بکری، بھیڑ، اونٹ، وغیرہ کے مرغ کا گوشت بھی تناول فرمایا ہے۔

قَدْ رَوٰی اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اَنَّہٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ (جصاص)

فواکہ اور شیرینی اور حلوہ کی دوسری لذیذ قسمیں بھی آپؐ سے نوش فرمانا ثابت ہیں۔

رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الدَّجَاجَ وَالْفَالُوْذَ وَکَانَ یُعْجِبُہُ الْحَلْوٰی وَالْعَسَلُ (مدارک)

کے امر اجازت کا دائرہ صرف کھانے کی چیزوں تک محدود نہیں۔ کھانے۔ پینے۔ پہننے۔ اوڑھنے۔ سواری و مکان غرض برتنے کی ساری چیزیں اس کے اطلاق میں داخل ہیں۔

اَلْاَصْلُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ عِبَارَۃٌ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالرُّکُوْبِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ (قرطبی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ صحابی نے فرمایا ہے کہ جو چاہو کھاؤ جو چاہو پیو۔ بس لحاظ صرف اس کا رکھو کہ اسراف اور فخر و نمائش کے حدود تک نہ پہنچ جائے۔

عَنْ طَاؤُوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کُلْ مَا شِئْتَ وَاکْتَسِ (الجصاص)

رازی جصاص نے لکھا ہے کہ صحابیوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت حسن حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ حضرت عمران بن حصین حضرت انس بن مالک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور مشہور تابعی قاضی شریح سے لباس میں پشمینہ کا استعمال ثابت ہے۔ (احکام القرآن)

کلو۔ صیغہ امر ہے لیکن مراد یہاں صرف اباحت ہے۔

کُلُوْا صِیْغَۃُ اَمْرٍ وَظَاھِرُھَا لِلْوُجُوْبِ اِلَّا اَنَّ الْمُرَادَ ھٰھُنَا الْاِبَاحَۃُ وَالتَّحْلِیْلُ (تفسیر کبیر)

مما رزقکم اللہ میں من تبعیض کے لئے ہے اس میں ادھر اشارہ ہے کہ جائز چیزوں میں کچھ کھاؤ پیو اور کچھ دوسروں کی نذر کر دو تاکہ اسراف سے بھی بچے رہو۔

کلمة من للتبعیض فکانّہٗ قال اقتصروا فی الاکل علی البعض واصرفوا البقیة الی الصدقة والخیرات لانّہ ارشاد الی ترک الاسراف کما قال لا تسرفوا (تفسیر کبیر نقل از تفسیر ماجدی مولانا عبدالماجد دریابادی)

طیبات ولذائذ کے حقدار متقی ہیں

(۶۷) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ الی اخرہٖ

ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صاف طور پر اس سے روک دیا کہ وہ کسی لذیذ حلال طیب چیز کو اپنے اوپر عقیدۃً یا عملاً حرام ٹھرالیں نہ صرف یہی بلکہ ان کو خدا کی پیدا کی ہوئی حلال و طیب نعمتوں سے متمتع ہونے کی ترغیب دی ہے مگر سلبی اور ایجابی دو شرطوں کے ساتھ (۱) اعتداء نہ کریں (حد سے نہ بڑھیں) (۲) اور تقویٰ اختیار کریں (خدا سے ڈرتے رہیں) اعتداء کے دو مطلب ہوسکتے ہیں۔ حلال چیزوں کے ساتھ حرام کا سا معاملہ کرنے لگیں اور نصاریٰ کی طرح رہبانیت میں مبتلا ہو جائیں یا لذائذ و طیبات سے تمتع کرنے میں حد اعتدال سے گزر جائیں حتیٰ کہ لذات و شہوات میں منہمک ہوکر یہود کی طرح حیات دنیوی کو اپنا مطمع نظر بنائیں۔ الغرض غلو و جفا اور افراط و تفریط کے درمیان متوسط و معتدل راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ نہ تو لذائذ دنیوی میں غرق ہونے کی اجازت ہے اور نہ از راہ رہبانیت مباحات وطیبات کو چھوڑنے کی۔ ازراہ رہبانیت کی قید ہم نے اسلئے لگائی کہ بعض اوقات بدنی یا نفسی غرض سے کسی مباح سے عارضی طور پر پرہیز کرنا ممانعت میں داخل نہیں. نیز مسلمان تقویٰ کے مامور ہیں جس کے معنی ہیں خدا سے ڈرکر ممنوعات سے اجتناب کرنا۔ (مترجم قرآن شریف و محشی از مولانا مرحوم محمود الحسن و مولانا مرحوم شبیر احمد عثمانی دیو بندی پارہ ۷ رکوع ۱ سورۃ مائدہ ص ۱۵۷)

(۶۸) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ الی اخیرہٖ.

ترجمہ: اے اولاد آدم کی لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت یہ آیات ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئیں جو کعبہ کا طواف برہنہ ہوکر کرتے تھے اور اس کو بڑی قربت اور پرہیز گاری سمجھتے تھے اور بعض اہل جاہلیت ایام حج میں سد رمق سے زائد کھانا اور گھی یا چکنائی وغیرہ کا استعمال چھوڑ دیتے تھے. بعضوں نے بکری کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کر رکھا تھا. ان سب کو بتلا دیا کہ یہ کوئی نیکی اور تقویٰ کی باتیں نہیں. خدا کی دی ہوئی پوشاک جس سے بدن کا تستر اور آرائش ہے. اس کی عبادت کے وقت دوسرے اوقات سے بڑھ کر قابل استعمال ہے

تاکہ بندہ اپنے پروردگار کے دربار میں اس کی نعمتوں کا اثر لیکر حاضر ہو. خدا نے جو کچھ پہننے اور کھانے پینے کو دیا ہے اس سے تمتع کرو۔ بس شرط یہ ہے کہ اسراف نہ ہونے پائے۔ اسراف کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا جس کی کئی صورتیں ہیں. مثلاً حلال کو حرام کرنے یا حلال سے گزر کر حرام سے بھی متمتع ہونے لگے۔ یا ناپ شناپ بے تمیزی اور حرص سے کھانے پر گر پڑے یا بدوں اشتہا کے کھانے لگے یا ناوقت کھائے۔ یا اس قدر کم کھائے جو صحت جسمانی اور قوت عمل کے باقی رکھنے کے لئے کافی نہ ہو یا مضر صحت چیزیں استعمال کرے وغیرہ "ذالک" لفظ اسراف ان سب امور کو شامل ہو سکتا ہے بے جا خرچ کرنا بھی اس کی ایک فرد ہے۔ (مترجم قرآن شریف محشیٰ پارہ ۸ رکوع ۱۱ سورہ اعراف ص ۱۹۸ ـ ۱۹۹)

(۶۹) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (۳۲:۷ اعراف)

ترجمہ. تو کہہ دے کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کی۔ تفسیر محشیٰ عالم کی تمام چیزیں اسلئے پیدا کی گئیں ہیں کہ آدمی ان سے مناسب طریقہ سے متمتع ہو کر خالق جل وعلا کی عبادت و وفاداری اور شکر گزاری میں مشغول ہو. اس اعتبار سے دنیا کی تمام نعمتیں اصل میں مومنین مطیعین ؓ کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔ (قرآن شریف مترجم محشیٰ از مولانا محمود الحسن مرحوم اور مولانا شبیر احمد عثمانی دیو بندی پارہ ۱۱ رکوع ۱۱ ص ۱۹۸ ـ ۱۹۹)

(۷۰) كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

ترجمہ. کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں (تفسیر بیان القرآن)

(۷۱) وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

ترجمہ. اس کے بسنے والوں کو پھلوں سے عنایت کیجئے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اس موقع کو ایک آباد شہر بنا دیجئے اور شہر بھی کیسا امن (امان) والا اور اس کے بسنے والوں کو پھلوں کی قسم سے بھی عنایت کیجئے اور میں سب بسنے والوں کو نہیں کہتا بلکہ خاص ان کو کہتا ہوں جو کہ ان میں اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہوں باتوں کو آپ جانیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ رزق ہمارا خاص نہیں ہے اسلئے ثمرات سب کو دوں گا تو مومن کو بھی اور اس شخص کو بھی جو کہ کافر ہے البتہ نجات آخرت چونکہ اہل ایمان کے ساتھ خاص ہے سو اس واسطے ایسے شخص کو جو کہ کافر ہے تھوڑے روز یعنی دنیا میں تو خوب آرام برتاؤں گا لیکن پھر

بعد مرگ اس کو کشاں کشاں عذاب دوزخ میں پہنچادونگا اور ایسی پہنچنے کی جگہ تو بہت بری ہے۔ اللہ بچاوے۔ (بیان القرآن ص ۴۷_۷۵ پارہ ا رکوع ۱۵)

قولہ تعالیٰ: كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ

اس میں ابطال ہے غلوفی المجاہدہ کا (مسائل السلوک ص ۹۸)

(۷۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ الی اٰخرہ

ترجمہ. اے ایمان والو! ہماری طرف سے تم کو اجازت ہے کہ جو شرع کی رو سے پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے جو چاہو کھاؤ برتو اور اس اجازت کے ساتھ یہ حکم ہے کہ حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو زبان سے بھی ہاتھ پاؤں سے بھی خدمت واطاعت بجا لاکر بھی اور دل سے ان نعمتوں کو منجانب اللہ سمجھ کر بھی اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو اور یہ تعلق ہونا مسلم اور ظاہر ہے پس وجوب شکر بھی ثابت ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
كُلُوْا لِعُمُوْمِ وَجُوْبِهِ الْاِتِّبَاعِ دَلَالَةً وَّعِبَارَةً۔

یہ دال ہے اس پر کہ طیبات مستلذات کا تناول کرنا کبھی حق تعالیٰ کی محبت اور شکر تک پہنچا دیتا ہے اس طرح وہ مستحسن ہوگا۔ (بیان القرآن ص ۱۰۰ پارہ دوم رکوع ۵)

(۷۳) قولہ تعالیٰ: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

اس میں دلالت ہے اس پر کہ مباحات سے لذت حاصل کرنا اور اس میں کسی قدر کثرت بھی کرنا اور اس میں اچھی اچھی کو منتخب کرنا جبکہ افراط نہ ہو زہد کے منافی نہیں البتہ جس شخص کو افراط یا تفریط کا اندیشہ ہو اس کے لئے اسلم یہی ہے کہ قدر ضرورت پر اکتفا کرے۔ (مسائل السلوک ص ۹۳ پارہ ۴ رکوع ۱۲)

(۷۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا الی اٰخرہٖ (۸۷: المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں خواہ وہ از قسم مطعومات یا ملبوسات ہوں یا منکوحات کی قسم سے ہوں ان میں لذیذ اور مرغوب چیزوں کو قسم وعہد کرکے اپنے نفس پر حرام مت کرو اور حدود شرعیہ سے جو کہ تحلیل و تحریم کے باب میں مقرر ہیں آگے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ حد شرعی سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ (برتو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو

جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ یعنی تحریم حلال خلاف رضائے حق ہے ڈرو اور اس کا ارتکاب مت کرو تحریم حلال کی تین قسم ہیں اور قسم سوم کا حکم یہ ہے کہ یہ بدعت اور رہبانیت ہے اس کے خلاف کرنا واجب اور اس سے کفارہ نہیں آتا اور باعتبار قربت کی قید اسلئے لگائی کہ اگر کسی مصلحت جسمی یا نفسی سے بطور علوم اس عارضہ کی بقاتک ترک کر دیا ہے تو وہ تحریم نہیں ہے اور جائز ہے اور بزرگوں سے جو مجاہدات منقول ہیں وہ اسی قبیل سے ہیں۔ اسلئے ان پر اعتراض ناجائز ہے۔ (بیان القرآن ص ۵۷_۵۸ جلد سوم پارہ ہفتم رکوع ۱)

(۷۵) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا (الانعام)

روح المعانی میں امام ابو منصور سے منقول ہے کہ بعض مسلمان تقشف وزہد کے سبب بعض طیبات کو نہ کھاتے تھے اس پر آیت نازل ہوئی اور اس میں ممانعت ہے غلو فی الزہد سے جیسے بعض جاہل صوفی کرتے ہیں۔ (تفسیر بیان القرآن مسائل السلوک جلد سوم ص ۱۲۶ پارہ ہشتم)

(۷۶) ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (۱۴۶: الانعام)

اس میں دلالت ہے کہ دنیوی نعمتوں سے محروم رہنے میں معاصی کا بھی دخل ہوتا ہے۔ (بیان القرآن مسائل السلوک ص ۱۳۵ جلد سوم پارہ ہشتم رکوع ۴)

(۷۷) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ (الآیۃ)

یوں فرماتے کہ یہ بتلاؤ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے استعمال کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کو خدا نے حلال بنایا ہے کس شخص نے حرام کیا ہے یعنی تحریم کے لئے تو محرم کی ضرورت ہے وہ محرم خدا کے سوا کون ہے؟ اب اس مقام پر اخرج لعبادہ سے کفار کو وہم ہو سکتا تھا کہ ہم بھی اللہ کے بڑے محبوب و مقبول ہیں کہ ہمارے لئے کیسے کیسے ملبوسات و مطعومات پیدا کئے اسلئے بطور دفع دخل کے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کہ دیجئے کہ مطلق استعمال کی اجازت دلیل مقبولیت کی نہیں۔ یہاں جس استعمال کے بعد بھی کوئی وبال نہ ہو وہ البتہ دلیل مقبولیت کی ہے۔ سو ایسا استعمال خاص اہل ایمان کا حصہ ہے چنانچہ یہ اشیاء یعنی زینت اور طیبات مذکورہ اس طور پر کہ قیامت کے روز بھی کدورات سے خالی رہیں دنیوی زندگی میں خالص اہل ایمان کے لئے نہیں۔ بخلاف

کفار کے کہ گو یہاں تنعم ہے مگر چونکہ اس تنعم کا حق ادا نہیں کیا بلکہ کفر و شرک میں مبتلا رہے اسلئے وہاں یہ نعمتیں وبال بن جائیں گی۔ (بیان القرآن ص ۱۳ جلد چہارم)

(۷۸) وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ الی .... لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً (النحل)

تاکہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کے لئے بھی

رکوب واکل وغیرہ منافع ضرور یہ کہ بعد اس کا لانا دلیل ہے اس پر کہ زینت و جمال وغیرہ مصالح زائد کا قصد بھی مضر نہیں جب اس میں کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے دفع مذلت یا مسرت اور فخر و تکبر نہ ہو مگر چونکہ مبتدی اس سے کم حالت ہوتا ہے اسلئے اس کو کنارہ کشی ہی مناسب ہے جب تک کہ تہذیب نفس نہ ہو جاوے۔ اور اس تہذیب کی شیخ کامل شہادت نہ دیدے۔

(بیان القرآن پارہ ۱۴ ص ۷ ۳ مسائل السلوک)

(۷۹) قَوْلُهُ تَعَالَى: وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا

اس سے بھی وہ اوپر والا مسئلہ ظاہر ہوتا ہے کہ زینت کا لباس اور تجارت وغیرہ جبکہ حاجب عن الحق نہ ہوں خلاف طریق نہیں۔ (مسائل السلوک بیان القرآن ص ۳۹)

قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً (الرعد)
فِي رُوحِ الْمَعَانِي: فِيهِ عَلَى مَا قِيلَ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّهُ إِذَا شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالَى شَخْصًا بِوِلَايَةٍ لَمْ يَضُرَّ بِهِ مُبَاشَرَةُ أَحْكَامِ الْبَشَرِيَّةِ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَلَمْ تَكُنْ بَسْطُ الدُّنْيَا قَدْحًا فِي وِلَايَتِهِ۔

روح میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ کامل کو تعلقات اہل وولد دنیا کے مضر نہیں ہوتے اور یہ منافی ولایت نہیں۔ (مسائل السلوک بیان القرآن ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ پارہ ۱۳ جلد پنجم)

(۸۰) وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ...... الی قولہ تعالیٰ
أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا (الفرقان: ۲۰)

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھیجے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے مطلب یہ کہ نبوت واکل طعام وغیرہ میں تنافی نہیں چنانچہ جن کی نبوت دلائل سے ثابت ہے گو معترضین اعتراض نہ کریں۔ ان سب سے اس کا صدور ہوا ہے پس آپ پر بھی یہ اعتراض غلط ہے۔ اور اے پیغمبر! اور اے تابعین پیغمبران کفار کے ایسے بیہودہ اقوال سے محزون مت ہو۔ کیونکہ ہم نے تم (مجموعہ مکلفین) میں ایک کو دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے پس اسی عادت مستمرہ کے موافق انبیاء کو ایسی حالت پر بنایا کہ امت کی آزمائش ہو کہ کون انکے حالات بشریہ پر نظر کر کے تکذیب کرتا ہے اور کون ان کے کمالات پر نظر کر کے تصدیق کرتا ہے۔ سو

جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کیا تم اب بھی صبر کرو گے یعنی صبر کرنا چاہئے اور یہ بات یقینی ہے کہ آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے تو وقت موعود پر ان کو سزا دے گا۔

(۸۱)

فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (البقرۃ: ۲۲۶)

سو اگر یہ لوگ رجوع کریں مراد رجوع الی النکاح ہے پس یہ دال ہو اس پر کہ نکاح منافی نہیں درویشی کے۔ (جلد اول ص ۲۸)

(۸۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ (المائدۃ: ۸۷)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو حلال چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان میں لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو۔ اس میں رسم ترک حیوانات کا ابطال ہے جو بعض مدعیان طریقت کا طریق ہے۔ (جلد اول مسائل السلوک ص ۹۸)

(۸۳)

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ

ترجمہ: اور بیشک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے سامان زندگی پیدا کیا اول کا حاصل جاہ ہے اور ثانی کا حال اور ان دونوں کا موقع منت میں ذکر کرنا دلیل ہے ان کے نعمت قابل شکر ہونے کی سو یہ دونوں چیزیں مذموم نہیں۔ ہاں ان کی تحصیل میں انہماک بیشک مذموم ہے۔ (مسائل السلوک جلد اول ص ۱۰۸)

(۸۴) فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ

ترجمہ: (سو انہوں نے خدا کی نعمتوں کی بے قدری کی) اسی کے قریب بلا میں بہت سے مدعیان زہد مبتلا ہیں کہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اور اپنے کو لذات کا تارک سمجھتے ہیں اور تارک ذات ہو جاتے ہیں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں دیکھتے۔ (مسائل السلوک جلد اول ص ۱۹۴)

(۸۵)

وَفِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ سُئِلَ عَنِ التَّزَيُّنِ وَالتَّجَمُّلِ فِي الدُّنْيَا. قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ قِيمَتُهُ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ. وَأَبُو حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ كَانَ يَرْتَدِي بِرِدَاءٍ قِيمَتُهُ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ (كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ) لُبْسُ الثِّيَابِ الْجَمِيلَةِ مُبَاحٌ إِذَا لَمْ يَتَكَبَّرْ وَتَفْسِيرُهُ أَنْ يَكُونَ مَعَهَا كَمَا كَانَ قَبْلَهَا (كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ) قَالَ الْإِمَامُ السَّرْخَسِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اور فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

ان بیانات میں بھی وہی بات ہے یعنی بانا (لحمہ) مختلف چیزوں کا استعمال ہوتا تھا لیکن سدی (تانا) ریشم کا ہوتا تھا. بعض زیادہ متقی حضرات خصوصیت کے ساتھ بانے میں بھی ریشم کے استعمال کو پسند نہیں کرتے تھے. لیکن صحابہ اور تابعین میں جیسا کہ میں نے عرض کیا مشکل ہی سے بجز چند بزرگوں کے کوئی ایسی ہستی تھی جو خز نہ استعمال کرتی ہو۔ (حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی سیاسی زندگی ص ۴۴ ـ ۴۵)

(۸۶)

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ. (النحل)

ترجمہ. اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبیاں دیں تھیں اور وہ آخرت میں بھی اچھے لوگوں میں ہونگے) اس میں دلالت ہے کہ دنیا میں نعمتوں کا ملجانا مقام عقبیٰ میں منقص نہیں۔ اور بعض نے جو کہا ہے کہ مشہور ولی کا مقام غیر مشہور سے کم ہے مراد اس سے وہ ہے جس میں شہرت کی آفات پیدا ہو گئی ہوں. (مسائل السلوک جلد اول ص ۱۹۴ ـ ۱۹۵)

(۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر جمع ہوئے آپ ان کے پاس جانے کو تیار ہوئے میں نے دیکھا کہ آپ نے پانی کے مٹکے میں جھانک کر اپنے بال سر اور ریش مبارک کے درست کئے. میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ یہ کام کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے اس بات کو محبوب جانتا ہے کہ جب اپنے بھائی کے پاس جاوے تو بن سنور کے جاوے۔ جاہل آدمی اس سے کبھی یہ گمان کرتا ہے کہ یہ امر لوگوں کے لئے زینت کرنے کی محبت ہے اور آپ کے اخلاق کو غیروں پر قیاس کرتا ہے اور فرشتوں کو لوہاروں سے تشبیہ دیتا ہے، حالانکہ یہ بات نہیں اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دعوت تھا اور یہ امر آپ کے لوازم میں سے تھا کہ لوگوں کے دلوں میں اپنے آپ کو بڑا کرنے کے واسطے سعی فرماویں تاکہ ان کے نفس آپ کو حقیر نہ جانیں اور اپنی صورت ان کی نظروں میں اچھی بنائیں تاکہ ان کی آنکھ تلے چھوٹے نہ معلوم ہوں، اور وہ لوگ آپ کے پاس سے بدک نہ جاویں، اور نہ منافقوں کو کوئی موقعہ ان کے بدگمانی کا ہاتھ لگے۔ اور یہ بات ہر ایک عالم کے لئے واجب ہے کہ خلق کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے درپے ہو کہ اپنے ظاہر حال میں اس بات کا لحاظ رکھے کہ کوئی امر ایسا نہ ہو جس سے

لوگ اس سے نفرت کریں، اور ان باتوں میں نیت کا اعتبار ہے کیونکہ یہ امور بھی بذات خود وہ عمل ہیں جو مقصود سے اوصاف حاصل کرتے ہیں، غرض اس نیت سے زینت کرنا اچھا ہے، اور اگر بالوں کی پراگندگی اسلئے باقی رکھے کہ لوگ جانیں کہ یہ شخص زاہد ہے اور نفس کی پرواہ نہیں کرتا تو ممنوع ہے۔ (احیاء العلوم جلد اول باب سوم ص ۱۷۸ ـ ۱۷۹)

(۸۸) ابتداء اسلام میں صحابہ کرامؓ کو کپڑوں کی نہایت تکلیف تھی حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ساتواں مسلمان ہوں اس وقت یہ حالت تھی کہ میں نے ایک چادر پائی تو تقسیم کر کے آدھی خود لی اور آدھی سعدؓ کو دی لیکن آج ہم ساتوں میں ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے۔ (اسوہ صحابہ حصہ اول ص ۳۱۰ بحوالہ شمائل ترمذی باب ما جاء فی عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۸۹) شادی بیاہ میں دلہن کے لئے غریب سے غریب آدمی بھی اچھا جوڑا بنواتا ہے لیکن اس زمانہ (یعنی ابتداء اسلام) میں دلہن کو معمولی جوڑا بھی میسر نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس گاڑھے کی ایک کرتی تھی، شادی بیاہ میں جب کوئی عورت سنواری جاتی تھی تو وہ مجھ سے اس کو مستعار منگوالیتی تھی (بحوالہ بخاری کتاب الہبۃ) حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں صحابہ کرام نہایت تنگ دست تھے اسلئے معمولی چیزوں کو بھی بڑی چیز سمجھتے تھے، لیکن بعد میں اس قدر حالت بدل گئی اور وضع ولباس میں ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا کہ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ایک دن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کتان کے دو رنگین کپڑے زیب تن کئے،

شمائل ترمذی باب ما جآء فی عیش النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شمائل ترمذی میں وارد جو واقعہ لکھا ہے دوبارہ

نہیں لکھا یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کرتی جو دلہن کے لئے عاریۃً جایا کرتی تھی اس کی نسبت انہوں نے ایک صحابیؓ سے کہا کہ اب میری لونڈی بھی اس کو پہنتے شرمائیگی۔

(اسوہ صحابہ حصہ اول ص ۳۱۲ ـ ۳۱۳)

(۹۰) آنجناب (حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کو بھیڑ بکری اور دبنے کے گوشت سے زیادہ رغبت تھی چنانچہ اس کے کباب دسترخوان پر موجود ہوتے تھے، (روضہ

القیومیہ جلد اول ص ۲۴۸)

(آنحضرت یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ قدس سرہ) کے دستر خوان پر بادشاہوں کی طرح کھانے چنے جاتے آنحضرت کو مٹھائی اور حلوہ وغیرہ میٹھی چیزوں کا بہت شوق تھا. آنحضرت کے باورچی خانہ میں دن رات کھانا پکتا رہتا۔ لوگ جو کھانا تقسیم کرنے پر مقرر تھے وہ صبح سے ظہر تک طعام تقسیم کرتے۔

باب پنجم

ملفوظاتِ طیّبات

حضور سوھنا سائیں قدس سرہٗ

کے چند ملفوظات

جو اھلِ مجلس نے قلمبند کیے،

نیز آپؒ کے تحریر کردہ

ھدایات اور تجاویز

جو آپؒ نے مختلف اوقات میں تحریر فرمائے۔

ملفوظاتِ طیبات

بفضلہٖ تعالیٰ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے خطابات و ملفوظات کا معتد بہ ذخیرہ آپ کے حین حیات ہی میں جمع کر لیا گیا تھا. محترم مولانا جان محمد صاحب نے ملفوظات کے کئی ایک بیاض ترتیب دیئے. حضرت قبلہ صاحبزادہ مجن سائیں مدظلہ اور ڈاکٹر عبدالرحیم چنہ صاحب کے تعاون سے آخری چند برسوں میں آپ کے خطابات بذریعہ ٹیپ ریکارڈر محفوظ کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا نیز راقم الحروف نے مختلف اوقات میں مختلف موضوعات پر آپ کے ارشادات قلم بند کئے. انشاء اللہ تعالیٰ فرصت ملنے پر اس علمی و عملی ذخیرہ کو ترتیب دیا جائے گا سوانح حیات کی اس دوسری جلد میں بطور نمونہ ہی مختلف احباب کے روایت کردہ ملفوظات ذکر کئے گئے ہیں۔

گو ان کے راوی حضرات متقی و پرہیزگار صالح افراد ہیں. تاہم الفاظ میں تغیر و تبدل کا کافی امکان ہے. اسی طرح احقر مرتب نے بھی حتی المقدور ترتیب تقدیم و تاخیر تک کی ہے تاہم بعض مقامات پر قارئین کے سمجھانے کی خاطر دانستہ طور پر اس قسم کا تسامح برتا ہے۔ اور اس کی اجازت خود حضور قبلہ سوہنا سائیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صراحۃً مرحمت فرمائی تھی. جب آپ نے راقم الحروف کو دوران خطاب ارشادات تحریر کرتے دیکھا تھا. پھر بھی اگر کسی قسم کی غلطی یا معنوی کوتاہی نظر آجائے تو اس کو راوی یا راقم الحروف کی غلطی تصور کر کے مطلع کر دیا جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جاسکے (مرتب)

○ وصال سے چند روز پہلے خطاب کرتے ہوئے فرمایا! خدمت خلق ایک بہت بڑی عبادت ہے. حضرت پیر مہر علی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ خدمت خلق کی وجہ سے اگر نفلی عبادت. ورد و وظائف رہ جائیں تو کوئی بات نہیں کہ خدمت خلق ان سے بدرجہا افضل ہے۔ (مولانا صوفی عبداللہ صاحب)

○ محترم مولانا سید جیئل شاہ صاحب نے بتایا کہ ربیع الاول شریف ۱۴۰۱ھ کو آپ نے پیغام بھیج کر اس عاجز کو دربار عالیہ پر بلایا ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار خلافت و اجازت سے نوازا دعا

فرمائی اور درج ذیل نصیحتیں فرمائیں فرمایا! سالک کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے ایک محبت شیخ دوم کثرت ذکر اور سوم دید قصور۔ ۱۔ محبت شیخ اس قدر زود اثر عمل ہے کہ بہت سے سالک صرف محبت شیخ کی بدولت ولایت کے مقام تک جا پہنچے. ۲۔ ذکر کی کثرت سے سالک کا دل زندہ و روشن ہو جاتا ہے. یہ ذکر تصور و خیال کا ذکر ہے. جس قدر تصور و خیال مستحکم ہو گا. اسی قدر زیادہ فائدہ ہو گا. اپنے خیال و تصور میں یہ سمجھے کہ گنبد خضراء سے فیض کی ایک نورانی روشنی نکل کر طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے پیران کبار سے سینہ بہ سینہ ہوتے ہوئے میرے پیرو مرشد کے نورانی سینے سے میرے سینہ میں داخل ہو رہی ہے نیز یہ سمجھے کہ جس طرح نشیبی زمین کی طرف پانی کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اسی طرح تیزی کے ساتھ فیض میرے سینے میں داخل ہو رہا ہے۔ ۳۔ دید قصور یعنی اپنے آپ کو تمام مخلوقات میں سے کمتر تصور کرے. اپنے سے کسی کم عمر کو دیکھے تو یہ سمجھے کہ چونکہ یہ عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے اس لئے اس نے گناہ بھی مجھ سے کم کئے ہوں گے. اور اگر اپنے سے کوئی بڑا دیکھے تو یہ خیال کرے کہ یہ عمر میں مجھ سے بڑا ہے تو اس نے نیکیاں بھی مجھ سے زیادہ کی ہوں گی. صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اگر کسی ہندو کافر کو دیکھے تو اپنے آپ کو اس سے بھی کمتر سمجھے یہ محض اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی دولت سے نواز دے اور وہ بخشا جائے اور مجھ سے حساب کتاب لیا جائے. انسان ہی نہیں اگر کسی کتے کو دیکھے جو بظاہر حقیر جانور ہے اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں لیکن سالک اپنے آپ کو اس سے بھی کمتر سمجھتے ہیں تبھی اس پر حقیقت و معرفت کے دروازے کھلیں گے. جب تک طالب اپنے آپ کو کچھ سمجھتا رہے گا اس وقت تک اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا یہ دید قصور بہت بڑی چیز ہے۔ (سید محمد جمیل شاہ جیلانی مدظلہ درگاہ رحمت پور شریف ضلع جیکب آباد)

○ ایک بار حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا آپ سادات حضرات اس امت کے شیر ہیں، آپ کا اصلی کام دین کی تبلیغ واشاعت ہے بے طمع ہو کر رہو کسی سے کچھ ملنے کی توقع دل میں بھی نہ آنے پائے. ایسا نہ ہو کہ جہاں کچھ ملے وہاں تو پہنچ جائیں اور جہاں کچھ نہ ملے ادھر رخ ہی نہ کریں بھیڑ بکریوں کے پیچھے نہ پڑو. دین کا فکر کرو۔ (از سید محمد مٹھل شاہ صاحب قاضی احمد سندھ)

باطنی بخار:۔ حضور لطیف آباد میں محترم حاجی طیب الدین کے مکان میں قیام فرما تھے. صبح نماز فجر اور مراقبہ کے لئے شہر کے مختلف علاقوں سے فقراء حاضر ہوئے تھے مراقبہ کے بعد مجلس

میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے عرض کی یا حضرت بخار ہے۔ دعا فرمادیں۔ آپ نے دعا فرمائی اور اسی موضوع پر ارشاد فرمایا کہ یہ جسمانی بخار ہے۔ دیکھو اس ظاہری بیماری سے آدمی کس قدر بے تاب ہو جاتا ہے مگر باطنی بخار اور بیماری کی کسی کو فکر نہیں۔ یہ بخار تو چند گھنٹوں بعد اتر ہی جائے گا ضرورت اس بات کی ہے کہ باطنی بیماری کے ازالہ کی فکر کی جائے۔ اسی مجلس میں ایک ضعیف العمر شخص نے عرض کی حضور حج پر جانے کا ارادہ ہے دعا فرمادیں کہ آسانی سے سفر طے ہو جائے۔ حجاز مقدس کا نام سنتے ہی اس کی غیر معمولی تعظیم فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ حضور نے اسے فرمایا آپ تو ہمارے واسطے دعا کریں ہم سارے فقیر آمین کہتے ہیں آخر اس نے لرزتے ہاتھوں دعا مانگی۔ اور حضور آمین فرماتے رہے۔ حضور نے اس کا ذکر تازہ فرمایا ساتھ ساتھ دوسرا لطیفہ بھی عنایت فرمایا۔ (سید واحد علی شاہ صاحب حیدر آباد)

رزق حلال:۔ فرمایا رزق حلال بنیادی چیز ہے۔ جس کے بغیر باطنی ترقی نہیں ہو سکتی اسی طرح ذکر اللہ پر دوام و ہمیشگی بھی لازمی شرط ہے اگر یاد حق تعالیٰ سے دل غافل ہے تو نرا رزق حلال بھی قلبی غفلت دور کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ ذکر اللہ کی کثرت ہی سے محبوب حقیقی کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ (محترم خلیفہ مولانا خالد مغل صاحب حیدر آباد)

○ فرمایا! مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ تبلیغ کے لئے جاتے وقت یہ خیال کرے کہ میرے پاس نہ علم ہے نہ عمل ہے۔ میری ذاتی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ البتہ جن کا بھیجا ہوا ہوں (اپنے پیرو مرشد) ان کے پاس بہت کچھ ہے فیض دینے والے وہی ہیں میں محض قاصد ہوں۔ اس نظریئے کے تحت تبلیغ کرنے سے ہی تبلیغ کا اصل فائدہ حاصل ہوگا ورنہ نہیں۔ (حضرت قبلہ خلیفہ مولانا محمد بخش صاحب اللہ آبادی)

○ دربار عالیہ کے مقیم فقراء اور جملہ خلفاء کرام کو عام جماعت کی خدمت۔ خاص کر جلسے کے دن لنگر تقسیم کرنے اور نگرانی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی آکر فقراء کو لنگر کھلاؤں اپنی سعادت ہے کتنی دور سے یہ بیچارے خالص رضائے الٰہی کی خاطر یہاں آئے ہیں مگر کیا کروں جب باہر آتا ہوں فقراء گھیر لیتے ہیں اور خدمت کا موقعہ ہی نہیں دیتے۔

○ فقیر محمد عبدالغفار شر صاحب نے جب عرض کی حضور دعا فرمادیں میری بیوی بھی نیک بن جائے نماز پڑھے وغیرہ۔ اس پر فرمایا ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ (الاعراف)

بقول فقیر صاحب میں نے حسب ارشاد مذکورہ دعا پڑھنی شروع کی نتیجۃً فقیرانی اس قدر نیک و پرہیز گار بن گئی کہ اب تہجد کے لئے مجھے بھی وہی اٹھاتی ہے۔

غفلت پر تنبیہ: مولانا مقصود الٰہی صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حاضر خدمت ہوا اتفاق سے اس دن تین چار ضعیف العمر آدمی بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جب دست بوس ہو کر آپ کے قریب بیٹھے، تو آپ نے مناسبت سے اپنی شیریں زبان سے یہ نصیحت فرمائی کہ بچہ اس امید پر ہوتا ہے کہ جوان بنوں گا، اور جوان اس امید پر غافل رہتا ہے کہ ابھی کافی زندگی ہے، حالانکہ موت و حیات کا مدار عمر پر نہیں ہوتا، لیکن پتہ نہیں مجھ جیسے بوڑھے کس امید پر غفلت کرتے ہیں؟ اس کے بعد ان آدمیوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے فرمایا میرے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں اب میں تو تیار ہوں، پتہ نہیں کب بلاوا آجائے، نہ معلوم بوڑھے کیا سوچ کر غفلت کرتے ہیں؟ کیا اب پھر جوانی کا انتظار ہے؟ نہیں تو خدا کے سامنے جھکنے کو دل کیوں نہیں چاہتا بس آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ آپ کی گود مبارک میں سر رکھ کر رونے لگے اور کہنے لگے حضرت صاحب ابھی غفلت نہیں کریں گے آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ پابندی سے نماز بھی پڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کریں گے، آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف کرے اور شریعت پر استقامت عطا فرمائے۔

انمول دولت: اسی طرح ایک بار یہ عاجز حضور کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک سیدھا سادہ پٹھان بھی حاضر ہوا، اور دعا کے لئے عرض کی کہ حضور میں بڑا پریشان ہوں آپ نے فرمایا کیا بات ہے بتاؤ تو سہی کہنے لگا بے برکتی ہے، گھر میں پوری نہیں پڑتی، حالانکہ کمائی بھی کافی ہے لیکن ایک ہاتھ میں پیسے آتے ہیں دوسرے سے چلے جاتے ہیں آپ نے مزاح کے انداز میں فرمایا! تو پھر دوسرے ہاتھ میں جانے کیوں دیتے ہو، پہلے ہی ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے رکھو، اس پر خان صاحب ہنسنے لگا اس کے بعد آپ نے ذکر اللہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کا انمول تحفہ سیکھ لیں یہ ایسی دولت ہے کہ ہر منزل پر کام آئے گی، رزق حلال میں برکت پیدا ہوگی دل کی پریشانیاں دور ہوں گی بلکہ مرنے کے بعد قبر میں حشر میں بھی یہ نعمت کام آئے گی۔ باقی دنیا کی یہ دولت تو ہے ہی فنا ہونے کی چیز، جس کی وفاداری دیکھ چکے ہو، خان صاحب حضور کے

ان ناصحانہ حکمت آمیز ارشادات سے بڑا متاثر ہوا کچھ دنوں کے بعد جب اس سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑا خوش نظر آیا اور کہنے لگا واقعی حضور نے مجھے ایک انمول دولت سے نوازا ہے۔

بے طمعی :۔ فرمایا مبلغ کو چاہئے کہ بے طمع ہو کر رہے۔ ذرہ بھر بھی لالچ کرنا ہمارے بزرگوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔ تبلیغ کے لئے بار بار ایسی جگہ جانا جہاں خدمت ہوتی ہو، گوشت پلاؤ ملتے ہوں یہ طریقت کے خلاف ہے تبلیغ للہ تعالیٰ ہونی چاہئے۔ کسی طرح نفسانی ملاوٹ نہ ہونی چاہئے اس دوران اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ تبلیغ میں یہ عاجز روٹی، اور نمک مرچ اپنے ساتھ لے جاتا تھا جس وقت بھوک لگتی نمک مرچ پانی میں ملا کر ان سے روٹی کھالیتا تھا۔

تبلیغی جماعت سے مشابہت نہ رکھو :۔ جب یہ عاجز، محترم محمد خالد مغل صاحب اور مولانا قاری اسرار احمد صاحب روحانی طلبہ جماعت کی جانب سے تبلیغی سلسلہ میں پنجاب جا رہے تھے تو آپ نے ہمیں خصوصی دعاؤں سے رخصت فرمایا اور تاکید سے یہ نصیحت فرمائی کہ تبلیغی جماعت والوں کا طریقہ کار اپنا ہے، اور ہمارا اپنا اس لئے آپ جہاں کہیں بھی جائیں اپنے مشائخ طریقت کے طریقے کے مطابق کام کریں، کوئی بھی ایسا کام نہ کریں جس سے تبلیغی جماعت والوں سے مشابہت نظر آتی ہو۔ خاص کر پنجاب کے لوگ تو ان سے بہت بد دل ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ آپ کو بھی تبلیغی جماعت کا سمجھ کر آپ کی بات نہ سنیں ہمارے مشائخ طریقت کی یہ خاص مہربانی ہے کہ ہر کوئی اس تبلیغ سے مستفیض ہوتا ہے۔

غفلت کی انتہا :۔ فرمایا ایک دور تھا جبکہ کسی سے کوئی اچھی بات کہی جاتی تو بڑی قدر سے سنتا تھا پھر وہ دور آیا کہ لوگ ایک کان سے سنتے اور دوسرے سے نکال دیا کرتے تھے، لیکن آج کا دور ایسا ہے کہ لوگوں کو یہ بھی گوارا نہیں کہ ایک کان سے نیکی کی بات سنیں اور دوسرے سے نکال دیں۔

ذکر اللہ کے فائدے :۔ ذکر اللہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا آج کل کے لوگوں کو دو چار آنے کی گولی پر تو اعتماد ہے کہ اس سے بخار، نزلہ، زکام، کھانسی ٹھیک ہو جائے گی، لیکن خدا کے نام پر اتنا بھی اعتماد نہیں کرتے حالانکہ کوئی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے تو دیکھے۔ کہ کس طرح مال ملکیت عزت، ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہوتی ہے دنیا ہی نہیں قبر قیامت حشر میں ہر موقعہ پر یاد الٰہی ہی کام آتی ہے اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کے اتنے فائدے ہیں کہ انسان کو کیا مجال کہ کماحقہ بیان کر سکے، حقیقت یہ کہ اگر ذاکر کامل کسی بیمار پر ہاتھ پھیرے تو

اسے شفا مل جائے. جو کوئی اسے دیکھے اس کو سکون مل جائے۔ حضور کی یہ تقریر اس عاجز نے پوری طرح یاد کر لی اور جب کراچی آیا تو قصبہ کالونی میں یہی حضور والی تقریر دہرائی تو لوگ بڑے متاثر ہوئے. (محترم خلیفہ مولانا مقصود الٰہی صاحب)

○ فرمایا: حاجی دلمراد فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے یہ دنیا خاردار درخت کی مانند ہے کہ آدمی اس کے بڑے بڑے کانٹوں سے از حد احتیاط کے ساتھ بچ کر چلتا ہے تب محفوظ رہتا ہے (مولانا جان محمد صاحب)

○ فرمایا! مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ عام فہم اور ایسی بات کہے جس کی اسے پوری طرح تصدیق ہو. اس میں بھی الجھانے کی بجائے حتی المقدور عوام الناس کی سہولت مدنظر رکھے۔ (مرتب)

دنیا گندے پانی کی مثل ہے:۔ ایک مرتبہ جب محترم مولانا محمد شریف صاحب جوکھیو (ضلع ٹھٹھہ سندھ) نے حضور کی خدمت میں اپنا یہ خواب بیان کیا (خواب میں پانی کا ایک بڑا دریا نظر آیا جس میں بے شمار آدمی غوطے کھا رہے تھے. پانی بھی نہایت غلیظ اور گندا تھا. دریا کے کنارے حضور بمع خلفاء کرام تشریف فرما ہیں. بعض خلفاء کرام ان آدمیوں کو پکڑ کر حضور کے ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں اور حضور ان کو باہر نکال دیتے ہیں اور وہ تیز تیز بھاگتے چلے جاتے ہیں، جن کے پیٹ پانی کی وجہ سے زیادہ بھاری ہیں ان کو تھوڑی دیر کے لئے حضور اپنے ہاتھ میں پکڑے رہتے ہیں اس کے بعد وہ بھی خوشی خوشی بھاگ کر چلے جاتے ہیں. کئی افراد کو خود حضور اپنے دست مبارک سے پکڑ کر باہر نکالتے ہیں) اس پر آپ نے ارشاد فرمایا یہ دنیاوی غلاظت اور گندگی ہے جو گندے پانی کی صورت میں نظر آ رہا تھا. بیچارے مبلغین ان کو پکڑ کر راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے ہیں. اس سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے مزید کوشش کریں (مولانا محمد شریف صاحب)

حج:۔ فرمایا اگر حج فرض ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سستی ہرگز نہ کی جائے. یہاں تک کہ ادائیگی حج کی کوشش کئے بغیر گھر کا پانی بھی نہ پیئے۔

شریعت و طریقت:۔ فرمایا شریعت و طریقت کی منزل مقصود ایک ہی ہے دراصل طریقت. نام ہی شریعت پر عمل کرانے کا ہے. اسی طرح طریقت کے بغیر شریعت کی تکمیل نہیں ہوتی. شریعت سے پہلوتہی کر کے طریقت میں کمال دکھانا زندقہ ہے. نہ کہ فقیری۔

○ ایک مرتبہ ایک مسافر قاری صاحب نے دربار عالیہ پر نماز ظہر پڑھائی. فرض کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کیا قاری صاحب نے اقامت کی نیت کرلی تھی کہ چار رکعات نماز پڑھائی. امام صاحب نے محبت و صداقت کی بنا پر کہا حضور میری نیت حضور کی رضا پر موقوف ہے. اگر فرمائیں گے تو رہ جاؤں گا اور اگر اجازت دے دیں گے چلا جاؤں گا. اس پر فرمایا جذبہ و مستی شریعت مطہرہ کے ماتحت رہنے چاہئیں آپ صاف بتائیں کہ یہاں کتنے دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے. بہر حال نماز دہرائی گئی۔ ۲۸ صفر ۱۳۹۷ھ

○ ایک مرتبہ کنڈیارو شہر کا مینگھو نامی ایک شخص اپنا نوجوان لڑکا دعا کرانے کے لئے حضور کی خدمت میں لے آیا. اور عرض کی حضور نافرمان لڑکا ہے. میری کوئی بات نہیں مانتا اس کو نصیحت بھی فرمائیں اور دعا بھی۔ حضور نے لڑکے کو والدین کے حقوق کے بارے میں اور نماز کے بارے میں سمجھایا اس کے بعد لڑکے کا نام پوچھا اس نے بتایا .... پھر فرمایا اس کو کچھ پڑھایا بھی ہے. کہا نہیں. نماز کی تلقین کی ہے؟ کہا جی نہیں. بھلا تو خود نماز پڑھتا ہے؟ کہا جی نہیں اس پر فرمایا اب زیادہ قصور وار تو تو ٹھہرا کہ اس کی صحیح تربیت تو نے نہیں کی اور اب شکایت کرتا ہے. اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت والدین کی ذمہ داری ہے. پھر ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ وہ بھی اپنے بیٹے کو لے کر کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا. اور بتایا کہ یہ نافرمان ہے بے ادب ہے. میرے ساتھ لڑتا ہے. وغیرہ. بزرگ نے کافی دیر لڑکے کو نصیحت کی والدین کے حقوق سمجھائے آخر میں لڑکا بولا واقعی یہ حقوق تو میرے ذمہ عائد ہوتے ہیں. بھلا میرے بھی کچھ حقوق ہیں. اس پر بزرگ نے فرمایا ہاں والدین پر اولاد کا حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے. نیکی کی تلقین کرے. دینی تعلیم سے آراستہ کرے وغیرہ لڑکے نے کہا پھر والد صاحب سے پوچھیں کہ انہوں نے کہاں تک ان حقوق کی رعایت کی ہے. بزرگ کے پوچھنے پر اس نے کہا جی اس کا نام رکھا ہے (کھوتا) اس کو تعلیم نہیں دلائی. نہ ہی نماز وغیرہ کی ترغیب دی اس پر بزرگ نے فرمایا! جبھی تو اس کا یہ حال ہے. آخر کھوتے کا کام بھی تو لاتیں مارنا ہوتا ہے. اور تو نے ایک بہتر انسان بنانے کے طریقے پر اس کی تربیت ہی نہیں کی آخر میں فرمایا یہ تو ہم نے مزاحیہ طور پر واقعہ بیان کیا ہے. اس کی (لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر) طبیعت اچھی ہے. آئندہ یہ والدین کی فرماں برداری کرتا رہے گا کھوتا نہیں بنے گا۔

○ فرمایا! شیخ اکمل مرشد کریم کی صحبت اس قدر شان و شوکت کے قابل. بے بہا دولت و

نعمت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ہزار مرتبہ قربان کیا جائے تو بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا لہذا سستی و کاہلی چھوڑ کر خود بھی صحبت میں آمدورفت رکھو اور اپنے متعلقین، بستی، علاقہ میں رہنے والے فقراء کو بھی ہوشیار کرتے رہو۔ صحبت کی اہمیت اور تبلیغی فکر کے پیش نظر جب کبھی بھی ثواب پور پروگرام مقرر کرتے تھے تو ایک دو ہفتہ پہلے سے ہوشیار فرماتے اور خانواہن، پیر الیاس، رحمت پور، محمد عیسیٰ میمن کی بستی، پیر کرارو، ماسٹر الہ آندو کلھو ڑو، ڈیون غرضیکہ پورے علاقہ کو اطلاع کرنے کے لئے تاکید فرماتے تھے۔ واضح رہے کہ علماء کرام، نعت خوان لانے اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام بھی خود حضور نوراللہ مرقدہ فرماتے تھے۔

○ باہمی اتحاد و اتفاق کا درس، معاملات میں پختگی اور صفائی کے موضوع پر تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! اے صوفی صاحب آپ حضرات کے اوپر شیطان کا حملہ معاملات کی صورت میں ہوگا، اس لئے معاملات میں صفائی کا ہونا ضروری ہے لہذا اگر کسی قسم کا معاملہ درپیش ہو تو حکومت کی طرف رجوع نہ کریں بلکہ شریعت اور جماعت کی طرف رجوع کریں کسی زمیندار کے در پر بھی جاکر دھکے نہ کھاؤ وہ تمہارے خیر خواہ ہمدرد نہیں ہوتے، اس سلسلہ میں چاہئے کہ فقرا تنظیمیں اور کمیٹیاں تشکیل دیں اور وہی معاملات کا حل کریں ان کے فیصلہ میں ہی بہتری ہوگی۔

○ نماز روزہ وغیرہ کے مسائل سیکھنے پر آپ بہت زور دیتے تھے نہ فقط فقراء بلکہ خواتین کے مخصوص مسائل سمیت ان کی تربیت کا اہتمام رکھتے تھے۔ میری ہمشیرہ صاحبہ درگاہ شریف پر رہ کر مسائل یاد کر کے آئی اور پوری بستی میں مسائل کی تعلیم دی الحمدللہ اس کا عمدہ و اعلیٰ نتیجہ بر آمد ہوا۔ (از قاری غلام حسین صاحب اللہ آبادی، سابق بستی ثواب پور)

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

محترم مولانا صدیق احمد ناصر (ساؤتھ امریکہ) کو خلافت و اجازت سے سرفراز فرماتے وقت، حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ نے ان کو درج ذیل ہدایات فرمائیں۔

فرمایا! یہ اجازت کامل ہونے کی نشانی نہیں ہے، لیکن ناقص کے لئے بھی مفید ضرور ہے، اس سے اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے اوروں کی اصلاح بھی آدمی خود بھی ذکر کرنے لگتا ہے اوروں کو بھی ذکر کی تلقین کرتا ہے یہ تبلیغی پیشہ انبیاء کرام علیہم السلام کا پیشہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اس عاجز کو اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ غریب نواز رحمت پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اجازت حاصل ہے۔ آپ کو بھی اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ آپ بے شک لوگوں کو قلبی ذکر کی تلقین کریں۔ قلب کا مقام بائیں پسلیوں کی جانب پستان سے دو انگشت برابر نیچے ہے۔ وہاں پر انگلی رکھ کر زبان سے اللہ اللہ کہہ کر ذکر سمجھایا جائے۔ ایسا کرنا بھی کوئی مقصودی چیز نہیں ہے۔ لیکن طریقہ عالیہ کے اتباع کی خاطر ضروری ہے۔

اس موقعہ پر ناصر صاحب نے عرض کیا حضور اگر کوئی غیر مسلم ذکر سیکھنا چاہے تو؟ اس پر ارشاد فرمایا بیشک غیر مسلموں کو بھی ذکر سمجھائیں پھر مولانا صاحب نے دریافت کیا کہ بعض لوگ قمیص اوپر اٹھانے کو معیوب سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت میں ذکر کیسے سمجھایا جائے؟ اس پر ارشاد فرمایا پہلے تو ان کو سمجھائیں کہ ذکر سیکھنے کا یہ طریقہ ہے۔ پھر بھی اگر آمادہ نہ ہوں یا کوئی اور ایسی مجبوری کی صورت ہو تو قمیص کے اوپر ہی انگلی رکھ کر ذکر سمجھا دیں۔ البتہ اگر بعد میں کوئی مناسب موقعہ مل جائے تو معمول کے مطابق دل پر انگلی رکھ کر ذکر سمجھاویں۔ ویسے زبانی طور پر بھی ذکر سمجھایا جاسکتا ہے۔ جس طرح ہمارے یہاں عورتوں کو پردہ میں فقط زبانی طور پر ذکر سمجھایا جاتا ہے۔

دراصل مقصودی چیز یہ بھی نہیں ہے ضروری و اصلی چیز طریقہ عالیہ کی پابندی ہے بیعت کا معنیٰ تو ہے باقاعدہ طریقہ عالیہ میں داخل ہونا البتہ اگر کوئی بیعت کئے بغیر ذکر سیکھنا چاہتا ہے تو اس کو بھی ذکر سمجھا دیں بیعت کا طریقہ تو آپ کو معلوم ہے ہی اس کے تین طریقے ہیں۔

(۱) اپنے آپ کی بالکل نفی کردے۔ یہ سمجھے کہ ذکر کی تعلیم پیر کی طرف سے ہو رہی ہے میں بالکل کچھ نہیں ہوں۔

(۲) یہ تصور کرے کہ میرے سینہ میں حضور پیرومرشد کا فیض آ رہا ہے اور جماعت کے سینوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ اور ان کے قلوب کبرو حسد اور دوسرے گناہوں سے پاک و صاف ہو رہے ہیں۔ اور اندر سے غبار نکل رہے ہیں نیز یہ کہ خالی برتن کی طرح دل خالی و صاف ہیں اور فیوضات و برکات سے بھرپور ہو رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر عجز و کسر نفسی کی بجائے یہ سمجھے کہ فیض کا سمندر آ رہا ہے اور آگے منتقل ہو رہا ہے۔

(۳) ایک ایک آدمی کو ذکر سمجھاتے وقت دم بند کر کے سانس کی قوت سے توجہ دے لیکن یہ طریقہ دشوار ہے۔

ہمیشہ دستار باندھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات عمامہ

باندھتے تھے. کبھی بغیر عمامہ کے بھی رہتے تھے. لیکن نماز کے وقت ہمیشہ باندھتے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جب کبھی باہر جاتے تھے تو عمامہ باندھ کر نکلتے تھے. آج کل یہ سنت متروک العمل ہے. اسے زندہ کرنا چاہئے۔

فرمایا آج کل دو چیزیں کنٹرول سے آگے جاچکی ہیں ایک رشوت دوم علماء کا باہمی اختلاف. حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فوج میں تبلیغ کی بڑی حد تک اثر انداز ہوئے لیکن یہ کرسی کی سیاست نہ تھی، اصلاح امت کے لئے میدان میں آئے تھے۔

مہابت خان نے جب جہانگیر کو گرفتار کیا. اور حضرت صاحب کو تخت شاہی کی پیش کش کی۔ آپ اس پر ناراض ہوئے. اور حکومت سنبھالنے سے انکار کر دیا۔

فوج اور طلبہ ان دونوں گروہوں میں تبلیغ کی ضرورت ہے. لیکن تبلیغ احسن طریقہ سے کی جانی چاہئے۔

ذکر کے فضائل آپ سن چکے پھر بھی اگر علماء کرام اس جانب توجہ نہ کریں تو ہم کیا کریں. مولانا تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ علم پڑھنے سے آدمی عالم تو بن جاتا ہے. لیکن ولی نہیں بنتا لیکن ولی کی صحبت میں بیٹھنے سے ایک جاہل بھی ولی بن سکتا ہے. ایک دیوبندی عالم نے لکھا ہے کہ گزشتہ زمانہ کے علماء علم پڑھ کر تدریس شروع کرنے سے پہلے کسی اہل اللہ کی صحبت کیا کرتے تھے۔

نہ شامل درس میں ہو جو فیضان نظر جب تک
فقط تدریس کر سکتی نہیں اہل نظر پیدا

حضرت آدم بنوری رحمتہ اللہ علیہ امی (ان پڑھ) تھے آخر وقت میں حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں آئے کامل اکمل بن گئے. آپ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت تو مل گئی لیکن دوسرے طریقوں کی اجازت رہ گئی۔

ننگی پیر حضرت شیخ طاہر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا. اور آپ سے اجازت حاصل کی تو اس قدر پٹھان. افغان ان کے مرید ہوگئے کہ سلطان شاہ جہان پریشان ہوگیا اور آپ کو مدینہ طیبہ ہجرت کر جانے پر مجبور کیا. آپ وہاں گئے آپ کا مزار حضرت امیر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ہے. حضرت خواجہ احمد سعید دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک بھی وہیں پر ہے۔

افسوس یہ کہ ہم کو اس چیز کی قدر نہیں جس طرح ایک شخص نے تحفہ میں اپنے ایک دوست

کو عطر کی شیشی پیش کی کہ یہ بڑی قیمتی عمدہ چیز ہے وہ بیچارہ عطر کی قدر سے نا آشنا تھا. عطر لے کر انگلی سے چاٹنے لگا ___ ہمیں بھی اس نا آشنا دوست کی طرح اس باطنی عطر کی قدر نہیں۔

فرمایا. مبلغ کو چاہئے کہ لالچ و طمع سے بچے. لالچ طمع رکھنے والے کی محنت یوں سمجھو کہ بندوق کی گولی نشانہ پر نہ لگی. پورا فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

اہل طریقت پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو فرنگی کافر سے بھی کمتر سمجھے. ورنہ پورا فائدہ نہیں ہو گا۔

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ پر تواضع و انکساری اس قدر غالب تھی کہ فرمایا میں ان لوگوں (فقراء) کے ساتھ بیٹھنے کے لائق بھی نہیں، چنانچہ

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ. قَدْ غَفَرْتُ لَكَ

(جس نے خدا کی رضا کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ نے اس کو بلند کر دیا) کے مطابق بلند مقامات پر فائز ہو گئے مبدء و معاد میں آپ کے لئے قَدْ غَفَرْتُ لَکَ (ہم نے آپ کو بخش دیا ہے) کے انعام کا ذکر ہے.

آپ نے محترم مولوی صدیق احمد ناصر سے ارشاد فرمایا! ہم چاہتے ہیں کہ یہ اصلاحی پیغام. آواز ملک سے باہر نکلے اس کے لئے ہم ۱۵ روزہ تربیتی پروگرام رکھیں گے جس میں دوست عربی اور انگریزی میں تقریر کرنا سیکھیں گے آپ "کند ہم جنس باہم جنس پرواز" (ہم جنس اپنے ہم جنس کے ساتھ اڑتا ہے) کے مطابق بیرونی ممالک کے لوگوں سے تعلق پیدا کر کے ان کو ذکر بتائیں اور اس نعمت کا اعلان عام کریں. خاص کر ملکی لوگوں کو تبلیغ کریں۔

فرمایا. دوسرے نیک اعمال کرنے سے ثواب ملتا ہے. لیکن ذکر اللہ کرنے سے اخلاص نصیب ہوتا ہے. جو کہ تمام امور سے زیادہ اہم اور بنیادی چیز ہے اسی لئے ذکر کے لئے زیادہ تاکید کی گئی ہے. ذکر کو جہاد سے بھی افضل کہا گیا ہے. اور اس کا ثبوت حدیث شریف میں بھی ہے کہ بروز قیامت شہید. مجاہد. نمازی حاضر ہوں گے. اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تونے یہ عمل مخلوق کے لئے کئے تھے اس کا معاوضہ تجھے دنیا میں مل گیا. اب تیرا ٹھکانہ جہنم ہے. لہذا ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے۔

تبلیغ کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھہ. مذاق اور مختلف آزمائشوں سے واسطہ پڑے گا. صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم پر کئی آزمائشیں آئیں لیکن وہ ہر موڑ پر ثابت قدم رہے. بہر صورت

مشکلات جھیل کر بھی تبلیغ کریں۔

آج کل تو ایسا زمانہ آگیا ہے کہ پیر مرید بنے، استاد شاگرد بنے، باپ بیٹا تب ہی کام چل سکتا ہے صحیح طلب ذوق و شوق نہیں رہا پیر کی صحبت شرط و لازم ہے۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک آدمی نے خط لکھا کہ میں آپ کی صحبت میں آ نہیں سکتا غائبانہ توجہ فرماویں۔ اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا من چہ کنم دار و مدار طریقہ ما بر صحبت است (میں کیا کروں ہمارے طریقہ کا مدار ہی صحبت پر ہے) لہٰذا صحبت میں آتے رہنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے فرمایا! حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ پر یہ اعتراض کیا گیا کہ سابقہ زمانہ کے بزرگان دین محنت و مجاہدہ کیا کرتے تھے اور آپ نہیں کرتے آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ان میں مجاہدہ کی قوت تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے اتباع سے بڑھ کر کوئی مجاہدہ ہے ہی نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حال کشف وغیرہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ تو ثمرہ ہے محنت و مجاہدہ کا۔ یہ کوئی مقصودی چیزیں بھی نہیں یہی وجہ ہے کہ محنت و مجاہدات کے بعد غیر مسلموں سے بھی خلاف عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔

بڑے منکوں والی یہ تسبیح آج کل کی ایجاد نہیں ہے۔ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے جاری ہے اسی طرح نعت خوانی بھی اچھی چیز ہے۔ اس سے یکسوئی اور توجہ میں مدد ملتی ہے کہ غفلت کا زمانہ ہے۔ اس لئے حالت توحید کا غلبہ ہو۔ یا رسالت کا یا پیر کی محبت کا تینوں حالات میں اشعار کے ذریعے ان کے اضافہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

مقررہ تسبیحات بھی پڑھتے رہیں، خاص کر استغفار کی تسبیحات بعد از عشاء پڑھیں۔ اور اپنے منوں گناہوں کو ذہن میں رکھ کر پڑھیں۔ جبکہ دوسری تسبیحات جس وقت چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

(ضبط و تحریر مولانا جان محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
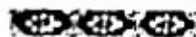
بموقع اجتماع جلسہ سالانہ عرس شریف

(۱) نئے وار دین (دور سے آئے ہوئے) حضرات کے ساتھ بالکل اخلاق پیار سے پیش آنا. مصافحہ. سلام خوش مرحبا کرنا. اور محبت. الفت پیار کی باتیں کر کے ان کو اپنا آشنا اور گرویدہ بنانا۔

(۲) ان کے بیٹھنے اور سامان رکھنے کا انتظام کرنا. اور کبھی کبھی ان کے ساتھ بیٹھنا ملاقات کرنا. دین کی باتیں کرنا اور ذکر کے فوائد اور اس جماعت کی جدوجہد اور تبلیغی کام سے آگاہ کرنا۔

(۳) بوقت طعام. روٹی کھانے کے. مستعدی سے ان کی خدمت کرنا ان مہمانوں کے ہاتھ دھلانا اور آپس میں ٹولیاں بنواکر روٹی سالن یا جو چیز تیار ہو انہیں بیٹھے ہوئے پہنچانا. پانی وغیرہ کی خبر رکھنا۔

(۴) کھانا شروع ہونے سے پہلے کھانے کے متعلق آداب پیار سے سمجھانا۔

(۵) استنجے کے لئے ڈھیلے (مٹی کے) موجود رکھنا۔

(٦) اذان سے پہلے جماعت کو بیدار کرنا تاکہ ضروری حاجات سے جلدی فارغ ہو کر وضو بنانے کی کوشش کریں۔

(۷) وضو کر کے جلدی مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا۔

(۸) وضو کے بعد سنت. نفل وغیرہ ادا کر کے ذکر کا خیال اور فیض کا انتظار کر کے بیٹھ جانا۔

(۹) مسجد اور درگاہ میں بہتر ہے وضو سے رہنا. غیر ضروری دنیاوی باتوں سے پرہیز کرنا۔

(۱۰) مقررہ موضوعات مثلاً نماز کے مسائل. طریقت کے آداب وغیرہ کے لئے معلم مقرر کرنا اور ہر ایک معلم کا اس کام کے لئے مستعد ہونا اور بخوبی سرانجام دینا۔

(۱۱) مسجد میں. درگاہ میں جملہ آدمیوں کو آوارہ اور غفلت میں رہنے سے بیدار کرتے رہنا۔

(۱۲) انفرادی اور عام جماعت کو وقتاً فوقتاً تنبیہ و ہوشیار رکھنا کہ اپنے پیسے جوتے. سامان کو حفاظت سے رکھیں بعض بے دین مخالف طریقت آدمی نقصان کرتے ہیں۔

(۱۳) لائق بااخلاق افراد کی خصوصی جماعت مقرر کرنا جو کہ دور مسافت سے آئے ہوئے. اور نئے وار دین. اور شہری اور کالج کے تعلیم یافتہ طبقے سے ملاقاتیں. دین کی باتیں کرنا.ان کی دلجوئی کرنا ذکر اور جماعت کے کام اور فوائد کی مفید باتیں بتانا اور تعارف کرانا۔

(۱۴) کوئی سمجھدار عالم آدمی ہشت شرائط جن پر طریقہ قائم ہے جو کہ بنیادی اصولی چیزیں ہیں ان کی پوری تشریح کرے۔

(۱۵) اصل کام ذکر کا خیال ہے حضور دل کے ساتھ. ہر مبلغ پہلے ان باتوں کا تاکیدی خیال رکھے اور فیض کا انتظار کرے بعد میں تقریر کرے۔

ضروری ہدایات برائے جماعت اہل ذکر

(۱) محبت اور رابطہ قائم رکھنا. نسبت معنوی باشیخ مستحکم رکھنا اس میں ذرہ بھر ضعف. سستی پیدا نہ ہو. یہ اولین ضروری بنیادی کام ہے. اسی طریقہ سے ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲) ذکر پر مداومت اور مراقبہ کی کثرت بلکہ ان دونوں چیزوں کو دائماً قائم رکھیں کہ ظاہر باخلق و باطن باخدا کا مراقبہ ہر حین. ہر حال. ہر مکان میں قائم رہے۔

(۳) دید قصور اپنی ذات اور اپنے اعمال. امورات. نیکی حسنات کی بالکل نفی کر کے. اپنے آپ کو بالکل ردی. بیکار. کالمطروح فی الطریق بدتر. کمتر. کہتر. خوار. ذلیل. ساری دنیا و مافیہا سے بدترین کمترین تصور کرے اور اپنی کوئی نیکی نظر نہ آوے. اگر کتنی بھی نیکیاں. نیک اعمال ہوئے بھی تو ان کو نیست. نابود. پراز ریا مکر و فریب. برائے نمود سمجھے. ذرہ بھر بھی کچھ عمل قابل قبول نہ سمجھے. یہی راستہ ہے شاہراہ۔ ایسے لوگوں کے حق میں حضرت مولانا سعدی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیت

از اں برملائک شرف دا شتند
کہ خود را زسگ بدپیندا شتند

(۴) اتباع سنت و اطاعت شریعت. مطہرہ بغیر اس کے ذکر. مراقبہ بے سود ہے. ذکر کا ثمر یہی چیز ہے یہی منزل مقصود ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

دلالت

قرآنی کا ہے. بغیر اتباع سنت و اطاعت شریعت کوئی ولی ہرگز ہو نہیں سکتا خواہ کتنا ہی مجاہدہ. ریاضت کرتا رہے. بیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفتن جزدر پئے مصطفیٰ
(صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

خصوصاً ہمارے بزرگوں. پیران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقہ عالیہ میں تو مجاہدہ وریاضت. شریعت کی تابعداری. اتباع سنت ہے فافہم

(۵) انسان کی زندگی کا ہر لمحہ. سیکنڈ. منٹ. گھنٹہ. پہر. جملہ اوقات نہایت قیمتی بے بہا. اعلیٰ قدر جوہر ہے. گرامی گوہر ہے. اور دریکتا ہے. پوری بصیرت وشناس کے ساتھ اس کی قدر کرنی چاہئے. بے پرواہی. عدم توجہی. غفلت میں کسی دم. کسی ساعتہ کسی لمحہ کو ضائع کرنا نہ چاہئے. صحت. جوانی. توانائی. آزادی. فراغت. عقل. دانائی. حیاتی یہ خداداد نعمتیں. بے پایاں. کثیر انعام واکرم الٰہی ہیں. اور اس منعم حقیقی مولا پاک کی طرف سے بندوں پر ارزاں شدہ عطائیں ہیں بندہ ان خداداد صلاحیتوں پر حقیقت برکتوں کو طلب رضائے حضرت حق سبحانہ میں صرف کرنا فرض تصور کرے. کسی نے عجب کہا ہے۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

ھے ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت. مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جوکرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

انسان کے دنیا میں آنے اور رہنے کا غرض و مقصد. محبت. معرفت. عبادت. اور رضائے مولا پاک جل سلطانہ کا حصول ہے۔ "لیعبدون ای لیعرفون نص قطعی ہے۔"

اس واسطے نمبر اول دوم. سوم وچہارم پر غور کامل کرکے مقصد عظمیٰ (محبت و معرفت و رضاء مولیٰ) حاصل کرنی چاہئے۔

وگرنہ دنیا میں آنے اور رہنے کا غرض پورا نہ ہوا. اور زندگی ضائع گئی

○ جمعیتہ علماء روحانیہ غفاریہ کی خدمت میں ○
○ تجاویز و مشورے ○

(۱) مدرسہ اور تعلیم کے مؤثر و مفید ہونے کے لئے جملہ حضرات آسان و مضبوط اصول سوچیں تاکہ ثمرات و نتائج بہترین نکلیں،

(۲) مدرسہ کی ضروریات، طلبہ کی رہائش، تعلیم، تقرری معلم، استاد محنتی اور استاد کی خدمت و جملہ سہولیات کے لئے سوچیں،

(۳) جملہ مدارس کی مذکورہ بالا ضروریات خواہ دیگر امور کے لئے ایک مختصر کمیٹی مقرر کی جائے،

(۴) مذکورہ بالا کمیٹی کی نگرانی میں استاد کی مناسب خدمت و ضروریات کے لئے مدرسہ والوں کو شوق دلانا،

(۵) پارسی خواہ عربی تعلیم کے لئے سوچ کر باہمی مشورہ سے کامل نصاب مقرر کریں، نیز بزبان اردو ضروری علم دینیات کے لئے نصاب مقرر کریں،

(۶) ہر مدرسہ میں سہ ماہی، شش ماہی اور سالانہ امتحان کا نظام اور قابل و ہوشیار ممتحن مقرر کرنا،

(۷) کسی بھی وقت اچانک مدرسہ میں پہنچ کر سلسلہ تعلیم اور اخلاقی نظام، ساتھ ہی طلبہ اور استادوں کی موجودگی ملاحظہ کرنا،

(۸) ہر مدرسہ میں معلم حضرات کو طریقہ کار تعلیم سمجھانا اور ہدایات دینا،

(۹) ممتحن حضرات یا نگران و صلاحکار کی آمدورفت کے اخراجات کے لئے سوچنا،

(۱۰) حضرات معلمین اساتذہ کی تنخواہ کے لئے مشورہ کرنا جس سے اساتذہ کی ضروریات بھی پوری ہوں، اور مدرسہ والوں کے لئے بار گراں بھی نہ ہو کہ اس کی وجہ سے تعلیم مدرسہ ہی بند ہو کر نہ رہ جائے،

(۱۱) اکثر مدارس میں طلبہ دو تین سال پڑھ کر بے ذوق ہو کر تعلیم سے محروم چلے جاتے ہیں، اسباب معلوم کر کے ان کا تدارک کرنا،

(۱۲) بعض اوقات طلبہ کافی عرصہ مدرسہ میں رہتے بھی ہیں پھر بھی تعلیم میں ناکام، بیکار رہ جاتے ہیں، وجوہات معلوم کرنا۔

(۱۳) بعض طلبہ کتب پورے کرکے فارغ ہوکر سند حاصل کرتے ہیں پھر بھی ان حضرات میں تدریس کی قوت و صلاحیت پیدا نہیں ہوتی اس کے لئے سوچنا۔

○ روحانی طلبہ جماعت کے لئے چند مفید تجاویز ○

(نوٹ! درج ذیل تجاویز حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے مورخہ ۱۵ شعبان اعظم ۱۳۹۶ھ کو روحانی طلبہ جماعت کے صدر ڈاکٹر احسان اللہ صدیقی صاحب کو تحریر فرماکر عنایت فرمائیں، ان میں سے فقط آخری ایک تجویز حضور کے حکم سے احقر نے تحریر کی تھی۔

(۱) روحانی طلبہ جماعت وسیع انداز فکر اپناتے ہوئے اعلیٰ ادارہ قائم کرنے کے لئے اخلاص محنت، جدوجہد کرے۔

(۲) جماعت کے اراکین اعلیٰ کردار، حمیدہ اخلاق اپنائیں۔

(۳) چند فہمیدہ افراد مرکز اسلامی کراچی جاکر مرکز کا کام دیکھیں اور بیرون ممالک سے جو تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں ان سے ملاقات، میل جول، تعارف اور رشتہ محبت واخوت قائم کریں۔

(۴) اور ان حضرات سے ان کے ملکی، مذہبی حالات اور وہاں کے مذہبی پیشوا اور اسلامی تنظیموں کے متعلق حال احوال معلوم کریں۔

(۵) بیرونی طلبہ کو اپنے بڑے جلسوں کے دعوت نامے بھیجیں اور ان میں سے ہر ایک کا پتہ حاصل کریں۔

(۶) بیرونی اسلامی ممالک میں جو مذہبی اور تبلیغی تعلیمی ادارے قائم ہیں وہ معلوم کریں اور ان سے خط وکتابت رشتہ رابطہ قائم کریں۔

(۷) کراچی، پنجاب، صوبہ سرحد، خواہ بلوچستان میں بھی ایسی تنظیمیں یا ادارے ہوں، یا ایسی شخصیتیں، ماہر فن تعلیم و تبلیغ ہیں تو ان کے پتے اور احوال معلوم کرکے رابطہ رکھیں۔

(۸) روحانی طلبہ اپنی برادری کو مستحکم اور ان کی دینی واقفیت اور تعلیم کا کچھ مختصر نظام رکھیں، اور اردو سندھی زبان میں اپنی طرف سے ایسی کتابیں اور اشتہار شائع کرتے رہیں۔

(۹) سندھ خواہ پنجاب میں جو جماعت کی برانچیں قائم ہوئی ہیں، مرکزی آفیس سے ہر

ماہ ایک بار ضرور ان کو بیدار و ہوشیار کیا جائے، اور کام میں مستعد رکھنے کے لئے خط اشتہار اور کتب نصائح جاتی رہیں،

(۱۰) جماعت میں سے کسی قابل، خوشخط، آدمی کو تحریری کام کے لئے مقرر کیا جائے،

(۱۱) کرسچن اسکولوں کے مقابلہ میں آپ ہائی اسکولوں کالجوں و دیگر تعلیمی اداروں کے ذمیدار، تعلیم دھندگان حضرات سے وفد بنا کر ملیں، ان سے تعلق پیدا کریں کہ وہ تعلیم کا بہتر نظام قائم کریں، اور تعلیمی بڑے آفیسروں سے ڈائریکٹر تک ملیں اور بتائیں کہ ہماری غفلت کے باعث ہماری نئی نسل عیسائی اسکولوں میں داخل ہو کر دین سے برگشتہ ہو کر تباہ ہو رہی ہے، خدارا تعلیم کے بہتر کرنے کی کوشش کریں اور ایسے امیروں اور آفیسروں سے بھی وفد بنا کر ملیں اور کرسچن اسکولوں کے مفاسد خطرات، نقائص بیان کریں،

(۱۲) رمضان مبارک میں وفد بنا کر ڈپٹی کمشنر، ایس، پی افسران سے ملیں کالجوں، ہائی اسکولوں بلکہ ہر طبقہ کے لوگوں کو جا کر اخلاق سے آگاہ و ہوشیار کریں،

(۱۳) بیرون ممالک میں ملازمت یا تجارت کے لئے مقیم ملکی آدمیوں سے خط و کتابت، رشتہ محبت و اخوت قائم کریں،

(۱۴) روحانی طلبہ جماعت کے کسی بھی فرد کو ذہنی یا کسی اور قسم کی تکلیف یا بیماری درپیش ہو تو بہر صورت اس سے تعاون کریں۔

(نوٹ: درج ذیل شرائط میں سے اول الذکر تین حسب ارشاد حضور قدس سرہ راقم الحروف نے تحریر کئے تھے باقی تا آخر خود آپ نے تحریر فرمائیں۔)

شرائط برائے خلفاء حضرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) کوئی بھی خلیفہ صاحب کسی دوسرے خلیفہ کی تبلیغی حدود میں جا کر کسی کو تبلیغ نہ کرے۔

(۲) کسی دوسری جگہ ملنے پر بھی کسی دوسرے سے متعلق فقیر کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے، نہ ہی اپنے پاس آنے کی دعوت دے۔

(۳) اگر کس وقت کسی خلیفہ صاحب کی موجودگی میں اور اجازت سے جاوے تو علاقہ کے خلیفہ صاحب کی موجودگی میں اور اجازت سے جاوے. اور اس کی تعظیم و توقیر کرے اور اس کی تائید کرے. علاقہ کا خلیفہ ہی ذکر سمجھائے مراقبہ وغیرہ کرائے. اس کی موجودگی میں یا غائبانہ کسی بھی وقت دوسرے خلیفہ کی جماعت میں مراقبہ نہ کرائے.

(۴) خلیفہ صاحب کے لئے بے طمع رہنا اور عورتوں سے پردہ کرنا بھی شرط ہے. اگر پردہ کی پابندی نہیں کی تو خلافت نہ رہے گی.

(۵) اگر شادی کی ضرورت ہو تو اپنے رشتے داروں میں سے کرے. جماعت اھل ذکر میں سے پہلی یا دوسری شادی بلا صلاح مشورہ و اجازت درگاہ کے ہرگز نہ کرے اگر کی تو بڑے خسارہ میں آئے گا. آداب میں ہے جو بھی کام کرے اپنے پیر مقتدیٰ جس سے اس کو نسبت تعلق ہے ان سے صلاح کرے۔ مرید کی تعریف ہے المرید من لا یرید یعنی مرید وہ ہے جس کا اپنا کوئی ارادہ نہ ہو. پیرومرشد کے ارادہ میں فانی ہو جائے. خلیفہ صاحب کا مقام تو بالا ہے

سفر تبلیغ. خدمت خلق لوجہ اللہ تعالیٰ کریں اپنا اور تبلیغ کا حال وقتاً فوقتاً لکھتے رہیں بس زیادہ باتیں عرض نہیں کی جاتیں مختصراً یہ کا ہے۔

والسلام

لاشئی فقیر اللہ بخش نقشبندی غفاری

اللہ آباد

چند اور تجاویز

(۱) جمیع خلفاء کرام کا باہمی محبت. اخلاص. اتفاق اتحاد. یک دل یکجہتی قائم کرنا. اس سلسلہ میں عہد مواثیق لینا. اگر باہمی کوئی دشواری حائل ہو تو صفائی کر کے آئندہ کے لئے مذکورہ بالا شرائط پر قائم رہنا۔ اور ایک دوسرے کا پورا پورا احترام اکرام عزت کا لحاظ کرنا۔

(۲) جب کبھی کسی خلیفہ صاحب کی جماعت میں جانا ہو یا اس کی جماعت کا کوئی فرد اتفاقاً کہیں مل جائے تو وہ حاضر ہوں خواہ غائب ان خلیفہ صاحب کی جماعت. خواہ ایک فرد کے سامنے لوجہ اللہ تعالیٰ اس کی تعریف. تکریم. مرتبہ. شان. کمال. کا اظہار کرنا. اور ان کو خلیفہ

صاحب کی طرف پوری طرح ترغیب دینا۔

یاد داشت تجاویز

(۱) ماہوار رسالہ یا دو ماہی سہ ماہی کتاب کا انتظام۔

(۲) لاڑکانہ دادو، ٹھٹھہ، نواب شاہ، میرپور خاص، سکھر، جیکب آباد، وغیرہ شہروں کے کالجوں، یونیورسٹیوں، اور ہائی اسکولوں میں روحانی طلبہ جماعت کے وفود بھیجنا، برانچیں قائم کرنا اور اس سلسلہ میں پوری طرح جدوجہد کرنا۔

(۳) لاہور اور دوسرے بڑے شہروں کے لئے بھی لائق اور محنتی آدمیوں کے وفود بھیجنا۔

(۴) فوج میں روحانیت کی تبلیغ کے لئے کوشش کرنا، اس سلسلہ میں بڑے آفیسروں سے ملاقات کر کے اجازت حاصل کرنا۔

(۵) جمیع طلبہ حضرات جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کو ہر روز تاکید و تنبیہ کرنا کہ اپنا تعلیمی کام بڑی محنت و گرم جوشی سے کریں۔

(۶) مزید بریں ہر مرکز ہر برانچ میں ٹیوشن کا سلسلہ جاری کرنا۔

(۷) طلباء نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس کا اصل مقصد اسلام، قرآن اور صراط مستقیم پر عمل کرنا ہے، ہر قول و فعل میں شریعت و سنت کا اتباع کرنا ہے، اور یہ کام طلبا کے اخلاق، اعمال، کردار، ایثار، قربانی، تواضع غرض عملی زندگی سے پورے ملک خواہ، بیرون ملک ترقی پذیر ہو کر بڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا یہ جوہر ہمارے اندر کماحقہٗ پیدا ہوں، اس کے لئے ذکر، مراقبہ کی کثرت، محبت رابطہ، نسبت و توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

(۸) جس جس کالج یونیورسٹی خواہ ہائے اسکول وغیرہ میں جن جن طلبہ حضرات کے عزیز، دوست واقف طلباء زیر تعلیم ہیں ہر ایک صاحب ان سے رابطہ، محبت، خط و کتابت جاری رکھے اور کتب بھیجے۔

(۹) اندرون ملک خواہ بیرون ممالک میں جو اخبارات۔ رسالہ جات سندھی، اردو، عربی، انگریزی وغیرہ میں شائع ہوتے ہیں ان میں مضامین شائع کروائیں، نیز ہر زبان میں دینی مواد پر مشتمل چھوٹی، بڑی کتابیں اور کتابچے شائع کرنے کا انتظام کریں۔

(۱۰) جس طرح آپ کام کر رہے ہیں عربی مدارس کے طلباء کی جماعت اس طرح ہمت سے کام کرنے میں کوشاں میں ہیں، آپ حضرات ان کو ہوشیار، بیدار کریں اور ان سے ملاقاتیں کر کے ان میں یہ جوہر پیدا کریں۔

(۱۱) جمعیت علماء روحانیہ غفاریہ کے افراد بالکل ست غافل ہیں کوئی کام نہیں کرتے، نہ ہی آپس میں میل میلاپ جلسہ وغیرہ کرتے ہیں، ان سے بھی ملاقاتیں کریں، اور خطوط کے ذریعے ان حضرات کے ضمیر کو آگاہ کریں۔

(۱۲) جماعت اصلاح المسلمین یہ سب سے اول جماعت ہے وہ بھی خاموش ہیں ان کو بھی بیدار کریں۔

(نوٹ!! غالباً لاہور میں منعقد مسلم ممالک کی سربراہی کانفرنس کے بعد منعقدہ تربیتی دورہ کے موقعہ پر درج ذیل تجاویز تحریر فرمائیں۔)

○ چند تجاویز ○

(۱) مخلصین تعلیم یافتہ طبقہ اکٹھا ہوا ہے ان کے لئے خصوصی دعا کہ اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام و ایمان نصیب کرے اور اس کے عملی لوازمات افعال و کردار عملی زندگی کی توفیق بخشے، ہم اور آپ اپنے اندر جرات، صداقت، اخلاص کا جوہر پیدا کریں اور دربار عالیہ میں ملتجی رہیں اور آج یہ عہد و پیماں کریں، اس کے لئے کوشاں رہیں اور اس کے ثمرات و نتائج کی خوشبو اوروں تک پہنچائیں، خود مصلح ہو کر اوروں کی اصلاح کریں اور خود پوری طرح عامل رہیں اور ایسی تجاویز اپنائیں کہ دوسرے بھی مستفید و عامل بنیں۔

(۲) گویا کہ یہ مخلصین مجاہدین دین کے خادموں کی سربراہ کانفرنس یا ان کی مجلس عاملہ ہے، جس طرح انہوں نے آپس میں کامل محبت، اتفاق و اتحاد قائم کیا ہے ہم بھی خصوصی مفید عملی قرار دادیں پاس کریں جن میں مسلم برداری کی بہتری کے لئے مفید تجاویز ہوں، اور یہی اس جماعت کا دستور العمل ہے کہ خدمت گزاری کے لئے سرتوڑ کوشش کی جائے۔

(۳) یہ کس قدر ہماری خوش قسمتی اور عجیب موقعہ اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور قرب خاص ہے کہ اس عظیم کام میں ہماری شمولیت رہے اور کامیابی کے راستہ پر گامزن رہیں۔

(۴) عیسائی، مرزائی، شیعہ و غیر مشنریاں کس قدر ہمت و جرأت سے منظم ہو کر کام کر

رہے ہیں، اس جماعت کو بھی موثر تنظیم کے ذریعہ تبلیغی کام کرنا چاہئے۔

تجاویز

(۱) ہر ایک بستی میں نماز با جماعت، حلقہ مراقبہ، تہجد مسواک، ڈاڑھی کی از سرنو پابندی،

(۲) مذکورہ امور کے انتظام، نماز کے مسائل اور اخلاق و اعمال کی اصلاح کے لئے آدمی مقرر کرنا،

(۳) اسی طرح خواتین کے لئے مضبوط انتظام رکھنا، اور ان کے معاملات اور جھگڑوں کے حل کرنے کا انتظام رکھنا،

(۴) ہر ایک بستی میں نماز کے اہتمام، نماز با جماعت پڑھنے والوں کا صحیح شمار،

(۵) ہر ایک بستی میں تہجد پڑھنے، مسواک کرنے اور مسائل یاد کرنے والوں کا شمار،

(۶) ہر ایک بستی میں جتنے افراد مذکورہ بالا امور میں کوتاہی کرنے والوں ہوں اور جو حد شرعی سے کم داڑھی رکھتے ہیں ان کا شمار،

(۷) ہر ایک بستی میں جو افراد ان دینی امور کے لئے اپنی بستی خواہ قرب وجوار میں دینی بیداری نماز وغیرہ کے لئے تبلیغی کوشش کرنے والے ان کا شمار، ان کے نام اور ان کا پیشہ،

(۸) ہر ایک خلیفہ صاحب کی جماعت میں سے گذشتہ دورہ تعلیم میں کتنے افراد کس علاقہ، کس بستی سے شامل ہوئے بمع نام،

(۹) خلیفہ صاحب کی جملہ جماعت میں کونسی بستیوں میں سے کتنے طلبہ دینی عربی تعلیم کے لئے مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ میں داخل ہوئے بمع نام،

(۱۰) انہوں نے تعلیم مکمل کی فارغ التحصیل ہوگئے یا کس قدر تعلیم حاصل کی یا تعلیم چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے اس نمبر ۱۰ کے جملہ افراد اب کونسا مشغلہ اپنائے ہوئے ہیں۔

(۱۱) نمبر ۱۰ کے افراد نے دورہ تعلیم میں شامل ہو کر کس قدر دینی تعلیمی، خدمت خلق کا کام اپنی بستی، گردونواح یا کسی دوسرے علاقہ میں کام کیا؟

(۱۲) خلفاء کرام آئندہ دورہ تعلیم و تربیت و صحبت کے لئے وقت مقرر کریں۔

(۱۳) اس دورہ تعلیم، صحبت و تربیت کے لئے ہرایک خلیفہ صاحب اپنی جماعت میں سے ذہین و فہیم طبع والے کتنے افراد شامل کریں گے۔ کیاارادہ ہے؟

(۱۴) ہرایک خلیفہ صاحب کے پورے علاقہ میں کتنی بستیوں میں لڑکوں خواہ لڑکیوں کے قرآن شریف پڑھنے، نماز سیکھنے کاانتظام ہے، اور جن بستیوں میں یہ نظام نہیں ہے ان کا شمار۔

(۱۵) جن بستیوں میں یہ انتظام نہیں ہے ان کے لئے مفید تجاویز سوچ کر انتظام رکھنا۔

(۱۶) ہرایک خلیفہ صاحب کی جماعت میں کہیں بھی جماعت کے فقراء کاباہمی یارشتہ داروں یاغیر جماعت لوگوں سے کوئی جھگڑا، کشیدگی یا دنیاوی معاملات، تنازع تو نہیں ہیں، اگر ہیں تو کن بستیوں میں اور کن آدمیوں میں؟

(۱۷) اس سلسلہ میں خلیفہ صاحب نے کونسا اصلاحی اقدام کیا ہے اور بقیہ الجھے ہوئے معاملات کے لئے ان کی کیارائے اور تجویز اور سوچ و فکر ہے تاکہ اصلاح ہو جائے۔

(۱۸) ہرایک خلیفہ صاحب کی جملہ جماعت میں سے کتنے اور کونسے لڑکے (بمع نام، ولدیت و سکونت) میٹرک سے اوپر دنیوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ اور کہاں حاصل کر رہے ہیں؟

(۱۹) ان میں سے جو نماز، ذکر، ڈاڑھی، دین کی طرف متوجہ ہیں۔ درگاہ پر آمدروفت رکھتے ہیں ان کا شمار نیز جن میں غفلت ہے ان کا شمار اور ان کی اصلاح کے لئے سوچ و فکر۔

(۲۰) ہرایک خلیفہ صاحب کے حد تبلیغ میں کتنے فقراء ملازم ہیں؟ کونسے عہدہ ملازمت پر فائز ہیں؟ نیک، صالح، ذاکر، نماز، ڈاڑھی کے پابند عامل شریعت ہیں درگاہ پر آمدورفت رکھتے ہیں (بمع نام، ولدیت و سکونت) اور اگر سست ہیں تو ان کی اصلاح کے لئے سوچ و فکر۔

(۲۱) ہرایک خلیفہ صاحب کی جماعت کے جو طلبہ زیر تعلیم ہیں وہ کونسا کورس پڑھ رہے ہیں؟ اورانہوں نے جماعت کے اصول کے مطابق کوئی دینی کام کیا ہے، اور روحانی سلسلہ کی اشاعت کے لئے کوشش کی ہے، تعلیمی و تربیتی دوروں میں شامل ہوئے ہیں، اگر جواب

اثبات میں ہے تو کتنے اور کونسے ؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آئندہ شمولیت کریں۔

(۲۲) اسی طرح جو ملازم ہیں انہوں نے دورہ تعلیم و تربیت میں شامل ہو کر تبلیغی، دینی خدمت خلق، جماعت کے اصول کے مطابق اشاعت میں بہرہ حاصل کیا ہے؟ ورنہ آئندہ شامل ہوں۔

(۲۳) خلیفہ صاحب کی جماعت میں کتنے تاجر، دوکاندار اور کس قدر پڑھے لکھے اور فارغ حضرات میں سے کتنے اور کونسے افراد نے تعلیمی اصلاحی تربیتی دوروں میں شمولیت کی ہے نیز حضرات خلفاء کرام مبلغین کے ساتھ تبلیغ میں کس قدر شامل رہے ہیں؟ آئندہ شامل رہیں۔

(۲۴) اکثر و بیشتر ماہوار اور سالانہ جلسوں کے موقع پر یہ صلاح و کوشش کی جاتی ہے کہ ہر ایک اہل ذکر مرد خواہ خاتون پورے اعزاز و اکرام سے اپنے عزیزوں پڑوسیوں، بستی والوں کو دعوت دے کر جمع کریں، مرد حضرات باہر اور خواتین اندر گھر میں ہوں، ان کو جوش و جذبہ و صداقت سے نماز اور دیگر دینی باتوں کی طرف دعوت دیں کوشش کریں اس سلسلہ میں کونسے فقیروں اور کون سی فقیرانیوں نے، کونسی بستیوں میں یہ فریضہ انجام دے کر قرابتداری، برادری اور ہمسائیگی کا حق ادا کیا اور اس کا نتیجہ کیا بر آمد ہوا؟

(۲۵) ہر ایک خلیفہ صاحب آئندہ کے لئے مسلمانوں کی اصلاح و تبلیغ کے لئے کون سے ارادے اور کس قدر تیاری اور کس طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲۶) ہر ایک خلیفہ صاحب کی جماعت میں سے کتنے اور کون سے افراد گھر بستی چھوڑ کر تبلیغی وفود میں شامل ہوتے ہیں؟

(۲۷) موجودہ دور میں مسلمانوں کی دینی حالت نہایت پست ہے اور تبلیغ کی اشد ضرورت ہے، اس سلسلہ میں ہر ایک خلیفہ صاحب مبلغ یا اس کی جماعت میں سے کسی اور صاحب نے کون سی تجاویز سوچی ہیں اور کیا صلاح مشورہ کیا ہے؟ آئندہ اس سلسلہ میں سوچتے رہیں،

(۲۸) اللہ آباد اور فقیر پور بستیوں میں رہنے والے بالغ افراد اور مسافر اہل ذکر کے نماز و دیگر ضروری مسائل کی تعلیم کے لئے کوئی خلیق و محنتی آدمی مقرر کرنا۔

(۲۹) اللہ آباد اور فقیر پور میں نئے آنے والے دور و نزدیک کے حضرات کے حال احوال، دلجوئی اخلاق، پیار تعظیم سے پیش آنے کے لئے ہر وقت چند دوست کم از کم ۲۔ ۳ آدمی

مقیم رہ کر دینی توجہ دلائیں اور حالات سے واقف کرتے رہیں۔

(۳۰) ہر ایک خلیفہ صاحب درگاہ سے متعلق کام کاج، مسجد مسافر خانہ، اندر وباہر کی دوسری ضروریات، انتظامات کے لئے جمع جماعت خود بھی مجاہدانہ طور پر شامل رہے اور جماعت میں ان ضروریات کی سرانجامی کا جوہر و شوق پیدا کرے۔

(۳۱) ہر ایک خلیفہ صاحب جب بھی درگاہ پر آئے کام کاج کے سلسلہ میں دریافت کرے اور شامل ہو جائے، نیز مدرسہ کی تعلیم، اساتذہ طلبہ کی پڑھائی حالات وغیرہ غور سے دیکھے، اگر کسی قسم کا نقص معلوم ہو تو منتظمین کو بتائے اگر مناسب سمجھے تو استاد صاحب کو بتائے، زبانی اخلاق و پیار سے حضرات استاد صاحبان اور طلباء کی ہمت افزائی اور شوق و ذوق و دلچسپی سے تعلیمی کام کرنے کا جوہر پیدا کرے، اگر اس کے متعلقین میں سے کوئی طالب علم زیر تعلیم ہو تو اس کو مضبوط و باہمت رہ کر زیادہ کام کرنے کا شوق دلائے، بہتر یہ ہے کہ ایک سوا روپیہ کے عطیہ سے اس کی دلجوئی کرے۔

○ ہدایات برائے خلفاء کرام ○

حضرات خلفاء کرام مرشد کامل کے اتم نائب، جاء نشین، بلکہ خصوصی نیابت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے موصوف، مخلوق کے پیشوا، عام و خاص کے رہبر و ہادی ہیں۔ اس لئے ان حضرات کی زندگی کے جمیع سکنات، حرکات، جملہ اخلاق، اعمال، کردار، عادات، نشست، برخواست، گفتار، رفتار، آثار، افعال، ایثار، سخا، مجلس، محفل، احوال حالات، قال حال، صدق مقال، مرشد کامل اور حضرت رسول اکرم تاجدار مدینہ علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کی حیات طیبہ کے مطابق ہوں، تاکہ صحیح معنی میں حقیقتاً خلعت سعادت کے لائق و فائق بن سکیں۔

○ مزید ہدایات درج ذیل ہیں ○

(۱) اس کا حقیقی محبوب و مرغوب برحق معبود، دنیا عقبیٰ و مافیہا میں مقصود اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہو اس کی زندگی ذکر مراقبہ، بیعت و صحبت، عبادت و اطاعت شریعت و طریقت، حقیقت اور مجاہدات سلوک کا اصل الاصول مقصد المقاصد ثمرہ و نتیجہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو، اور موحد کامل رہے،

(۲) حضرت رسول اکرم تاجدار مدینہ محبوب رب العالمین علیہ افضل الصلوات و اکمل

التحیات کی ذات مقدسہ کے ساتھ کامل محبت، عشق و الفت، صدق اخلاص حاصل ہو جس طرح احادیث متبرکہ میں وارد ہے ان کا صحیح حقیقی مصداق بن کر اس درجہ کامل طریقہ سے شریعت و سنت کا تابع ہو کر رہے۔

(۳) ہر دو مذکورہ بالا نعمتوں کا حصول اور ان میں یکتاو کامل فرد بننا بلکہ نیابت حقیقی کی یہ سعادت حاصل کرنا موقوف ہے مرشد کامل عارف باللہ سے ایسی محبت، رابطہ قلبی صدق و یقین، اخلاص حقیقی قائم کرنے پر جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اس سے میرا یہ مقصد نہیں کہ پیر کو نبی و رسول سمجھے ہرگز نہیں ہرگز نہیں نعوذ باللہ من ذالک یہ عقیدہ رکھنا الحاد و کفر ہے، لیکن نائب نبی ضرور سمجھیں بزرگان دین نے لکھا ہے کہ عامل شریعت، متبع سنت پیر کامل کے لئے آداب نبوی ملحوظ رکھنے سے فیوضات و برکات انعام، فضل، اصلاح اور باطنی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔

(۴) حضرت رسول اکرم محبوب رب العالمین علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات اور مرشد کامل کے بارے میں افراط و تفریط، چھیڑ چھاڑ اور ان کی شان کے ناپ تول سے بچے جس سے سوء ادبی، خلاف شان اور حد سے تجاوز ہوتا ہو جو شرعاً منع ہے، ایسی حرکات و خیالات سے خود بھی بچے اور جماعت کو بھی یہی تعلیم دے۔ بے ادب ہمیشہ محروم رہتا ہے، کسی درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

(۵) ہر بات، ہر معاملہ، زندگی کی ضروریات و حالات میں شریعت و سنت کے اتباع کو اپنے لئے فرضی کام نہایت درجہ اہمیت والا سمجھے اور اس کے خلاف عمل ہرگز نہ کرے بزرگی و فقیری سب کچھ شریعت و سنت کی تابعداری میں ہے کمال اسی کا نام ہے۔ شریعت و سنت کے خلاف چلتے ہوئے، راہ ہدایت، راہ سعادت، راہ کمالیت کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

مدرسہ کے بارے میں ہدایات

(۱) فارسی خواہ عربی خواں مبتدی طلباء اجراء کی از حد کوشش کریں، زبانی خواہ تحریری محنت کریں،

(۲) سبق پڑھتے وقت صرفی و نحوی سوالات کریں، فارسی پڑھنے والے بھی سوالات کریں،

(۳) طلباء مطالعہ کر کے خود عبارت صحیح طور پر پڑھیں۔

(۴) پڑھا ہوا سبق استاد صاحب سنے۔

(۵) بالائی کتب کے طلبہ استادوں کی تقریریں ضرور ضبط و تحریر کریں۔

(۶) استاد صاحبان طلبہ کو اولاد سمجھتے ہوئے نہایت شفقت خیر خواہی، ہمدردی سے مفید و مؤثر طریقہ پر پڑھائیں پڑھائی اس قدر سہل و مؤثر ہو کہ از خود طالب علم کے ذہن نشین ہو جائے۔

(۷) اگر استاد کو کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو ایک دوسرے سے پوچھنے میں حجاب نہ کرے۔ یا دوبارہ شرح و حاشیہ دیکھ کر پھر سے طالب کو سمجھائے اور اس میں حجاب نہ کرے۔

(۸) مولوی بشیر احمد صاحب کچھ عرصہ اللہ آباد اور کچھ وقت فقیر پور میں شامل تعلیم رہیں۔

(۹) دونوں مقامات کی تعلیم اور طلبہ پر پوری طرح نظر رکھیں۔

(۱۰) خلفاء کرام اہل خانہ کی اصلاح کے لئے کوشاں رہیں۔ اور ساتھ رہنے والے احباب کی اصلاح، اور عزت و وقار کا خیال رکھیں۔

ہدایات

(۱) ذکر و مراقبہ کی کثرت و مداومت اور اس کے ثمرات نتائج کا حصول۔

(۲) بار ہنما محبت و رابطہ بہ اخلاص، صدق و یقین اصلی و بنیادی چیز اور اصولی بات ہے اس کا پورا التزام و اہتمام رکھنا۔

(۳) نماز با جماعت، مسواک، تہجد، اور نماز میں دستار کی پابندی رکھنا۔

(۴) سنت و شریعت کا کماحقہ اتباع کرنا۔

(۵) قرض لینے سے بالکل بچنا اور قرض دینے سے کنارہ کرنا، کیونکہ اس سے بہت سے مفاسد و نقائص اور برے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور بجائے ثواب کے عذاب بن جاتا ہے۔ البتہ محتاج کو قرض دینا بڑا ثواب ہے۔

(۶) دنیاوی معاملات لین دین، شراکت وغیرہ امور کی وجہ سے دنیوی، دینی بلکہ اخروی نقصان کافی ہوتے ہیں اور یہ دنیاوی معاملات دین میں تباہی لاتے ہیں۔ اور اس کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ حق طلبی اور حق ادائگی پر ثابت قدم رہنا۔

(۷) جماعت میں کسی قسم کا معاملہ نزاع ہو تو بروقت اس کی اصلاح اور معاملہ صفا کرنے کو فرضی امر سمجھنا۔

(۸) اپنے نفس، اہل و عیال، رشتہ داروں، ہمسایوں، بستی والوں، علاقہ والوں کو جہنم کی آگ، خدا تعالیٰ کی بے فرمانی سے بچانے کے لئے عملی قدم اٹھانے کو اپنا فریضہ سمجھ کر ادا کرنا۔

(۹) مذکورہ بالا لوگوں سے محبت پیار اور اخلاق حمیدہ سے پیش آنا۔

ہدایات برائے طلبہ و اساتذہ مدرسہ

۷۸۶

(۱) تعلیم کے اوقات مقرر ہوں اور پابندی سے طلبہ کی حاضری ہو۔

(۲) سب سے پہلے استاد صاحبان وقت کی پابندی کریں۔ بلکہ مقررہ وقت سے پہلے حاضر ہو جائیں۔

(۳) نماز با جماعت پہلی رکعت میں بلکہ تکبیر اولیٰ میں پہنچیں۔ مسواک تہجد، ذکر، حلقہ مراقبہ وغیرہ کی زیادہ پابندی استاد صاحبان کریں تاکہ ماتحت طلبہ پر اچھا اثر ہو اور عملی قوت پیدا ہو۔

(۴) اساتذہ ہمیشہ مطالعہ کی عادت رکھیں تاکہ ان کی تعلیم مؤثر و مفید ہو اور ذہن فہم و ملکہ پیدا ہو اور طلباء میں اس کا اثر اور شوق زیادہ پیدا ہو۔

(۵) ابتدائی کتب میں بنیادی صرف و نحو کی تعلیم کی زیادہ کوشش کی جائے کہ بنیاد مضبوط و مستحکم رہنے سے طالب علم کے لئے بالائی تعلیم کے لئے ذہن و فہم کے راستے کھل جائیں گے اور بالائی تعلیم میں سہولت پیدا ہوگی۔

(۶) صیغوں کا اجراء زبانی خواہ تحریری جاری رہے جملوں اور صیغوں کی تحریر کا دستور قائم رہے۔

(۷) عربی خواہ فارسی میں گفتگو کو ہر ایک فرد کے لئے فرضی و لازمی قرار دیا جائے۔ خود اساتذہ آپس میں اور طلبہ کے ساتھ عربی فارسی میں دائما کلام جاری رکھیں۔ اور ادب کی کتابیں آج کل کے تعلیمی دستور کے مطابق نصاب و تعلیم میں شامل کریں۔

(۸) نئے خواہ پرانے عربی فارسی خوان طلبہ میں بات چیت کا شعور پیدا کیا جائے اس

طرف پوری طرح توجہ رہے۔

(۹) ہر ہفتہ اردو، فارسی، عربی، سندھی میں ہر ایک طالب علم کے لئے تقریر لازم قرار دی جائے۔

(۱۰) تحریر کرنے نیز کتابت کی صفائی کو ہر ایک طالب علم کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ اس کے لئے ہر ایک طالب سیاہی، قلم اور تختی موجود رکھے۔

(۱۱) ہر ایک شاگرد سبق کے وقت عبارت خود پڑھے۔ ترجمہ مطلب خود بیان کرے۔ استاد غلطیوں کی اصلاح کرے اور آخر میں سبق کا مقصد و مطلب نہایت بہتر و عمدہ پیرایہ پر مؤثر و دل پذیر طریقہ سے سمجھائے اور پوری طرح سے طلبہ کے ذہن نشین کرائے اور سمجھ نہ آنے کی صورت میں طلبہ سے سبق سنے اور ان کے ذہن و دماغ میں بٹھالے ـــ اور دوسرے دن صبح کو وہی سبق طلبہ سے سنے اور غلطیوں کی اصلاح کرے۔

(۱۲) سبق پڑھنے، سننے کے وقت جملہ حاضر و شامل طلباء کا ذہن، فہم، دماغ بیدار رکھے۔ جملہ طلباء کے طبع کی نگرانی کرے۔ غافل اور بے توجہ طالب کو تنبیہ کرے اور سزا دے۔

(۱۳) ہر ایک کتاب کے سبق کی ابتداء عبارت کی وضاحت اور سوال و جواب سے کرے۔ اور اس سلسلہ میں جملہ طلباء پہلے سے مطالعہ و محنت کر کے تیار ہو کر سبق کے لئے آئیں۔ غفلت و سستی کرنے والے کو استاد صاحب سزا دے۔

(۱۴) جملہ اساتذہ عربی خواہ فارسی کی کتابیں پوری تحقیق سے لغت، حاشیہ، شرح دیکھ کر پڑھائیں۔ اگر کسی مقام یا لفظ کی تحقیق نہ ہو تو ایک دوسرے سے پوچھنے میں عار ہرگز نہ کریں۔

انتظامات بموقعہ عرس شریف

(۱) نعت خوانی کے لئے نعت خوان مقرر ہوں۔

(۲) اذان کے لئے مؤذن مقرر کرنا جو صحیح طریقہ سے اذان دیتا ہو۔

(۳) نماز کے لئے قرات و مسائل سے واقف پیش امام مقرر کرنا۔

(۴) مکبر مقرر کرنا (۵) صفوں کی درستی کا انتظام رکھنا۔

(۶) صفوں کی درستی کے لئے فرش پر لکیر کھینچ کر نشان لگانا،

(۷) کم عمر بچوں کی صفیں آخر میں بنانا،

(۸) یہ اعلان کرتے رہنا کہ اندر خواہ باہر جماعت اپنے پیسوں، جوتوں اور سامان کی خود حفاظت کریں،

(۹) ادائگی فرض کے وقت جماعت کی جوتیوں کی حفاظت کے لئے پہریدار مقرر کرنا،

(۱۰) مسجد میں مقیم مہمانوں کے سامان کی حفاظت کے لئے ہوشیار چوکیدار مقرر کرنا تاکہ وضو کرنے لنگر کھانے یا کہیں اٹھ جانے کے وقت سامان کی نگہبانی رہے، کسی کا نقصان نہ ہو،

(۱۱) اندر باہر، پانی پلانے لنگر کھلانے کے لئے چست و چاک نیک، محنتی کام کرنے والے آدمی مقرر کرنا،

(۱۲) وضو کے لئے وسیع انتظام رکھنا، ٹینکی میں ہر وقت وضو کے لئے پانی موجود رہے،

(۱۳) ضرورت کے مطابق مٹی کے پاٹ، لوٹے وغیرہ موجود رکھنا،

(۱۴) آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے، موزوں جگہ پر بٹھانے اور خدمت کے لئے نیک آدمی مقرر کرنا،

(۱۵) ہوٹلوں، دکانوں، چائے، شربت وغیرہ کے لئے نگران مقرر کرنا،

(۱۶) باہر خواہ اندر عام و خاص کے لئے بیت الخلاء کا انتظام کرنا،

(۱۷) اجنبی گھومنے پھرنے والے، نقصان کرنے والے لوگوں کا خیال رکھنا،

(۱۸) جلسہ کے وقت بجلی اور لاؤڈ کا انتظام نیز رہائش گاہ میں بجلی کا انتظام، دروازہ پر جمعدار مقرر کرنا لاؤڈ اسپیکر کا مناسب انتظام رکھنا،

(۱۹) خواتین کی حویلی کے دروازہ پر ہوشیار نگران مقرر کرنا،

(۲۰) دیگوں کا انتظام کرنا (۲۱) صبح کے وقت چاول پکانے کے لئے مشورہ کرنا

(۲۲) اندر خواتین کے لئے لنگر لے جانا، تقسیم کرنا وغیرہ،

(۲۳) خواتین کا احسن طریقہ سے رہنا، ان کی خدمت کے لئے رضا کار خواتین مقرر

کرنا۔

ضروری ہدایات

(نوٹ. ۱۳۹۶ھ میں دورہ تفسیر القرآن کے لئے حضور مدظلہ نے مدرسہ کے طلبہ کا وفد علامہ اویسی مدظلہ کی خدمت میں بہاولپور بھیجا، ان کے نام تحریر کی ہوئی ہدایات)

(۱) اس مبارک سفر حصول علمی دولت اور دورہ تفسیر کا اصل مقصد اور نیت صحیحہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

(۲) دورہ تفسیر میں شامل حضرات آپس میں محبت، پیار، ایثار، اتفاق، یگانگت خیر خواہی اور دکھ و سکھ میں ہمدردی کریں۔

(۳) لباس شرعی تقویٰ کے مطابق استعمال کریں، دستار، پیراہن (جو کہ چھوٹا نہ ہو) شلوار یا چادر ٹخنوں سے اوپر رہے۔ اگر (رومال کی جگہ) چادر استعمال کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

(۴) نماز با جماعت، تہجد، مسواک، جس قدر ہو سکے باوضو رہنا بیہودہ کلام، دنیاوی گفتگو قیل و قال سے پرہیز کرنا۔

(۵) رمضان المبارک میں جس قدر فراغت ہو، ذکر، مراقبہ، تلاوت قرآن مجید، نیکی کے کاموں میں مشغول رہنا اور شب بیداری کرنا۔

(۶) حتی المقدور استاد صاحب کے ادب، احترام، تعظیم و تکریم کا پورا لحاظ رکھنا اور ان کی صحبت و مجلس میں آداب ملحوظ رکھنا۔

(۷) اپنے سے بڑوں خواہ ہم درس حضرات کے ساتھ بااخلاق احسن طریقہ سے پیش آنا۔

(۸) درسگاہ میں ہم سبق حضرات کے ساتھ بیہودہ کلام، بلاضرورت بحث و چھیڑ چھاڑ، معاندانہ گفتگو سے بچنا۔ البتہ دینی معلومات میں اضافہ کے لئے علمی مسائل پر بحث و مباحثہ تکبر و برتری سے خالی، مناسب و سلامتی کی صورت میں جاری رہے۔

(۹) ادب و احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے استاد محترم سے علمی مسائل کی تحقیق کے لئے سوال و جواب کرتے رہیں۔

(۱۰) استاد صاحب کی خصوصی تقاریر، خصوصی علمی تحقیقات، مسائل ضروریہ تحریر

کرتے رہیں، ہر ایک صاحب اس طرف کما حقہ کوشاں رہے۔

(۱۱) اعمال، اخلاق، کردار میں صوفیاء کرام کے طریقہ کی پیروی کریں۔

(۱۲) حسن پرستی، عشق مجازی، بد نظری ایسے جملہ اخلاق رذیلہ سے پوری طرح پرہیز رکھیں۔

(۱۳) شہر، بازار میں بلاضروت نہ جائیں، ہر تماشہ، لہو ولعب کھیل سے بالکل بچیں، اس معاملہ میں غیر جماعت ہمدرس حضرات کی پیروی ان کے خیال و کردار کا اتباع ہرگز نہ کریں۔

(۱۴) مدرسہ کے قوانین وضوابط کی پوری طرح پابندی کریں، مدرسہ میں حاضر رہ کر آپس میں درس اور علمی نکات پر بحث و تکرار کرتے رہیں۔

(۱۵) چہل قدمی کرتے رہیں کبھی کبھی سیر و تفریح کے لئے موقعہ ملے تو شہر سے باہر نکل جائیں۔

(۱۶) سلام و کلام، نشست و برخواست، رفتار و گفتار، خورد نوش مطلب یہ کہ جملہ امور میں اتباع سنت و شریعت کو اپنائیں اور ہر کام میں تقویٰ اختیار کریں، تواضع، حلم و بردباری کی عادات جمیلہ و اخلاق حمیدہ کو اپنا شعار بنالیں۔

(۱۷) خیر خواہی و ہمدردی کی بنیاد پر ایک دوسرے پر تنقیدی نظر رکھیں غلطی سستی، غلط روش وغیرہ پر ایک دوسرے کو احسن طریقہ سے مطلع کریں اور اس کو خیر خواہی سمجھ کر قبول کریں اور طرز و چال و اخلاق صوفیانہ اختیار کریں۔

باب ششم

مشاہدات و تاثرات

حضرات خلفاء کرام

علماء حضرات

اور

دیگر اہلِ ذِکر، فقراء کے قلم سے

○

مشاہدات و تأثرات

(از مولانا جان محمد سولنگی صاحب کمپیوٹر انچارج محکمہ زراعت حیدر آباد سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ یہاں اپنے مرشد ہادی. نائب نبی سراج السالکین فخر الاصفیاء تاج الاولیاء حضرت الحاج اللہ بخش فضلی غفاری قدس سرہ السامی کی دینی خدمات. تبلیغ تحریر اور تقریر کے ذریعے اشاعت اسلام. فیوض و برکات. کمالات و کرامات. مشت از نمونہ خروار عرض کرتا ہے. جن کے ظاہری و باطنی حالات. اطوار و عادات آپ کے کامل ولی ہونے کے اظہر من الشمس دلیل ہیں. کیا یہی کچھ کم ہے کہ آپ کی نگاہ کرم فیض اثر سے ہزار ہا مردہ دل ذاکر و زندہ بن گئے. بے شمار فاسق و فاجر گناہوں کی دلدل سے آزاد ہو کر ابدی آزادی حاصل کر چکے. اجڑے آباد ہوئے اور بھٹکے راہ یاب ہوئے یہی نہیں بلکہ آپ کی توجہات عالیہ سے۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

آپ سراپا مجسمہ اخلاق حسنہ. صاحب شفقت و رحمت. فیض و برکت ولی کامل تھے. جن کی زیارت بابرکت سے از خود یاد الٰہی آجاتی تھی. مجھ جیسے نااہل کی نہ تو زبان کو طاقت ہے کہ کماحقہ آپ کی شان بیان کر سکے نہ ہی قلم میں اتنی قوت ہے کہ قلمبند کر سکے۔ بہر حال اپنی ناتواں حیثیت کے مطابق یہ مسکین بھی حصول تبرک کے لئے اپنی بساط کے مطابق آپ کی دینی خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کریگا. درج ذیل حالات و واقعات و خدمات بندہ کی ذاتی معلومات اور مشاہدات پر مبنی ہیں۔

احتیاط تقویٰ اور پرہیز گاری: خوف خدا. احتیاط و تقویٰ کو شریعت مطہرہ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے. ماضی قریب میں بھی بفضلہ تعالیٰ میرے مرشد ہادی نور اللہ مرقدہ کے وجود باجود میں ماسلف مشائخ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی طرح یہ عمدہ وصف پوری طرح موجود تھی. نہ فقط یہ کہ خود تقویٰ کو اپنایا بلکہ اپنی جماعت عالیہ کو بھی بڑی حد تک اس کا پابند بنایا خاص کر خلفاء کرام کو تو مزید تاکید سے فرماتے تھے کہ جس قدر آپ حضرات تقویٰ و

پرہیز گاری اختیار کریں گے. اسی قدر آپ کے متعلقین بھی تقویٰ اپنائیں گے. تمام اہم اجتماعات کے موقعوں پر خلفاء کرام کو جمع کر کے طریقت کے اصول و ضوابط کی پابندی خاص کر تقویٰ پر زیادہ زور دیتے تھے۔

فرماتے تھے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ ہو گذرے ہیں. تمام نے ذکر اللہ. تقویٰ اور بزرگوں کی صحبت اختیار کی تب اس مقام پر پہنچے. فرماتے تھے کہ ذکر کا صحیح فائدہ و ثمرہ بھی تب حاصل ہو گا. جب تقویٰ کیا جائے گا نیز فرمایا. میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ پیر مٹھا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ فضل علی قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ واقعہ بکثرت بیان فرماتے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک فقیر کچے چنوں کا ایک گچھا لے آیا اور ہدیۃً آپ کو پیش کیا۔ آپ نے یہ سمجھ کر کہ شاید اس کے اپنے بوئے ہوئے ہوں گے اس سے لے لئے اور ایک دانہ توڑ کر منہ میں ڈالا ہی تھا کہ احتیاطاً پوچھا فقیر صاحب آپ کے ساتھ کاشتکاری میں کوئی اور آدمی شریک تو نہیں ہے کہنے لگا جی حضور شریک تو ہے. یہ سنتے ہی منہ میں ڈالا ہوا چنا تھوک دیا اور فرمایا خود تو تقویٰ کے بغیر چیزیں کھاتے پھرتے ہو ہمیں بھی ملوث کرتے ہو۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ فقراء لنگر کا گنا چھیل رہے تھے. حضرت پیر قریشی قدس سرہ تشریف لائے دیکھا کہ ایک فقیر کماحقہ چھیل بھی رہا ہے لیکن اس کا سرا جو زیادہ میٹھا نہیں ہوتا وہ کھا بھی رہا ہے دیکھ کر فرمایا صوفی بھی بنے بیٹھے ہو (کہ لنگر کا کام کر رہے ہو) اور گیدڑ بھی (کہ بلا اجازت کھا رہے ہو)۔

بعض اوقات ترغیب و تحریص کے طور پر اپنے بھی واقعات سنا دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا یہ عاجز حضور پیر مٹھا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لنگر کے لئے گنا کاشت کرا کر لنگر کے لئے گڑ بنواتا تھا. زمین کے مالکان بھی اپنے قریبی تعلق والے ہوتے تھے. گڑ بھی بہت سارا تیار ہوتا تھا لیکن کبھی اس عاجز نے وہ گڑ چکھ کر بھی نہ دیکھا. حالانکہ مالکان کی طرف سے اجازت ہوتی تھی۔ فرماتے تھے کہ ہم بازار کی چیزوں سے اس لئے منع کرتے ہیں کہ آج کل خوف خدا دلوں سے اٹھ چکا ہے. زبانی طور پر بھی احباب سے واقعات سنے اور اخبارات میں بھی ایسے واقعات شائع ہوئے ہیں کہ لوگوں نے اپنے دنیاوی منافع کے لئے حرام چیزیں بھی شامل کر لیں العیاذ باللہ تعالیٰ. اسی وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ گڑ. مصری اور دیگر اشیاء خورد و نوش فقراء اپنے ہاتھ سے بنا کر استعمال کریں. تاکہ ضرورت بھی پوری ہو اور تقویٰ میں بھی فرق نہ آنے پائے (الحمد للہ بڑی حد تک آپ کی یہ

کوششیں کامیاب ثابت ہوئیں)۔

فرمایا! ذکر، نماز اور دیگر عبادات کے باوجود ان کا صحیح اثر نظر نہیں آتا عبادت میں لذت نہیں آتی اس کی اصل وجہ بے احتیاطی اور تقویٰ نہ کرنا ہے۔ فرمایا اسی تقویٰ کے پیش نظر ہمارے طریقہ عالیہ کے پیشوا حضرت خواجہ نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ دنیا داروں کے یہاں کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔ مردوں کے علاوہ خواتین کے تقویٰ و پرہیزگاری کے لئے بھی عمدہ طریقہ سے تربیت فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات خواتین سے خصوصی خطاب فرماتے وقت تفصیل سے درج ذیل امور کی تاکید فرماتے تھے مثلاً یہ کہ جس رسی یا تار پر کپڑے خشک کریں پہلے اسے تین مرتبہ دھو کر پاک کریں۔ ہربار تازہ پانی لے کر دھوئیں خدانہ خواستہ اگر کپڑے سکھانے کی رسی پاک نہ رہی تو اس پر سکھائے ہوئے کپڑے بھی پاک نہ ہوئے۔ جس تار پر بڑوں کے کپڑے سکھائے جائیں اس پر صغیر بچوں کے کپڑے نہ سکھائیں۔ اسی طرح دھوتے وقت بھی ان کو علیحدہ رکھیں۔ رات کو برتن الٹا کر رکھیں کوئی برتن سیدھا اور منہ کھلا نہ چھوڑیں۔ اور اگر منہ کھلے رہ گیا تو صبح تین مرتبہ دھوئے بغیر اسے کھانے پینے کے لئے استعمال نہ کریں درگاہ فقیرپور شریف میں ایک بار غلطی سے میں نے حضور کے پانی پینے کا پیالہ سیدھا رکھ لیا۔ تہجد کے وقت آپ نے برتن کھلا دیکھ کر مجھے سخت تنبیہ فرمائی اور فرمایا پیالہ ابھی ابھی لیکر مٹی سے دھو کر صاف کریں۔

فرمایا میرے پیرومرشد حضرت پیر مٹھا قدس سرہ گھر میں مرغیاں پالنے سے منع فرماتے تھے جس کی اصل وجہ بھی تقویٰ ہی تھی کہ مرغیاں جگہ جگہ بیٹ کرتی رہتی ہیں کھلے منہ برتن اور کھانے پینے کی اشیاء میں چونچ ڈال کر برتن اور کھانا پلید کر دیتی ہیں عموماً صاحب خانہ بھی بہت کم احتیاط کرتے ہیں نتیجۃً تقویٰ تو بجاء خود فتویٰ کی رو سے بھی اکل حلال مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مرغیاں غلاظت بھی کھاتی رہتی ہیں اس لئے آپ فرمایا کرتے تھے جس کی بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی جماعت میں بڑی حد تک پابندی بھی کی جاتی ہے کہ مرغی کو ذبح کرنے سے تین دن پہلے باندھ کر مناسب پاک غذا دیتے ہیں۔ تاکہ سابقہ غلاظت کی تاثیر بھی نہ رہے اسی لئے ہمارے مشائخ بازار سے گوشت خریدنے سے منع کرتے ہیں کہ نہ معلوم قصاب نے خون دینے والا رگ کاٹ لیا جس کی وجہ سے خون خارج نہیں ہوتا اور گوشت ہی میں رہ جاتا ہے حالانکہ یہ خون غلیظ ہوتا ہے۔ آج کل بہت سے قصاب اپنے دنیاوی مفاد کی خاطر ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

نیز فرمایا کرتے تھے کہ حتی المقدور بستر پاک رکھیں تاکہ اگر گرمی کے موسم میں کوئی ننگے پیٹھ بستر پر لیٹ جائے تو بھی جسم پاک رہے، بچے بستروں پر پیشاب کر دیتے ہیں اس سلسلہ میں والداؤں کو از حد احتیاط کرنا چاہئے بعض جاہل لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ لڑکوں کا پیشاب پاک ہوتا ہے، حالانکہ پیشاب بچے کا ہو یا بچی کا دونوں نجس ہیں لوگوں کا یہ کہنا شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔

فرمایا! مساجد میں کھانا نہ کھائیں، کھانے کے ذرات مسجد میں گر جاتے ہیں جن پر کیڑے مکوڑے جمع ہو جاتے ہیں، بعض اوقات طلبہ اور فقراء روٹی لے جاکر مسجد میں رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے کتے، بلیاں مسجد میں چلی آتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ مساجد کا احترام بہت ضروری ہے عموماً دیکھا گیا ہے کہ مساجد کی چہار دیواریاں برائے نام ہوتی ہیں، لوگ مسجد میں کھانا کھاتے ہیں، کتے دیواریں پھلانگ کر مسجدوں میں آتے ہیں، مساجد کے لئے جو چٹائیاں خریدیں پوری احتیاط سے تین بار دھو کر ان کو پاک کریں پھر مسجد میں لاکر رکھیں اس لئے کہ جو لوگ چٹائیاں بناتے ہیں نہ معلوم پیس بھگوتے وقت کس قسم کا پانی استعمال کرتے ہیں چٹائیاں باہر کھلے میدان میں رکھ دیتے ہیں کتے وغیرہ ان کے اوپر گھومتے پھرتے ہیں، اسی وجہ سے خواجہ خواجگان حضرت پیر فضل علی قریشی قدس سرہ فرماتے تھے کہ مساجد میں بھی کپڑے بچھا کر نماز پڑھیں تاکہ اگر چٹائی دھلی ہوئی نہ ہو تو کپڑے بچھانے سے جاء نماز پاک ہو جائے گی، اور جائے نماز کا پاک ہونا نماز کے شرائط میں سے ہے، نیز فرماتے تھے کہ دودھ دوہتے وقت گائے بھینس کے تھن دھو کر پاک کپڑے سے پونچھ کر پھر دوہیں یہ اس لئے کہ دودھ دینے والے جانور بھی تو آخر گوبر کے اوپر بیٹھ جاتے ہیں پیشاب کرتے ہیں جس سے تھن پلید ہو جاتے ہیں حتی المقدور مال مویشیوں کا باڑہ صاف ستھرا رکھا جائے گوبر اٹھا کر وہاں خشک ریت یا مٹی ڈالنی چاہئے، دودھ دوہنے سے پہلے برتن اور ہاتھ بھی پورے احتیاط سے دھونے چاہئیں۔ غسل کے بارے میں فرمایا پہلے زمانہ میں تو کنویں ہوتے تھے اور پانی نکالنے کے ڈول عموماً باہر زمین پر رکھ دیئے جاتے تھے اور پھر دھوئے بغیر وہی ڈول کنوئیں میں ڈال دیتے تھے جو کہ فتویٰ خواہ تقویٰ دونوں لحاظ سے درست نہیں، بہرحال آج کل تو الحمدللہ نل عام ہیں جس سے نہاتے وقت تقویٰ بحال رہتا ہے، تاہم اگر بالٹی سے نہا رہے ہوں تو اسے کسی اونچی جگہ پر رکھیں اور آہستہ آہستہ اس سے پانی لیکر بدن پر ڈالیں اس طریقے سے کہ چھینٹیں دوبارہ بالٹی میں نہ

پڑیں، اگر وہی پلید چھینٹیں بالٹی میں پڑتی ہیں تو بالٹی کا تمام پانی ناپاک ہوجائے گا اور غسل کا مقصد ہی فوت ہوجائے گا. آج بھی جہاں کہیں کنوئیں زیر استعمال ہیں وہ ڈول کی پاکی کا خصوصی خیال کریں۔ نیز اگر کوئی چھوٹا موٹا جانور کنوئیں میں گرے تو اس کے مسائل بھی سمجھ رکھیں۔ نیز غسل کے بعد پلید کپڑے چادر پہننے سے تاکیداً منع فرماتے تھے کہ پھر سے بدن پلید ہوجائے گا۔

تقویٰ کے متعلق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بکثرت بیان فرماتے تھے کہ کوفے سے بکری چوری ہونے پر محض اس لئے کوفہ کا گوشت کھانا ترک کردیا کہ کہیں اس چوری کی ہوئی بکری کا گوشت نہ ہو۔

حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی تقویٰ بھی مثالی تھی حدیث شریف کی رو سے ہر مشتبہ چیز سے دور رہتے تھے، کھانے پینے سے لیکر اٹھنے بیٹھنے تک ہر معاملہ میں تقویٰ ملحوظ رکھتے تھے، پیشاب کے قطروں سے بچاؤ کے پیش نظر استنجاء خانہ میں ریت بچھواتے تھے بیت الخلا جانے کی علیحدہ نعلین ہوتی تھی اور نماز کے لئے اور ہوتی تھی فرماتے تھے کہ وضو کے بعد اسپنج کی چپل پہن کر چلنے سے کپڑوں پر چھینٹیں پڑتی ہیں، اس لئے احتیاط سے چلنا چاہئے۔

گھر میں کوئی نئی چیز نظر آتی تو دریافت فرماتے کہ یہ کہاں سے اور کس لئے آئی ہے، تاکہ ناواقفیت کی بنا پر گھر میں استعمال نہ ہو،

بے نمازی کے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے سے احتیاط فرماتے تھے کئی جگہ سفر میں دیکھا گیا کہ صاحب دعوت کی دلجوئی کی خاطر جماعت کے فقراء کو تو کھانے کی اجازت مرحمت فرماتے تھے مگر خود پھر بھی نہیں کھاتے تھے۔

جہاں شادی یا غمی کے موقعہ پر شریعت مطہرہ کی پوری طرح پابندی نہ کی گئی ہوتی ایسے پروگراموں میں نہ خود شامل ہوتے تھے نہ ہی جماعت کو جانے کی اجازت دیتے تھے۔ اسی طرح ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کسی ایسے گھرانے کی دعوت قبول نہیں فرماتے تھے۔ گوبر جلا کر کھانا پکانے سے منع فرماتے تھے کہ گوبر پلید ہے جن دواؤں میں شراب یا دوسری نشہ آور ادویہ شامل ہوتیں ان سے بھی پرہیز فرماتے تھے۔

سادگی آپ کی فطرت سلیمہ کی عادت ثانیہ تھی، تمام حالات و معاملات میں سادگی کا پہلو نمایاں نظر آتا تھا، اور وہ بھی آپ کی دیگر اداؤں کی طرح دکھاوے سے پاک محض للّٰہیت پر مبنی ہوتی تھی نہ کبھی یہ خیال کیا کہ میرے اس فعل سے کوئی زیادہ متاثر ہوگا اور نہ یہ کہ کوئی نفرت

کرے گا. چنانچہ ایک مرتبہ بعض دنیادار قسم کے آدمی آپ کی زیارت و ملاقات کے لئے درگاہ اللہ آباد شریف حاضر ہوئے میں نے جاکر حضور سے عرض کی، جب آپ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جانے لگے میں نے دیکھا کہ آپ کی قمیص مبارک کندھے سے پھٹی ہوئی ہے میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ دنیادار آدمی کہیں اس کو برا نہ منائیں عرض کی حضور یہ قمیص پھٹی ہوئی ہے. بہتر ہے کہ حضور قمیص تبدیل فرمادیں. فرمایا اگر وہ حق پسند اور سنجیدہ مزاج قسم کے آدمی ہیں تو اس کو برا نہیں منائیں گے یہ فرماکر قمیص تبدیل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف لے گئے. عموماً آپ ٹرین کا سفر کرتے تھے اور وہ بھی عام فقیروں کے ساتھ تھرڈ کلاس میں. ایک مرتبہ نوڈیرو سے واپسی پر ٹرین میں سخت رش تھا. ہم فقراء بھی آپ کے ساتھ تھے. کوشش کے باوجود حضور کے بیٹھنے کے لئے بھی سیٹ نہیں ملی. بالآخر سیٹوں کے اوپر والے تختے پر بیٹھنے کی جگہ ملی بمشکل آپ اس پر چڑھ کر بیٹھ گئے. یہ دیکھ کر ہم فقراء کو افسوس تو بہت زیادہ ہو رہا تھا کہ ہم جیسے سینکڑوں افراد تو فرسٹ کلاس میں سفر کریں اور ہزاروں مریدین کے صحیح معنوں میں رہبر و رہنما کو تھرڈ کلاس میں بھی بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی لیکن آپ کے مزاج سے واقف ہونے کی بناء پر مزید کچھ کہنے کی جرأت کسی کو نہ ہوئی. بہرحال جب ٹرین لاڑکانہ اسٹیشن پر پہنچی، ہم نے آپ کے لئے سیکنڈ کلاس کی ٹکٹ خرید کی اور آپ سے تشریف لے چلنے کی گذارش کی کافی دیر منت و سماجت کے بعد سیکنڈ کلاس میں تشریف لے گئے اور بیٹھنے کے بعد موجود ساتھیوں کو فرمایا پہلے والا ڈبہ غریبوں مسکینوں کا تھا میرے آقا و مولا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں کے ساتھ بیٹھنے کو زیادہ پسند فرماتے تھے اس لئے اس عاجز کو بھی غریبوں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے فرحت و راحت محسوس ہوتی ہے آپ حضرات کے مجبور کرنے پر یہاں آیا ہوں. ورنہ عاجز بڑے آدمیوں کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔

یاد رہے کہ حضور نور اللہ مرقدہ کو اللہ نے وسعت و فراخی سے نوازا تھا لباس. خواہ خورد و نوش میں جس قدر وسعت کرنا چاہتے کر سکتے تھے تاہم غیر ضروری اخراجات سے بچتے ہوئے اپنی جملہ آمدنی مدارس. فقراء اور دیگر دینی کاموں میں صرف فرماتے تھے. ایک فقیر آپ کے تکیہ کے لئے گاؤ تکیہ بنوا کر لے آیا. دیکھ کر فرمایا میں اپنے تکیہ کے لئے اس قدر کپڑا ضائع کرنا پسند نہیں کرتا. اب بھی اسے کھول کر کسی غریب بھائی کے سپرد کیا جائے تو بہتر ہے کہ وہ اس سے اپنا بدن ڈھانپ لے گا۔

ایک مرتبہ غلطی سے خادم سفر میں آپ کے دو نعلین مبارک لے گئے. دیکھ کر فرمایا میرے لئے دو نعلین کیوں لے آئے ہو؟ میں کوئی نواب تو نہیں ایک غریب فقیر ہوں۔ چند بار آپ سے یہ بھی سنا گیا کہ میرے بدن پر جو قیمتی کپڑے (یاد رہے کہ وہ بھی درمیانہ قسم کے ہوتے تھے) دیکھ رہے ہو، یہ میں نے خریدے نہیں بلکہ للہ تعالیٰ بعض دوستوں نے دیئے ہیں، انہوں نے صدق دل سے اپنے ثواب کے لئے دیئے ہیں اگر میں نہیں پہنوں گا تو ان کو دکھ ہوگا. جس کا تجربہ بھی ہے۔ ایک مرتبہ محترم حاجی عطا محمد صاحب آپ کے لئے زریدار قیمتی نعلین بنوا کر لائے. دیکھ کر فرمایا اتنے پرانے دوست ہو ابھی تک میری طبیعت سے واقف نہیں ہوئے. مجھے سادہ سی جوتی پسند ہے. یہ پھولدار شو والے نعلین مجھے نہیں بھاتے.

ایک مرتبہ فرمایا عرصہ سے دل میں یہ خیال رہا کہ اپنے پہننے کے لئے ایک کوٹ بنواؤں مگر اس عمر تک تو یہ نہ ہو سکا کہ اپنے نفس کے لئے خرچہ کر کے خصوصی کوٹ بنواؤں (واضح رہے کہ آخر تک آپ بنے بنائے کوٹ کبھی نئے اور کبھی نیلامی خریدتے اور کئی سال تک وہی پہنتے رہتے. یہ تو آپ کے مسند نشینی کے بعد کے اوقات ہیں جبکہ طالب علمی کے زمانہ میں بھی آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ (مدرسہ کے طلبہ کو سادگی کی ترغیب دیتے ہوئے) فرمایا میں ضلع نواب شاہ کا باسی تھا چاول کھانے کی عادت نہیں تھی بستی گیریلو ضلع لاڑکانہ میں جہاں پڑھتا تھا چاول کی روٹی ملتی تھی گندم کی روٹی کھانے کا رواج نہ ہونے کے برابر تھا جس کی وجہ سے مجھے مسلسل پیچش کی شکایت رہتی تھی، تاہم نہ کبھی اپنے لئے گندم کی روٹی پکوائی نہ ہی استاد صاحب یا کسی اور سے شکایت کی اور نہ ہی کبھی دودھ خرید کر پیا. میرے پاس پیٹی وغیرہ بھی نہ تھی کپڑے گٹھڑی میں باندھ کر خانواہن سے پیدل گیریلو جاتا تھا، اسی طرح جب استاد صاحب بھریا منتقل ہوگئے تو بھی بیس میل سے زائد کا یہ فاصلہ پیدل طے کرتا تھا. اکثر و بیشتر پورے مہینہ میں ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوتا تھا. اس لئے آپ حضرات بھی قناعت و سادگی اپنائیں والدین کو زیادہ پیسوں کے لئے تنگ نہ کریں، حصول تعلیم کے لئے تکالیف و مشقتیں برداشت کرنی پڑیں تو خوشی سے برداشت کریں چنانچہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے.

چوں شمع از پئے علم باید گداخت

کہ شمع کی طرح علم کے لئے پگھلنا چاہئے. عیاشی ناز و نعم سے حقیقی علم حاصل نہیں ہوتا۔

مدرسہ کا کام ہوتا یا مسجد کا حسب استطاعت حضور بھی اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے.

چنانچہ ایک مرتبہ حضور درگاہ طاہر آباد شریف میں فقراء کے ہمراہ سر پر مٹی اٹھا رہے تھے کہ سندھ کے ایک بااثر بڑے خاندان کے نوجوان جو کہ سندھ یونیورسٹی کے طالب علم بھی تھے محترم مولانا قمرالدین صاحب (جو خود عرصہ تک مشہور غنڈہ گردرہ چکے تھے مگر حضور کی نظر کرم سے تائب ہو کر ایک باصلاحیت مبلغ بھی بن گئے) کے ہمراہ حضور کی زیارت و ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ان کے پوچھنے پر کہ پیر صاحب کس وقت ملاقات کے لئے تشریف لائیں گے، جب مولانا صاحب نے بتایا کہ ہمارے پیرومرشد یہی ہیں جو مریدین کے ہمراہ اپنے سر پر مٹی اٹھائے جارہے ہیں، یہ سن کر وہ نوجوان بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے میں اب تک یہی سمجھتا رہا کہ اتنے بڑے پیر صاحب ہیں، بڑے کروفر سے رہ رہے ہوں گے بڑی مشکل سے ملاقات کے لئے وقت دیتے ہوں گے مگر یہاں تو صورتحال ہی کچھ اور معلوم ہوتی ہے، بلاامتیاز اپنے مریدین کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور یہی طریقہ کار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کتابوں میں پڑھا ہے کہ آپ صحابہ کے ساتھ مل کر کام بھی کرتے تھے، بہرحال حضور سے مل کر تو اور بھی زیادہ متاثر ہوا، رات دربار عالیہ پر رہا سیدھا سادہ لنگر کا کھانا کھا کر کہنے لگا مجھے اس غریبانہ طعام میں اس قدر لذت محسوس ہورہی ہے کہ عمدہ سے عمدہ کھانے میں بھی کبھی اتنی لذت محسوس نہیں ہوئی، فقراء کے ساتھ فرش زمین پر سویا حضور سے بیعت ہوا، واپسی پر گھر پہنچ کر بھی پابندی سے نماز پڑھتا رہا، ڈاڑھی مبارک بھی رکھ لی جب حضور کو اس نوجوان کی اصلاح اور روحانی تبدیلی کا بتایا گیا تو فرمایا خوشی کی بات ہے کہ اتنے بڑے آدمی اور اتنی جلدی ان میں انقلاب آگیا۔ اب مولانا قمرالدین صاحب کو چاہئے کہ ان سے آمدورفت اور رابطہ مسلسل قائم رکھیں تاکہ یہ تاثیر پائیدار رہے۔

طریقہ عالیہ کے فیوض وبرکات کا دارومدار صحبت پر ہے، غرضیکہ جو بھی حضور کی خدمت میں عقیدت و محبت سے حاضر ہوتا امیر ہوتا خواہ غریب شریعت و طریقت کی پابندی عقیدت و محبت لیکر واپس جاتا چنانچہ ایک مرتبہ محکمہ آبپاشی کے صوبائی سیکرٹری حضور سے ملاقات کے لئے (لطیف آباد حیدرآباد میں) قیام گاہ پر حاضر ہوئے، وہ بیچارے کسی دنیاوی مشکل میں پھنسے ہوئے تھے آتے ہی عرض کی کہ بڑی مشکل میں پھنسا ہوا ہوں دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مشکل حل فرمائے، آپ نے دعا فرما کر حسب معمول نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! انسان دنیاوی مصیبت کے وقت تو بڑا پریشان ہو کر اس کے حل کے لئے ہر طرح کے حیلے بہانے تلاش کرتا

ہے، مگر افسوس کہ اپنے خالق و مالک کی محبت و معرفت اور اطاعت کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتا، حالانکہ اسی مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ حضور کی مختصر سی نصیحت سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور روتے ہوئے کہنے لگا، آپ کی عظیم شخصیت ہم گنہگاروں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے، مگر ہم نے آپ کی قدر نہ کی، انشاء اللہ تعالیٰ اب میں کنڈیارو آپ کے دربار پر رہ کر آپ سے مستفیض ہوں گا۔

ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کو جو کہ میرپور خاص میونسپل کمیٹی کے چیف آفیسر تھے آپ کی خدمت میں لے گیا بدقسمتی سے وہ کٹر دہریہ ذہنیت کا آدمی تھا، راستے میں بھی اسی قسم کی فضول باتیں کرتے ہوئے آیا، نماز عصر دربار شریف پر جاکر ادا کی، نماز کے بعد حضور نے اسے قلبی ذکر کی تلقین کی۔ آپ نے ذکر کے طریقہ کے ساتھ ساتھ وجود باری تعالیٰ کے متعلق خطاب فرمایا۔ جس سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ مجلس برخواست ہونے پر کہنے لگا آج میں مان گیا کہ واقعی اللہ والے بھی ہوتے ہیں کہ بن پوچھے میرے ہی قلبی اعتراضات کے جوابات دیتے رہے۔

ایک مرتبہ بنوں صوبہ سرحد کے وزیر قوم کے باثر رہنما اور حضور کے پیارے خلیفہ مولانا حاجی محمد سلام صاحب (ایکسائز آفیسر بنوں ڈویژن) اپنے والد صاحب کو حضور کی خدمت میں فقیرپور شریف لے آئے اور بتایا کہ جب میں نے والد صاحب کو حضور کی خدمت میں چلنے کے لئے کہا تو کہنے لگے میں نہیں چلوں گا میں نے بہت سارے پیر دیکھے ہیں، مزید کسی پیر کو دیکھنے کی ضرورت نہیں، آج کل کی پیری مریدی بھی دنیاداری کا ایک طریقہ رہ گیا ہے۔ بہرحال میرے اصرار کرنے پر جب حضور کی خدمت میں پہنچے حضور کا اخلاص اور جماعت کی دینداری دیکھ کر بڑا متاثر ہوا یہاں تک کہ وہی خان صاحب نماز عصر کے بعد حضور سے اجازت لیکر جماعت کے سامنے کھڑا ہوا رو رہا تھا بڑی مشکل سے گریہ پر ضبط کر کے کہنے لگا ہم پٹھان آدمی اس قدر تو سخت دل ہوتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں کے مرنے پر بھی رونا نہیں آتا، میرا والد ماجد، جب فوت ہوگیا تھا تو بھی میں اتنا نہ رویا جتنا آج یہاں بے اختیار رو رہا ہوں، بہت سے علماء کرام کو قریب سے دیکھا ان کی صحبتیں اختیار کیں مگر وہ میرے دل کو نرم نہ کرسکے مگر سوہنے سائیں کی ایک ہی نظر کرم سے بے اختیار اپنے گناہوں کی فہرست سامنے نظر آئی ہے دل نرم ہوگیا ہے یہاں کے ایک بچے نے آج مجھے ایک مسئلہ بتا کر حیران کر دیا ہے وہ یہ کہ جب میں نے وضو بنا کر پگڑی باندھی تو سر کا درمیانی حصہ کھلا ہوا تھا جس سے آج تک مجھے کسی پیر یا عالم نے منع نہیں کی

تھی مگر آج ایک چھوٹے سے بچے نے آکر مجھے کہہ کر مجھے حیران کر دیا یہ اس لئے کہ وہ سندھی بول رہا تھا جس سے میں بالکل نابلد ہوں. آخر میرے نہ سمجھنے پر معصوم بچے نے سر کی طرف اشارہ کر کے کہا نماز مکروہ. نماز مکروہ. جس سے سمجھا کہ یہ مجھے درمیان میں سر چھپانے کے لئے کہہ رہا ہے۔ کہ ایسی صورت میں نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔

آج تک تو میں سندھیوں کو دین سے جاہل اور اپنی قوم کو ان سے دیندار سمجھتا رہا مگر آج کہتا ہوں کہ آپ حضرات کو مبارک ہو کہ آپ کے یہاں ایسے کامل ولی رہتے ہیں. جن کے دربار کے بچوں کو بھی اتنا دین کا پتہ ہے کہ میری بھی اس نے اصلاح کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ وطن واپسی پر میں اپنے ہم قوموں کو بتاؤں گا اور دعوت دوں گا کہ حضور سوہنا سائیں کی خدمت میں حاضر ہو کر دیندار بنیں۔

صحبت کی تاثیر. ۔ مذکور خان صاحب کے فرزند محترم حاجی محمد سلام صاحب جو کہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے پیارے خلیفہ ہیں طریقہ عالیہ میں بیعت سے پہلے اس قدر عیاش اور آزاد منش تھے کہ بقول ان کے اس زمانہ میں میں اپنے کپڑوں کی سلائی اس درزی سے کراتا تھا. جس سے اس وقت کے صدر پاکستان مرحوم سکندر مرزا سلوایا کرتے تھے. مگر آج وہی حاجی صاحب تہجد گزار. متقی و پرہیزگار چہرہ پر نورانی داڑھی ہے کسٹم کے اعلیٰ افسر ہوتے ہوئے بھی دیکھنے والا ان کو عالم دین ہی خیال کرے گا آج سے کوئی آٹھ دس سال پہلے جب ایکسائز انسپکٹر تھے ایک ٹرک پر چھاپہ مار کر غیر ملکی مال پکڑا سمگلروں نے ایک لاکھ روپیہ رشوت کی پیش کش کی مگر انہوں نے صاف الفاظ میں لینے سے انکار کر دیا اور ان کو چالان کر دیا. اسی قسم کے چھوٹے بڑے اور بھی کافی واقعات ان کو پیش آتے رہتے ہیں اور ملکی اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف نے بتایا جب میں حضور سوہنا سائیں قدس سرہ سے اجازت لیکر اپنے والد صاحب کے ہمراہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے حرمین شریفین پہنچا اتفاقاً والد صاحب بیمار پڑ گئے. میں بڑا پریشان ہو گیا. اسی پریشان حالی میں نیند کا غلبہ ہو گیا جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا فکر نہ کریں۔ آپ کے والد صاحب جلد شفایاب ہو کر ابھی زندہ رہیں گے. اسی سفر حج کے دوران جب کعبۃ اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا حضور سوہنا سائیں قدس سرہ بھی طواف کرتے ہوئے نظر آئے. قدرے حیران بھی ہو گیا کہ حضور تو اس سال حج کے لئے تیار نہ تھے شاید اچانک پروگرام بن گیا ہو بے انتہا خوشی و محبت کے عالم

میں حضور کے قریب جانے کی کوشش کی مگر پہنچ نہ سکا آپ کافی آگے نکل چکے تھے، پھر دوسری بار اور تیز چل کر پہنچنے کی کوشش کی مگر محروم رہا اسی طرح چند بار دیکھنے کے بعد میری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے اور بعد میں معلوم ہوا کہ ظاہری طور پر اس سال حضور حج کرنے تشریف نہیں لائے تھے۔ شاید یہ آپ کے باطنی لطائف تھے جو بعینہ آپ کی سیرت و صورت میں مجھے کعبۃ اللہ شریف کا طواف کرتے دکھائی دیئے تھے (واضح رہے کہ حاجی صاحب موصوف کی گذارش پر حضور سوہنا سائیں قدس سرہ بنوں صوبہ سرحد تشریف لے گئے تھے اور ان کی بستی سرائے نورنگ میں بھی تشریف لے گئے تھے، جہاں مثالی تبلیغی کام ہوا اور آج تک وہاں کے خواص خواہ عوام دربار اللہ آباد شریف آتے رہتے ہیں۔ اور محترم خلیفہ مولانا حاجی محمد سلام صاحب شوق و لگن سے تبلیغی کام کر رہے ہیں)۔

تبلیغ کا شوق:۔ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ تبلیغ و دعوت دین کی راہ میں انتہائی حریص تھے، چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ کی علالت کے پیش نظر میں نے تبلیغی پروگرام ملتوی کرنے کی تجویز پیش کی تو فرمایا مولوی صاحب اس وقت میرے سامنے دو چیزیں ہیں ایک صحت اور دوسری خدمت دین سو مجھے دین کا کام صحت سے بڑھ کر عزیز ہے، اپنے متعلقین کے علاوہ ملنے والے علماء کرام اور سید حضرات کو خصوصی طور پر تبلیغ اسلام کا ذمہ دار گردانکر تاکید فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سیاسی ذہنیت کے حامل ایک سید صاحب جو کہ سندھ اسمبلی کے رکن بھی تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حسب معمول آپ نے انتہائی محبت سے ان کا استقبال کیا، گلے ملے اور مصلیٰ پر بٹھایا خیر و عافیت دریافت کی اس کے بعد فرمایا سائیں یہ دینی کام آپ کا تو ورثہ ہے، لیکن افسوس یہ کہ آپ نے اپنے ورثہ کی طرف کوئی توجہ نہ کی، ہم مسکین فقیر آدمی ہیں حسب استطاعت تھوڑا بہت کام کر رہے ہیں، آپ کو چاہئے کہ اس راہ میں آگے آئیں ورنہ کل بروز قیامت آپ سے پوچھ گچھ ضرور ہوگی، کافی دیر تک اسی موضوع پر ارشادات فرماتے رہے اور شاہ صاحب بڑے ادب و توجہ سے سنتے رہے آخر میں یہ کہہ کر رخصت ہوئے کہ آپ کا کہنا بجا ہے، یہ ہماری غفلت و سستی ہے، دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی کاموں کی توفیق بخشے۔ ایک مرتبہ الیکشن کے ایام میں علماء کرام کا ایک وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا، ان کے لئے گھر سے خود کھانا لیکر آئے اور کھلایا، آخر میں جب انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا (ووٹ کا حصول) تو فرمایا اس عاجز کو مروجہ سیاست سے دلچسپی نہیں ہے اور یہی ہمارے اسلاف کا مسلک

رہا ہے۔ البتہ ووٹ یقینی طور پر اسلام اور اہل اسلام کو ملے گا۔ جو بھی شریعت مطہرہ کے نفاذ کا دعویٰ کرے گا ہم اس کو ووٹ دیں گے۔ آگے اس کی مرضی اس سلسلہ میں قیام پاکستان کے وقت کا مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا حوالہ دیا کہ جب مسلم لیگ اور کانگریس دونوں طرف سے علماء کرام برحق ہونے کا دعویٰ کررہے تھے تو مولانا نے کہا۔ بلاشبہ جناح صاحب بھی شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں۔ پھر بھی دعویٰ تو اسلام کے نفاذ کا کرتا ہے۔ گو دوسری طرف تائید کرنے والے بھی علماء ہیں مگر دیکھا جائے تو آخر وہ ووٹ ملتا کس کو ہے اس کے بعد فرمایا علماء کرام دین متین کے وارث و محافظ ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھ کر باہمی ایک جگہ بیٹھ کر مسائل کو حل کریں۔ عوام الناس تک یہ باتیں نہ پہنچائیں۔ اس سے مزید الجھاؤ پیدا ہوگا۔ بہرحال اتحاد و اتفاق ہی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بندہ عاجز یہاں یہ بات بھی عرض کردے کہ زمانہ میں جو بادشاہ ہوتا حضور اس کے اقتدار کو مشیت الہٰی سمجھ کر اس کی ہدایت و اصلاح اور دینی خدمات کی توفیق کے لئے دعا فرماتے تھے۔

آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر والہانہ محبت تھی کہ جب کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ملبوسات زیارت کے لئے لائے جاتے تو ان کے صدقے لانیوالے فقیر کی بھی تعظیم فرماتے تھے سالانہ جلسہ کا موقعہ ہوتا، ماہانہ یا عام ایام میں باادب دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے تھے فقیر صاحب نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہوا غلاف کھولتا اور آپ پورے انہماک سے باادب سنتے اور زیارت کے لئے منتظر بیٹھے ہوتے۔ جبہ یا عمامہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لیکر بوسہ دیتے آنکھوں پر رکھتے۔ زیارت کرانے کے بعد اپنے سر مبارک پر رکھ کر لے چلتے اور جب وہ آپ سے تبرک لے کر روانہ ہوتا تو عموماً وہیں کھڑے دیکھتے رہتے اور اس وقت تک پیٹھ دے کر نہ چلتے جب تک وہ نظر آتے تھے۔ اسی طرح اپنے پیرو مرشد نور اللہ مرقدہ کے تبرکات کی بھی بے حد تعظیم فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ حیدر آباد میں قیام فرما تھے علالت کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی، میں بھی جاگ رہا تھا کافی رات گذر چکی تھی مجھے بلا کر فرمایا دونوں جاگ تو رہے ہیں بہتر یہ ہے کہ پیرو مرشد نور اللہ مرقدہ کی تعریف میں منقبت سنائیں میں نے ایک منقبت پڑھی فرمایا اور سناؤ میں نے دوسری منقبت پڑھی پھر فرمایا تیسری بھی سناؤ میں نے تیسری منقبت پڑھی جس کے دوران آپ کو نیند آگئی۔

ملک و ملت کی اصلاح و استحکام کے لئے آپ کے نزدیک طلبہ اور فوج سب سے زیادہ اہم

تھے. اسی مقصد کے پیش نظر روحانی طلبہ جماعت کے قیام سے آپ از حد خوش ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے کا جس قدر آپ کو شوق اور لگاؤ تھا اس کے لئے آپ کی جماعت میں اتباع سنت کا ہونا ہی کافی ثبوت ہے یہاں ایک مختصر سا واقعہ عرض کروں کہ ایک بار درگاہ اللہ آباد شریف میں آپ نے مجھے اپنے مکان پر طلب فرمایا. میرے حاضر ہونے پر فرمایا آپ بیٹھیں میں جلدی آتا ہوں چنانچہ گھر سے خالص جو کی پکی ہوئی روٹی لے آئے اور فرمایا آج جی چاہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تناول کئے ہوئے طعام میں سے خالص جو کی روٹی پکوا کر کھاؤں جو کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک رہا ہے. اور اس میں آپ کو بھی ساتھ شامل کرنے کا خیال ہوا. بہرحال دونوں نے مل کر روٹی کھائی۔

تاثرات:۔ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے بارے میں مذہبی اہم شخصیات کے تاثرات بھی کچھ کم نہیں تھے. جس کسی کا آپ سے جتنا رابطہ رہا اسی قدر متاثر ہوا. اور آپ کے ساتھ بسر کی جانے والی ساعات کو زندگی کا عظیم سرمایہ تصور کرنے لگا۔ سردست جن چند اہم شخصیات کے تاثرات بندہ کو ذاتی طور پر معلوم ہیں پیش کر رہا ہوں۔

مخدومہ محترمہ اہلیہ حضرت خواجہ خواجگان پیر فضل علی قریشی اطال اللہ عمرھا

جب حضور شمس العارفین سوہنا سائیں قدس سرہ بمع چند احباب درگاہ مسکین پور شریف حاضری کے لئے تشریف لے گئے، محترمہ مخدومہ صاحبہ، حضرت قریشی علیہ الرحمہ کی صاحبزادی صاحبہ. داماد سید عبدالرؤف شاہ صاحب. اور ان کے صاحبزادگان حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے حسن اخلاق و ادب، شریعت و طریقت کی پابندی. کامل مرشد سے کامل عقیدت و محبت، ذکر اللہ کی کثرت. جذب اور کمال اتباع سنت دیکھ کر از حد خوش ہوئے یہاں تک کہ حضرت پیر قریشی قدس سرہ کی اہلیہ محترمہ نے (جو بفضلہ تعالیٰ تاحال حیات ہیں. اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ کے ساتھ دیر پا رکھے اور ان کے فیوض و برکات اور مستجاب دعاؤں سے تمام متوسلین کو بہرہ ور فرماتا رہے) حضرت مولانا عبدالرؤف شاہ صاحب کی معرفت حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کو بمع جماعت درگاہ مسکین پور شریف آنے کی دعوت دی چنانچہ ۱۹۷۶ء میں حضور نور اللہ مرقدہ بمع جماعت قافلے کی صورت میں تشریف لے گئے اس کے بعد از راہ شفقت حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ کی دعوت پر سیدہ مخدومہ صاحبہ اطال اللہ عمرھا درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو تشریف فرما ہوئیں۔ درگاہ شریف پر اہل ذکر خواتین میں پردہ ذکر اللہ دینداری

اور حضرت قریشی قدس سرہ کے زمانہ اقدس کی طرح جذبہ و جوش دیکھ کر فرمایا کہ شریعت و طریقت کی پابندی، جوش و جذبہ جو حضرت قریشی قدس سرہ کے زمانہ میں دیکھا تھا اتنے طویل عرصہ گزرنے کے بعد وہی نقشہ آج دوبارہ دیکھا ہے گو ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے حضرت مخدومہ صاحبہ مدظلہا زیادہ بار تشریف نہ لاسکیں، مگر حضرت سید عبدالرؤف شاہ صاحب، حضرت قریشی علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر مدظلہا اور ان کے فرزندان گرامی بالخصوص حضرت قبلہ مولانا علامہ رفیق احمد شاہ صاحب۔ دامت برکاتہم العالیہ بکثرت سندھ تشریف لاتے رہے۔ حضور نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد بھی قدوم بابرکت سے نوازتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس بابرکت خاندان کو دین و دنیا میں سرفراز رکھے اور اپنے ماسلف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق سے نوازے آمین۔

حضرت مولانا احمد دین صاحب خلیفہ حضرت قریشی قدس سرہ

حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ کی نیکی، تقویٰ اور اپنے شیخ سے والہانہ عقیدت و محبت اور ان کی خصوصی شفقت و رضا اور ارشادات کی روشنی میں علامہ موصوف فرمایا کرتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ حضرت پیر مٹھا نور اللہ مرقدہ کے بعد حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ہی ان کے قائم مقام ہیں، اور ان کی طرح دینی خدمات انجام دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے سانحہ ارتحال کے بعد انہوں نے حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ آپ پوری جماعت کا تفصیلی دورہ کریں، فوری رابطہ ہی سے جماعت کا نظم و نسق اور اتحاد برقرار رہ سکتا ہے حضور نور اللہ مرقدہ نے ان کی تجویز کو پسند فرمایا اور اسی کے مطابق عمل بھی کیا۔

مولانا سید علی اکبر شاہ صاحب۔ رحمتہ اللہ علیہ میہڑ ضلع دادو سندھ

(سندھ اسمبلی کے سابق رکن، پاکستان کے سابق سفیر اور جامعہ عربیہ حیدر آباد کے بانی)

شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حضور سوہنا سائیں قدس سرہ سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ اسی طرح حضور کو بھی ان سے کافی محبت تھی، شاہ صاحب علیہ الرحمہ جب بھی زیارت و ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوتے حضور ان کی خاطر خواہ مدارات کرتے اور ان سے صلاح و مشورہ کرتے تھے۔ چونکہ شاہ صاحب موصوف علیہ الرحمہ ایک بے لوث عالم دین، سیاستدان

اور غیر معمولی فہم و فراست کے مالک تھے، حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ کے اتباع سنت، دین اسلام کی اشاعت اور دین اسلام سے دور افتادہ مسلمانوں کی اصلاح کے فکر، ساتھ ہی اعلیٰ صلاحیتوں اور جذباتی و انقلابی خطاب اور انقلابی قسم کے بیداری پیدا کرنیوالے اشعار اور تبلیغ و تربیت کے ڈھنگ کی موقعہ بموقعہ تعریف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کو کہہ دیا کہ جناب اگر آپ کو اسی ذہنیت کے دو چار اور افراد مل جائیں تو آپ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اسلامی انقلاب کے لئے فضا ہموار کرسکتے ہیں۔ (واضح رہے کہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے زمانہ میں حضور نور اللہ مرقدہ کی تبلیغی مشن کا کام زیادہ وسیع نہیں تھا مگر بعد میں بفضلہ تعالیٰ ان کی پیشین گوئی صحیح ہوتی نظر آئی کہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے زمانہ میں ہی آپ کے خلفاء کرام نے بیرون پاکستان تبلیغی کام شروع کیا جو دن بدن ترقی پذیر ہے فالحمد للہ تبارک و تعالیٰ از مؤلف)

حضرت مولانا محمد صالح بھٹو صاحب مدظلہ: (سندھ کے مشہور عالم استاذ العلماء کے لقب سے مشہور ہیں) مولانا موصوف کو حضور سوہنا سائیں قدس سرہ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی، حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے تبلیغی کام کی ابتداء ہوتے ہی عملی تعاون فرمایا دربار عالیہ پر بار بار حاضری کے علاوہ بعض تبلیغی سفروں میں بھی ساتھ رہے۔ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اپنے مرشد حضرت قبلہ پیر مٹھا قدس سرہ کے قابل قدر لائق و فائق جانشین تھے۔ (واضح رہے کہ مولانا موصوف مدظلہ کی حضرت قبلہ صاحبزادہ مٹھن سائیں مدظلہ سے بھی وہی عقیدت و محبت ہے، مؤلف)

استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج مولانا رضا محمد صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مولانا موصوف حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے انتہائی مہربان استاد سندھ کے مایہ ناز عالم دین تھے طویل عرصہ سے مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں سکونت پذیر تھے بعد از وفات جنت المعلیٰ میں مدفون ہوئے مولانا موصوف کو جب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی مسند نشینی اور بڑے پیمانے پر دینی خدمات کا پتہ چلا تو از حد خوش ہوئے، اور جب حضور فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز مقدسہ تشریف لے گئے تو آپ کے زمانہ طالب علمی کے اخلاق و عادات اور

آپ کی دینی خدمات کے پیش نظر بڑی عقیدت و محبت سے ملے. حضور بھی انتہائی ادب و محبت سے پیش آتے رہے. بالآخر بڑے اصرار سے مولانا موصوف نے آپ سے بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کی مگر آپ نے ادباً معذرت کی لیکن مولانا موصوف نہ مانے از حد منت و سماجت کر کے خود بھی بیعت ہوئے. اپنے صاحبزادہ اور اہل خانہ کو بھی آپ سے بیعت کرایا. مولانا موصوف جب تک زندہ رہے. حضور سے عقیدت و محبت میں اضافہ ہی ہوتا رہا. آخر تک ایک دوسرے کو سلام و نیاز اور تحفہ تحائف ارسال فرماتے رہے۔

شیخ التفسیر حضرت علامہ الحاج فیض احمد اویسی مدظلہ بہاولپوری

۱۳۹۴ھ میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے فرمان سے آپ کے مدرسہ عالیہ کے چند طلبہ علامہ موصوف کے یہاں دورہ تفسیر القرآن پڑھ چکے تھے. جن کی نیکی، تقوی، فقیری دیکھ کر اور ان کی زبانی حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی دینی خدمات سن کر از حد متاثر ہوئے چنانچہ ایک بار جب مولانا مدظلہ میر پور خاص میں ایک جلسے میں مدعو تھے اتفاقاً اسی شام حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ. کمبھار بستی نزد ھنگورنہ تبلیغی جلسہ میں تشریف لے گئے تھے. معلوم ہونے پر مولانا موصوف میر پور خاص سے کافی جماعت لے کر آپ کی خدمت میں کمبھار بستی پہنچے. حضور سے ملاقات کے بعد تو آپ کے اخلاق، تواضع اور دینی فکر کو دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے. چنانچہ جب حضور کے فرمان سے تقریر کرنے اسٹیج پر تشریف لائے تو فرمایا حضور سوہنا سائیں (قدس سرہ) کی دینی خدمات اور جذبہ دیکھ کر میں اس قدر متاثر اور خوش ہوا ہوں کہ میرے خیال میں ان بزرگوں کے ہوتے ہوئے میری تقریر کی کوئی ضرورت نہیں رہی. صحیح معنوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام یہی اللہ والے کرتے ہیں. ہم اہل السنہ والجماعۃ کو ان بابرکت ہستیوں پر ناز ہے جو اہل السنہ والجماعہ کے لئے اس عظیم پیمانہ پر کام کر رہے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم فاضل شمسی مدظلہ

(مشیر تعلیمات ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کراچی. و خطیب جامع مسجد و عیدگاہ رانی باغ حیدر آباد۔)

علامہ شمسی صاحب نے کئی بار حضور سوہنا سائیں قدس سرہ سے شرف ملاقات حاصل کیا. ان کو حضور سے کافی عقیدت و محبت تھی. لسانی فسادات کے ایام میں جب حضور نور اللہ مرقدہ کے

ایماء پر فقراء نے حیدر آباد شہر میں مختلف مقامات پر اصلاحی جلسے منعقد کرائے. آزاد میدان ہیر آباد حیدر آباد کے جلسے میں شرکت کے لئے بذات خود تشریف فرما ہوئے. علامہ شمسی صاحب موصوف بھی اس جلسہ میں موجود تھے ۔ اور خطاب بھی فرمایا تھا اختتام جلسہ پر مولانا موصوف نے فرمایا ان بزرگوں کے پر تاثیر خطاب سے بڑھ کر میں نے کسی بزرگ یا عالم کی تقریر نہیں سنی. ان کی تقریر سے آج میں خود رو پڑا تھا(واضح رہے کہ علامہ موصوف عالم باعمل جذباتی انداز کے بہترین مقرر کہنہ مشق عالم دین و مفتی ہیں ریڈیو پاکستان پر بھی ان کی تقاریر نشر ہوتی رہتی ہیں۔)

مولانا محمد احمد صاحب لاہوری. لاہور سے جب مولانا موصوف حضور کی خدمت میں پہنچے حضور کی تعلیمات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ موجود فقراء کو فرمانے لگے میں بہت سی خانقاہوں پر حاضر ہوا ہوں، بزرگوں کی زیارتیں کی ہیں. لیکن حضرت سوہنا سائیں (قدس سرہ) جیسا کامل مرشد اور ان کی جماعت جیسی عامل قرآن و سنت جماعت کہیں نہیں دیکھی۔

مولانا قاری خلیل احمد صاحب دبئی متحدہ عرب امارات

مولانا موصوف جب حضور کی زیارت اور صحبت بابرکت سے مشرف ہوئے تو متاثر ہو کر فرمایا! کتابوں میں بزرگان دین کے حالات و واقعات پڑھ کر دل میں کامل بزرگوں کی محبت ضرور تھی مگر آج تک کہیں ایسا بزرگ دیکھا نہیں تھا. الحمدللہ حضرت سوہنا سائیں (قدس سرہ) کے بارے میں جس قدر سنا تھا، یہاں آکر اس سے کہیں زیادہ فیوض و برکات اور اتباع سنت کا عملی نمونہ دیکھا ہے. لہٰذا یہ کہنا بجا ہو گا کہ دور حاضر میں آپ کا وجود مسعود ماسلف بزرگان دین کا عملی نمونہ ہے۔

واعظ اسلام حضرت مولانا دوست محمد صاحب "بلبل سندھ" رحمۃ اللہ علیہ

مولانا موصوف جانے پہچانے مشہور عالم دین اور واعظ ہو گزرے ہیں حضور سے ان کو غیر معمولی عقیدت و محبت تھی، حضور سے ان کی ملاقات کم رہی مگر ہر جگہ آپ کے تبلیغی اصلاحی کام کی تائید کیا کرتے تھے. چنانچہ ایک مرتبہ دربار عالیہ کے ایک طالبعلم کو سربازار رمضان المبارک کی تبلیغ کرتے دیکھ کر ان کے پاس چلے آئے اور لوگوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہمارے سندھ میں حضرت سوہنا سائیں (قدس سرہ) کی واحد جماعت ہے جس کا بچہ بچہ مبلغ اسلام ہے، دیہاتوں، شہروں، بازاروں مطلب یہ کہ ہر جگہ حق کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ حضور کے انتقال پرملال کے بعد ایصال ثواب کے لئے مزار شریف پر بھی حاضر ہوئے تھے. حال ہی میں مولانا

موصوف کا انتقال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا پیر منظور حسین صاحب مد ظلہ:۔ حجاز مقدسہ کے مکین حضرت الحاج منظور احمد سے جب حضور کے پیارے خلیفہ حضرت مولانا احمد حسن صاحب ملے، دربار عالیہ کی مطبوعات ان کو تحفہ دیں، حضور کے تبلیغی اصلاحی کام کی تفصیلات بتائیں تو مولانا موصوف نے فرمایا سندھ میرا آبائی وطن ہے، عرصہ سے دل میں یہ تمنا تھی کہ کاش کوئی بزرگ سندھ میں رہ کر تبلیغ، تصنیف و تالیف کے ذریعے اشاعت اسلام کا کام کریں، الحمد للہ میری دیرینہ تمنا پوری ہوئی ہے۔

احیا ڪي آمين، ڪل جڳ ۾ ڪا پڙ ي.

جب حاجی احمد حسن صاحب ان سے رخصت ہو کر جانے لگے، تو معمول کے خلاف ان کو الوداع کرنے کے لئے خود بھی ساتھ چلے، جب حاجی صاحب نے اس قدر تکلف نہ کرنے کے لئے کہا تو فرمایا میں تمہارے لئے نہیں اس بزرگ کی وجہ سے تمہارے ساتھ چلتا ہوں جن سے تمہیں نسبت حاصل ہے، جو گمراہی کے اس دور میں اس قدر جفاکشی سے اشاعت اسلام کا مثالی کام کر رہے ہیں، رخصت ہونے کے بعد بھی کافی دیر تک کھڑے حاجی احمد حسن صاحب اور ان کے ساتھیوں کو دیکھتے رہے، اس کے بعد تو سلام و پیام کے ذریعے حضور سے ان کا مستقل رابطہ رہا دربار عالیہ کے مدرسہ کی لائبریری کے لئے کئی نایاب اور قیمتی کتابیں خرید کر مولانا موصوف نے ارسال کیں حالانکہ ہر بار حاجی احمد حسن صاحب لینے سے انکار کرتے رہے مگر وہ بااصرار مدرسہ عالیہ کی خدمت کرتے رہے۔

حضرت الحاج مولانا علی محمد سندھی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(سندھ کے جید عالم و فاضل جو کہ مستقل طور پر جا کر مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیما کے مکین ہو کر خوش قسمتی سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان مبارک کی محافظت کی سعادت بھی آخر تک ان کو حاصل رہی)

حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے پیارے خلیفہ الحاج مولانا احمد حسن صاحب اور جماعت کے دیگر احباب سے ملاقات، ان کے قول و فعل اور ان کی زبانی حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ

کی تبلیغی مساعی کا سن کر بذریعہ خط اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار فرمایا! آپ کی جماعت کے فقراء سے مل کر بہت خوشی ہوئی کہ ان کے قول و فعل میں یکسانیت کا پہلو نمایاں تھا، جس سے آپ کی صداقت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ آپ نے فقراء کی بڑی اچھی تربیت کی ہے، ان سے مزید یہ سن کر میری خوشی اور حیرانگی کی انتہا ہوگئی کہ آپ نے باطنی روحانی تربیت کے علاوہ دینی مدارس اور تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی نمایاں کام کیا ہے، شاذ و نادر ہی صوفیاء کرام نے ایک ساتھ ظاہری اور باطنی تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھا ہے، آپ کی ان کاوشوں سے متاثر ہوکر مزید استقامت و ترقی کے لئے روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوکر میں نے دعا مانگی، اللہ تعالیٰ مقبول و منظور فرمائے آمین۔ اس کے بعد مولانا موصوف کا حضور نوراللہ مرقدہ سے مسلسل پیام و سلام کا رابطہ رہا حضور ان کے لئے کتابیں ارسال فرماتے تھے اور وہ حضور اور حضرت قبلہ صاحبزادہ مجن سائیں مدظلہ کے نام سلوک و تصوف و حدیث کی کتابیں ارسال فرمایا کرتے تھے، مولانا موصوف نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ میں نے ماسلف بزرگان دین کی بہت ساری کتابیں پڑھیں اور یہاں حجاز مقدسہ میں پورے عالم کے علماء اور عوام سے ملاقاتیں ہوتی ہیں مگر جو انقلابی تبلیغی کام آپ کر رہے ہیں مجھے اس کی نظیر کہیں نظر نہیں آتی۔

مولانا مولوی عبداللہ صاحب:۔ مشہور عالم دین، باثر زمیندار (تحریک خلافت صوبہ سندھ کے رہنما) مولانا موصوف کی بستی (بستی مولوی عبداللہ نزد پھلاڈیوں ضلع سانگھڑ) میں جب حضور کے پیارے خلیفہ مولانا فضل محمد رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تبلیغ کی اور حضور کے دینی اصلاحی فکر کا ذکر کیا تو مولانا موصوف ان کے ہاتھ پر طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے علاقہ بھر میں تائید کی سینکڑوں آدمی طریقہ عالیہ میں داخل ہوئے، بعد میں مولانا موصوف حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کی خدمت میں مسلسل آتے رہے مولانا موصوف کی نیکی للہیت اور دینی خدمات کی وجہ سے حضور کو ان سے کافی محبت تھی، کافی کافی دیر تک ان سے تفصیلی کچہری فرماتے تھے، چند بار مولانا موصوف کے بھائی محترم حاجی محمد ہاشم صاحب مری کی دعوت پر حضور سوہنا سائیں قدس سرہ مولانا موصوف کی بستی میں جلسہ میں شرکت کرنے تشریف لے گئے، آج تک مذکورہ بستی میں ۹ تاریخ کو ماہوار جلسہ ہوتا ہے، مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حتی المقدور میں نے بھی بڑی تبلیغی کوشش کی مگر پوری طرح اپنے لڑکوں کی اصلاح بھی نہ کرسکا، جبکہ حضور کی

تشریف آوری اور خلیفہ صاحب کی محنت سے ہماری بستی کے علاوہ علاقہ بھر میں سینکڑوں مرد اور عورتیں متقی و پرہیزگار بن چکے ہیں۔

حضرت مولانا قاری حضرت گل صاحب بنوں صوبہ سرحد

(مولانا صاحب صوبہ سرحد کی جانی پہچانی شخصیت ایک عالم دین اور بے باک صحافی اور اخبار ترجمان الحق کے ایڈیٹر ہیں) قاری صاحب موصوف حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے مبلغ خلفاء کرام کی مخلصانہ تبلیغی محنت اور للہیت دیکھ کر نہایت ہی متاثر ہوئے، بالآخر حضور کی خدمت میں آئے تو آپ کے دینی فکر اخلاص اور اخلاق حسنہ نے ان کی عقیدت و محبت میں مزید اضافہ کر دیا، اور فرمانے لگے بلاشبہ یہاں روحانیت حقانیت اور للہیت موجود ہے، موجودہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے ایسی شخصیتوں کی ضرورت ہے، انشاء اللہ تعالیٰ میں واپس جاکر ببانگ دہل صوبہ سرحد کے علماء اور عوام کو بتاؤں گا کہ آج بھی سندھ میں ماسلف کے نمونہ کے ایک عالم ربانی موجود ہیں چنانچہ سندھ سے واپسی پر اپنے پشتو اخبار الحق میں تفصیل سے حضور کا تعارف اور آپ کی تبلیغی مشن کا ایک عمدہ جائزہ شائع کیا، اس کے بعد بھی مولانا موصوف حضور نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔

فقط فقیر جان محمد طاہری بخشی غفاری

حضرت علامہ مولانا عبدالستار صاحب برادر حضرت پیر مٹھا قدس سرہما

حضرت قبلہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سانحہ ارتحال کے بعد حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے یہاں درگاہ فقیر پور شریف تشریف لائے اور وہاں موجود خلفاء کرام کو فرمایا! میرے برادر محترم حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے نقش قدم پر چلنے والے اور ان کے طریقہ کار کے عین مطابق تبلیغی کام کرنیوالے حضرت سوہنا سائیں ہی ہیں، اس لئے آپ تمام حضرات کو چاہئے کہ اشاعت اسلام کے ہر موڑ میں دل وجان کے ساتھ ان سے تعاون کرتے رہیں، یہ تنہا ان کی ذمہ داری نہیں ہے، (از محترم قاری مولانا عبدالرسول صاحب)۔

حضرت مولانا غلام فرید صاحب رحمتہ اللہ علیہ داماد حضرت پیر مٹھا قدس سرہ

فقیر گل محمد صاحب نے بتایا کہ حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد ایک دن میں پریشان حال مولانا موصوف کے قریب سے گزرا، اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے، مجھے بلاکر خیریت دریافت کی، اور فرمایا اگر حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کا باطنی فیض حاصل کرنا چاہتے

ہو تو ان کے پیارے خلیفہ حضرت سوہنا سائیں کے پاس چلے جاؤ اور اگر دنیا داری مطلوب ہو تو تمہارے لئے لاڑکانہ بہتر ہے۔

حضرت علامہ مولانا غلام رسول خطیب جامع مسجد خبیب رضی اللہ عنہ لاہور

مشہور انتہا پسند عالم دین بظاہر شیخ القرآن غلام اللہ خاں کے سابق ہم نوا اور پنجاب یونیورسٹی کے ادارہ تحقیقات (ریسرچ ڈیپارٹمنٹ) کے پروف ریڈر جو حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اپنے سابقہ عقائد فاسدہ سے تائب ہو چکے ہیں مولانا نے بتایا کہ کوئی پندرہ سولہ برس کی عمر میں اپنی بستی پنڈی گھیپ ضلع کیمل پور میں حیات النبی ؐ کے منکر اور مشہور گستاخ رسول ؐ مولانا غلام اللہ خاں کی تقریر سن کر ان کا اسیر ہو گیا. اس کی صحبت و محبت نے ادب اور عشق رسول ؐ جیسی بنیادی چیزوں سے مجھے محروم کر دیا، یہی نہیں افسوس یہ کہ میں اس کا ہم نوا بن کر زندگی بھر بندگان خدا (جن کی نگاہ باثر سے انسانوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں) کی مخالفت اور عقائد باطلہ کی پرچار کرتا رہتا۔

خوش قسمتی سے مولانا انوار المصطفیٰ صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان سے حضور کا تعارف ہوا. جب حضور کی زیارت کی اور آپ کی تبع قرآن و سنت جماعت خاص کر روحانی طلبہ جماعت کے ارکان کو دیکھا تو سمجھا کہ میری تمام سابقہ زندگی اکارت گئی، الحمدللہ حضور کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر اپنی تمام سابقہ کوتاہیوں سے توبہ کر چکا ہوں اور یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام میں ادب اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنیادی چیزیں ہیں، حضور سوہنا سائیں کے در اقدس سے یہی نعمت ملتی ہے۔ بلاشبہ دور حاضر میں ان کا در اقدس تزکیہ نفس اور عاقبت سنوارنے کا مثالی مرکز ہے اور ان ہی اہل اللہ کی امت مسلمہ کو ضرورت ہے۔

حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ

تحریر حضرت مولانا علامہ الحاج محمد ادریس صاحب ڈاھری
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد:۔ مرشدی و مربی قبلہ خواجہ حضرت سوہنا سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کے بعد حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب (حبیب بخشی فاضل غفاری) نے آپ کے سوانح حیات کے انتہائی اہم اور مفید کام کی ابتداء کی جو نہ فقط حضرت کے مسترشدین بلکہ تمام امت مسلمہ کے اہل دل سالکان طریقت کے لئے مشعل راہ سے کچھ کم نہیں۔ مولانا موصوف نے اس عاجز کو بھی مذکورہ سعادت میں شرکت کے لئے چند بار کہا، مگر مسلسل تقریری پروگراموں کی وجہ سے تعمیل سے قاصر رہا، مگر جب بیس محرم الحرام ۱۴۰۸ھ کو مزار پرانوار کی زیارت اور آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین مرشد ابن مرشد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، رخصت ہوتے وقت فرمایا، حضور نور اللہ مرقدہ کے حالات زندگی کے متعلق کچھ لکھ کر بھیجنا، اب تو دوہری ذمہ داری عائد ہوگئی اور عذر و بہانہ کی گنجائش بھی نہ رہی، بس یہ آپ کی کرم نوازی ہی تھی کہ ایسے بابرکت سلسلہ میں مجھ گنا گار کو بھی شرکت کا شرف بخشا ہے۔

یہ عاجز پہلی بار درگاہ فقیرپور شریف ضلع دادو میں حضور شمس العارفین سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی زیارت، فیض بشارت سے مشرف ہوا، اور اسی بار آپ کے دست حق پرست پر طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ میں بیعت ہوا بلاشبہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور ولی کامل تھے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کے سرچشمہ اور فیض محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقسیم کنندہ تھے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

یہ آپ کے روحانی کملات کا تصرف ہی تھا کہ موجودہ فتنہ و فساد کے زمانے میں بھی آپ کی تبلیغی کوششوں سے ہزاروں فاسق و فاجر، چور، شرابی تائب ہو کر متقی و پرہیزگار بن گئے آپ نے علمی میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں درس نظامی، حفظ و ناظرہ کے کئی مدارس قا

فرمائے جن سے سینکڑوں علماء و حفاظ فارغ ہوئے۔

آپ ؒ کا کشف:۔ ایک بار مدرسہ نور الاسلام کنڈیارو کے مہتمم ماسٹر عبدالعزیز صاحب سے میں نے کہا کہ مسلسل تقریری پروگراموں سے تھک چکا ہوں اب ارادہ یہ ہے کہ مدرسہ میں تدریسی کام شروع کروں، عندالضرورت کبھی کبھی جلسوں میں بھی جایا کروں گا۔ ماسٹر صاحب نے تو تائید نہ کی، الٹا کہنے لگے کہ آپ اہل السنۃ کے بہتر اور مقبول مبلغ ہیں، سندھ کے سنی عوام کو آپ سے محبت ہے، ہزاروں افراد آپ کے خطاب سے متاثر اور مستفیض ہوتے ہیں وغیرہ۔ بہر حال اسی وقت ہم دونوں حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کی زیارت کے لئے اللہ آباد شریف گئے، دست بوسی کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ از خود میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا!

مئولوي صاحب ! اوهان تقريرن جو سلسلو بند نڪيو ۽ نه ڪري سگهندؤ ڇوته اوهان کي ان ڪم لاءِ مٿان منتخب ڪيو ويو آهي .

(مولوی صاحب آپ تقاریر کا سلسلہ ختم نہ کریں اور نہ ہی یہ سلسلہ آپ ختم کر سکتے ہیں اس لئے کہ آپ کو اس کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ مجلس برخاست ہونے پر ماسٹر صاحب بڑی حیرانگی کے عالم میں کہنے لگے تھوڑی دیر پہلے جو ہم نے بات چیت کی، حضور کو کس طرح پتہ چل گیا؟ میں نے جواباً حضرت علامہ رومی علیہ الرحمہ کا شعر سنا کر موصوف کو مطمئن کر دیا۔ کہ

اولیارا حق کند علم نصیب

بے حساب و بے کتاب و بے ادیب

اہل اللہ صرف ظاہری علم کے عالم ہی نہیں باطنی علوم جن میں کشف القلوب اور کشف القبور بھی شامل ہیں اہل اللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔

اس قسم کے اور بھی بہت سے واقعات و مشاہدات گواہ ہیں کہ آپ کا سینہ، فیض الٰہی کا خزینہ اور رموز و اسرار کا بحر بے کراں تھا ایکبار شاہ پور جہانیاں تحصیل مورو کے ایک کہنہ مشق عالم دین مولانا محمود صاحب میرے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، بعد از نماز عصر آپ نے خطاب فرمایا! میں نے دیکھا مولانا موصوف کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے، اختتام

مجلس پر کہنے لگے حضور سوہنا سائیں (علیہ الرحمہ) کی مجلس میں بیٹھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول . کامل مکمل اور فیاض ولی ہیں. صرف روحانی ہی نہیں آپ کے خطاب کا انداز بھی عمدہ بے روانی. مترادف الفاظ کا استعمال آپ کے خطاب کے اضافی پہلو ہیں۔

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت

جب آپ نے ذرہ نوازی فرماکر اس عاجز نااہل کو خلافت کے شرف سے مشرف فرمایا تو میں نے عرض کی یا حضرت! ۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فیض بشارت کی تمنا ہے. اس نااہل پر یہ مہربانی ہو! سن کر ارشاد فرمایا! ہماری طرف سے خلافت کا دیا جانا زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیش خیمہ ہے. انشاء اللہ تعالیٰ آپ زیارت مبارکہ سے مشرف ہوں گے.

الحمدللہ اس سال بھی حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی. اور ہر موقعہ پر پہلے سے کہیں زیادہ انوار و تجلیات فیوض و برکات سے مستفیض ہوا. مدینہ منورہ پہنچنے پر حسب معمول اپنے سسر محترم حاجی عبدالحمید صاحب کے مکان کے ایک کمرہ میں رہائش پذیر تھا رات کو تفسیر و حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد جیسے ہی سویا خواب میں حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی بایں طور کہ آپ مذکورہ کمرہ میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ اور میں یارسول اللہ. یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کے نعرے بلند کرتے ہوئے آپ کے قدموں سے لپٹ گیا. اس دوران مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالص نور نظر آئے اور گنبد خضریٰ میں تشریف فرما ہورہے تھے۔

اسی سال مجھ پر ایک اور کرم نوازی ہوئی وہ یہ کہ جب میں حرم شریف میں جاکر بیٹھتا کئی سوڈانی اور ترکی از خود میرے پاس آکر بیٹھتے اور اپنی اپنی زبانوں میں ذکر کی اجازت چاہتے. افسوس یہ کہ "یار من ترکی و من ترکی ندانم" کے مطابق میں صرف اشارے اور ذکر کا لفظ سمجھتا اور ان کو ذکر کی تلقین کرتا اور بار بار یہ سوچتا تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نگاہ کرم ہے کہ مجھے حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ جیسے کامل مرشد ملے ہیں. جن کے فیض اور توجہات عالیہ کے طفیل اتنے انعامات و احسانات ہورہے ہیں۔

زیارت انبیاء کرام علیہم السلام

اسی سال ایام حج میں جب منیٰ میں حاضری نصیب ہوئی رات کو نوافل پڑھ کر دعا سے فارغ ہو کر مراقبہ کیا۔ نیم بیداری اور نیم خوابی کے عالم میں مراقب تھا کہ یہ محسوس ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام منیٰ میں تشریف فرما ہوئے ہیں. جن کی قیادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں. وہیں پیر و مرشد حضرت قبلہ سوہنا سائیں علیہ الرحمہ بھی موجود نظر آئے۔ یہ احساس و ادراک اس قدر قوی اور واضح تھا کہ آج تک معمولی توجہ کرنے مذکورہ نقشہ سامنے ہوتا ہے۔

جماعت کی علامت:۔ ایک بار مدینہ منورہ قیام کے دوران بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا صلوٰۃ وسلام پڑھ کر باب جبرئیل علیہ السلام سے باہر آیا کہ ایک نوجوان جو لکھا پڑھا اور ہوشیار معلوم ہو رہا تھا آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور میرا تعارف چاہا. جب میں نے اس کو بتایا کہ میں پاکستان کے صوبہ سندھ سے آیا ہوں تو کہنے لگا آپ حضرت سوہنا سائیں کو جانتے ہیں اور ان سے کیا تعلق ہے؟ میں نے اس کو بتایا کہ میں سوہنا سائیں کا مرید اور غلام ہوں وہ میرے مرشد مربی اور مجھ گنہگار پر بڑے مہرباں ہیں، یہ سن کر کہنے لگا. میں لاہور کا رہنے والا ہوں ایک بار شجاع آباد اسٹیشن پر حضرت سوہنا سائیں کی زیارت کی تھی ان کے مریدین کو دیکھا تھا، اس کے بعد جب بھی ان کا مرید دیکھتا ہوں تو پہچان لیتا ہوں کہ یہ سوہنا سائیں کا مرید ہے. یہ اس لئے کہ سوہنا سائیں اور ان کے مریدین کی سیرت وصورت اور تمام حلیہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوتا ہے۔

ایک دو نہیں اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں یہاں صرف چند ایک واقعات پر اکتفا کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار شکر ہے کہ حضور کی ظاہری جدائی کے بعد آپ کے تبلیغی، تعلیمی اور اصلاحی مشن کو حضرت صاحبزادہ مرشدی مجن سائیں مدظلہ اسی نہج پر چلا رہے ہیں بلاشبہ حضرت صاحبزادہ مدظلہ حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کے فیوض و کمالات کے مظہر کامل ہیں۔

آج بھی دربار عالیہ کی حاضری پر وہی سکون وہی سرور ملتا ہے. بس یوں لگتا ہے کہ شاید حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کسی کام سے کہیں تشریف لے گئے ہیں۔ مریدین سے خلوص و ہمدردی دینی تبلیغی اشاعت و ترویج کا فکر دیکھ کر حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کے حیات ظاہری کے ایام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اللھم زد فزد۔

ایک کرامت:۔ ایک بار ٹھٹھہ میں مولانا حافظ عبدالرحمان صاحب ٹھٹھوی کے مدرسہ میں فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا تھا، صوبہ بھر سے علماء کرام اور بہت سارے گدی نشین حضرات رونق محفل تھے مجھے اسی جلسہ میں خطاب کرنا تھا، اور اسی رات میرپور بٹھورو میں حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب کے یہاں جلسہ میں بھی تقریر کرنی تھی اس لئے پہلے میں میرپور بٹھورو سے تقریر کرکے رات کے تقریباً ایک بجے ٹھٹھہ کے مذکورہ جلسہ میں پہنچا، علماء و مشائخ کا جم غفیر دیکھ کر جی چاہا! کاش میرے پیر و مرشد حضرت بجن سائیں مدظلہ بھی اسی مجلس میں جلوہ افروز ہوتے تو مجلس کی رونق ہی دوبالا ہو جاتی بہرحال یہ قلبی ہیجان تھا خیال آیا اور..... اختتام جلسہ پر جیسے ہی میں سویا خواب میں جلسہ کا وہی منظر نظر آیا ساتھ ہی حضرت بجن سائیں مدظلہ اپنی میٹھی میٹھی پیاری زبان سے نہایت عاجزی و انکساری سے پروقار انداز میں خطاب فرماتے نظر آئے۔

الحمدللہ جب کبھی آپ کی خدمت میں جانا نصیب ہوتا ہے غیر معمولی روحانی مہربانی ہوتی ہے، خواہ کتنے ہی غم اور فکر لاحق ہوتے ہیں مگر آپ کی صحبت کے چند لمحات سے تمام پریشانیاں یکسر کافور ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ دیرپا رکھے اور ہم کو آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الراقم: فقیر پر تقصیر محمد ادریس ڈاهري طاهري عفی عنه

۱- صفرالمظفر ۱۴۰۸ھ

هڪ سڄڻ پڻ سڄڻ سڄي ساٿو ڳاهه

جن ڏينجهايو الله تنهن نه اچي سڄڻ ڪي

حقیقت نما خواب:۔ مدینہ طیبہ سے محترم حاجی خیر محمد عباسی صاحب (خطیب جامع مسجد عمر اسلام نزد ایس پی آفس حیدرآباد) نے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں وہاں کے فیوض و برکات اور فقراء کے روحانی اجتماعات کے ذکر خیر کے ساتھ درج ذیل حقیقت نما خواب بھی تحریر فرمایا جسے سن کر حضور نور اللہ مرقدہ اور تمام سامعین کے قلوب و اذہان پر اطمینان و خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

حاجی صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ چونکہ میں عمرہ کے ٹکٹ پر یہاں حاضر ہوا تھا، قانونی طور پر حج سے پہلے مجھے واپس جانا تھا مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ اقدس کی صبح و

مساء حاضری روحانی قلبی سکون و طمانیت، واپسی سے مانع رہے، توکلاً علی اللہ ویزے میں دیئے گئے عرصہ کے بعد بھی میں مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہا لیکن سعودیہ حکومت کی سختی اور روزمرہ عمرہ والوں کی واپسی کے مناظر دیکھ کر میں بھی قدرے پریشان ہوگیا تھا نیز بعض احباب سے یہ سن کر (کہ خط و کتابت میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے حضور تجھ سے ناراض ہیں) اور بھی کبیدہ خاطر ہوگیا۔ اسی پریشاں حالی کے عالم میں ایک رات حرم شریف میں نماز تہجد پڑھ کر متوجہ الی اللہ ہوکر پرنم آنکھوں سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہوئے بڑی عاجزی سے دعا مانگ رہا تھا کہ بلااختیار معمولی جذب و گریہ طاری ہوگیا، زبان سے تو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا البتہ بے قرار دل سے آہ و بکا اور التجا کا سلسلہ جاری تھا، دعا کے بعد منہ پر کپڑا ڈال کر اپنے پیر و مرشد (حضور سوہنا سائیں قدس سرہ) کا تصور کر کے مراقب ہوگیا، گریہ پھر بھی طاری تھا، چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ قریب ہی مرشد و ہادی حضور سوہنا سائیں تہجد پڑھتے نظر آئے، خلاف توقع آپ کے دیدار سے مستفیض ہوکر بڑا خوش ہوا، اور چاہا کہ آپ سلام پھیریں تو قدم بوس ہوکر اپنی کوتاہی پر معذرت کروں، نماز سے فارغ ہوکر آپ نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھائے، آپ پر سخت گریہ طاری تھا، میں یہی سوچ رہا تھا کہ آپ تو ولی کامل برگزیدہ بارگاہ الٰہی ہیں شاید یہ آپ کا گریہ و ندامت ہم گنہگار مریدین کی بخشش کے لئے ہے کچھ دیر توقف کے بعد میرا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا اور بے ساختہ آپ کے قدموں کو بوسہ دیا، اتنے میں آپ نے دعا ختم کی اور مجھے گلے لگا کر تسلی دیدی کہ فکر نہ کریں، ہم تو آپ سے ناراض نہیں ہیں، بات صرف یہ ہے کہ آپ کے خط نہ آنے کی وجہ سے فکر لاحق رہتا ہے اتنے میں گنبد خضرا کی جانب سے ایک خادم دوڑتے آئے اور کہا! قریشی اتنی دیر کردی ہے، جلدی چلو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری انتظار میں ہیں، یہ ارشاد سنتے ہی حضور سوہنا سائیں اٹھ کھڑے ہوئے اور خادم کے پیچھے جانے لگے۔ میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے جانے لگا۔ یہاں تک کہ روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مبارک پر پہنچے تو دربان نے دروازہ کھولا، حضور اندر تشریف لے گئے میں بھی جانے لگا لیکن مجھے دربان نے اندر جانے سے روک دیا، اتنے میں روضہ اطہر سے یہ آواز آئی کہ اسے بھی آنے دو، میں جو اندر داخل ہوا تو دیکھا ایک وسیع میدان ہے جس پر غالیچے بچھے ہوئے ہیں اور ان پر نہ معلوم کتنے نورانی چہروں والے بزرگ رونق افروز ہیں ایک نہایت ہی حسین و جمیل تخت پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

عجیب و غریب دربار تھی خوشبو کی مہک بہت زیادہ تھی ۔ میں اس نورانی و روحانی محفل کی ہیبت نہیں برداشت کر رہا تھا بعض دیگر بزرگوں کے پیچھے دوزانو باادب بیٹھ گیا جب کہ حضور (سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تشریف لے گئے. اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دفتر دیکھ رہے تھے. حضور سوہنا سائیں بھی اپنے ہاتھ میں ایک دفتر لئے کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر دیکھا تو حضور سوہنا سائیں کو کھڑا پاکر گلے لگا کر انتہائی شفقت سے خوش آمدید کہا. یہ دیکھ کر تمام حاضرین مجلس اٹھ کر ادب سے کھڑے ہوگئے. اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر قرب و پیار دیکھ کر سبھی حضرت سوہنا سائیں کو دیکھنے لگے (کہ یہ بزرگ کون ہیں؟) ایک اور نورانی بزرگ نے آگے بڑھ کر حضرت سوہنا سائیں (قدس سرہ) سے معانقہ کیا اور اپنے قریب بٹھایا. میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے بزرگ سے پوچھا حضور! یہ نورانی چہرہ والے کون بزرگ ہیں. جنہوں نے میرے پیر و مرشد کو پرتپاک انداز میں گلے لگایا اور اپنے قریب بٹھایا ہے. جواباً اس بزرگ نے فرمایا یہ نورانی چہرہ والے بزرگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

تھوڑی دیر بعد (اسی استغراق کے عالم میں تھا کہ) اذان فجر کہی گئی. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے والے ہی تھے کہ حضرت سوہنا سائیں نے آگے بڑھ کر ایک دفتر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوہنا سائیں (نور اللہ مرقدہ) کے چہرہ کی طرف دیکھ کر تبسم فرما کر ارشاد فرمایا! قریشی ہم آپ سے اور آپ کے تبلیغ کرنے والے خادموں سے از حد خوش اور راضی ہیں. آپ نے فتنہ و فساد کے اس دور میں میرے دین کی بڑی خدمت کی ہے. ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت رمضان المبارک میں روزہ کی تکلیف کے باوجود آپ کے متعلقین خلفاء و فقراء جہاں کہیں رہتے ہیں تبلیغ کرتے ہیں ہم آپ سے ہر طرح خوش ہیں. یہ فرمانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سوہنا سائیں کے دفتر پر پڑھے بغیر اپنی رضا و خوشی کے دستخط ثبت فرما کر اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک اور نورانی صورت والے بزرگ کو دیدیا میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے بزرگ سے دفتر لے جانے والے بزرگ کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون تھا؟ انہوں نے جواباً بتایا یہ بزرگ فرشتہ تھے. اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی اور حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم مصلی مبارک پر تشریف لائے تمام موجود بزرگ صفوں میں کھڑے ہوگئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز کی

امامت فرمائی سلام پھیر کر جماعت کی طرف متوجہ ہو کر دعا فرمائی. اس وقت تمام حاضرین پر گریہ کی حالت طاری ہو گئی اسی اثناء میں حرم شریف کے ایک خادم نے اٹھا کر کہا جماعت کھڑی ہونیوالی ہے. نماز کی تیاری کریں۔

نہ معلوم یہ خواب تھا. حال تھا یا کچھ اور جس سے میں ابھی لطف اندوز ہو رہا تھا کہ خادم مذکور نے آکر بیدار کیا. مگر میں پھر بھی یہ سوچنے میں محو ہو گیا کہ نماز فجر تو ابھی ابھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پڑھ چکا ہوں۔ دوبارہ کون سی نماز پڑھنی ہے؟ بالآخر عشق و مستی کے خمار سے افاقہ پر میری مسرت و خوشی کی انتہا ہو گئی. شکر خدا بجالاتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق کچھ نقدی حرم شریف میں تقسیم کی۔

حاجی صاحب موصوف نے پاکستان واپسی پر بتایا کہ مذکورہ مجلس میں خوشبو کی مہک اس قدر زیادہ تھی کہ بیدار ہونے کے بعد بھی مجھے اپنے جسم اور کپڑوں سے غیر معمولی خوشبو محسوس ہو رہی تھی ۔

صاحب جمال و کمال نور اللہ مرقدہ

تحریر! مولانا مشتاق احمد شر صاحب اللہ آبادی

حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے جمال و کمال شفقت و رحمت کے واقعات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان اوراق میں پورے نہ ہو سکیں استاد محترم مولانا حبیب الرحمان صاحب کے کہنے پر مشت از نمونہ خروار اپنے مشاہدے کے چند واقعات لکھ رہا ہوں۔

۱۹۶۹ء میں جب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ محترم حاجی محمد یوسف صاحب کی دعوت پر محراب پور تشریف فرما ہوئے خلفاء کرام نے حضور کی خدمت کے لئے مجھے مامور کیا جب حضور تہجد کے لئے اٹھے تو پانی وغیرہ کے لئے مجھے نہ اٹھایا از خود وضو بنا کر نوافل پڑھ رہے تھے کہ میں بیدار ہوا دل ہی دل میں بڑا شرمسار ہوا. صبح کو واٹر کولر سے برف لینے کے لئے آپ نے مجھے نہ کہا خود اٹھے. میں فوراً آگے بڑھا کر برف نکال کر پیش کروں فرمایا! آپ کے ہاتھ دھلے ہوئے ہیں (کہ دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈالنا خلاف سنت ہے) ۔ ۱۹۷۰ء میں جب حضور حاجی سعید احمد صاحب کی دعوت پر رسول پور تشریف لائے تو ارشاد فرمایا پہلے فقراء کو لنگر کھلاؤ اس کے بعد نماز عشاء پڑھیں گے یہ مسنون طریقہ ہے۔

ایک مرتبہ میری گزارش پر آپ کرونڈی تشریف لے گئے بڑا اجتماع تھا، بھرے مجمع میں سید مٹھل شاہ مجذوب آ گیا، آپ اٹھے اور بڑے پیار سے گلے لگایا، اسی جلسہ میں حاجی پیر غلام اللہ شاہ راشدی بھی اپنے فرزندوں کے ہمراہ آئے حضور نے ان کو بھی از حد تعظیم دی اور بیٹھنے کے لئے مصلیٰ عنایت فرمایا شاہ صاحب موصوف نے حضور سے ذکر کا وظیفہ سیکھا اور دیوانہ وار حضور کا عقیدت مند بن گیا۔ اسی کرونڈی کی جامع مسجد کے خطیب جو کہ سید عالم اور جلالی صفت عالم ہیں تقریباً بارہ بجے درگاہ اللہ آباد شریف آئے اور مجھے کہا اسی وقت حضور سے ملاقات کرنی ہے. شاہ صاحب کے مزاج سے واقف ہونے کی بناء پر میں نے حضور سے عرض کی (حالانکہ یہ وقت حضور سے ملاقات کا نہیں قیلولہ کا ہوتا تھا پھر بھی) اسی وقت آپ نے شاہ صاحب کو گھر بلایا اور پیار و محبت سے حال احوال پوچھے۔

حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کو اللہ تعالی نے مزاج ہی ایسا عطا فرمایا تھا کہ شریعت و طریقت کے امور کی خلاف ورزی کے علاوہ کسی بات پر بھی کبھی سختی نہیں کی ہر ایک سے اس قدر پیار و محبت تھا کہ ہر کوئی سمجھتا کہ سب سے زیادہ میں ہی حضور کو پیارا ہوں۔

ایک مرتبہ سندھ کے ایک مشہور بزرگ ___ کے پوتے ___ حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ان کی مونچھیں از حد لمبی تھیں. ڈاڑھی مونڈھ تھے جب حضور کو ان کی آمد کا بتایا گیا تو یک دم چارپائی سے نیچے اترے ان کو گلے لگایا نصیحت فرمائی شفقتہً ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا ذکر قلبی سمجھایا تو وہ بڑا متاثر ہوا یہاں تک کہ اسی دن سے ڈاڑھی رکھ لی بعض اوقات تبلیغ میں میرے ساتھ چلتا تھا بڑی تائید کرتا تھا اور خود بھی ذکر کے حلقہ میں شریک ہوتا تھا۔ علالت میں حضور نے ہمیں بلا کر اپنے اوپر دم کروایا اور ہمیں تجدید ذکر سے نوازا۔

فقیر سراج الدین کا لڑکا ڈاڑھی مونڈھ تھا جب حضور کی خدمت میں آیا آپ نے بڑے پیارے کے انداز میں اسے احساس دلایا اسی دن سے اس نے ڈاڑھی رکھ لی اور پکا فقیر بن گیا جب حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ فقیر نیک محمد شر بلوچ کی دعوت پر ٹھری میرواہ تشریف لائے یہ عاجز بھی حاضر خدمت تھا. جب کھانا پیش کیا گیا آپ نے اس عاجز ناکارہ کو بھی اپنے ساتھ بیٹھ کر کھانے کا ارشاد فرمایا. حضور گوشت کم ہی کھاتے تھے . بوٹیاں اٹھا کر مجھے دیتے جا رہے تھے. چونکہ صاحب دعوت حضور کا پرانا مخلص خادم تھا آپ نے خلفاء کرام کو فرمایا شوق سے کھاؤ گوشت ختم ہو جائے تو میاں صاحب اور لے آئے گا چنانچہ آپ نے خود ہی فقیر صاحب کو اور

گوشت لے آنے کا حکم فرمایا اور وہ لے آیا تمام احباب نے شوق سے سیر ہو کر گوشت کھایا.
حضور کی ظاہری زندگی کے آخری دن بروز اتوار ۵ ربیع الاول کو میرے بھائی صاحبان مجھ سے رشتہ طلب کرنے آئے باہمی معاملہ حل نہ ہونے پر انہوں نے حضور سے شکایت کی آپ نے اس قدر شفقت و محبت سے کافی دیر تک طرفین کو سمجھایا اور شرعی نقطہ نگاہ سے مسائل بیان فرمائے کہ وہ حیران رہ گئے آخری رات بعد از نماز عشاء جب حضرت صاحبزادہ مدظلہ آپ کو پہیوں والی کرسی پر لے جارہے تھے اور قاری صاحب مسجد سے باہر کھڑے تھے آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا سردی ہے مسافر فقراء کا خیال کرنا بس یہی آپ کے آخری الفاظ اس عاجز نے سنے۔

دین و دنیا کے بہی خواہ

از مولانا عبدالقدیر شیخ صاحب مدرس جامعہ عربیہ غفاریہ اللہ آباد شریف

جیسے ہی میں سن شعور کو پہنچا اپنے آپ کو حضور سوہنا سائیں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے در اقدس پر پایا. قبلہ والد صاحب مدظلہ وقتاً فوقتاً ہم بچوں کو بلا کر مناسبت سے نصیحتیں کرتے تھے. ایک دن بتایا کہ ہمارا مستقل مکان اور دوکان تو لاڑکانہ میں ہیں. یہاں صرف دینی فائدہ کے پیش نظر رہ رہے ہیں۔ عرصہ تک میں خود ڈاڑھی نماز. روزہ. اور دیگر شرعی امور سے نا آشنا رہا مگر حضرت پیر مٹھا قدس سرہ اور ان کے بعد حضرت سوہنا سائیں کی صحبت و عقیدت کی بدولت گناہوں سے نفرت اور نیکی سے محبت ہے. شہری ماحول میں رہ کر ڈاڑھی رکھنا عمامہ باندھنا بڑی بات ہے. قبلہ والد کی یہ باتیں مجھے عجیب سی لگتی تھیں۔ یہ اس لئے کہ دربار عالیہ کے جس ماحول میں. میں پلا بڑھا صبح مساء جن کو دیکھنے کا اتفاق ہوتا تھا وہ سبھی ان امور کے پابند تھے جن کو والد صاحب بڑی بات بتا رہے تھے. میرے ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ کوئی شہر یا بستی ایسی ہو سکتی ہے جہاں اکثریت ڈاڑھی مونڈھ یا بے نمازیوں کی ہو. بہر حال بعد میں تو مشاہدہ سے علم الیقین. عین الیقین میں تبدیل ہو گیا. اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا جس نے گمراہی کے اس دور میں ہمیں پاکیزہ معاشرہ عطا فرمایا بفضلہ تعالیٰ دین کی تعلیم کے لئے بھی والدین نے حضور کے مدرسہ میں داخل کروایا. اور حضور کے زیر سایہ ہی درس نظامی کی تکمیل کی. اس درمیان کے حالات و معاملات اور حضور کی شفقت و عنایت کی روشنی میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے والدین سے بڑھ کر شفیق و مہربان حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ہی کو پایا. (جبکہ میرے والدین از حد

صالح، خائف خدا متقی و پرہیزگار اور ہمیشہ مجھ گناہ گار پر مہربان رہے ہیں اور ان کی مہربانیوں سے ہی مجھے حضور کے در دولت سے مستقل تعلق نصیب ہوا) اپنی ذات سے متعلق چند واقعات پیش کرتا ہوں طالب علمی کے زمانہ میں ایک دن بڑی لاپرواہی سے ریلوے لائن پر جا کھڑا ہو گیا سامنے سے ٹرین آگئی، جسے دیکھتے ہوئے بھی میں ریل کی پٹڑی سے نہ اترا بچپنی کی بادشاہی کا زمانہ تھا، ڈرائیور ہارن بجا کر تھک گیا، بالآخر ٹرین میرے قریب آپہنچی اور انتہائی سلو ہو چکی تھی کہ کسی راہ گذر نے مجھے کھینچ کر پٹڑی سے اتارا، حضور اس قسم کی شرارتوں سے ہمیشہ منع فرماتے اور بوقت ضرورت تنبیہ بھی فرماتے تھے۔ اتفاق کہئے یا میری خوش قسمتی کہ حضور کی خدمت میں جو رپورٹ پہنچی اس کے مطابق یہ شرارت میرے چھوٹے بھائی نے کی، نماز ظہر کے وقت بھائی کو بلایا، وہ تو اور بھی بے سمجھ تھا مگر عام طلبہ کی نصیحت اور عبرت کی خاطر حضور نے اسے تنبیہ بھی فرمائی اور معمولی قسم کا طمانچہ بھی مارا لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شرارت عبدالقدیر کی تھی نہ کہ عبدالکبیر کی تو عبدالکبیر کو بلا کر شفقتہً گلے سے لگایا۔ جیب خرچ عنایت فرمایا اور گھر سے کوئی اور چیز بھی بھیج دی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ روحانی قلبی رشتہ، کسی طرح بھی ظاہری خونی رشتہ سے کم نہیں، میں نے اس کا بارہا مشاہدہ کیا، لیکن یہ جبھی ممکن ہے کہ کسی کامل اکمل ولی اللہ کی نسبت سے باہمی روحانی تعلق قائم ہوا ہو، چنانچہ جب قبلہ والد ماجد نے ہماری ہمشیرہ کا رشتہ دربار عالیہ کے ایک مسکین فقیر سے کر دیا۔ تو ہمارے جسمانی رشتہ داروں نے والد ماجد سے مکمل بائیکاٹ کر لیا، آمد و رفت، خورد و نوش سبھی منقطع ہو گئے مگر والد صاحب نے ذرہ برابر بھی کمزوری کا مظاہرہ نہ کیا، لیکن جب ہم (پانچ بھائی ہیں) بڑے ہوئے تو ہماری شادیوں کے سلسلہ میں قدرے پریشان ہوئے اور حضور سے صورتحال عرض کی، والد صاحب ان رشتہ داروں سے رشتہ لینا چاہتے تھے جو عرصہ سے روٹھ چکے تھے، حضور نے دعا کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ آپ لاڑکانہ چلے جائیں کوئی آدمی خود آپ کے پاس آجائے گا، حضور کی مقبول دعا کے نتیجہ میں ایسا ہی ہوا کہ جب والد صاحب لاڑکانہ پہنچے تو وہی رشتہ دار جو بات کرنے کے لئے تیار نہ تھے از خود آکر رشتہ دینے کی پیش کش کی، اسی طرح ہم پانچوں بھائیوں کی شادیاں ہو گئیں۔ حضور کی دعاؤں کی تاثیر کے کئی اور واقعات بھی ہم نے آنکھوں سے دیکھے چنانچہ ہماری ہی قوم کے ایک مسکین فقیر جو سر پر ٹوکرا رکھ کر لاڑکانہ کی گلیوں میں مچھلی بیچا کرتا تھا جب حضور سے اپنی مسکینی کا ذکر کیا اور دعا کرائی،

اس کی آمدنی میں اس قدر برکت ہوتی چلی گئی کہ آج کل وہ فقیر فیکٹریوں کا مالک ہے۔

حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ مریدین کے صرف دینی خیر خواہ ہی نہیں بلکہ جسمانی والد کی طرح ان کی دنیاوی خوشحالی اور عدم احتیاج کے خواہاں بھی تھے۔ چنانچہ جب میرے والد محترم نے ذکر و فکر اور جذبہ کی محویت میں آکر یہ ارادہ کرلیا کہ لاڑکانہ شاہی بازار میں واقع کپڑے کی دوکان بیچ کر اس میں سے کچھ گھریلو ضروریات میں صرف کروں گا اور کچھ لنگر میں پیش کر دوں گا تاکہ مسافر فقراء کی خدمت ہوتی رہے۔ زیادہ دنیا جمع کر کے کیا کروں گا۔ جب حضور کو ان کے اس ارادہ کا پتہ چلا (اس زمانہ میں ہم چھوٹے بچے تھے) والد صاحب کو بلا کر سخت تنبیہ کی اور فرمایا لنگر کو تمہارے پیسے کی ضرورت نہیں آج تیرے لڑکے چھوٹے ہیں کل بڑے ہوں گے۔ معاشی ذریعہ نہ ہونے پر وہ پریشان ہوں گے دنیا سے یہ بے رغبتی تیری اولاد کی پریشانی کا سبب بن سکتی ہے وغیرہ حضور کی نصیحت کے بعد والد صاحب نے مذکورہ ارادہ ترک کرلیا۔ ظاہر بات ہے کہ اگر کسی باطمع پیر کو اتنی خطیر رقم ملتی تو اور خوش ہوتا۔ مگر حضور بن مانگے لینے پر بھی تیار نہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

میری خوش قسمی :۔ (از مولانا رؤف احمد عباسی صاحب اللہ آباد شریف)

یہ شاید اس عاجز گناہ گار کی خوش نصیبی اور اعلیٰ بختی ہے کہ جیسے ہی میں نے آنکھ کھولی اپنے سامنے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی پر نور شخصیت کو پایا حضور نور اللہ مرقدہ محبت و شفقت کے عظیم پیکر تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آتے تھے بالخصوص مدرسہ کے طلبہ پر تو اور بھی زیادہ مہربان تھے۔ ہر وقت ان کی ضروریات کا خیال رکھتے بعض اوقات بلا کر اپنے مبارک ہاتھوں سے وظیفہ عنایت فرماتے۔ انفرادی طور پر ہر ایک سے ضروریات پوچھتے۔ اساتذہ سے طلبہ کے بارے میں پوچھتے اور حسب ضرورت مہربانی فرماتے۔ ایک مرتبہ درگاہ طاہر آباد شریف میں مجھے اور میرے بڑے بھائی مولوی مسعود احمد صاحب کو بلا کر فرمایا! جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف کہہ لیا کریں کیونکہ یہ آپ کا اپنا گھر ہے۔ طاہر آباد ہی کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ بلا کر ضروریات کے بارے میں پوچھا ہم نے عرض کی جناب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بس آپ کی نظر کرم ہمارے لئے کافی ہے۔ فرمایا تم طالب علم ہو دینی علم حاصل کرتے ہو محنت بھی کرتے اس لئے آپ کو دماغی جسمانی طاقت کے لئے دودھ پینا چاہئے یہ فرما کر پیسے عنایت فرمائے کہ ان کا دودھ خرید کر کے پینا۔ جب یہ پیسے ختم ہوں تو مطلع کرنا یہ ۱۹۸۱ء کی بات ہے۔ یہ

حضور کی ذرہ نوازی تھی ورنہ ہم اس قدر مہربانیوں کے قابل کہاں تھے۔ وقفے وقفے سے مدرسہ کے طلبہ کو بلا کر تعلیم و اخلاق کے موضوع پر خصوصی خطاب فرماتے تھے. تعلیمی محنت. اور اساتذہ کے احترام کے بارے میں کافی تاکید فرماتے تھے نیز یہ کہ وقت کی قدر کرو. تمام کام وقت کی پابندی سے کیا کرو. آج کا کام کل کے لئے چھوڑ دینا عقلمندی نہیں ہے. مدرسہ کے امتحانی نتائج کا اعلان حضور کے روبرو ہوتا تھا. جس طالبعلم کے نمبر کم ہوتے اسے کھڑا کر کے پوچھتے بیٹے تمہیں کیا ہوا کہ آپ کے نمبر کم آئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے محنت نہیں کی آئندہ امتحان میں کمزوری معلوم ہوئی تو تم سے حساب لیا جائے گا. بس آپ کے ان ارشادات کا اثر یہ ہوتا کہ وہ سر توڑ کوشش کرتا دوسرے امتحان میں اچھے نمبر حاصل کرتا. اسی طرح جس کے نمبر زیادہ ہوتے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے دوسروں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا فرماتے. بفضلہ تعالیٰ یہ عاجز ہمیشہ اچھے نمبروں سے امتحان پاس کرتا تھا جس کی بدولت حضور کی شفقت ہر بار مزید معلوم ہوتی اور میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات تھی بھی نہیں فی الحقیقت میری کامیابی بھی حضور کی دعاؤں ہی کا صدقہ ہوتی تھی. اس لئے جب کبھی حضو سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی کرم نوازیوں کو یاد کرتا ہوں شرمسار ہوتا ہوں اور بصد افسوس کہتا ہوں کہ حضور کے عظیم احسانات کے باوجود ہم نے آپ کی قدر نہ کی آپ کی فریادوں پر کان نہ دھرا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس ضیاں جاتا رہا

حضور نے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے لئے خاص کر اپنے عزیز و اقارب کی اصلاح اور دینی ترقی کے لئے کافی کوششیں کیں جو آپ کی صحبت سے دور رہتے تھے ان کے لئے اصلاحی دینی کتب بھیجتے وقتاً فوقتاً خطوط ارسال فرماتے جو آج بھی موجود ہیں۔ گو ہدایت کرنا اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ نے آخر تک کوشش جاری رکھی صرف دینی ہی نہیں دنیاوی مالی طور پر بھی آپ رشتہ داروں پر مہربان تھے. جب کبھی کسی کو ضرورت پیش آئی اور آپ سے مدد چاہی آپ نے مایوس نہ لوٹایا۔ بالخصوص میرے والد ماجد (جناب غلام مرتضیٰ عباسی صاحب) پر تو اور بھی زیادہ مہربان تھے یہ اس لئے بھی کہ آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے قبلہ والد صاحب ہی مستقل طور پر حضور کے پڑوس میں رہے اور حضور کے سات بھانجوں میں سے زیادہ نیک سیرت. شریعت و طریقت کے عامل بھی والد صاحب ہی ہیں آپ نے والد صاحب کو فرمادیا تھا کہ

ہماری زمین کی سبزی وغیرہ کے لئے آپ کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں جب ضرورت پڑے لے لیا کریں. اور گھر کے قریب زمین کا ایک قطعہ مستقل طور پر بھی دے دیا تھا جس میں اپنی پسند کے موافق سبزی. گھاس وغیرہ بوتے رہتے ہیں۔

غرضیکہ حضور فیوض و برکات کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر سے کچھ کم نہ تھے۔ جن سے لاکھوں تشنہ گان حقیقت وطریقت نے پیاس بجھائی. آپ انوار و تجلیات کے آفتاب و ماہتاب تھے جن سے لاکھوں دلوں کو جلا ملی. آپ کی عظیم شخصیت کے بارے میں کچھ کہنا یا لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے. مجھ جیسا ناکارہ آپ کے علم و فضل. زہد و تقویٰ کے بارے میں آخر لکھ بھی کیا سکتا ہے۔ صرف حضرت قبلہ صاحبزادہ بجن سائیں مدظلہ کے فرمان کے مطابق یہ کچھ تحریر کیا۔ بس اس احقر کو اس بات پر فخر ہے کہ میں بھی ان خوش نصیب افراد میں شامل ہوں جنہوں نے حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ ایسی شخصیت کی زیارت و صحبت کی فالحمدللہ۔

ذاتی مشاہدات

از محترم فتح محمد طالبی. ایڈ عرف بیدار سورائی

میرا خواب حقیقت میں تبدیل ہوا۔ ۱۹۵۲/۵۳ میں جب میں سکول کا ایک کمسن طالب علم تھا. لاڑکانہ حیدر آباد. کراچی تو کجا میں نے قریبی شہر دادو بھی نہیں دیکھا تھا ایک رات خواب میں ایک عجیب و غریب منظر نظر آیا. وہ یہ کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے. جس میں شامل تمام افراد باریش ہیں ان کے سروں پر عمامے ہیں۔ درمیان میں ایک نورانی چہرہ والے بزرگ تشریف فرما ہیں۔ دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ اس بستی کا نام گیریلو ہے جہاں بزرگوں کی جماعت تشریف فرما ہے. بہرحال خواب آخر خواب ہی ہوتا ہے. خاص کر کمسنی کے لاابالی کے زمانہ میں تو ان کے درپے ہونا اور بھی مشکل ہوتا ہے. تاہم یہ خواب بعینہ میرے دل و دماغ پر نقش ہو گیا. چنانچہ مختصر عرصہ بعد بعض فقراء کے ہمراہ حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے دربار عالیہ رحمت پور شریف حاضر ہوا. جہاں باریش عماموں. والے فقراء کی کثیر جماعت دیکھ کر مجھے اپنا سابقہ خواب یاد آیا حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کی زیارت سے مستفیض ہوا لیکن جو بزرگ فقراء کے درمیان تشریف فرما دیکھے تھے. ابھی تک وہ نظر نہیں آئے تھے اس لئے ان کو تلاش کرنے لگا بالآخر اسی شکل و صورت والے ایک نورانی بزرگ مسجد شریف کے شمالی کونے میں تشریف فرما نظر آئے. جن کو

عرصہ پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا آگے بڑھ کر ادب سے سلام کیا بعد میں دوسرے فقراء سے ان کے بارے میں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے مقرب ترین خلیفہ ہیں جن کو "سوہنا سائیں" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے. اور گیریلو بستی میں بھی آپ تبلیغی سلسلہ میں تشریف فرما ہوتے رہے ہیں۔

اس کے بعد تو آپ سے تعلق و محبت میں اضافہ ہی ہوتا رہا. حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے حال حیات میں ہی حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی ترغیب و تحریص پر میں نے اصلاحی کتابیں اور ناول تحریر کئے جو بفضلہ تعالیٰ بڑے مقبول ہوئے۔

میں نے ہمیشہ آپ کو اپنے پیرو مرشد حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ کی محبت میں مستغرق پایا. گو محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے قریب بیٹھا جائے مگر آپ بے ادبی کے خوف سے ہمیشہ مجلس کے کسی کونے میں نظر آتے تھے. حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے بلانے پر ہمیشہ دست بستہ کانپتے ہوئے حاضر ہوتے تھے اور ان کے دریافت کرنے پر نہایت ہی مختصر الفاظ سے جی ہاں. یا جی نہیں کا جواب دے کر خاموش ہو جاتے تھے جب سعید کلینک میں آپ کا آپریشن ہوا تھا یہ عاجز بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا. جیسے ہی آپ کو ۱۲ بجے آپریشن ہونے کا بتایا گیا آپ کے چہرہ مبارک پر پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے۔ محترم ڈاکٹر عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کے دریافت کرنے پر فرمایا. آپریشن کی کوئی فکر نہیں. اصل بات یہ ہے کہ آپریشن کے بعد کئی گھنٹوں تک بے ہوشی طاری رہتی ہے کہیں نماز ظہر نہ قضا ہو جائے غرضیکہ مقررہ وقت پر کرنل سعید نے آپریشن کیا ٹھیک دو بج کر تیس منٹ پر ہوش آنے پر فرمایا "نماز" چنانچہ اسی حالت میں بھی اشاروں سے نماز ادا فرمائی۔

اتباع سنتؐ کا یہ عالم تھا کہ جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ کو علاج کے لئے حیدر آباد لایا گیا میں بھی ساتھ تھا. تمام اوقات اشاروں سے لیکن با جماعت نماز ادا کرتے رہے. یہی نہیں بلکہ حاجی محمد علی صاحب کو فرمایا میرا ہاتھ نہیں اٹھ سکتا. آپ میرے سر پر پگڑی باندھیں تاکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ رہ نہ جائے۔

اسی بیماری کے دوران میں نے آپ سے سوانح حیات تحریر کرنے کی اجازت چاہی. سن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے فرمایا اب تک میرے پیرو مرشد نور اللہ مرقدہ کی سوانح حیات نہیں لکھی گئی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنی سوانح حیات کے لئے اجازت دوں. مزید فرمایا ہم لوگ ناقدرے ہیں کہ دس برس گزر جانے کے باوجود اپنے پیرو مرشد کی سوانح حیات شائع نہیں

کی جبکہ ہندوستان کے ایک معروف پیر صاحب کی سوانح حیات اس کی زندگی میں لکھی گئی. صرف ایک حصہ رہ گیا تھا جو بعد میں شائع کیا گیا۔

فعال اور محنتی قسم کے لوگوں کے بڑے قدر دان تھے. گو میں بے علم و بے عقل ہوں. پھر بھی ادبی استطاعت کے مطابق دینی کتابیں لکھتا رہا ہوں اور وہ بھی حضور ہی کے خصوصی تعاون اور مشوروں سے چنانچہ برکات تبلیغ لکھنے کے دوران میں کئی دن تک درگاہ فقیرپور شریف رہا. روزانہ حضور استفادہ کے لئے نت نئی کتابیں دیتے رہے. اور بذات خود میرے لئے گھر سے کھانا لے آتے تھے اور دروازہ مبارک پر بیٹھ کر کھانے کا حکم فرماتے تھے مذکورہ کتاب چھپنے کے بعد کماحقہ فروخت نہ ہو سکی اور عرصہ تک فقیرپور شریف میں پڑی رہی صحیح دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے کافی کتابیں دیمک کے نذر ہو گئیں، معلوم ہونے پر حضور کو سخت دکھ ہوا. چنانچہ مسجد شریف میں میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور کتاب کے ضائع ہونے پر تعزیت کے انداز میں افسوس کا اظہار فرمایا زبانی ہمت افزائی کے علاوہ اپنی جیب سے دو صد روپے نکال کر بطور ہمدردی عنایت فرمائے۔

ہم سفر ساتھیوں کے حقوق! ایک مرتبہ میں بھی حضور کے ہمراہ درگاہ غریب آباد لاڑکانہ جا رہا تھا درگاہ فقیرپور شریف سے اور بھی کافی فقراء وفد میں شامل ہو گئے لاڑکانہ اسٹیشن پر پہنچنے پر حاجی محمد حسین صاحب حضور کے لئے تانگہ لے آئے. چند ہی قدم تانگہ چلا ہو گا کہ آپ نے تانگہ رکوا کر مجھے بلایا اور اپنے ساتھ تانگہ پر بٹھایا حضور کی عمومی شفقت و نوازش کے پیش نظر یہ کوئی بڑی بات تو نہیں تھی مگر میں آج اس امتیازی سلوک کی وجہ سے انتہائی متعجب تھا کہ حضور کے مقرب ترین خلفاء کرام بھی سفر میں ساتھ ہیں، آپ نے ان میں سے کسی کو نہ بلایا صرف مجھ گناہ گار کو بلایا ہے. میرے دل میں یہ خیال آنا ہی تھا کہ آپ نے فرمایا فتح محمد! سفر کے بھی آداب ہوتے ہیں۔ جو ساتھی ابتداء سفر سے ساتھ ہوتا ہے اس کا حق بہ نسبت ان لوگوں کے اور بھی زیادہ ہوتا ہے جو دوران سفر شامل ہوئے ہوں. چونکہ آپ شروع سے ہمارے ساتھ تھے اس لئے ہم نے آپ ہی کو بلایا ہے اسی سلسلہ کا ایک اور واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ جب حضور محراب پور کے جلسہ میں شرکت کے لئے لاڑکانہ سے روانہ ہوئے۔ صاحب دعوت محترم حاجی محمد حسین صاحب ٹفن باکس میں حضور کے سفر کے لئے کھانا لے آئے. جب روہڑی اسٹیشن پر ٹرین سے اترے آپ نے تمام ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تقریباً دس فقراء شریک سفر تھے

آپ نے روٹی کے ٹکڑے بنا کر (غالباً ایک. ایک چوتھائی حصہ ہر ایک کے حصہ میں آیا) دیدیئے اور فرمایا آپ حضرات میرے سفر کے ساتھی ہیں اس لئے جو کچھ تھوڑا بہت کھانا ہو گا مل کر کھائیں گے۔

محراب پور کے قریب بعض پنجابی فقراء کی دعوت پر تشریف لے گئے میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا کہ صاحب دعوت کھانا لے آئے. آپ نے پسند کے موافق تھوڑا سا کھانا کھا کر فرمایا. میں یہاں مہمان ہوں. مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی اور کو بقیہ کھانا دیدوں لہذا یہ کھانا صاحب دعوت کو دے آئیں وہ جسے چاہے دے سکتا ہے۔

ایک بار حضور مرحوم حاجی عبداللطیف چنہ صاحب کے یہاں کنڈیارو تشریف لائے تھے میری طبیعت صحیح نہ تھی پھر بھی حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا سخت گرمی کا وقت تھا. حضور تن تنہا حاجی صاحب مرحوم کے بیٹھک میں تشریف فرما تھے. میں مصافحہ کر کے بیٹھ گیا. آپ نے فرمایا مینگو اسکوائش کے بوتل سے شربت بنا کر پئیں۔ میرے تاخیر کرنے پر فرمایا! واقعی مہمان کو یہ حق نہیں ہوتا کہ میزبان کی کوئی چیز دے سکے مگر حاجی صاحب موصوف جو چیز بھی ہمیں دے جاتے ہیں ہمارے ہی سپرد کر جاتے ہیں (ہمیں خود استعمال کرنے یا کسی کو دینے کا حق ہوتا ہے۔

مسلک اعتدال:۔ ایک مرتبہ دروازہ مبارک پر مجھے بلا کر کافی کتابیں دکھائیں اور فرمایا ہمارے پاس مسلک اہل السنہ کے دونوں مکتبہ فکر کے علماء کی کتابیں موجود ہیں. نیز دونوں مکتبہ فکر کے علماء و مشائخ کی سیرت و سوانح کی کتابیں بھی موجود ہیں. یہ اس لئے کہ کل میری اولاد یہ نہ سمجھے کہ میں کسی خاص ایک گروہ سے وابستہ تھا۔

طریقت کی پابندی:۔ ایک بار درگاہ رحمت پور شریف سے آپ مورو تشریف لائے مورو اور گردونواح کے خلیفہ سید نصیرالدین شاہ صاحب بھی موجود تھے (جو خود حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے عقیدت مند اور ابتداء طریقت میں آپ ہی سے بیعت بھی تھے) ہم نے حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے لئے چارپائی اور دیگر جماعت کے لئے نیچے گلم بچھائے مگر آپ نے بیٹھنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا. یا تو دوسری چارپائی بھی لے آؤ تمام احباب چارپائیوں پر بیٹھیں بصورت دیگر میں بھی تمہارے ساتھ نیچے بیٹھتا ہوں چنانچہ دوسری چارپائی لے آئے۔ چونکہ مذکورہ علاقہ کے خلیفہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ تھے اس لئے آپ نے فقراء کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ شاہ صاحب کا ادب واحترام کریں جس قدر زیادہ نسبت و محبت خلیفہ صاحب سے

ہوگی اسی قدر باطنی فائدہ حاصل ہوگا. جب آپ کو مراقبہ کرانے کے لئے کہا گیا تو فرمایا یہ جماعت شاہ صاحب کی ہے یہاں وہی مراقبہ کرائیں گے. میں نہیں بہر حال جب آپ کو بتایا گیا کہ خود شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی یہی خواہش ہے تب آپ نے مراقبہ کرایا۔

دوسرے طریقہ والوں کا خیال. ایک بار جامع مسجد مورو میں جلسہ رکھا گیا. آپ تشریف لائے اور نماز سے پہلے محلہ والوں کے طور طریقہ کے متعلق دریافت فرمایا. میں نے بتایا کہ فرض کے بعد کچھ دیر کے لئے جہری ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرض نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور مقتدی حضرات (جو سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ تھے) جہری ذکر کرتے رہے کافی دیر تک ذکر کرنے کے بعد جب خاموش ہوگئے تو آپ نے دعا فرمائی بعد میں فرمایا آپ حضرات تھک کر خاموش ہوگئے مجھے تو بڑا لطف آرہا تھا۔

دینی کتابوں کی قدر۔ ایک بار درگاہ فقیرپور شریف میں آپ نے مجھ کو طلب فرمایا. حاضر ہونے پر آپ نے مجھے لائبریری دکھائی جس میں بڑی بڑی کتابیں موجود تھیں. فرمایا آپ بھی مطالعہ کریں میں بھی مطالعہ کرتا ہوں. چنانچہ میں بھی مختلف کتابیں دیکھتا رہا. اس درمیان کتابوں کے بارے میں کافی اہم نکات بھی بیان فرماتے رہے۔ جن میں سے ایک یہ بھی دیکھا کہ دیکھو علماء و مشائخ نے کس قدر محنتیں اور مشقتیں برداشت کیں نیند، آرام اور صحت کو قربان کر کے اس قدر ضخیم کتابیں تحریر فرمائی ہیں. ہمیں بھی کم از کم یہ چاہئے کہ ان کی محنتوں کی قدر کرتے ہوئے کتابیں خرید کریں. جس سے ایک تو مصنفوں کی ہمت افزائی ہوگی کہ دلچسپی سے کوئی اور دینی کتاب لکھیں گے دوسری طرف ناشر حضرات کی بھی ہمت افزائی ہوگی اور زیادہ شوق سے دینی کتابیں چھاپیں گے. کوئی بھی کتاب خریدتے وقت میری یہی نیت ہوتی ہے۔

گمراہی سے ہدایت کی طرف

از منشی عبدالحسیب روقی اے ون ۴/۱۴ قصبہ کالونی کراچی

مثل مشہور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر راضی ہوتا ہے اسے اپنے پیارے بندے یعنی ولی کامل کی رہنمائی عطا فرماتا ہے۔ الحمدللہ میں ۱۹۸۳ء میں حضور قبلہ سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ سے بیعت ہوا تھا. اور آپ کی نظر کرم ہی سے میری اصلاح ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے اگرچہ میں اس سے پہلے بھی مسلمان تھا. مسلمان گھر میں پیدا ہوا تھا. مگر میرے کرتوت ایسے تھے کہ

شاید شیطان بھی فخر کرتا ہو کہ مجھے ایسا آدمی مل گیا ہے۔ ۷۴ سال کی کہانی لکھنا نہ مقصود ہے نہ یہاں گنجائش۔ مختصراً یہ کہ ہر وہ کام جو ایک مسلمان کو نہ کرنا چاہئے میں کرتا تھا۔ ہر طرح کی عیاشیاں میرا محبوب مشغلہ تھیں، کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی، انتہا یہ کہ آخر میں ذات باری تعالیٰ کی وحدانیت کا بھی منکر ہو چکا تھا روزانہ ایک ہزار سے تین ہزار تک میری آمدنی تھی مگر بے برکتی اتنی کہ ساری کی ساری آمدنی روزانہ ختم ہو جاتی تھی۔ لیکن جب اپنے ایک دوست کے کہنے پر حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کے پیارے خلیفہ مولانا مقصود الٰہی صاحب سے قلبی ذکر حاصل کیا تو فوراً دل میں اس کی غیر معمولی چبھن محسوس کی، رات کو جب سویا تو کعبۃ اللہ شریف کی زیارت نصیب ہوئی صبح بیدار ہوا تو میری قسمت بدل چکی تھی، یکایک تمام برے کاموں سے دل میں نفرت پیدا ہو گئی۔ چند ہی دن میں مجھ گناہ گار پر اس قدر مہربانی ہونے لگی کہ جس وقت تصور کر کے آنکھیں بند کرتا پیرومرشد سامنے نظر آتے اور نماز شروع کرتا تو کعبۃ اللہ شریف اور کبھی روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سامنے نظر آتا لیکن افسوس کہ زیادہ عرصہ حضور کی صحبت بابرکت میسر نہ ہو سکی اور آپ اس دارالفنا سے کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی جدائی سے دل بہت بے چین ہو گیا مگر قربان جاؤں پردہ فرما جانے کے بعد بھی اس طرح میری رہنمائی فرمائی کہ خواب میں آپ کو دیکھا کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ مجن سائیں مدظلہ کو ہار پہنا رہے ہیں، الحمدللہ حضرت قبلہ مجن سائیں مدظلہ سے بھی وہی فیض مل رہا ہے۔

ایک بار خواب میں حضور کی زیارت ہوئی مجھے تاکید کرتے ہوئے فرمایا! منشی صاحب آفس میں میز کے نیچے بلی کے بچے ہیں ان کی حفاظت کرنا، ان پر ظلم نہ کرنا، صبح حسب معمول دفتر گیا تو واقعی میز کے نیچے بلی نے بچے دیئے تھے، میں نے حسب فرمان بلی اور اس کے بچوں کو محفوظ مقام میں رکھوایا چوکیدار کو اس کی حفاظت کے لئے تاکید کی، ان میں سے ایک بلی ابھی تک موجود ہے، جسے میں نے محبت سے پالا ہے قربان جاؤں، اگر حضور میری رہنمائی نہ فرماتے تو کسی صورت میں میں ان کی حفاظت نہ کرتا۔

مشفق مربی

از محترم مولانا محمد عثمان جلبانی صاحب مدرس جامعہ عربیہ غفاریہ اللہ آباد شریف کنڈیارو نواب شاہ۔

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا! امابعد..... سیدی سوہنا سائیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اعلیٰ تربیت اور مثالی شفقت والدین کی تربیت و شفقت سے کہیں بڑھ کر نظر آئی. چنانچہ صغر سنی سے لے کر آخر تک میں یہی سمجھتا رہا کہ مدرسہ کے تمام طلبہ سے آپ کی شفقت مجھ پر زیادہ ہے. مگر جب کبھی باہمی حضور کی کرم نوازیوں کا تذکرہ ہوتا تو ہر ایک اپنے متعلق اسی قسم کی رائے کا اظہار کرتا تھا. دراصل یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ وہ ہر ایک سے خواہ اس کی حیثیت کچھ ہو حضور کی شفقت للہ تعالیٰ ہوتی ہے اور بالکل یکساں۔

جب یہ عاجز درگاہ طاہر آباد شریف سے پڑھنے کے لئے اللہ آباد شریف حاضر ہوا. میرا دل نہیں لگ رہا تھا. طاہر آباد شریف کے لئے اس قدر اداس رہتا تھا کہ بعض اوقات تنہائی میں بیٹھ کر روتا تھا. لیکن ظاہری طور پر کسی کو یہ محسوس ہونے نہ دیا بہرکیف حضور ازراہ کشف میرے حالات سے باخبر تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت قبلہ صاحبزادہ مدظلہ مجھے بلاکر دروازہ مبارک پر لے گئے مجھے رکنے کا فرماکر گھر سے روٹی اور ساگ لے آئے فرمایا حضور سائیں (نور اللہ مرقدہ) نے تمہارے لئے اپنا پس خوردہ عنایت فرمایا ہے بیٹھ کر کھائیں. حضور کا پس خوردہ تبرک کھاتے ہوئے مجھے اس قدر لذت حاصل ہو رہی تھی کہ دنیاوی کسی عمدہ سے عمدہ کھانے میں بھی اتنی لذت محسوس نہ کی. آپ کے پس خوردہ کھانے کے بعد جیسے ہی باہر آیا مجھے طاہر آباد ہی نہیں اپنا گھر وطن بھول چکا تھا۔

فقراء کی نسبت آپ کی طلبہ پر اور بھی نظر کرم زیادہ تھی چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ درگاہ طاہر آباد شریف میں سحری کے چاول پکانے کے لئے لانگری صاحب کے پاس گڑ نہیں تھا. نماز عشاء کے بعد تمام اساتذہ طلبہ اور فقراء اپنے اپنے قیام گاہوں پر جاکر سوگئے. سخت بارش برس رہی تھی. کوئی ایک یا ڈیڑھ بجے کا وقت تھا میں بھی حضور کے دروازے کے قریب حجرے میں سویا ہوا تھا. اچانک بلند آواز سے حضور کے لہجہ میں اللہ. اللہ کی آواز سنائی دی. میں فوراً آپ کے دروازہ مبارک پر پہنچا دیکھا کہ آپ بنفس نفیس غیر معمولی بارش میں طلبہ

کے لئے اپنے گھر سے گڑ لے آئے ہیں. مجھے فرمایا گڑ ہے تو تھوڑا سا. تاہم جو کچھ میسر ہوا لے آ یا ہوں لانگری صاحب کو دیدیں. شروع میں لانگری صاحب سحری کے ابتدائی وقت میں چاول پکا کر طلبہ کو اٹھاتے تھے معلوم ہونے پر حضور نے لانگری صاحب سے فرمایا اتنی جلدی نہ کریں. سحری کے آخری وقت میں طلبہ کو اٹھا کر لنگر کھلائیں. نے بچے ہیں جتنی دیر سے کھانا کھائیں گے بھوک دیر سے لگے گی وغیرہ۔ بعض اوقات ہم طلبہ دوپہر کا کھانا کھا رہے ہوتے کہ خود حضور تشریف لے آتے تھے. سالن کا معائنہ فرماتے. باری باری سبزی تبدیل کرنے اور گھی ڈالنے کی تاکید فرماکر تشریف لے جاتے تھے. سفر میں جاتے وقت عموماً ہر بار لانگری صاحب کو بلاکر طلبہ کے کھانے کے اہتمام کا حکم فرماتے تھے۔

صرف ہمارے دینی خیر خواہ ہی نہیں دنیاوی طور پر بھی ا ئی خیر خواہ تھے. چنانچہ میرے والد ماجد قبلہ جواز حد صالح بزرگ صفت حضور کے پرانے خادمین میں سے ہیں ان کو کئی بار بلا کر تاکید کی کہ محمد عثمان کو تحریری طور پر کچھ زمین دیدیں. دوسرے بچوں سے بڑھ کر ان کا خیال کریں کہ یہ دین کی تعلیم حاصل کر رہا ہے. نہ معلوم کل اس کے بھائی اس سے کیا برتاؤ کریں. گو والد صاحب قبلہ نے بھائیوں کی تعریف کی اور میں بھی ان سے بدظن نہ تھا. مگر حضور کی دور بین باطنی نگاہ کے سامنے جو حقائق تھے ان کا عینی مشاہدہ حضور کی ظاہری جدائی کے بعد ہی ہوا. اور تجربہ سے ثابت ہوا کہ حضور کا ارشاد برمحل تھا۔

باکمال مرشد

محترم ماسٹر کاظم علی بوزدار بستی بوزدار وڈا ضلع خیرپور

۱۹۷۹ء کا زمانہ تھا میں بستی حاکوخان بروہی (گڈاپ کراچی) میں ملازم تھا کہ وہاں ایک اللہ والے کی تشریف آوری ہوئی جن کی مختصر وقت زیارت و صحبت نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ دل میں یاد الٰہی خوف خدا اور فکر آخرت گھر کر گئے. جبکہ میں پہلے بڑی حد تک ان چیزوں سے محروم تھا. خوش قسمتی سے ان کا دربار بھی میرے راستہ پر کنڈیارو شہر میں تھا. جن کی زیارت کئے بغیر میرے لئے گھر جانا مشکل تھا. یہ بزرگ میرے پیرومرشد حضرت الحاج سوہنا سائیں قدس سرہ تھے۔ اسی طرح سکول جانے سے پہلے بھی کم از کم آپ کی زیارت سے ضرور مشرف ہوتا تھا. کبر سنی کے باوجود آپ کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ جب کوئی آدمی ایک بار آپ سے ملاقات

کرتا خواہ کئی سال بعد آتا پھر بھی فوراً پہچان لیتے۔ یہی نہیں بلکہ بعض اوقات سابقہ ملاقات کی روشنی میں حال احوال بھی دریافت فرماتے تھے۔ حالانکہ آپ کی خدمت میں چند سو یا چند ہزار نہیں لاکھوں افراد حاضر ہوتے تھے۔ ہر ایک چھوٹے بڑے، امیر خواہ غریب آنیوالے سے آپ کی شفقت و محبت کا انداز بھی کچھ اس طرح تھا کہ ہر ایک یہی محسوس کرتا کہ آپ کی محبت اوروں سے بڑھ کر میرے ساتھ ہے۔ میری معلومات کی حد تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک وصف مبارک یہ بیان کی گئی ہے کہ ہر ایک صحابی رضی اللہ عنہ یہی محسوس کرتا کہ آپ کی شفقت و مہربانی میرے اوپر سب سے زیادہ ہے۔ الحمدللہ میرے پیرومرشد اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ تھے۔

کرامت:۔ مارچ ۱۹۸۱ء میں مجھے بی، ایس، سی سال دوم کا امتحان خیرپور میرس میں دینا تھا، سکولوں کے امتحانات ہو رہے تھے اس لئے میری چھٹی منظور نہیں ہوئی تو کلاً علی اللہ میں چلا گیا اور مسلسل ۱۵ دن سکول سے غیر حاضر رہا۔ دوران امتحان ایک دن حضور کی زیارت کا غیر معمولی شوق دل میں پیدا ہوا اور میں دربار عالیہ پر حاضر ہوا۔ حضور کے خداداد رعب کی وجہ سے دعا کے لئے عرض نہیں کر سکا دل ہی دل میں دو مقاصد کے حصول کی تمنا رکھ کر قدم بوسی سے مشرف ہوا ایک یہ کہ میری غیر حاضری چھٹی میں شمار ہو ۲ یہ کہ میری گروی زمین آزاد ہو جائے۔ بہرحال جب حضور سے اجازت لیکر پریکٹیکل دینے کے لئے خیرپور میرس پہنچا اسی رات خواب میں سکول کی حاضری کا رجسٹر نظر آیا جس کا حاضری کالم خالی تھا۔ آناً فاناً دیکھا دیکھی اس کالم میں یہ تحریر درج نظر آئی "بیماری کی وجہ سے چھٹی لیکر گئے ہیں) آخر کار جب امتحانات سے فارغ ہو کر سکول پہنچا معلوم ہوا جس دن میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی زیارت کے لئے کنڈیارو گیا تھا۔ اسی دن سب ڈویزنل ایجوکیشن آفسر وزٹ کے لئے ہمارے سکول آئے تھے۔ حاضری رجسٹر دیکھنے کے باوجود میرے بارے میں یہ تک نہ پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ سکول پہنچنے پر ہیڈ ماسٹر نے میڈیکل سرٹیفکیٹ طلب کیا، اور میری بیماری کی چھٹی منظور ہو گئی آج بھی بعینہٖ خواب میں دیکھے ہوئے الفاظ حاضری رجسٹر میں تحریر ہیں ۲ ایک ہی ہفتہ کے وقفہ سے میں نے رقم ادا کر کے اپنی گروی زمین واپس لی۔

کرامت:۔ وصال سے چند ماہ پہلے حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے بلوچستان کا جو تفصیلی تبلیغی دورہ کیا تھا، خوش قسمتی سے میں اس سفر میں آپ کے ساتھ رہا، مسلسل قحط کے پیش نظر جب

انہوں نے حضور سے بعد آداب دعا کے لئے عرض کی تو اس قدر سخت بارشیں آئیں کہ پروگرام کے مطابق سفر جاری رکھنا مشکل ہو گیا، اسی سفر میں بارانی ندیوں کی وجہ سے گاڑیوں پر سفر کرنے کی بجائے اونٹ، گھوڑوں پر سفر کیا، یہاں تک کہ ایک مقام پر بجز پیدل چلنے کے کوئی صورت نہیں تھی اور حضور عوارض کی وجہ سے زیادہ چل نہیں سکتے تھے، چنانچہ آپ کو چارپائی پر بٹھا کر مقررہ مقام تک لیجایا گیا جس کے لئے تین بارانی ندیوں سے گزرنا پڑا۔ جلسہ کے بعد جس میدان میں ہم سوئے تھے وہ میدان بہت اونچا تھا، جہاں اس سے پہلے کبھی بارانی ندی کا پانی نہیں پہنچا تھا، مگر اس رات ہمیں وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا پڑا اور وہاں ندی کا زوردار پانی پہنچ گیا، صبح کو میزبان فقیر جس نے بہت کچھ خرچہ کیا تھا، کہنے لگا یہ پیرومرشد حضرت سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ کی کھلی کرامت ہے کہ میں نے جتنا خرچہ جلسہ میں کیا ہے، ان کے طفیل مجھے اللہ تعالیٰ کہیں زیادہ دے رہا ہے، وہ اس طرح کہ اب میری یہ غیر آباد زمینیں آباد ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ ان سے مجھے خاطر خواہ دنیاوی فائدہ ہو گا۔ جہاں تک میں نے دیکھا حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانیاں اپنے مریدین فقراء تک محدود نہیں تھیں، بلکہ جملہ مسلمانوں بلکہ عام انسانوں پر بھی آپ شفیق و مہربان تھے، چنانچہ ہماری بستی کے محمد اسماعیل نامی ایک غریب آدمی دکان بنوا رہے تھے کہ شہر کے زمینداروں نے اسے سختی سے منع کی یہ بیچارہ پریشان ہو گیا، اتنے میں میرے والد بزرگوار فقیر عبدالرحیم بوزدار نے خواب دیکھا کہ لوگوں سے بھری ہوئی ایک سوزوکی بستی میں داخل ہوئی ہے جس میں حضور سوہنا سائیں بھی سوار ہیں، آپ نے مجھے فرمایا ہم محمد اسماعیل کی حمایت کرنے آئے ہیں، اس کے بعد تو بڑی ہمت سے مذکور محمد اسماعیل نے دکان تعمیر کی اور مذکورہ زمینداروں کو کچھ ہمت نہ ہوئی کہ اس کو زیر بار کر سکتے۔ (محمد اسماعیل پٹھانی حضور کا مرید بھی نہیں صرف ایک مظلوم غریب مسلمان ہونے کے ناطے خواب میں حضور نے ہمت افزائی فرمائی۔)

تاثیر صحبت

از:۔ فقیر طفیل احمد طاہری بخشی ہیڈ کلرک ریجنل ڈائریکٹریٹ آف ایرینس شپ ٹریننگ (R.D.A.T) ایس ٹی ۱۹ گلشن اقبال کراچی

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ عاجز سگریٹ پینے کا بڑا شوقین تھا، جب پہلی بار محترم خلیفہ حضرت مولانا مقصود الٰہی صاحب کے

ساتھ طاہر آباد شریف میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا. تو بھی چھپ کر سگریٹ پیتا رہا مگر جب حضور کے چہرہ انور پر نظر پڑی تو ان کی توجہ باطنی اور معرفت حقیقی کی بوند کی تاثیر سے بے قابو ہو گیا. جذبہ سے افاقہ ہونے پر دوستوں نے بتایا کہ آپ آدھ گھنٹہ تک مچھلی کی طرح تڑپتے رہے. دوسرے دن جب کراچی پہنچا تو بھی دل سے اللہ. اللہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں. جب دفتر گیا تو معمول کی گپ شپ. اخبار بینی اور لوگوں کو تنگ کرنے کی بجائے دفتر کی چھت پر جاکر کافی دیر تک مراقبہ کرتا رہا. دو دن بعد شیطان نے سگریٹ پینے کے لئے آمادہ کر ہی لیا اور دو سگریٹ خرید لئے. مگر آج اندرونی ایک آواز مجھے شرمارہی تھی کہ اللہ والے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر پھر بھی سگریٹ پیتا ہے. بہرحال ایک دو کش ہی لئے تھے کہ ایک سائیکل سوار میرے سامنے آکر رکا اور کہا کیا تجھے پیرو مرشد نے ذکر نہیں سکھایا. تو اب بھی سگریٹ پی رہا ہے. میرے پوچھنے پر اپنا نام "اللہ بخش" بتا کر چل دیئے ان کے ناصحانہ انداز سے اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا اور حضور سے عقیدت میں اضافہ بھی کہ کس طرح میرے پیر بھائی محترم حاجی اللہ بخش میمن صاحب برمحل میری اصلاح کے لئے سامنے آگئے. الحمدللہ اس کے بعد پھر کبھی سگریٹ نہیں پی تبلیغی محنت سے نہ صرف اس عاجز کے اندرونی حالات میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو گیا ہے بلکہ علاقہ بھر کے کئی سگریٹ نوش. ہیروئن کے عادی شراب اور زناکاریوں میں مبتلا افراد بھی ی..ل سے تائب ہو گئے.

یہی نہیں بلکہ کئی آدمیوں نے از خود اس خواہش کا اظہار کیا کہ فیض کی جو بارانی ہمارے اوپر ہوئی ہے. اگر ہماری خواتین پر بھی ہو تو اسلامی نقطہ نظر سے ہمارے گھروں کے حالات میں بھی بہتری آسکتی ہے. چنانچہ حضور کے خلیفہ محترم مولانا مقصود الٰہی صاحب سے عرض کی گئی. انہوں نے فرمایا پہلے کسی گھر میں پردہ کراؤ. خواتین پردہ میں بیٹھیں. تم میرے ساتھ رہو. کیونکہ پردہ ازروئے شریعت مطہرہ ضروری ہے. اور اللہ کی اس پر لعنت جو پردہ چاک کرتا ہے. بہرحال پردہ کرایا گیا. انہوں نے طریقہ عالیہ کے مطابق ذکر اللہ کی تلقین کی وعظ و نصیحت کی یقین مانیں جن خواتین نے ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ذکر کیا. نیکی اور تقویٰ میں مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ گئیں.

کرامت:۔ اللہ والی مسجد اورنگی ٹاؤن میں ایک صاحب کی فرمائش پر جب ان کی والدہ صاحبہ کو خلیفہ صاحب نے طریقہ عالیہ کے مطابق ذکر کا وظیفہ سمجھایا. اور مراقبہ کی تلقین کی تو وہ فرماتی ہیں

کہ جب میں ذکر کا مراقبہ کرتی ہوں تو اپنے دل پر تشیری الفاظ میں لفظ "اللہ" لکھا ہوا دیکھتی ہوں. چونکہ ان کے لئے یہ انوکھی بات تھی خلیفہ صاحب کو پیام بھیجا کہ یہ خطرہ کی بات تو نہیں جوابًا خلیفہ صاحب نے کہلا بھیجا کہ یہ کسی قسم کے خطرہ کی بات نہیں. تم کو مبارک ہو کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک جاگزین ہوا ہے۔

خوش نصیب خاتون:۔ حضور کے پیارے خلیفہ سے ذکر سیکھنے کے بعد جب محترم نورالاسلام کی والدہ صاحبہ فوت ہوگئیں تو ان کا دل ذکر کر رہا تھا. اللہ. اللہ. اللہ. یہ آواز سن کر تعزیت میں آئی ہوئی دوسری عورتیں حیران ہوگئیں. آخر ڈاکٹر صاحب سے معلوم کیا گیا تو بتایا کہ یہ مرچکی ہیں. لیکن خدا کی یاد سے دل زندہ و جاری ہے۔

بیعت ہونے سے پہلے اور بعد میں

از محترم مولانا بخش علی صاحب خطیب و امام میمن مسجد میمن محلّہ مارکیٹ حیدر آباد

حضرت قبلہ سیدی و مرشدی سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہ سے متعلق بہت سے واقعات و حالات روز روشن کی طرح قلب و نظر میں محفوظ ہیں مگر یہاں چند ایک واقعات و کرامات پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

خواب میں زیارت:۔ جس زمانہ میں انگریز حکومت نے روہڑی کینال کھدوایا تھا میں صغیر تھا اور مال مویشی چارا کرتا تھا. ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اور دوسرے رشتہ دار لڑکے غازی. اور محمد حسن ساتھ کھڑے ہیں. اور نہر کھودنے والی بہت بڑی مشین کے اوپر ایک بزرگ تشریف فرما ہیں اور انہوں نے ایک ایسا بلب جلایا ہے کہ اس سے پورا عالم منور ہوگیا ہے. روشنی بھی عجیب سی سرخی مائل معلوم ہوتی ہے اتنے میں تین بزرگ ہمارے قریب آگئے درمیاں میں جو بزرگ کھڑے تھے میری طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے زبان درافشاں سے فرمایا راتدی نماز پڑہدا کر. میں نے عرض کی حضور رات دی نماز پڑھدا ہاں. پھر فرمایا رات دی نماز پڑہدا کر میں نے کہا مغرب دی بھی پڑہدا ہاں. پھر تیسری بار بھی وہی الفاظ ارشاد فرمائے اور میں نے کہا حضور میں پانچوں وقت دی نماز پڑہدا ہاں۔ اس کے بعد اپنے داہنے طرف کھڑے بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے اور مختلف اطراف کی طرف اشارہ کرکے فرماتے رہے یہ ہم نے آپ کو دے دیا... اسی طرح دکھاتے اور سمجھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے

اس کے کئی سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کی غلامی عطا فرمائی تو درمیان میں کھڑے بزرگ پیر مٹھا قدس سرور ان کے داہنے جانب کھڑے حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ اور بائیں جانب کھڑے سید عبداللہ شاہ صاحب۔ معلوم ہوئے. واقعی حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کی تشریف آوری سے سندھ بھر میں دینی روشنی پھیلی اور آپ نے حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کو تبلیغ کے لئے کئی علاقے سپُرد فرمائے۔

خاص کر تحصیل کنڈیارو (جہاں میں نے خواب دیکھا) تو آپ کے فیوض و برکات کا عظیم مرکز ثابت ہوا اور رات کی نماز تہجد کی نماز ثابت ہوئی. حضرت پیر مٹھا قدس سرہ کے زمانہ ہی سے میری حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ سے بے حد محبت و نسبت تھی اور وہ محض آپ کی للہیت اور آپ سے حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کی کمال درجہ محبت کی وجہ سے حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کی آپ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک مرتبہ عام جماعت میں آپ کی محبت اور لنگر کی بے لوث خدمات کا بیان کرتے ہوئے آپ کے متعلق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کے یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

من تو شدم تو من شدی   من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں   من دیگرم تو دیگری

(میں تو ہو گیا. اور تو میں ہو گیا. میں جسم ہو گیا اور تو میری جان ہو گیا یہاں تک (ایک ہو گئے کہ) اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں تو اور ہے)

دین پور شریف میں لنگر کی خدمت:۔ حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی ترغیب پر دین پور کے فقراء لنگر کے لئے گندم. گنا اور کپاس وغیرہ بوتے تھے. اور اس کام کے لئے حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ اس عاجز کو بھی یاد فرماتے تھے. کئی کئی دن تک ہم دین پور شریف جا کر لنگر کا کام کرتے تھے جبکہ حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ بذات خود کام کرتے تھے. ایک مرتبہ جیسے ہی آپ نے کچھ کپاس جمع کر لئے تو میں نے وہ آپ سے لے لئے اور اپنے جمع کئے ہوئے کپاس سے محض اس لئے ملا لئے تاکہ میرا ریاکارانہ تھوڑا بہت عمل آپ کے مخلصانہ عمل میں شامل ہو کر بارگاہ الٰہی میں مقبول و منظور ہو جائے۔ اوائل میں میں تبلیغی سفر میں عموماً آپ کے ساتھ رہتا تھا اور حسب توفیق تھوڑی بہت آپ کی خدمت بھی کرتا تھا مگر آپ کا سلوک مخدومانہ نہیں برادرانہ ہوتا تھا. میں ادب کی وجہ سے عموماً علیحدہ کھانا کھاتا تھا. مگر کبھی

حضور ساتھ بیٹھ کر کھانے کا حکم فرماتے تھے اور مجھے تعمیل کرنا پڑتی تھی۔ میں نے کئی بار مختلف شکل و صورت میں شیطان کو بھی دیکھا اور حضور کے صدقے ہر بار اسے پہچان لیا چنانچہ ایک مرتبہ اسلام پور نامی بستی میں حضور تشریف لائے بحالت مراقبہ میں نے شیطان کو بندر کی شکل میں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ضربوں سے اسے بھگایا تاکہ کسی فقیر کو ذکر سے غافل پاکر وساوس میں مبتلا نہ کردے جب میں نے اپنے مذکورہ حال کا واقعہ آپ سے بیان کیا تو فرمایا جی ہاں یہ شیطان ہی ہے جو فقراء کو بہکانے کے لئے مختلف حیلے بہانے استعمال کرتا ہے، چنانچہ تین دن متواتر سورج غروب ہوتے ہی گھنے جنگل سے چھوٹے بچے کے رونے کی سی آواز سنائی دیتی تھی فقراء یہ سمجھ کر کہ شاید کسی کا بچہ ادھر چلا گیا اور رو رہا ہے۔ بھاگتے گئے جب اس جگہ پہنچے رونے کی آواز دوسری جانب سے سنائی دی وہاں پہنچے پھر تیسری طرف سے آواز آئی۔ اسی طرح تین دن فقراء کو پریشان کرتا رہا اس کے بعد فقراء نے کوئی توجہ نہ دی۔

کرامت:۔ حضرت پیر پٹھا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد جب میں حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں دین پور شریف گیا اور وہاں سے ہو کر گھر پہنچا سردیوں کا موسم تھا۔ کمرہ میں آگ جلائی گئی اوپر مٹی کے تیل سے بھرا ہوا لالٹین پڑا تھا۔ جیسے ہی فقیر محمد یوسف کی بیوی جو کہ نہایت پارسا خاتون ہے کمرہ میں داخل ہوئیں تو اس کا سر لالٹین سے ٹکرا گیا اور مٹی کا تیل اس کے کپڑوں پر پھیل گیا، آناً فاناً آگ لگ گئی بجھانے کی کوشش کی گئی مگر آگ تمام کپڑوں کو لگ چکی تھی مائی صاحبہ کے ہاتھ میں بچی بھی تھی جو میری بیوی کو دینا چاہی مگر وہ ڈر کے مارے اسے لئے بغیر بھاگ کھڑی ہوئی۔ بالآخر وہ بیچاری اللہ اللہ کہتے ہوئے وہاں موجود رضائی پر گری مگر جب تیل جل کر ختم ہوا تو خود میں نے دیکھا کہ نہ تو مائی صاحبہ کے جسم پر کوئی داغ تھا نہ کپڑوں پر جلنے کے اثر اسی طرح بچی بھی پوری طرح سلامت تھی، جب کہ دوپٹہ جو مائی صاحبہ نے پھینک دیا تھا جل کر خاکستر ہوا تھا اور رضائی کا بھی کافی حصہ جل کر راکھ ہو چکا تھا (اس اہم کرامت کے چشم دید گواہ ابھی تک موجود ہیں) میں دوبارہ حضور کی خدمت میں پھر دین پور شریف حاضر ہوا جب تفصیل سے مذکورہ کرامت عرض کی حضور بہت خوش ہوئے اور کئی بار عام جماعت میں مجھے مذکورہ کرامت سنانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ سچ فرمایا۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ نے۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی

از محترم شمس الدین میمن سابق صدر تنظیم شیعہ تحصیل کنڈیارو

میں صرف نام کا شیعہ ہی نہیں. شیعہ مذہب کا داعی و مبلغ. تحصیل کنڈیارو کی سطح پر اثنا عشری تنظیم کا صدر تھا سندھ کے مقتدر شیعہ رہنماؤں سے میرے گہرے تعلقات تھے مجھے مشائخ اور علماء اہل السنہ سے غیر معمولی بغض و نفرت تھی. مگر اپنے بزرگ صفت پڑوسی دوست محترم ڈاکٹر حاجی عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کے اصرار کرنے پر رسمی طور پر ایک بار دربار عالیہ پر حاضر ہوا. ابھی حضور نماز کے لئے تشریف نہیں لائے تھے کہ ہم دربار عالیہ پر پہنچے. ایک فقیر نے آکر مجھے کہا وضو بنائیں نماز ہونے والی ہے میں نے وضو بھی اپنے مسلک کے مطابق ہی کیا یعنی وضو کی ابتدا پیر دھونے سے کی وضو بنا کر میں بھی حضور کے دروازہ پر فقیروں کے ساتھ کھڑا ہو گیا. جیسے ہی حضور تشریف لائے. میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا. آپ نے تھوڑی دیر کے لئے میرا ہاتھ تھام کر میری طرف دیکھا اور فرمایا خوش آہیو۔ اس دن میں نے نماز بھی اپنے مذہب کے مطابق ہاتھ کھول کر پڑھی. مگر آپ کے چہرہ انور کی زیارت مصافحہ اور محبت بھرے خوش آمدید سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ دوسرے دن از خود حاضر ہوا. اسی طرح تیسرے دن بھی آیا مگر اہل السنہ سے متنفر ہونے کی وجہ سے ذکر سیکھے بغیر چلا گیا چوتھے دن حسب معمول بھنگ پی کر سو گیا. خواب میں آپ کی زیارت ہوئی مجھے فرمایا میاں شمس الدین کیا بات ہے کہ آپ روزانہ آکر چلے جاتے ہیں؟ کیا کچھ پوچھنا چاہتے ہو؟ شام کو پھر حاضر ہوا. مولانا مشتاق احمد صاحب کو بتایا کہ آج آپ کے پیر صاحب سے کچھ پوچھنا ہے. انہوں نے میرے ملنے سے پہلے جا کر حضور کو بتایا. میرے ملنے پر آپ نے حال احوال دریافت فرما کر بڑے پیارے انداز سے پوچھا آپ اثنا عشری کس کو کہتے ہیں. میں نے کہا جو ۱۲ اماموں کو برحق مانتے ہیں. فرمایا ان کو تو ہم بھی برحق مانتے ہیں کوئی اہل السنہ میں سے ۱۲ اماموں کا مخالف نہیں. پھر فرمایا بھلا امام عالی مقام اور ان کے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہما کہاں کہاں شہید ہوئے؟ میں نے کہا بترتیب مقام کربلا اور کوفہ میں. اس پر فرمایا اس وقت آپ وہاں تھے؟ میں نے کہا جی نہیں پھر فرمایا کیا آپ تبرا بھی کرتے ہیں. میں نے صاف کہہ دیا جی ہاں میں تبرا کرتا ہوں فرمایا نعوذ باللہ من ذالک۔ جب آپ وہاں تھے بھی نہیں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی کو برا بھلا کہتے پھریں؟ میں نے کہا اپنے علماء کرام

سے ایسے سنا ہے. اس کے بعد مجھ سے کچھ پوچھے بغیر مسئلہ خلافت اور بنات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اہل السنہ والجماعہ کا نظریہ مدلل و مفصل بیان فرمایا. جس سے میں بڑی حد تک متاثر ہوا کہ میں خود یہی سوالات کرنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد چند نئے وارد ذکر سیکھنے کے لئے حضور کے قریب ہوگئے مولوی مشتاق احمد صاحب نے مجھے آگے بڑھ کر ذکر سیکھنے کا کہا. مگر حضور نے دیکھ کر فرمایا میاں شمس الدین کو کیوں تنگ کرتے ہو جب اس کا جی چاہے گا خود ذکر سیکھ لے گا۔ بہرحال جب آپ نے انگلی مبارک میرے قلب پر رکھ کر اللہ. اللہ کرنے کی تلقین فرمائی تو اس قدر گریہ طاری ہوگیا کہ میں خود حیران تھا کہ آج مجھے کیا ہوگیا ہے کہ اتنا رو رہا ہوں۔

یاد رہے کہ اس وقت میری شکل و صورت بھی کچھ اور ہی تھی ڈاڑھی مونڈھ. مونچھیں بہت بڑی. گرے دن میں کنٹھا جو عموماً شیعہ ملنگ استعمال کرتے ہیں بہرحال اس کے بعد آمدورفت کے ساتھ ساتھ نماز بھی شروع کی مگر برسوں پرانی نشے کی عادت برقرار رہی. دل سے نہ چاہنے کے باوجود عادت سے مجبور ہو کر آفیم اور بھنگ پیتا تھا. ایک دن مولانا مشتاق احمد صاحب سے صورتحال عرض کی انہوں نے کہا خود آگے بڑھ کر حضور سے عرض کریں. جب حضور سے نشے کی عادت کا ذکر کیا تو فرمایا معلوم ہوتا ہے آپ ذکر نہیں کرتے. میں نے کہا حضور ذکر تو کرتا رہتا ہوں. فرمایا نہیں. اگر پابندی سے ذکر کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ نشے کی عادت ختم نہ ہو جاتی اس کے بعد ذکر کی تاکید کی اور فقیروں کو فرمایا میاں شمس الدین کے لئے دعا مانگیں کہ اس بری عادت سے اس کی جان چھوٹ جائے. کوئی پانچ منٹ تک دعا فرماتے رہے. اس درمیان مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میرے جسم سے کوئی چیز خارج ہو رہی ہے. دعا کے بعد فرمایا نشہ حرام ہے کچھ مذہبی غیرت بھی ہونی چاہئے. بس حضور کی مستجاب دعا اور مختصر نصیحت میرے لئے تریاق عراق سے بڑھ کر ثابت ہوئے کہ اس کے بعد کبھی نشہ کے قریب تک نہ گیا۔
(الحمدللہ)

بہت بڑی کرامت :۔ میرے بھانجے محترم حنیف احمد اور ڈاکٹر رفیق احمد صاحب کے والد محترم نور احمد میمن (سابق ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم حیدر آباد) جب فوت ہوئے اس دن حنیف احمد دربار عالیہ اللہ آباد شریف میں تھا اچانک مغرب کے بعد حضور نے حنیف احمد کو دروازہ پر تنہا بلا کر فرمایا آپ گھر چلے جائیں عرض کی یا حضرت چند دن اور صحبت میں رہنے کا ارادہ ہے.

اس پر فرمایا آج چلے جائیں بعد میں پھر آسکتے ہیں۔ خیر یہ اجازت لے کر باہر آئے تھوڑی ہی دیر بعد حضرت قبلہ تجن سائیں مدظلہ باہر تشریف لائے اور اسے بلاکر حضور کی طرف سے کرایہ کے لئے ۱۵ روپے بھی دے دیئے. جب حنیف احمد میرے ساتھ میرے گھر جانے لگا. مجھے مذکورہ تفصیل بتاکر ۱۵ روپے دکھائے جن میں غیر معمولی مہک اور خوشبو تھی ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ میرے پاس جانے کے لئے کرایہ بھی نہ تھا حضور نے اپنے کشف سے معلوم کر کے ازخود کرایہ بھی عنایت فرمایا ہے. بہرحال جب حنیف احمد رخصت ہوکر گھر لطیف آباد حیدر آباد پہنچا. تو اپنے گھر کے باہر لوگوں کا ہجوم دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا کیا بات ہے؟ تو بتایا گیا آپ کے والد صاحب فوت ہوچکے ہیں۔

دوسری کرامت:۔ جب مرحوم نور احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ لے کر قبرستان پہنچے اور میت قبر میں رکھی گئی اچانک ایک سرخ ریش بزرگ سفید چادر اوڑھے ہوئے ظاہر ہوئے اور فرمایا اس کا چہرہ قبلہ رخ نہیں ہے چہرہ قبلہ رخ کرو. جب قبر میں کھڑے آدمیوں نے دیکھا تو واقعی اس کا چہرہ صحیح طریقے سے قبلہ رخ نہیں تھا جب اطمینان سے اس کا چہرہ قبلہ رخ کر کے فارغ ہوئے تو وہ بزرگ آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ چونکہ قبر پر کھڑے بہت سے لوگوں نے بزرگ کو دیکھ لیا تھا ایک دوسرے سے پوچھنے اور ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ وہ بزرگ کہاں ہیں۔ اس پر مرحوم کے لائق فرزند نے ان کو بتایا کہ یہ میرے پیرومرشد حضرت سوہنا سائیں تھے جو رہنمائی کرنے تشریف لائے تھے۔

نگاہ ولی:۔ (از مولانا مولوی غلام نبی صاحب خطیب نورانی مسجد کراچی)

۸ مارچ ۱۹۷۴ء کا دن میرے لئے تاریخی اہمیت کا حامل انقلابی دن ہے. جس دن سے میرے دل کی دنیا بدل گئی. سیرت کے ساتھ صورت کی تبدیلی اس کے لئے واضح ثبوت ہے. ہوا یوں کہ مذکورہ تاریخ کو المرکز روحانی مہاجر کیمپ کراچی میں ایک عظیم الشان اسلامی اصلاحی جلسہ تھا. جس میں سندھ کے معروف و مشہور ولی کامل حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ بھی جلوہ افروز تھے۔ میرے دل میں بھی مذکورہ روحانی محفل میں شرکت کا شوق پیدا ہوا. اپنی بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں کے باوصف غیر اسلامی شکل و صورت لپنائے ہوئے ڈاڑھی مونڈھے شرٹ. چینٹ پہنے ہوئے حاضر ہوا. اور آپ کی نورانی شخصیت اور پرتاثیر خطاب سے متاثر ہوکر دوسرے آدمیوں کے ساتھ میں نے بھی آپ سے ذکر کا وظیفہ سیکھا. فرصت ملنے پر دعا کروانے کے لئے

آگے بڑھا، جب میں نے دعا کے لئے عرض کی تو فرمایا! فقیر آپ کا نام کیا ہے. میں نے عرض کی غلام نبی (واضح رہے کہ حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ شاذونادر ہی کسی نئے وارد سے نام پوچھتے تھے) یہ سن کر تین بار فرمایا. میاں غلام نبی بن جاؤ. غلام نبی بن جاؤ. غلام نبی بن جاؤ. دوسرے خیالات و فکرات کو چھوڑ دو. بس آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ میرے اوپر اس قدر گریہ طاری ہوگیا کہ ہچکیاں بندھ گئیں. کسی نے کیا ہی خوب فرمایا۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ کے ان پرکشش نورانی الفاظ میں کوئی ایسی برقی قوت کار فرما تھی کہ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کراچی میں آرام نہ آیا چندہی دن بعد دربار فقیرپور شریف میں حضور کے یہاں حاضر ہوا. جب مسلسل پندرہ بیس دن دربار شریف پر ٹھہرا تو ایک دن بلاکر فرمایا تقریر سناؤ. میں کراچی شہر کا ایک آوارہ گرد اور جاہل آدمی جھجک جھجک کر عرض کی کہ حضور میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر فرمایا چلو اپنے پہلے کے حالات بیان کرو. جب میں نے اپنی سابقہ زندگی کے حالات کے ساتھ ساتھ حضور سے بیعت ہونے کے بعد کی اصلاح اور اخلاق و اعمال میں رونما ہونے والی غیر معمولی تبدیلی کا ذکر کیا تو فقراء حیرانگی کے عالم میں مجھے دیکھ رہے تھے بہرحال اس کے بعد پھر ایک ماہ اور بھی خدمت میں رہا اور حضور کے فرمان سے قرآن مجید کا ترجمہ. فقہ کے مسائل اور ابتدائی طور پر فارسی اور عربی کی کتابیں بھی پڑھتا رہا. اس کے بعد کراچی آکر بھی فقراء سے رابطہ رکھا اور انفرادی طور پر حضور کا تعارف اور تبلیغ بھی کرتا رہا تھوڑی بہت تعلیم بھی جاری رکھی۔ تقریباً دو سال بعد دربار عالیہ اللہ آباد شریف پر ہونے والے تعلیمی دورے میں بھی حاضر ہوا. اس بار جب حضور نے مجھے تقریر کے لئے بلایا تو مولانا غلام نبی کے نام سے پکارا (تعلیمی دورے میں تقریر اور تبلیغ کا طریقہ کار سکھایا جاتا تھا اور اس میں شامل ہونے والے خواہ ان پڑھ ہوتے پھر بھی حضور ان کو اٹھ کر تقریر کا حکم فرماتے تھے) حسب فرمان تھوڑی بہت تقریر کے بعد جب بیٹھ گیا تو آپ نے میرا تعارف کراتے ہوئے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کی شرارتوں کی وجہ سے رشتہ دار اور پڑوسی تنگ آچکے تھے اور آج لوگ اس کی تبلیغ و تقریر سے نیک وصالح بنتے جارہے ہیں. یہی نہیں بلکہ جنات بھی اس کی تقریر سننے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ اپنی تمام تر کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود حضور کے ان دعائیہ ارشادات سے میری اس قدر ہمت افزائی ہوئی کہ واپسی پر میں بلا جھجک تقریر کرنے لگا حضور کی دعا کی بدولت لوگ بڑے

شوق سے میرے جلسوں میں شریک ہونے لگے دوران تقریر کئی لوگوں پر وجد اور جذبہ بھی طاری ہوا. اور کئی آدمیوں نے جنات کو بھی جلسوں میں تقریر سنتے دیکھا. اپنی اہلیت سے کئی گنا بڑھ کر مقبولیت دیکھ کر مجھے دینی مدرسہ میں داخل ہو کر پڑھنے کا شوق پیدا ہوا جب حضور سے اجازت طلب کی تو فرمایا! میاں تو مولوی ہے جب تو نے فرضی ضروری علم حاصل کر لیا ہے تو اب مدرسہ میں مستقل بیٹھ کر پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ آپ تبلیغ کریں. تبلیغ اسلام سے بڑھ کر اور کوئی نیکی ہے ہی نہیں. انشاء اللہ ہر جگہ تم مولانا غلام نبی سمجھے اور پکارے جاؤ گے. بس اسی دن سے لوگ مجھے بڑا علامہ سمجھ کر بڑے بڑے جلسوں میں وعظ کے لئے بلاتے ہیں کراچی کے علاوہ اندرون سندھ، پنجاب اور بلوچستان کے کئی مقامات پر مجھے تقریر کے لئے بلایا جاتا ہے یہ سب حضور کی نظر کرم کی تاثیر ہے۔

ایک اور کرم نوازی:۔ ایک بار میں تبلیغ میں تھا کہ خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا. اس کے بعد جلد ہی آپ نے اس ناکارہ کو خرقہ خلافت سے نواز کر ذکر کی اجازت فرمائی۔

کرامت:۔ ایک شخص بنام عاشق علی (بکرا پڑی کراچی) پر جنات کا اس قدر شدید غلبہ ہو چکا تھا کہ تقریباً سات سال سے کھانے پینے، کپڑے پہننے تک کا ہوش نہ تھا. بس ایک پاگل سا بن کر رہ گیا تھا. گھر والوں نے نہ معلوم کتنے ڈاکٹروں سے علاج کرائے. کئی عاملوں کے پاس جاتے رہے. مگر فائدہ کہیں سے نہ ہوا. چنانچہ ایک دن اس کا بھائی نصیب علی اسے میرے پاس لے آیا. اور میں اسے دربار عالیہ اللہ آباد شریف لے گیا. حضور قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ نے اسے دم کیا اور اپنے دست مبارک سے ایک تعویذ بھی عنایت فرمایا مزید چند دعائیں مجھے سمجھائیں جو میں نے چند پلیٹوں پر لکھ کر ان کو دیدیں بفضلہ تعالیٰ حضور کی دعا اور تعویذات کے بعد عاشق علی بالکل تندرست ہو گیا اور آج کل ایک بہت بڑا جنرل اسٹور چلا رہا ہے۔

کرامت:۔ آدم کھنڈ ضلع لسبیلہ (بلوچستان) کے رئیس اللہ ڈنو کے لڑکے شیر محمد پر ایک شریر جن کا اثر ہو گیا. جب اس پر دورہ پڑتا تھا تو جو قریب آتا اسے مارتا اور گالیاں بکتا تھا. یہاں تک کہ چند عاملوں کی بھی اس نے خاصی پٹائی کر دی. جب اس کے رشتہ دار اسے میرے پاس لے آئے اور میں نے اس پر دم کیا تو رونے اور چلانے لگا. آخر اس کو بھی دربار عالیہ پر حضور کی خدمت میں لے آیا اور آپ کی دعا سے بالکل تندرست ہو گیا۔

میرے سائیں سوہنا سائیں رحؒ

از محترم خلیفہ مولانا حاجی محمد عبدالکریم صاحب ساکن انڑپور سندھ

(نوٹ: خلیفہ صاحب موصوف حضرت غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہیں اور کمال درجہ کے خائف خدا بزرگ صفت انسان ہیں آپ کے آباواجداد پیری مریدی کیا کرتے تھے. لیکن حاجی صاحب موصوف کبھی بھی کسی مرید کے یہاں نہیں گئے تھے کہ حضرت قبلہ سیدی سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرماکر تبلیغ دین کا حکم فرمایا حسب ارشاد اس وقت سے لیکراب تک جبکہ ان کی عمر ۱۱۰ برس کو پہنچ چکی ہے تبلیغی جدوجہد میں مصروف ہیں جدی پشتی مریدین (جن کی خاصی تعداد کراچی حیدر آباد وغیرہ میں ہے) کے علاوہ بھی ہزاروں افراد حاجی صاحب کی صحبت سے صالح وپرہیزگار بنے ہیں مؤلف)۔

۱۹۵۲ء میں جب حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ انڑپور تشریف فرما ہوئے میں آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا تھا. آپ باعیال مختصر جماعت سمیت کچھ عرصہ انڑپور میں قیام فرما رہے. پانچوں وقت نماز کی امامت حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کرایا کرتے تھے. حضور کے قیام اور تبلیغی محنت سے انڑپور. مانجھند. پیارو نیز گردونواح کی بہت سی بستیوں کے لوگ مستفیض ہوئے. اور تا حال حضرت محبن سائیں مدظلہ کے وسیلہ سے دینی اصلاحی کاموں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے الحمد اللہ حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ سے میرا رابطہ عقیدت و محبت حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ سے قائم تھا. حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ کے انتقال کے سانحہ پر میں بھی دیگر فقراء کی طرح پریشان رو رہا تھا کہ خواب میں آپ اور حضرت سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ ایک ساتھ نظر آئے اور آپ نے مجھے فرمایا تو فکر نہ کر. بلکہ پوری طرح سے ان کی (حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ) طرف متوجہ ہو جا. اور میں نے ایسا ہی کیا طریقہ عالیہ کے پانچ لطائف تک کی تعلیم مجھے حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔ جبکہ حضرت سوہنا سائیں قدس سرہ نے خلافت کی عنایت کے ساتھ ساتھ لطائف میں بھی اضافہ فرمایا۔

حضرت سوہنا سائیں رحمتہ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق تا حال یہ عاجز حسب مقدرت تبلیغ کا کام کرتا رہتا ہے اور آپ ہی کے طفیل لوگوں کو کافی فائدہ ہوتا ہے. چنانچہ محمد ایوب نامی ایک

شخص داڑھی مونڈھ نشہ میں اس قدر مست رہتا تھا کہ لوگ اس کو ملنگ کے نام سے پکارتے تھے. جب سے وہ میرے ساتھ حضور سوہنا سائیں علیہ الرحمہ کے دربار پر حاضر ہوکر اور ذکر سیکھ کر آیا ہے. تائب ہوکر متبع شریعت و سنت بن گیا ہے. اس وقت وہ مسجد کا مئوذن و خادم ہے حضور کو خلاف شرع تمام امور سے قلبی نفرت ہوا کرتی تھی یہاں تک کہ میرے پڑوسی فقیر محمد سلیمان کو ایک مرتبہ خواب میں آپ کی زیارت نصیب ہوئی دیکھا کہ حضور میرے گھر تشریف لائے اور چارپائی پر بیٹھے، دیگر فقراء گھر کے صحن میں کھڑے ہیں. آپ نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا فقیر! چونکہ تیرے گھر میں ریڈیو بج رہا ہے اسلئے ہم جا رہے ہیں. بیدار ہوکر جو دیکھا واقعی گھر میں ریڈیو بج رہا تھا۔

حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ صاحب کرامت بزرگ تھے چنانچہ ہمارے اس علاقہ میں بھی بکثرت آپ کی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا تھا جن میں سے چند ایک پیش نظر ہیں۔

(۱) فقیر خدا بخش کا بھتیجا بنام علی محمد محکمہ جنگلات میں ملازم ہے ایک مرتبہ رشوت کے مقدمہ میں پکڑا گیا. قانونی چارہ جوئی کے ساتھ ساتھ وہ ہر وقت حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف متوجہ رہتا تھا چنانچہ عین اس وقت جب کورٹ سے فیصلہ سننے کے لئے منتظر بیٹھا تھا کہ غلبہ حال کی کیفیت میں دیکھتا ہے کہ حضرت سوہنا سائیں رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور مخاطب ہوکر فرمایا فقیر! گناہ کے کام کرتے ہو اور پھر ہمیں ستاتے ہو. اتنے میں حضرت پیر مٹھا علیہ الرحمہ (جو کہ وصال پا چکے تھے) اندرون کورٹ سے ایک ڈائری لیکر آئے اور ایک ایک ورقہ کرکے کھولتے اور اس پر لکیر کھینچتے رہے اور یہ دیکھ کر علی محمد فقیر بڑی حد تک مطمئن ہوگیا کہ جج نے کل تک کے لئے فیصلہ ملتوی کر دیا. دوسرے دن جوں ہی جج صاحب آئے سب سے پہلے ان کا مقدمہ نمٹایا اور علی محمد کی رہائی کا اعلان کر دیا۔

(۲) فقیر ولی محمد جو کہ میرے ساتھ حضرت پیر مٹھا رحمتہ اللہ علیہ کے حضور بھی حاضر ہوتا تھا مرض الموت کے وقت جام شورو ہسپتال میں زیر علاج تھا بوقت وفات بلند آواز سے ذکر اللہ، اللہ کرتے ہوئے روح روح آفرین کے سپرد کی، انا للہ وانا الیہ راجعون. پڑوس کے ایک مخالف شخص نے مجھے بتایا (میں اس وقت طاہر آباد شریف میں تھا) کہ وفات کے بعد فقیر ولی محمد کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا معلوم ہو رہا تھا۔

(۳) ۱۹۷۳ء یہاں بہت بڑا سیلاب آیا جام شورو سے لیکر مانجھند تک کی تمام بستیاں

سیلاب کی لپیٹ میں آگئیں، انٹرپور کے ارد گرد بھی میلوں تک پانی ہی پانی تھا. ہم بھی بستی کے گرد بند بنانے کی کوشش میں تھے کہ خواب میں حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ نظر آئے. آپ نے فرمایا چونکہ اس بستی میں ہمارے فقیر رہتے ہیں. یہ بستی سیلاب سے محفوظ رہے گی. فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں. الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ یہ بستی پوری طرح محفوظ رہی جبکہ کچے کے علاوہ بہت سارے پکے کے علاقے بھی سیلاب کی لپیٹ میں آگئے تھے۔

(۴) اتباع شریعت کا حکم! فقیر محمد عیسیٰ کھوسو ساکن بڈھا پور نے بتایا کہ خواب میں حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر میں تشریف فرما نظر آئے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا فقیر محمد عیسیٰ. تو نماز پڑھتے وقت چادر کے دونوں کنارے آگے کی طرف کر دیتا ہے (سدل کرتا) یہ درست نہیں. یہ فرما کر اپنی چادر مبارک اس طرح لپیٹ کر دکھائی کہ صرف ایک کنارہ آگے کی طرف لٹک رہا تھا پھر فرمایا کہ آئندہ اس طریقہ پر چادر اوڑھا کرو۔

(۵) ۱۵ شعبان ۱۳۹۵ھ کو شب برأت کے فضائل، نوافل اور دعاؤں کے موضوع پر نصیحت کی بعد از نماز عشاء فقراء نوافل میں مشغول ہوگئے. میں نے بھی نوافل ادا کئے مختلف دعائیں مانگیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ میری عمر دراز ہو تاکہ نیکی کے کام زیادہ کر سکوں ویسے میں یہ دعا بھی مانگا کرتا تھا کہ میری عمر بھی میرے پیرو مرشد کریم کو مل جائے. بہر حال اس رات خواب میں حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ زمین پر مجھے بستر پر لیٹے نظر آئے اور میں نے اپنے آپ کو حضور کی گود میں محسوس کیا. اس حال میں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ حاجی صاحب تو نے درازی عمر کے لئے دعا مانگی تھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی ہے. دیکھو مغرب کی طرف کیا ہے؟ دیکھ تو ایک بڑا ستارہ چمکتے ہوئے نظر آیا. بلاشبہ میرے حضور شمس و قمر کی مانند ہیں اور آپ کے فیوضات سے دنیا فیض یاب ہو رہی ہے اور آپ کے مخصوص فقراء ستاروں کی مانند ہیں کہ اپنے ہادی مرشد کا پیغام پہنچا رہے ہیں. الحمد للہ میرا نام بھی ستاروں کی لسٹ میں موجود ہے. اس وقت میری عمر ایک سو سات برس ہے (۱۹۸۸ء میں)

حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ اسلام سے جس قدر محبت تھی کسی اور شے سے نہیں تھی. چنانچہ حضور کے وصال سے تین سال ایک ماہ چند دن قبل مورخہ ۱۹۔ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ جمعہ کی رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو نماز ظہر پڑھا کر فارغ محسوس کیا کہ یہ آواز سنائی دی کہ حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمہ تشریف فرما ہو رہے ہیں. میں استقبال کے لئے مسجد سے باہر جانا

ہی چاہتا تھا کہ آپ صحن مسجد میں پہنچ گئے میں دوزانو آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ حضور کے قدموں پر رکھ کر ہاتھ مبارک چومے کہ آپ نے بھی میرے ہاتھ پکڑ کر چوم لئے (یہ حضور کی ذرہ نوازی اور دادا جان حضرت غوث بہاء الحق ملتانی علیہ الرحمہ اور بزرگوں کا صدقہ ہے کہ حضور مجھ پر انتہائی شفیق تھے ورنہ میں ایک جاہل آدمی ہوں) اور صحت کا احوال دریافت فرمایا میں نے اپنا ضعف احوال سنا کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ نے میرے حق میں دعا کی میں نے عرض کیا حضور آپ کا پروگرام توکل آنے کا تھا. اس پر ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ہمارا رزق اس طرح مقرر فرمایا ہے کہ جلدی جلدی سے بستیوں کا دورہ کر کے لوگوں کو ذکر کی تلقین کروں اور لوگوں کو نصیحت کروں. اور ان کے حق میں دعا کروں۔

اس کے بعد میں نے آپ کے لئے پاکیزہ طعام اور پانی لانے کا ارادہ ہی کیا کہ مسجد کے صحن میں ایک ایسا نلکا (ہینڈ پمپ) نظر آیا جیسا میں نے حج کے موقعہ پر مدینہ طیبہ میں دیکھا تھا. اس پر میں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کے تبلیغی دوروں میں پاک طعام اور پانی کا خود ہی انتظام کرتا ہے. اس خواب کے بعد مورخہ ۱۷ شوال ۱۴۰۲ھ کو حضور مرکز کا چھیلو رونق افروز ہوئے (جبکہ اس سے پہلے ۸ شوال ۱۴۰۰ھ کو بھی اسی جگہ تشریف لائے تھے) مردوں کے علاوہ پردہ میں خواتین کو بھی وعظ فرمایا اور ذکر کی تلقین کی دوران نصیحت اس عاجز کے متعلق فرمایا کہ میں اپنی طرف سے آپ کو حاجی صاحب دے دیتا ہوں. ان سے دعا تعویذ وغیرہ لیتے رہیں اسی دن سے کا چھیلہ بستی کے مرد خواہ خواتین کی مجھ سے زیادہ عقیدت و محبت ہے۔

اسی کا چھیلو مرکز پر مؤرخہ ۱۸ ــ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ کو حضرت صاحبزادہ محمد سائیں مدظلہ بمع خلفاء و فقراء تشریف فرما ہوئے اور مسجد میں عام وعظ کے علاوہ خصوصی طور پر خواتین کو باپردہ ذکر سمجھایا اور نصیحت فرمائی۔ الحمدللہ حضور سوہنا سائیں قدس سرہ کے فرزند ارجمند نے آپ کے تبلیغی مشن کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس میں کافی اضافہ فرمایا۔

حضور نور اللہ مرقدہ کے وصال کا معلوم ہونے پر تیسرے دن ہم لوگ درگاہ شریف پر حاضر ہوئے تجدید بیعت کی مزار اقدس پر حاضر ہوئے جہاں گریہ طاری ہو گیا. بہرحال ختم شریف پڑھ کر واپس ہوئے ابھی میں درمیان راہ ہی تھا کہ فقیر محمد حسین اپنے گھر ایک رات گزار کر میرے پاس پہنچا اور بتایا کہ رات مجھے حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ حاجی صاحب کو جا کر کہو کہ زیادہ فکر مند نہ ہوں اور اپنے کام میں مصروف رہیں. یہ جمعہ ۱۰ ربیع

الاول ۱۴۰۴ھ کی رات تھی الحمدللہ باوجودیکہ میں مریض و معذور ہوں لیکن حضور کے ذمہ لگائے تبلیغی کام سے غافل نہیں ہوں۔

لاشئی فقیر محمد عبدالکریم ولد شاہ نواز غفاری بخشی طاہری ساکن انڑپور ضلع کوٹری سندھ جمعہ ۱۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۸ھ

سوہنے پیر دیاں سوہنیاں یاداں

تحریر: محترم مولوی عبدالسلام صاحب چک نمبر ۲۲ گ ب انبالوی ضلع فیصل آباد

یہ عاجز پہلے ایک اور نقشبندی بزرگ کا مرید تھا۔ تقریباً بارہ سال تک ان کے بتائے ہوئے مختلف وظائف پڑھتا رہا۔ ان کے علاوہ بھی جو بزرگ یا عالم وعظ و نصیحت کرتا کوئی وظیفہ بتاتا میں ضرور پڑھتا تھا۔ لیکن دل تسلی و تشفی سے خالی اور محرم راز کی جستجو میں محو مفتوں۔

گو ہماری بستی میں پہلے سے حضور کے غلام موجود تھے خود میرا بھائی فقیر منیر احمد حضور کا خادم صالح ہے لیکن میں اس سے لڑتا اور دوسرے فقیروں کا مذاق اڑاتا تھا یہاں تک کہ حضور بچیکی تشریف فرما ہوئے اور میری خوش قسمتی کشاں کشاں مجھے وہاں لے آئی اور حضور کی زیارت سے میرے دل کی دنیا بدلی اور دوران مراقبہ گریہ زاری طاری ہوگئی غیر معمولی سکون محسوس کرتا رہا۔ اس کے بعد اپنے بھائی منیر احمد کو درگاہ۔ اللہ آباد شریف پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ اور خود بھی اللہ آباد شریف۔ فقیرپور شریف۔ حاضر ہوتا رہا۔

ایک مرتبہ حضور کے طلب فرمانے پر میں درگاہ شریف پر حاضر ہوا تقریباً چھ ماہ تک حضور کی صحبت میں رہا۔ حضور کے فرمان سے تبلیغی دوروں پر بھی جاتا رہا۔ اس دوران میں نے خوب دیکھا کہ حضور کا اٹھنا بیٹھنا۔ کلام کرنا۔ وضو نماز۔ روزہ۔ افطاری سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے۔ آپ سے سنت غیر مؤکدہ۔ مستحب تک نہیں چھوٹتا تھا۔ سفر میں بھی حضور کے ساتھ رہا اور دیکھا کہ باوجود ناساز طبیعت کے تہجد کے نوافل کھڑے ہو کر ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر بھی پڑھتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ آپ کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ تمام فقرا خاص کر دور سے آئے ہوئے فقراء پر آپ کی شفقت اور بھی زیادہ تھی۔ ہر طرح سے ان کی دلجوئی فرماتے تھے۔ خود اس عاجز کے لئے ایک مرتبہ مولانا مولوی جان محمد صاحب کے ہاتھ ۴۰ روپے بھیجے

حضور کی بے لوثی بھی بے مثال تھی ایک مرتبہ فقیر پور شریف میں ایک شخص نے سو روپے کا نوٹ پیش کیا آپ نے واپس کر دیا قبول نہیں فرمایا. ساتھ ہی دلجوئی فرماتے ہوئے بعض مرتبہ لے لیتے تھے چنانچہ اسی دن ایک آدمی نے دس روپے پیش کئے آپ نے قبول فرمالئے. میں نے صرف ایک روپے کی خوشبو کی شیشی پیش کی حضور نے قبول فرمالی. الحمدللہ میرے والد صاحب نے حضرت پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ کی بھی زیارت کی تھی لیکن چونکہ بچپن سے حقہ سگریٹ کی عادت تھی کوشش کے باوجود ان سے نہ چھوٹ سکے چنانچہ ایک مرتبہ میں ان کو درگاہ اللہ آباد شریف لے آیا حضور سے دعا کروائی ستر برس کے لگ بھگ عمر ہونے کے بعد اس دن سے ان کو حقہ سگریٹ سے بدبو آتی ہے ان کے قریب تک نہیں جاتے۔

ایک مرتبہ لاڑکانہ میں حاجی عبدالکریم صاحب کے یہاں حضور کی دعوت تھی. دعوت نہایت پر تکلف تھی. تمام فقراء مزیدار پکا ہوا گوشت کھا رہے تھے میں مولانا لانگری عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہا تھا کہ میرے دل میں حضور کی زیارت کا شوق مچل اٹھا. عین اسی وقت ایک فقیر حضور کا تبرک بھنڈی توری لے آیا اور کہا کہ یہ حضور نے پنجابی فقیر عبدالسلام کے لئے عنایت فرمایا ہے. میں نے لانگری صاحب سے کھانے کے لئے کہا. لیکن انہوں نے کہا چونکہ یہ حضور نے خاص آپ کے لئے بھیجا ہے آپ کھائیں. یاد رہے کہ اس پروگرام میں پنجابی فقیر میں اکیلا تھا. حضور کی یہ شفقتیں یاد کر کے اکثر روتا رہتا ہوں۔

درگاہ اللہ آباد شریف قیام کے دوران میں نے حضور کو انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی شفقت فرماتے دیکھا. چنانچہ ایک مرتبہ آپ نماز ظہر کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ آج میرے پڑوس میں ایک بکری بھوک کی وجہ سے ممیاتی رہی اور یہ عاجز اتنا بے قرار رہا کہ جس کی حد نہیں. حضور نے اس فقیر کو بلایا (نام لینا مناسب نہیں) اور خوب ڈانٹا فرمایا جب بکری کو چارہ وغیرہ وقت پر نہیں دے سکتے تو اس کو باندھ کیوں رکھا ہے. صبح سے لیکر وہ بھوکی پیاسی ہے. کچھ خدا کا خوف کرو وغیرہ۔

(۱) کرامت. جب حضور قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمتہ اللہ علیہ نے اس عاجز کو شکر گڑھ کے علاقہ میں تبلیغ کا حکم فرمایا تو یہ عاجز تبلیغ کرتے (پاک بھارت) بارڈر پر چک سال میں گیا. صبح کا وقت تھا میں السلام علیکم کہہ کہ بیٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ ایک آدمی مجھے لیکر گھر چلا گیا اور بتایا کہ رات میں نے خواب دیکھا کہ لکڑیاں جمع کر رہا ہوں کہ اچانک ان میں آگ لگ گئی اور میں

حیران و پریشان ہوا. اچانک ایک بزرگ نمودار ہوئے اور مجھے فرمایا اپنے خیالات تبدیل کرو. اس عاجز نے بزرگ کی علامات دریافت کیں تو محبوب سوہنا سائیں رحمتہ اللہ علیہ کا نقشہ بتایا. میں نے اس کو حضور کا تعارف کرایا ذکر بتایا. حالانکہ وہ شخص اور اس کی بیوی اہلحدیث عقائد کے تھے اور بزرگوں کو مانتے ہی نہیں تھے. لیکن قربان جاؤں کہ حضور کی توجہ عالیہ سے عملاً انکے خیالات تبدیل ہوگئے اب وہ شخص, اس کی بیوی, بچے تمام حضور کے غلام ہیں اور بہت محبت والے ہیں — اس شخص کا نام محمد شفیع ہے۔

(۲) کرامت. پہلی مرتبہ جب حضور قبلہ عالم پاک بھارت سرحد پر واقع چک امرو تشریف لائے قریب کی بستی سکھو چک سے آدمی ایک مریضہ عورت کو چارپائی پر اٹھا کر لائے جسے ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا تھا اور قریب المرگ نظر آ رہی تھی. حضور نے شفقت فرمائی. پانی دم کر کے دیا. گلے میں ڈالنے کے لئے تعویذ بھی دے دیا جس سے وہ عورت شفایاب ہوگئی. اب تک زندہ ہے اور حق سوہنا سائیں کہتی رہتی ہے —

اسی شکر گڑھ کے قریب گاؤں پھلواڑی میں حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت ہوئی جس گھر میں حضور قبلہ عالم کا قیام ہوا. اس سے پہلے اڑوس پڑوس کے لوگ وہاں جمع ہو کر حقہ بھی پیتے تھے اور رات گئے تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے تھے حضور کے قیام کی برکت سے اس گھر والوں نے خواہ پڑوس والوں نے ہمیشہ کے لئے حقہ چھوڑ دیا نمازی, باشرع ڈاڑھی ٹوپی کے پابند بن گئے ہیں۔ الحمدللہ

حضور قبلہ عالم کی رحلت کے گیارہ دن بعد ہمیں اطلاع پہنچی. لیکن خبر پہنچنے سے کئی روز پہلے سے بظاہر کسی وجہ کے بغیر میں بے چین رہا. سکون آرام غائب ایسا دل کرتا کہ روتا رہوں بھاگ جاؤں کسی سے الجھتا رہوں. نہ معلوم یہ حضور کی جدائی مجھے تڑپا رہی ہے. خبر پہنچتے ہی اللہ آباد شریف حاضر ہو کر مزار انور پر دل کھول کر آنسو بہائے ہچکیاں لیکر روتا رہا. مگر حضور نے تسلی دی, صبر کی تلقین کی نیز حضرت جمن سائیں قبلہ سے بیعت کا فرمایا. الحمدللہ بعد از وفات بھی آپ نے میری رہنمائی فرمائی —

کون کہتا ہے کہ اللہ والے مرگئے
قید سے چھوٹے وہ تو اپنے گھر گئے

باب ہفتم
اسمائے گرامی حضرات
خلفائے کرام

اسماءِ گرامی حضرات خلفاءِ کرام

(مجازانِ حضرت پیر سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہٗ)

(۱) حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ مولانا محمد طاہر صاحب (بجن سائیں) دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین درگاہ اللہ آباد شریف۔

(۲) حضرت قبلہ مولانا رفیق احمد شاہ صاحب درگاہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ پنجاب۔

(۳) حضرت مولانا سید نصیر الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو۔

(۴) حضرت مولانا حاجی بخشل صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ فقیر پور شریف ضلع دادو۔

(۵) حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب لانگری رحمۃ اللہ علیہ۔ فقیر پور۔

(۶) حضرت علامہ الحاج مفتی کریم بخش صاحب ملیر کراچی۔

(۷) حضرت مولانا مفتی عبدالرحمان صاحب درگاہ اللہ آباد شریف۔

(۸) حضرت مولانا مولوی بشیر احمد صاحب درگاہ فقیر پور شریف۔

(۹) حضرت مولانا مولوی محمد داؤد صاحب شر بلوچ ضلع خیر پور میرس۔

(۱۰) حضرت مولانا حاجی محمد علی صاحب بوزدار درگاہ طاہر آباد شریف تحصیل ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد۔

(۱۱) حضرت مولانا حاجی عاشق محمد سیال صاحب رحمۃ اللہ علیہ بستی خان محمد بوزدار تعلقہ ٹنڈو الہیار۔

(۱۲) حضرت مولانا مولوی فضل محمد صاحب بروحی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ فقیر پور شریف۔

(۱۳) حضرت مولانا حاجی خیر محمد صاحب کلہوڑو رحمتہ اللہ علیہ بستی چنبھانی تحصیل کنڈیارو۔

(۱۴) حضرت مولانا مولوی نثار احمد صاحب کھوسو رحمہ اللہ درگاہ فقیرپور شریف۔

(۱۵) حضرت مولانا جان محمد صاحب سولنگی رحمتہ اللہ علیہ درگاہ اللہ آباد شریف۔

(۱۶) حضرت مولانا حاجی عبدالکریم عباسی صاحب انڑپور ضلع دادو۔

(۱۷) حضرت مولانا غلام قادر میمن صاحب مورو۔

(۱۸) حضرت مولانا قاری خان محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نصیر آباد ضلع لاڑکانہ۔

(۱۹) حضرت مولانا مشتاق احمد شر صاحب درگاہ اللہ آباد شریف. کنڈیارو۔

(۲۰) حضرت مولانا غلام مرتضیٰ عباسی صاحب درگاہ اللہ آباد شریف. کنڈیارو۔

(۲۱) حضرت مولانا محمد بخش گبول صاحب (احقر مولف کے والد گرامی) درگاہ اللہ آباد شریف۔

(۲۲) حضرت مولانا گل محمد چانڈیو صاحب " " " " "۔

(۲۳) حضرت مولانا محمد قاسم گبول صاحب " " " " " "۔

(۲۴) حضرت مولانا محمد یار صاحب بزدئی " " " " " " "۔

(۲۵) حضرت ڈاکٹر حاجی عبداللطیف چنہ صاحب کنڈیارو۔

(۲۶) حضرت مولانا حاجی محمد عثمان چنہ صاحب کنڈیارو۔

(۲۷) حضرت مولانا حاجی محمد ادریس ڈاہری صاحب شاہ پور جہانیاں تحصیل مورو۔

(۲۸) حضرت مولانا حاجی محمد صدیق میمن صاحب رحمتہ اللہ علیہ مورو۔

(۲۹) حضرت مولانا محمد رمضان لاکھو صاحب کھنڈ گوٹھ کراچی۔

(۳۰) حضرت مولانا فتح محمد سومرو صاحب (بیدار مورائی) مورو۔

(۳۱) حضرت مولانا سید محمد مشعل شاہ صاحب نزد قاضی احمد ضلع نواب شاہ۔

(۳۲) حضرت مولانا محمد رحیم صاحب مورو۔

(۳۳) حضرت مولانا اللہ ورایو صاحب درگاہ فقیرپور شریف۔

(۳۴) حضرت مولانا حاجی عبدالسلام صاحب سم گوٹھ کاچھو ضلع دادو۔

(۳۵) حضرت مولانا حاجی محمد ابراہیم صاحب گڑھی خیرو ضلع شکارپور۔

(۳۶) حضرت مولانا محمد حسن اونھو صاحب لطیف آباد نمبر ۲ نواب شاہ۔

(۳۷) حضرت مولانا مقصود الٰہی صاحب ״ ״ ״ ״ ״ ״۔

(۳۸) حضرت مولانا سردار احمد ثانی صاحب چک نمبر ۳ سہیلو نواب شاہ۔

(۳۹) حضرت مولانا حاجی میر محمد چانڈیو صاحب مٹھیانی ضلع نوشہرو فیروز۔

(۴۰) حضرت مولانا صاحبڈنہ صاحب درگاہ فقیر پور شریف۔

(۴۱) حضرت مولانا امام علی صاحب ״ ״ ״ ״ ״ ״۔

(۴۲) حضرت مولانا غلام محمد صاحب تنیہ ״ ״ ״ ״ ״ ״۔

(۴۳) حضرت مولانا حاجی محمد صدیق صاحب لاکھیر ״ ״ ״ ״ ״۔

(۴۴) حضرت مولانا عبداللہ صاحب ״ ״ ״ ״ ״ ״۔

(۴۵) حضرت مولانا حاجی رب نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ فقیر پور شریف۔

(۴۶) حضرت مولانا عبدالرسول صاحب ״ ״ ״ ״ ״ ״۔

(۴۷) حضرت مولانا عبدالمجید صاحب تحصیل میٹر ضلع دادو۔

(۴۸) حضرت مولانا سید جیٹل شاہ صاحب جیلانی درگاہ رحمت پور جیکب آباد۔

(۴۹) حضرت مولانا حاجی ولی محمد گبول صاحب نکوباران تحصیل تھانہ بولا خان۔

(۵۰) حضرت مولانا سردار احمد چک نمبر ۶ او بھاری ساوری نواب شاہ۔

(۵۱) حضرت مولانا محمد قاسم خاصخیلی صاحب تھانہ بولا خان۔

(۵۲) حضرت مولانا محمد قاسم شاہانی صاحب دادو۔

(۵۳) حضرت مولانا حاجی احمد حسن لاشاری صاحب بستی کڑیو تحصیل وارہ لاڑکانہ۔

(۵۴) حضرت مولانا فضل احمد چانڈیو صاحب نیبی دیرو ضلع لاڑکانہ۔

(۵۵) حضرت مولانا حاجی حسین بخش شیخ صاحب لاڑکانہ۔

(۵۶) حضرت مولانا حاجی محمد عیسٰی صاحب نئوں دیرو ضلع لاڑکانہ۔

(۵۷) حضرت مولانا حاجی علی محمد جتوئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ فقیر پور شریف۔

(۵۸) حضرت مولانا حاجی آدم بروھی صاحب گڈاپ کراچی۔

(۵۹) حضرت مولانا محمد محسن صاحب بروھی کراچی۔

(۶۰) حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب میراں ناکہ کراچی۔

(۶۱) حضرت مولانا قاری شاہ محمد صاحب کھنڈو گوٹھ کراچی۔

(۶۲) حضرت مولانا حاجی عبدالستار صاحب " " " " "۔

(۶۳) حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب کراچی۔

(۶۴) حضرت مولانا احمد زمان صاحب مہاجر کیمپ کراچی۔

(۶۵) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ مہاجر کیمپ کراچی۔

(۶۶) حضرت مولانا غلام نبی صاحب ہارون آباد کراچی۔

(۶۷) حضرت مولانا حاجی عبدالحکیم میمن صاحب ہالا ضلع حیدر آباد۔

(۶۸) حضرت مولانا خالد مغل صاحب حیدر آباد۔

(۶۹) حضرت مولانا نسیم احمد صاحب الیاس آباد حیدر آباد۔

(۷۰) حضرت مولانا عبدالغفور مری صاحب کھائی ضلع سانگھر۔

(۷۱) حضرت مولانا محمد ایوب چانڈیو صاحب پرانہ دنبالہ ضلع تھرپارکر۔

(۷۲) حضرت مولانا حاجی خیر محمد عباسی صاحب ابڑال ضلع ٹھٹھہ۔

(۷۳) حضرت مولانا محمد عالم جت صاحب نزد گاڑھو ضلع ٹھٹھہ۔

(۷۴) حضرت مولانا محمد شریف صاحب میرپور ساکرو ضلع ٹھٹھہ۔

(۷۵) حضرت مولانا عبدالرحمان جت صاحب ماتلی ضلع بدین۔

(۷۶) حضرت مولانا غلام محمد شر صاحب ضلع خیرپور میرس۔

(۷۷) حضرت مولانا حاجی محمد صالح چنہ صاحب صوبھو دیرو ضلع خیرپور میرس۔

(۷۸) حضرت مولانا سردار احمد صاحب کوٹ بنگلہ ضلع خیرپور۔

(۷۹) حضرت مولانا محب علی صاحب جیکب آباد۔

(۸۰) حضرت مولانا سید حسین شاہ صاحب غوث پور۔

(۸۱) حضرت مولانا حاجی عطا محمد راجپر صاحب بستی حاجی فیض محمد محراب پور۔

(۸۲) حضرت مولانا غلام محمد بھٹی صاحب پیر جو گوٹھ ضلع لاڑکانہ۔

(۸۳) حضرت حافظ نور محمد صاحب کوٹ لالو ضلع خیرپور۔

(۸۴) حضرت مولانا قاری محمد بلال صاحب درگاہ فقیرپور شریف ضلع دادو۔

(۸۵) حضرت مولانا نواز علی منگی صاحب ضلع دادو۔

(۸۶) حضرت مولانا محمد یامین صاحب ضلع دادو۔

(۸۷) حضرت مولانا محمد عظیم رہڑو شریف ضلع دادو۔

(۸۸) حضرت مولانا در محمد صاحب پھنور دادو۔

(۸۹) حضرت مولانا حاجی عرض محمد چانڈیو صاحب دادو۔

(۹۰) حضرت مولانا حاجی گل حسن جوکھیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملیر کراچی۔

(۹۱) حضرت مولانا نواب الدین صاحب تھوں دیرو ضلع لاڑکانہ۔

(۹۲) حضرت مولانا حافظ نور محمد صاحب آباد ضلع لاڑکانہ۔

(۹۳) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ہالا ضلع حیدر آباد۔

(۹۴) حضرت مولانا محمد اسماعیل لنڈ صاحب سخارجہ ضلع خیرپور۔

(۹۵) حضرت مولانا محمد علی صاحب ارائیں پرانہ دنبالہ ڈگھڑی۔

(۹۶) حضرت مولانا خان محمد برڑو صاحب خیرپور۔

(۹۷) حضرت مولانا ولی محمد صاحب. حسن ہٹ شاہ نورانی بلوچستان۔

(۹۸) حضرت مولانا سردار احمد صاحب درگاہ رحمت پور شریف نزد بھیکی ضلع شیخوپورہ پنجاب۔

(۹۹) حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر ۵۶۲ ظفروال فیصل آباد۔

(۱۰۰) حضرت مولانا محمد رمضان صاحب " " " " " " "۔

(۱۰۱) حضرت مولانا محمد معصوم صاحب دربار حبیبیہ نزد سنانواں ضلع مظفر گڑھ۔

(۱۰۲) حضرت مولانا انوار المصطفیٰ صاحب۔

(۱۰۳) حضرت مولانا نور حسین صاحب چک نمبر ۱۰۰ پرانا رڑکا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔

(۱۰۴) حضرت مولانا علی احمد صاحب چک نمبر ۷۵ دڑی عظیم خان ضلع رحیم یار خان۔

(۱۰۵) حضرت مولانا حاجی نیک محمد ارشد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر ۳۱۶ چھیانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۱۰۶) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد یوسف صاحب چک نمبر ۶۵۶ بچیانہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل

آباد۔

(۱۰۷) حضرت مولانا اللہ یار صاحب ۔۔۔۔۔۔۔

(۱۰۸) حضرت مولانا ریاست علی صاحب ۔۔۔۔۔

(۱۰۹) حضرت مولانا عبد السلام صاحب لاہور۔

(۱۱۰) حضرت مولانا حافظ عبد الستار صاحب لاہور۔

(۱۱۱) حضرت مولانا امیر علی صاحب وار برٹن۔

(۱۱۲) حضرت مولانا محمد شفیع صاحب چک نمبر ۷ فیروزہ ضلع رحیم یار خان۔

(۱۱۳) حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شاہ صاحب درگاہ طاہری نصیر آباد نزد کوہ نور ملز پشاور روڈ راولپنڈی۔

(۱۱۴) حضرت مولانا حاجی محمد سلام صاحب وزیر حاجی مہرامین کلہ تحصیل و ضلع بنوں۔

(۱۱۵) حضرت مولانا محمد شریف بروھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ضلع خضدار بلوچستان۔

(۱۱۶) حضرت مولانا محمد عمر صاحب لوہی ضلع لسبیلہ۔

(۱۱۷) حضرت مولانا محمود الحسن مری صاحب (سکنہ شیخ بھرکیو سندھ اور تبلیغ کوئٹہ وگردونواح بلوچستان)

حضرات خلفاء کرام بیرون پاکستان

(۱۱۸) حضرت مولانا عبد الخالق صاحب ایران۔

(۱۱۹) حضرت مولانا حاجی محمد علی صاحب المعابدہ ربع زاخر مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً۔

(۱۲۰) حضرت مولانا حاجی محمد صدیق بردھی صاحب صفادیرہ دبئی الامارات العربیۃ المتحدہ۔

(۱۲۱) حضرت مولانا حاجی محمد اکرم صاحب منطقہ ہمدان دبئی۔

(۱۲۲) حضرت مولانا صدیق احمد ناصر صاحب گیانا ساؤتھ امریکہ۔

(۱۲۳) حضرت مولانا جلال الدین صاحب ایران۔

(۱۲۴) حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب بنگال۔

شجرۂ مشائخ نقشبند

کلام قدوۃ الاولیاء، مرشد العلماء والفقراء، حضرۃ الحاج
حضور قبلہ عالم محمد طاہر المعروف محبوب سجن سائیں
مدظلہ العالی

سب ثنا مخصوص ذاتِ کبریا کے واسطے — رحمۃ للعالمین شافع جزا کے واسطے
ہو عطا صدق و صفا صدیق اکبرؓ کے طفیل — حب اپنی کر عطا اُس باوفا کے واسطے
صدقے سلمانؓ فارسی کے ہو کرم تیرا کریم — حضرت قاسم امام الاولیا کے واسطے
نفس ہو مغلوب حضرت سید جعفر طفیل — قطبِ عالم بایزید بادشاہ کے واسطے
خواجہ خرقانی ابوالحسن شہنشاہِ اولیا — پیر پیراں ابوالقاسم باخدا کے واسطے
صاحبِ فیض و فضیلت بو علی شیخ الوریٰ — خواجہ ابو یوسف دلارے باوفا کے واسطے
خواجہ صاحب عبدالخالق غجدوانی اولیا — شیخ عارف ریوگری اُس حق نما کے واسطے
حضرت محمود صدقے عاقبت محمود ہو — پیر علی رامیتنی مردِ خدا کے واسطے
خواجہ بابا سماسی مردِ فاضل باکمال — شاہ شمس الدین سید شہنشاہ کے واسطے
غوثِ اعظم قطبِ عالم شہنشاہِ نقشبند — شاہ بہاؤالدین بخاری دلربا کے واسطے
دل میرا ہو اسمِ اعظم سے منور یا خدا — پیر علاؤالدین عابد بے ریا کے واسطے
حضرت یعقوب صدقے مشکلیں سب معاف ہوں — پیر عبیداللہ افضل اولیا کے واسطے
حضرت زاہد کے صدقے زہد کامل ہو نصیب — سائیں درویش محمد مقتدا کے واسطے
خواجہ امکنگی کے صدقے گریہ زاری ہو عطا — خواجہ محمد باقی باللہ باصفا کے واسطے
شہنشاہِ اولیا نائب جناب مصطفےٰ — حضرت خواجہ مجدد مہرباں کے واسطے
حضرتِ معصوم صدقے عشق کامل ہو نصیب — خواجہ سیف الدین رہبر و رہنما کے واسطے
حضرت محسن کے صدقے معاف ہو میری خطا — پیر کامل نور محمد پارسا کے واسطے

بُوسعید شیخ احمد دہلوی غوثِ زماں ! ‏ فاروقی احمد سعید شمس الہدیٰ کے واسطے

دوست تیرا یاالٰہی دوست محمدؐ دلرُبا ‏ حضرت عثمان تارکِ ماسوٰی کے واسطے

حضرت محمد لعل شاہ اور سراجُ الدین پیر ‏ دل کی ظلمت دُور ہو ان مہ لقا کے واسطے

فیض فضلی کا ہے برسا عجم عربستان پر ‏ فضل ہو فضلِ علی فضلِ خدا کے واسطے

نائبِ خیرالوریٰ حضرت خواجہ محمد عبدالغفارؒ ‏ مہر ہو منظور مجھ پر مہربان کے واسطے

ابرِ رحمت شاہ شفقت حضرت اللہ بخش سائیںؒ ‏ یہ دُعا مقبول ہو قطبُ الوریٰ کے واسطے

مال ملکیت کی محبت قلب سے زائل کریں ‏ پیر ہادی اللہ آبادی بھر تجلا کے واسطے

شیخ کامل میں فنائیت اور محبت ہو نصیب ‏ پیر بس راضی رہے اس بے نوا کے واسطے

یا خدا در چھوڑ تیرا میں بتا جاؤں کہاں ؟ ‏ رحم کرلے راحمین اپنی سخا کے واسطے

شرِ شیطانی سے مجھ کو یا خدا محفوظ رکھ ! ‏ نفس ہو مقہور میرا دائما کے واسطے

تیری خوشنودی مقدم ہو سدا میرے لیے ‏ ہر عمل ہو بے ریا تیری رضا کے واسطے

ہیں نمازیں بے خشوع اور سجدے ہیں بے قرار ‏ مہر سے مقبول ہوں نورالہدیٰ کے واسطے

تیری رحمت اور شفقت کا بحر ہے بے کراں ‏ ایک قطرہ بخش دے صلِّ علیٰ کے واسطے

مجھ کو رکھیو مفلسی سے دُور دُور ہر دو سرا ‏ پوری کر سب حاجتیں اپنی سخا کے واسطے

عُدو ہوں مغلوب میرے دینِ دُنیا کے تمام ‏ کافی ہے بس فضل تیرا خاکِ پا کے واسطے

ہو عطا مجھ کو سعادت دینِ دُنیا کی تمام ‏ سیدالکونین خاتم الانبیا کے واسطے

التجائیں محمد طاہر کی ہوں سب مستجاب
جملہ کامل اولیاء اور اتقیاء کے واسطے

آمین

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے خداوندا بذات کبریا کے واسطے
قرۃ العینین احمد مصطفیٰ کے واسطے

بے حساب و بے عقاب و بے عتاب بخش دے
لخت جو کبد النبی خیر النساء کے واسطے

ہے رضامندی تیری مطلوب در ہر دو سری
لافتیٰ الاعلیٰ حسن العلیٰ کے واسطے

رکھ مجھے در ہر دو عالم زیر سایہ عاطفت
سید شہداء شہید کربلا کے واسطے

حضرت سجاد زین العابدین کا واسطہ
باقر و جعفر امام الاتقیا کے واسطے

کشتی میری ڈوبتی کو پار کر دے یا خدا
موسیٰ کاظم امام علی رضا کے واسطے

حضرت سید محمد ہے تقی جس کا لقب
جود کرنا بود پر اس ذوالعطا کے واسطے

تاجدار ہر دو عالم حضرت علی النقی
عاقبت محمود کر اس رہنما کے واسطے

موت کی تلخی نہ دیکھوں گور میری کر منیر
احسن حسن العسکری شمس الدجیٰ کے واسطے

موت دے جب ذات تیری راضی و خوشنود ہو
سید مولود مہدی پیشوا کے واسطے

دیدہ گریاں سینہ بریاں بے قراری اضطراب
عشق اپنے میں عطا کر دائما کے واسطے

تا قیامت عشق تیرے میں ہوے جاں گداز
آل امجاد النبی بدر الدجیٰ کے واسطے

دین و دنیا کے سبھی اعدا میرے مقہور کر!!!
حضرت فضل علی ظل ہما کے واسطے

مشکلیں آسان فرما دین و دنیا کی تمام
حضرت محمد عبد الغفار حق نما کے واسطے

رحم کر اپنا خدایا تو ہمارے حال پر
خواجہ اللہ بخش مشفق مہ لقا کے واسطے

داورا کر دور دل سے حب دنیا کی تمام
شہ محمد طاہر عارف پارسا کے واسطے

یا الٰہی قلب سالم با صفا کر تو عطا
دل جھکا کر گریہ زن ہوں اس دعا کے واسطے

اللہ اللہ ورد پہ یہ آخری دم ہو ختم
دے مجھے انعام یہ شاہ ہدیٰ کے واسطے

آمین

یا ربّ العالمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمّدٍ وّعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۝

قرآن مجید کا وہ نسخہ جو آپؒ کے زیر مطالعہ رہا۔ اور آپؒ کے قلم سے لگے ہوئے نشانات۔

تسبیح جس سے آپؒ مراقبہ کرایا کرتے تھے۔
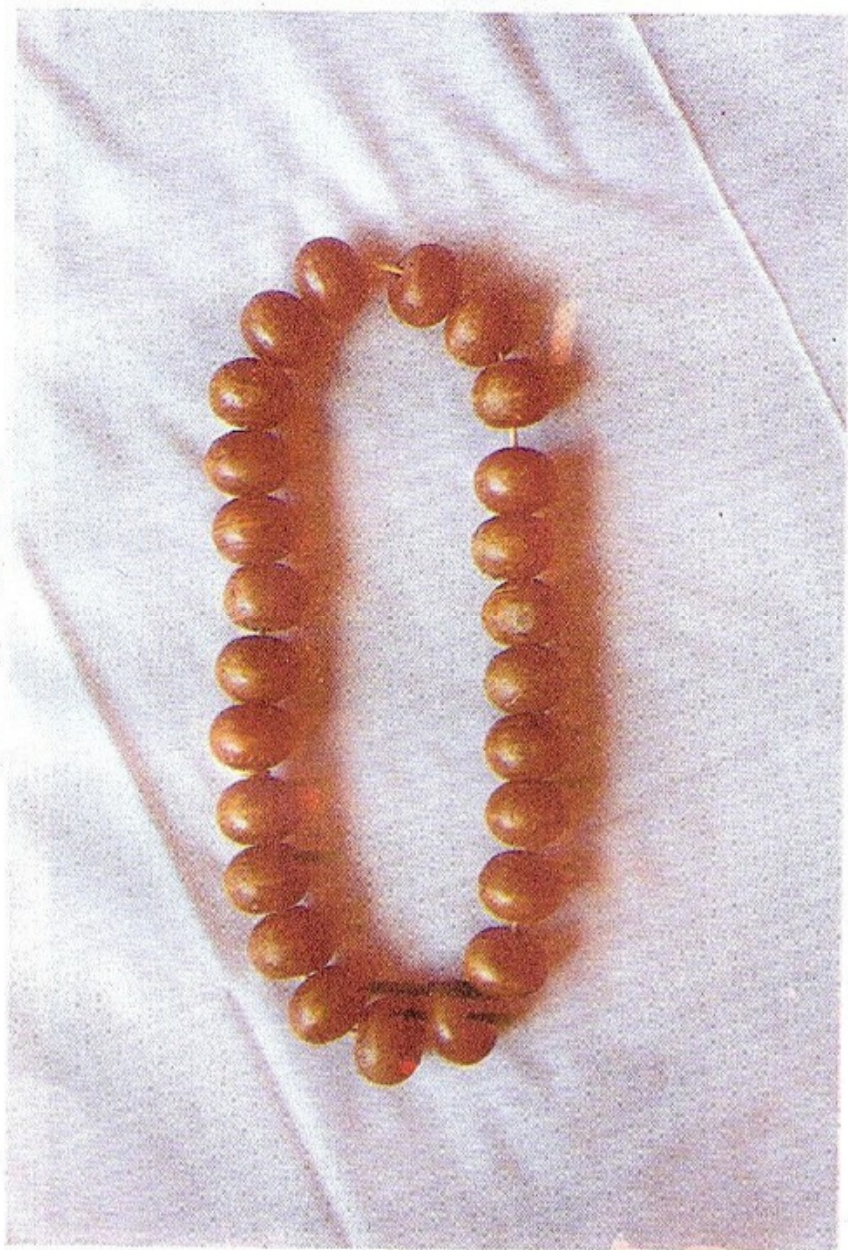
کمرے کی دیوار جہاں آپؒ آرام فرمایا کرتے تھے۔

درگاہ اللہ آباد شریف میں آپؒ کی حویلی مبارک کا دروازہ۔

کھجور کا درخت جو حضور سوہنا سائیںؒ نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔

فضل علی قریشیؒ کا رومال جو رفیق احمد شاہ صاحب نے حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہٗ کو تحفۃً پیش کیا۔

حویلی مبارک کا داخلی منظر

ٹیپ ریکارڈر جو "آپ" نے پیر مٹھا" کی تقاریر محفوظ کرنے کے لئے کراچی سے خریدا تھا۔
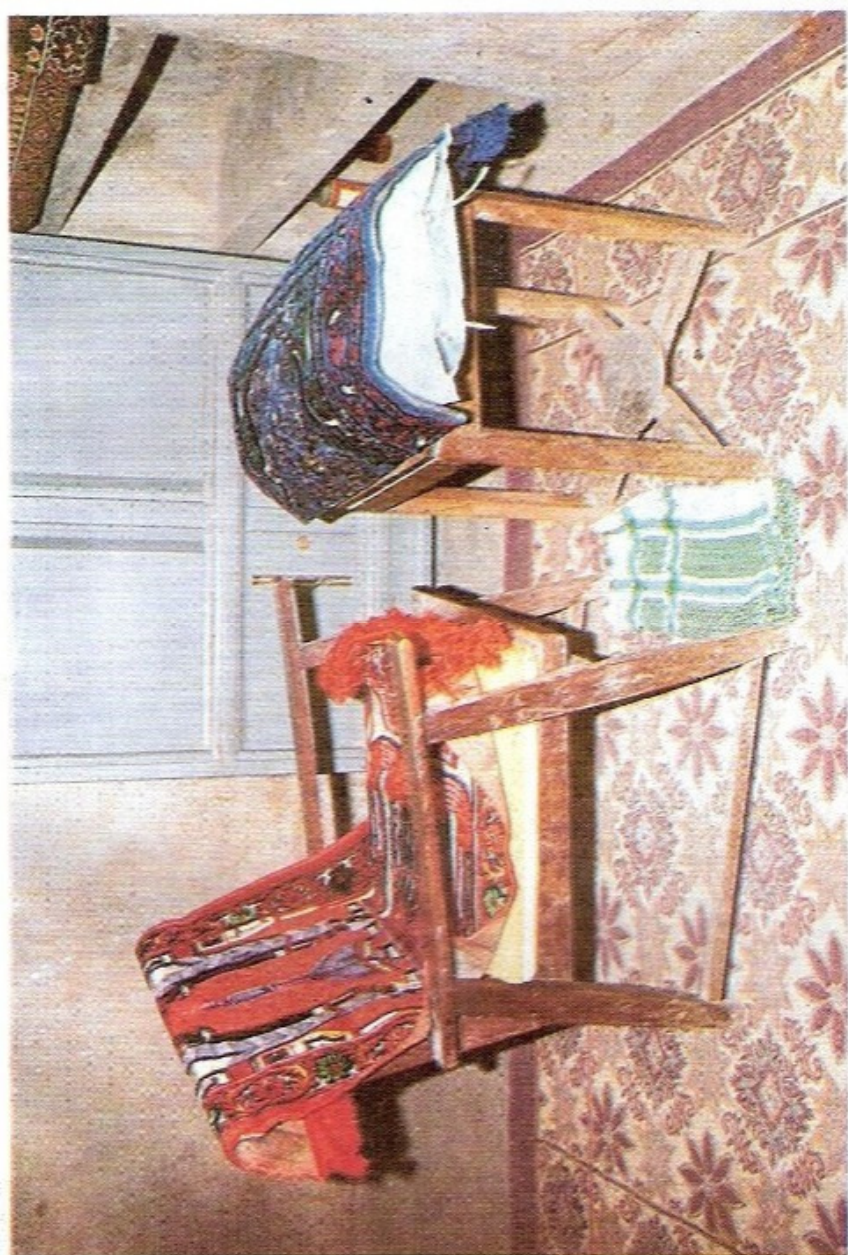
مصلی. رومال. کرسی اور میز جس پر آخری ایام میں نماز ادا فرماتے تھے۔

تسبیحات جو آپ کے زیر استعمال رہیں۔
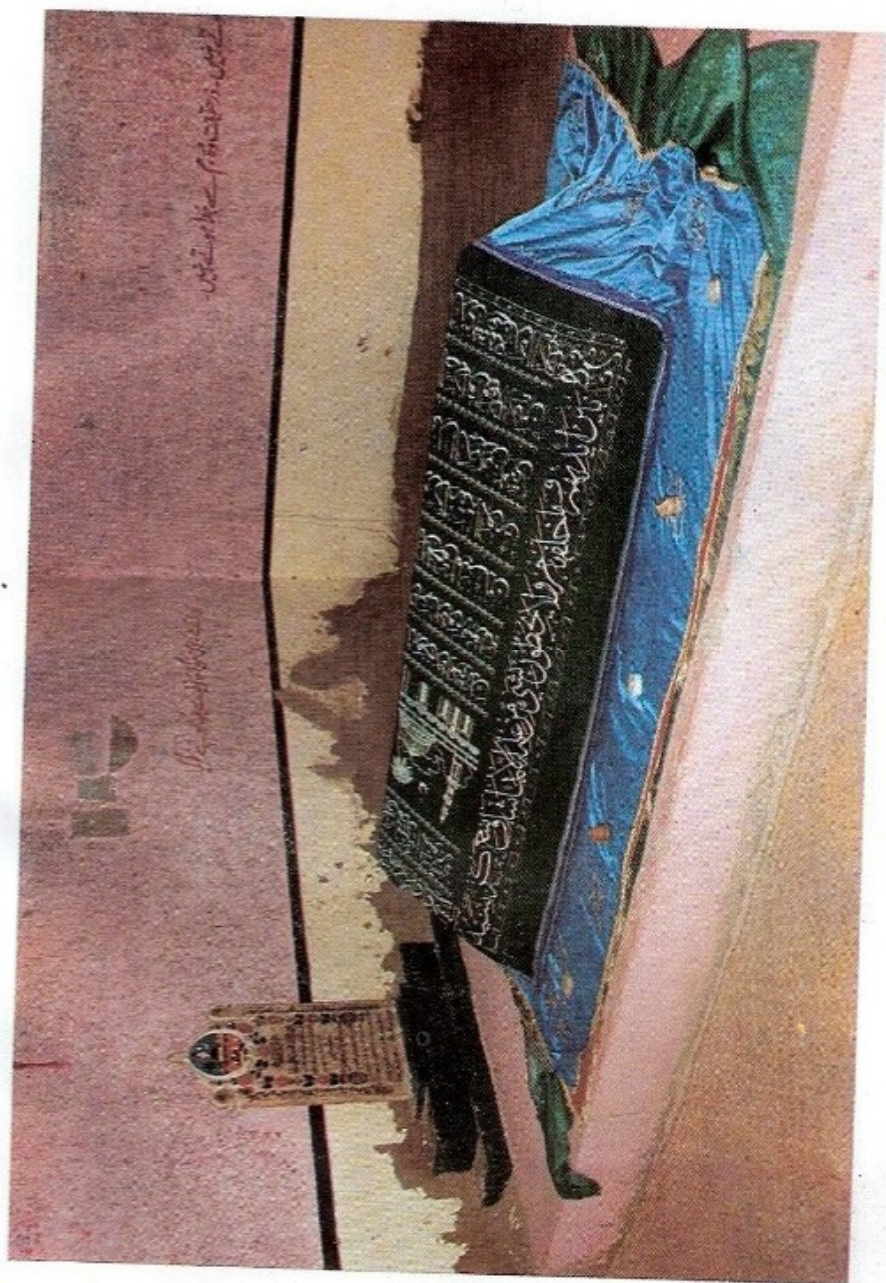
آپؒ کی آخری آرام گاہ کا چوتھا اور جامع منظر۔

حویلی مبارک کی پشت سے لی گئی تصویر۔

"اجازت نامہ" جو حضور پیر مٹھا" آپ" کو دیا۔ (دستخط شدہ)

مسہری جس پر آرام فرماتے تھے۔

ویل چیئر اور عصا۔ جو گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے استعمال فرماتے تھے۔

پرفیوم. کنگھی. سرمہ دانی. گھڑی. عینک اور قلم جو زیر استعمال رہے۔
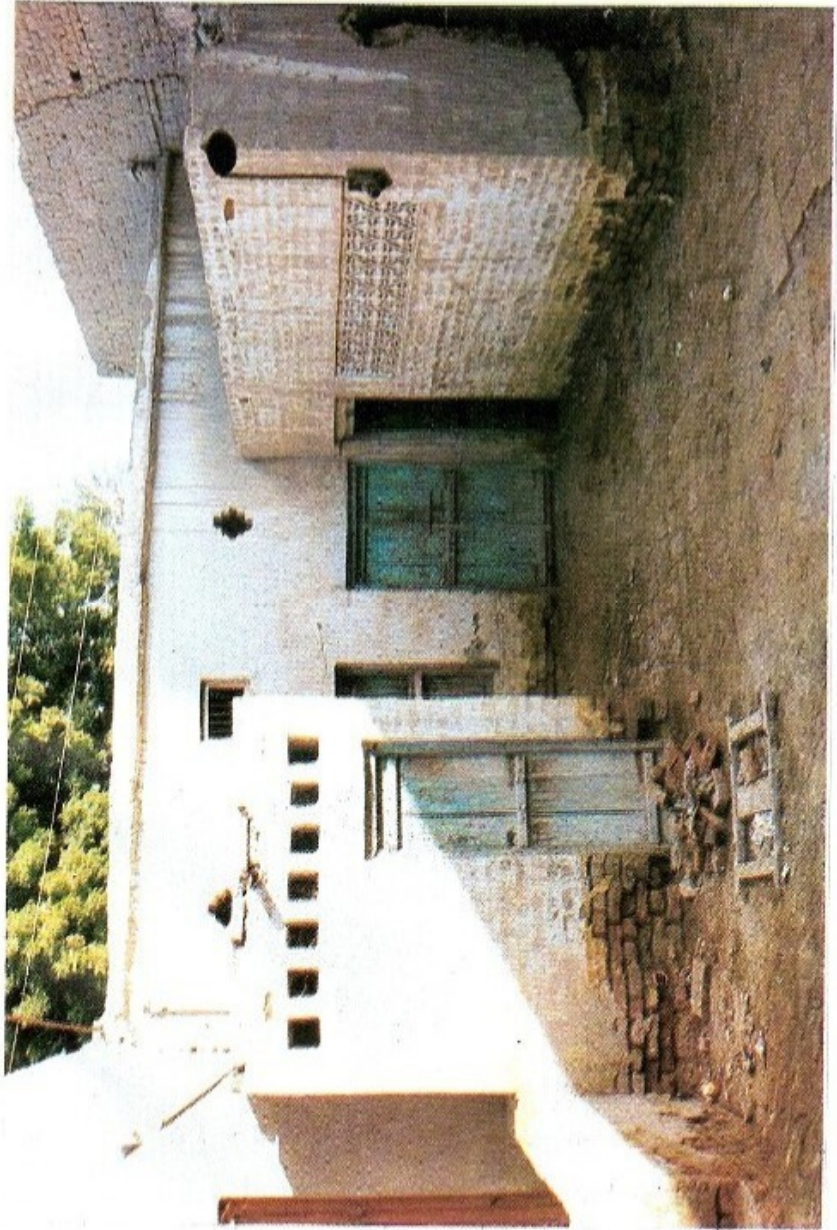
خانواہن شہر میں واقع آپ" کا آبائی گھر جہاں آپ" پیدا ہوئے۔

پیڑھی. لوٹا. مسواک. اور تگاری جنہیں وضو کے لئے استعمال فرماتے تھے۔
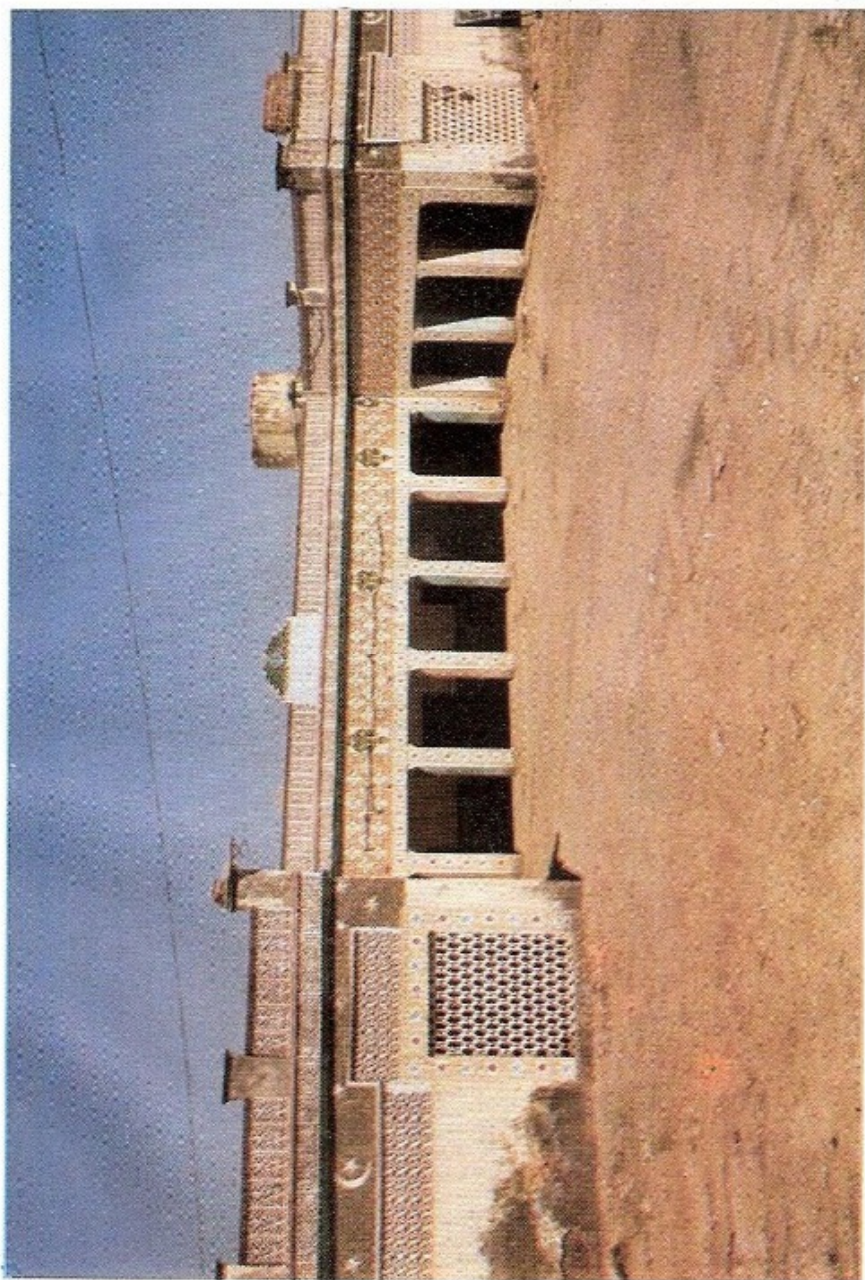
اللہ آباد شریف کا مدرسہ جو آپؒ نے قائم فرمایا۔

برتن جن میں کھانا استعمال فرماتے تھے۔

عمامہ اور ٹوپی مبارک جو آخری ایام میں زیر استعمال رہے۔

اللہ آباد شریف کی وہ مسجد جو آپؒ نے تعمیر کروائی۔

جبہ مبارک کاایک اور زاویہ سے منظر۔

جملہ فقراء مریدین معتقدین کو تاکید کی جاتی ہے کہ اس کتاب
کو مسلسل اپنے مطالعہ میں رکھیں یہ کتاب ان کے لیے ایک
رہنما کی حیثیت رکھتی ہے یہ کتاب آپ کی آپ کے اہل خانہ اور
احباب کی ہدایت و فلاح کا ذریعہ بنے گی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنیٰ قَرِیْبٌ
وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالُ

یعنی مال و دولت عنقریب فنا ہو جائے گا لیکن علم باقی رہنے والا
ہے اور اس کو کبھی زوال نہ ہوگا۔ مال و دولت جمع نہ کریں۔
سیرت ولی کامل کی صورت میں علم منتشر ہو کر آپ کا بنے۔ اس کو اپنے لیے اور
احباب کو تحفہ دینے کے لیے مال و دولت کو خرچ کر دیں۔ یہ چیز کبھی
فنا نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر پیر محمد طاہر حسین نقشبندی